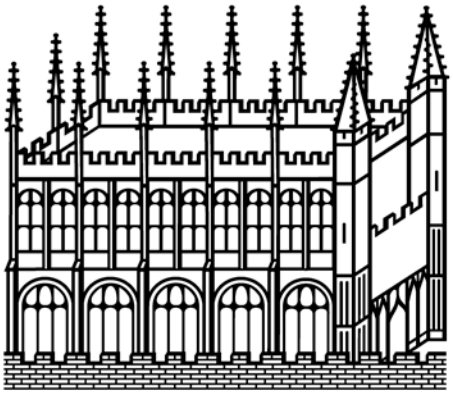

Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

16 E 82

۱۰- شانت پرب[۱۳] - راج دھرم و آپد دھرم و موکھ دھرم و دان دھرم -

۱۱- اشوامیدھ[۱۴] - اشرم باسنک[۱۵] - موشل پرب[۱۶] - مہاپرستھان[۱۷] سورگارو ہن[۱۸] -

۱۲- ہردنش پرب -

رامائن رام بلاس - ترجمہ بالمیکی مؤلفہ ایشری پرساد -

رامائن تلسی کرت - مع تصویر و چھپیک ساتوں کانڈ -

ایضاً - نہایت صحیح مع بعد مکاوہ مانس دیپکا جداگانہ و حکایات محولہ و کوش و سنگیت کوش -

ایضاً - مع چھپیک بشرح مجلد -

ایضاً - مع تصویر سٹیک یعنے حاشیہ پر مانس دیپکا و شنکا سماد ھان مع انیکارتھ کوش نہایت صحیح عمدہ چھاپہ -

ایضاً - جلی قلم مع چھپیک و تصویر جلی -

ایضاً - مع چھپیک مجرد جو بہت سے پرتوں سے مقابلہ کی گئی ہو کوئی دوہا چوپائی رہنے نہیں پایا بہت شندہ -

رامائن تلسی کرت - کے ساتوں کانڈ علیحدہ -

۱ - بال کانڈ - ۲ - ایودھیا کانڈ - ۳ - ارینہ کانڈ -

۴ - سندر کانڈ - ۵ - کسکندھا کانڈ - ۶ - لنکا کانڈ -

۷ - اتر کانڈ -

رامائن شبدارتھ کوش - مہاراجہ بنارس کا بنوایا ہوا -

رامائن کا اتہاس - مؤلفہ رگھوناتھ داس کب -

رامائن مانس دیپکا - مؤلفہ ایشر کب -

رامائن گیتاولی - تلسی کرت -

رامائن گیتاولی - ۔۔

رامائن گیتاولی سٹیک - مؤلفہ بیجناتھ جی -

بنے تیرکا مع تلک بابو شیو پرساد -

بنی تیرکا - مؤلفہ بابو موہن لال -

پران

دیلوی بھاگوت - بھاشا بارھوں سکندھ -

کتب ویدانت

جوگ بسشٹ - بھاشا پہلا بھاگ مرتبہ پنڈت پیارے لال

ایضاً - دوسرا بھاگ - بسلسلہ ہندسہ -

پربودھ چندرودی نانک - تصنیف برج باسی داس جی کی -

کتب کاویہ

سورسا گر - کلام سورداس جی کا -

کرشن ساگر - مصنفہ رادھا کرشن -

بشرام ساگر - مؤلفہ رگھناتھ داس مہت -

پریم ساگر - مصنفہ لال جی کب -

برج بلاس - مع تصاویر مصنفہ برج باسی داس -

ایضاً - خرد -

کرشن پریا - مؤلفہ منگلی پرساد -

بیج گنتاولی - مہابھارتھ کا خلاصہ مصنفہ چترسنگھ -

انیک ارتھ - مصنفہ پنڈت نندداس -

چھند ورلہ نگل - مصنفہ بھکاری داس -

کب کل کلپ ترو - مصنفہ بھوشن چنتامن -

رس راج - مصنفہ رام جی کب -

ست سی سٹیک - تصنیف بہاری لال -

سبھا بلاس - مرتبہ پنڈت رام رتن -

شکنتلا ناٹک - ترجمہ منشی کاظم علی -

امان بیت و گیجی - مؤلفہ منشی لالجی کاکوروی سواح عمری شری مد پنڈت امان بت تیواری ابو دھیا -

مجموعہ بدھان - بھوجن کرن گورو کرن نت کرم مدن مکھ جٹا سابھرتہ ہرشنک ترجمہ بھی لالجی -

اشٹا بکر - سدھانت ویدانت ترجمہ کیلول کرشن ٹھاکر -

بہار بندرابن - مصنفہ بندرابن جی -

ثمر بہار بندرابن - " " -

کلمات دین برہم سماج -

طریقت عبادت برہم سماج -

گیان پرکاش - مصنفہ منشی گلزاری لال -

گیان ساگر - مع فرہنگ لغات بھاشا و نقشہ ہائے برنجن نرنکار سدھ مصنفہ منشی گردھاری لال -

مخزن برہمہ گیان - آئینہ مذہب ہنود مؤلفہ لالہ جوالا سنگھ

کاشف و تمالق - مذہب ہنود مصنفہ حکیم بکھن لال -

کایست دھرم ورن - مصنفہ پنڈت رام چرن -

برج بن جاترا - مؤلفہ منشی نتھو لال -

مجربہ دفتر کایستھ سماچار الہ آباد

کایستھ اتھنو لوجی - یعنے چترگپت و منشی وچندر سین و منشی کایستھون کی پیدائش و حیثیت کا تذکرہ بحوالہ روایات و کتب معتبرہ مع تردید مضامین مخالف و انتخاب بیوستہائے پنڈتان و فیصلہ جات عدالت مع بیان پیدائش ہر چہار ورن و تفصیل انکی گوتروں و سنسکارون کی و اشتہارات دربارہ کایستھ سماچار و کایستھ پاٹھ شالا پریاگ و کایستھ بنگ و کایستھ بھاشا و تواریخ قوم کایستھ و کتب ضروری واسطے ارباب قوم کے مؤلفہ مجمع کمالات جناب بابو کالی پرساد ورمی واستو ویکیل صدر امین و دھم و شائع کردہ بابو رام سرن در سنہ ایم اے اسسٹنٹ پروفیسر کیننگ کالج لکھنؤ -

نظر ثانی - کایستھ اتھنو لوجی مؤلفہ راجہ لچھمن سنگھ بہادر ڈپٹی کلکٹر -

ترتیب تاریخ - خاندانی و قومی کی درخواست مع نمونہ -

کایستھ سماچار - ماہواری رسالہ قومی جو ہیڈ ماسٹر کایستھ پاٹھ شالا الہ آباد شائع کرتے ہین -

کتب بھاشا بخط ناگری اتہاس

مہابھارت منظوم - مرتب کنندہ مہاراجہ جنارین

۱ حصہ مین آدپرب - سبھا پرب - بن پرب -

۲ حصہ مین براٹ پرب - اودیوگ پرب - بھیشم پرب درون پرب -

۳ حصہ مین کرن پرب - شل پرب - گدا پرب - سوپتک پرب - ایشک پرب - ستری پرب - شانت پرب - انوشاسن دھرم و اشو میدھ دھرم و موچھ دھرم -

۴ حصہ مین شانت پرب - وان دھرم و اشو میدھ و اشرم باسک پرب - موشل پرب - مہاپرستھان پرب و سورگارہن پرب - ہریونش پرب -

مہابھارت منظوم - پرب پرب علیحدہ علیحدہ بھی ہے

۱ - آدپرب - ۲ - سبھا پرب - ۳ - بن پرب - ۴ - براٹ پرب - ۵ - اودیوگ پرب - ۶ - بھیشم پرب ۷ - درون پرب - ۸ - کرن پرب - ۹ - شل پرب مع گدا و سوپتک پرب مع ایشک - ۱۰ - ستری پرب ۱۱ - شانت پرب ۱۲ - انوشاسن و اشو میدھ پرب

بصد آبرو تھی جو یوسف کی چاہ — پڑی ایک عالم کی اسپر نگاہ — جو گاہک تھے بازار ملی و خانگی — ہوئی طبع ثانی کی پروانگی
جو ہین کارپرداز فرمان پذیر — ارسطو و سحبان کا ہر اک نظیر — جواہر رقم خوشنویس ایک ایک — زبان قلم پر رواں حرف نیک
مصحح ہزارون مین ہین انتخاب — نہین علم و صحت مین انکا جواب — زبان دان زبان آور و عقلمند — کھلے اُنپہ قانون کے بند بند
ہر اک سنگ ساز السا ہی دستکار — کہ فرہاد کی جان شیرین نثار — جو اوصاف نقاش کے ہون رقم — تو بہزاد و مانی کے ٹوٹین قلم
کرین گر سر لوح صورت گری — نظر آئے حسن طلسم پری — کمال اُنکو حاصل وہ صاحب پرس — کہ مشہور عالم مین ہین ویس ویس
انھین دست قدرت ہی حاصل تمام — نہ کیون حسن خوبی سے ہین اتمام — ہی پتھر کا افزون حساب شمار — رقم ہو غلط گر ہو میزان ہزار
صفائی مین ہین رشک روے ماہ — پھسلتا ہی یکدست پاے نگاہ — نزاکت مین عاشق کے دل کا مزاج — نہ کیونکر ہو دلجوئی کی احتیاج
کلین صورت آئینہ صاف صاف — زبان سے روانی مین شفاف صاف — پڑی جا کے تشبیہ پر یہ نظر — کھلے پیچ گیسو کے ہر پیچ پر
دلاویز ہی کارخانہ تمام — دیا حکم عالی کو جب انتظام — کھلے یکقلم جوہر طبع پھر — پنہایا اُسے زیور طبع پھر
مناسب تھا تصویر کا جو مقام — مصور نے اُسکو دیا انتظام — ہوئی سہل ایسی یہ مشکل کتاب — خلاصہ ہی تصویر سے انتخاب
جو ہین دولت علم سے بے نصیب — کرین وہ بھی سیر کتاب عجیب — وہ تصویرون سے رنگ مطلب جمائین — اُلٹ کر وہ اوراق ہی خط اٹھائین
جو حمزہ کی مشہور ہی داستان — بیان بزم مین کرتے ہین قصہ خوان — یہ افسانہ دلچسپ ہی لاکلام — کہ مشتاق سُننے کے ہین خاص و عام
عمر کی وہ عیاریان ہین غضب — کہ ہون دل مین حیرت زدہ سُنکے سب — کیے اسنے اعجاز وہ آشکار — رہینگے جو محشر تلک یادگار
تصاویر سے یہ بھی معمور ہی — کہ بیشک یہ نور علے نور ہی — غرض داستان ساری منظوم ہی — کہ شارون مین نظم کی دھوم ہی
جو مشہور ہی الف لیلہ کتاب — جدا اسکی بھی نظم کا ہی حساب — مجلد ہین دو نظم اُن چار سے — ہی موزون ہزارون ہی اشعار سے
کیا چاہیے پوری میزان کا غور — مؤلف ہین دو شاعر اُن دو کے اور — جو ہین صاحب مطبع ذی اقتدار — کہ ہی نظم و نثر اُنکے اوپر نثار
سخندان تھے دی محکو پروانگی — جو یہ شمع وش ہی بت خانگی — رہے اپنے پیرایہ نشر مین — پر اس گل کو آب اور ہی رنگ دین
بنے تازہ نو یہ عروس کہن — کہ ہو دل سے مطبوع اہل سخن — غرض حسب ارشاد عالی جناب — لکھی نثر دلچسپ مین یہ کتاب
قلمبند کین الف راتین جدا — حصول اُس سے اصلی ہو المدعا — ہوئی نیکے تیار جب یہ کتاب — تو روشن ہوئی صورت آفتاب
دیا زیور طبع نے حسن اور — نظر کے محبوب دلکش کے طور — جو یوسف کے مانند تھی وہ عزیز — بدل لیگئے مول اہل تمیز
فقط دیر چھپنے کی تھی بک گئی — نہ مطبع مین باقی رہی بک گئی — خریدار مشتاق تھے خواستگار — سر شمع پروانہ صورت نثار
دوبارہ ہوئی چھپکے تیار پھر — ہوا سر داب گرم بازار پھر — نہ مطلب سے خالی نہ تمہید سے — غرض نثر یہ قابل دید ہی
کہ اُس نثر سے نثر ہی یہ جدا — ہی باتون مین اردو زبان کا مزا — فصاحت سے خالی نہین بول چال — وہ نقاطیان ہین کہ دل ہو نہال
طلب اسکو مطبع سے فرمائین وہ — شگفتہ ہو دل سیر ہین لائین وہ — یہ وہ باغ ہی جسکی گلگشت سے — گلون کی روش غنچۂ دل کھلے
اگر دل مین ہو کاوش خار فکر — طبیعت مین ہو کوئی آزار فکر — تو فی الفور باتون مین سب دور ہو — شگفتہ ہو دل طبع مسرور ہو

خاتمۂ طبع سابق نتیجۂ طبع وقاد سخنور نازک فکر شاعر عدیم المثل محسود اقران منشی طوطا رام شایان

دم شکر شکر فشان ہی قلم — یہ قند مکرر کا بھرتا ہی دم — وہ کی نظم شیرین کو لذت عطا — مقابل مین ہی تلخ نان خطا

یہ شیرین زبان رشک شاخ نبات — کرے مصری یوسف سے ہر گز نبات — وہ نکتے کہ ہی نکتیون کا مزا — بھر الفتون سے یہ ہی خوانچا

زبان پر روان شکر معبود ہی — کلام اپنا حلوا ہے بے دود ہی — بیاس زبان دان شیرین کلام — ہوے بھارت کے عباث انتظام

کتابون مین ہی معتبر یہ کتاب — فروغ اسکو ہی صورت آفتاب — مرتب ہوئی فارسی نثر جب — کیا ترجمہ حرف حرف اسکا اب

تو مشرق سے روشن ہوا آفتاب — ہوے نور سے ذرے سب فیضیاب — رہی نثر مین یہ کئی سو برس — کہ شہرہ تھا مثل صدائے جرس

فزون حد سے تھا پر ہجوم کتاب — یہ ہوتی تھی بسیار کم دستیاب — ملی گر کہین صرف زر سے ملی — برآئی غرض آرزوے دلی

بہ آسانی تھا سیر کرنا محال — تھا منزل کا طے کرنا مشکل کمال — خلاصہ مضامین ہین اسمین طول — کہ ہو پڑھتے پڑھتے طبیعت ملول

جو ہین ضیق فرصت یہ اہل جہان — میسر انھین سیر اسکی کہان — رہی فارسی کی نہ کچھ احتیاج — جہان مین جو اردو نے پایا رواج

جما شاعری کا طبیعت مین رنگ — کیا قافیہ نظم موزون کا تنگ — طبیعت بدل مثنوی دوست تھی — فسانون مین چمکائی یہ شاعری

اولوالعزم دل طبع ہمت بلند — نہ تھی مجکو پر خوشہ چینی پسند — وہ ہون نظم جنکی صف آرائیان — کہ جوہر ہون تیغ زبان کے عیان

سر جنگ میدان مین رکھا قدم — بھرے دم زبان سنان کا قلم — کرے یہ صفین تازہ مضمون کی صاف — مقابل کا سینہ جگر ہو شگاف

نہو اصل مطلب مین اصلا دروغ — کہ ہی راستی کو جہان مین فروغ — تصور یہ تھا دل مین آیا خیال — تھی ایجاد پر طبع مائل کمال

مہابھارت تاریخ مشہور ہی — یہ قربت سے اس عیب کے دور ہی — یہ گوہر ہین ناسفتہ و آبدار — ہین عالی گہر دل سے اسپر نثار

اگر رشتۂ نظم مین یہ در آے — تو مواجی دریا دل کچھ دکھاے — یہان تنبکب تھی یہ طبع روان — اٹھی شہپ کلک کی جو عنان

تو اٹھارہ یہ نیز لین سخت تھین — سر دست نظم نو مہینے مین کہین — ہوئی جب کہ ہر ہفت یہ نو عروس — فدا اسپہ دل سے ہوئین سو عروس

جو عالی ہی اب مطبع نامدار — اودھ کو اسی اخبار سے ہی وقار — یہ مشہور ہی ہفت اقلیم مین — جو بے مثل ہی کس سے تشبیہ دین

ستارون مین روشن ہی یہ ماہتاب — فروغ اسکو ہی صورت آفتاب — وہ ہین صاحب مطبع ذی اقتدار — ہی سرکار عالی مین عزو وقار

رسا فکر شاعر کی اب ہو کمند — کہ ہی بام گردون سے ہمت بلند — مروت کے دریا کے مواج ہین — سخی بڑھ کے حاتم سے وہ آج ہین

اطاعت مین اقبال ہی جاہ ہی — چلی آئے دولت کھلی راہ ہی — عجب ابر و بخشش سرکار ہی — کرم مثل نیسان گہربار ہی

وہ جاری ہی مواج دریاے خیر — کہ سیراب ہین آشنا اور غیر — تر و تازہ ہی انسے جان سخن — کلام آشنا قدر دان سخن

سخن دان تھے کی قدر شایان تمام — کیا بخشش وجود سے دل نہال — یہ دیکھا سمندر ہی کوزے مین بند — مہابھارت منظوم آیا پسند

ہوا بڑھ کے یوسف سے دل کو عزیز — تھے اہل سخن اور مداح نیز — بنے اس عبا پر کے وہ جوہری — ہوئی زیور طبع سے زیوری

طوالت کو دے اب قلم اختصار — گلستان مین تھے گل کے گاہک ہزار — جو قیمت تھی یوسف کی وہ دی گئی — ثمر اور گل کی روش لیگئی

ہوئی ہفت کشور مین مشہور عام — بکی شان و عظمت سے جب وہ تمام — لباسی سخن یہ نہین مہربان — ہوئی دل سے مقبول اہل جہان

چھپکر طیار ہوئی حسن صورت و معنی سے قابل نظارہ اولے الابصار ہوئی تصحیح کا ذکر کیا کیجیے کہ وجود مصنف کی نظر سے گندی تھی یہ نقل اُسی کی ہے اہتمام کی کیا کہیے کہ کارگزاران نے بڑی مشقت کی ہے صفائی خوش خطی لکھنے کی حاجت نہیں عیاں کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں بالجملہ اہل دید اس شاہد عنا کو دیکھ کر پھر جائینگے مشتاقان بینش نگاہ بہ نگام تماشا لطف اٹھائینگے بنظر عمدگی و تازگی مضامین تواریخ سابقہ کو بحال رکھا لطف کلام شعرا کا حسب حال رکھا

تاریخ طبع سابق کتاب فصاحت انتساب طبع زاد صاحب طبع وقاد مورد افضال رب قدیر صاحب قلم و شمشیر میر مہدی حسن صاحب متخلص بہ شمشیر

شر فنبی را بار دو نظم چون شایان نمود	عالمے مسرور گشت از نکتہ شاہ بھوت کھنڈ	امیدی سال تاریخ چو جستم ہاتف از شمشیر گفت	گو مہابھارت کتاب جنگ گاہ بھوت کھنڈ ۱۸۶۲ء

ایضاً

خوشا سفا بہ بہ سعادی عجب حکایت کتاب	کز نظم خوان ہا ندوانان ذکر خیر کوروان	از شر فنبی نمود سوزدن بحسن شایان بنظم اردو	جو طبع گشتہ تلطف منشی نولکشور کردران
بسال طبع کتاب ہذا گفت شمشیر بے تکلف	رہے بیان کلام در بیان شایان		

از نتائج طبع وقاد صاحب سعادتمند خداداد خدا کی نہاد منشی ستیل پرساد صاحب متخلص بہ احقر

لالہ طوطا رام یکتائے زمان	چون مہابھارت بار دو لہجہ گفت	بکر معنی را برخ غازہ کشید	گوہر صنعت بسلک لفظ سفت
بے تکلف بر زبان اصنف راند	ہر کسے کین نظم دلکش را شنفت	خواست تاریخش ز احقر از سروش	اشرف التاریخ اہل ہند گفت ۱۸۶۲ء

قطعہ تاریخ از نتائج افکار مصنف فصیح البیان شاعر شیرین زبان منشی طوطا رام صاحب متخلص بہ شایان

کیا جو قصہ رنگین کو نظم اردو میں	ہوئی دوبالا بہار ریاض کشور ہند	کہی سروش نے تاریخ طبع یہ مطبوع	چھپی کتاب مہابھارت خوب بے مانند ۱۸۶۲ء

ایضاً

شایان جو پیتا نظم مہابھارت اتمام	شعرے ز غیر تش شدہ از اوج در نزند	چون خلبند فکر تاریخ غور کرد	گفتا سروش عیب بہار ریاض ہند ۱۲۷۸ھ

ایضاً

یافت این قصہ بار دو انتظام	از ہند جستم تاریخش بگفت	ذکر عہد پانڈوان و کوروانست	۱۸۶۲ء

قطعہ تاریخ طبع سابق کتاب مہابھارت از نتائج افکار سید مقصود عالم رضوی تخلص مقصود ساکن بہالی

کیا موزون مہابھارت کو طوطا رام شایان نے	غلام حیدر اتھا کیوں نہ تاریخ خوشنما چھپا	کہی تاریخ اک مقصود نے عیسیٰ سنہ کی	مہابھارت کا نسخہ ہی عجب دلکش چھپا ۱۸۶۲ء

تاریخ تصنیف مسمیہ غلام حسنین قدر بلگرامی

مہابھارت کی شایان نے جو دم	ہوئی ہے دھوم اُسکی جا بجا خوب	طبیعت ہی فصاحت وہ روانی	معانی خوب بندش خوب تر خوب
جو پوچھی قدر سے تاریخ اُسکی	جھٹکا سر کہا کیا خوب کیا خوب	۱۲۷۸ھ	

نہ قائل ہو انسان تدبیر کا | رہے دل سے پابند تقدیر کا | وہ رزاق عالم ہے بے اشتباہ
بہرحال شایان خموشی ہے خوب | رہے اُسکے لطف و کرم پر نگاہ | نئی داستان واہ لکھی ہے خوب

مناجات

کرم کش جسوقت فرمائینگے | یہ افلاس و غم جملہ دھو جائینگے | کہ چھایا ہے عالم پر ابر کرم
جو لایا ہون نقد سخن بہر نذر | پذیرا ہوا ہے کشن دو اسکو قدر | خجالت سے ہے سرنگون دل او داب
طبیعت مری غم سے بیہوش ہے | مری یاد کیون اب فراموش ہے | نہ بھولو وہ بندہ نوازی کی راہ
کوئی جشن تازہ ہے درپیش اب | کہ مشغول ہے اسمین دل دزدو شب | دل زار ہے اب نہایت غمین
کہون کیا کہ بنتی نہین کوئی بات | پھسلتا ہے اب اپنا پائے ثبات | نہو دیر جلدی خبر لیجیے

خاتمۃ الطبع

شرح احسان خدا کیا کیجیے ❊ شکر بیحد ہے ادا کیا کیجیے ❊ ان دنون جو اُسکی مشیت ہوئی سلمائے سخن کی سرتاسر زینت ہوئی جمال شاہدان معنی پردہ الفاظ سے باہر نظر آیا شمع کا نور ہے کہ فانوس سے چھنکر نظر آیا کوکب تمنا اوج حصول پر چمکا آرزومندان محفل طابع کا تقدیر چمکا یہ تو بطریق اجمال ہے آگے تفصیل مقال ہے جاننا چاہیے کہ شان و شوکت مہابھارت کی مخفی نہین بیان حقائق ہندوستان مین اور ایسی کتاب دیکھی نہین تواریخ کے علاوہ دفتر اخلاق و آداب ہے سر فصل اُسکی حکمت کا ایک باب ہے زبان سنسکرت مین تالیف کی گئی شرح و بسط کے ساتھ لکھی گئی سب طرح سے مکمل ہوئی بلغراے قبول سے مسجل ہوئی پانچہزار برس سے مسند آرایان ہند نے اسکو اپنا دستور العمل ٹھہرایا قانون فرمانروائی اسمین رتق و فتق اُس سے ہاتھ آیا جب ہندوستان تحت و تصرف اہل اسلام ہوا یہانتک کہ سلطنت تیموریہ کا استحکام ہوا عہد اکبر شاہ مین جو چشم تامل وا ہوئی اُسکے اصول و ضوابط کی طرف احتیاج پیدا ہوئی اسلیے دانایان روزگار نے دانشمند پنڈتون کے مقابلے سے حسب الحکم فارسی مین ترجمہ کیا نہایت جہد و کوشش عمل مین لائے تمام کتاب کو اٹھارہ جلدون مین ترتیب دیا یہ نسخہ بھی کمال دلپذیر ہوا پسندیدہ ہر صغیر و کبیر ہوا ہندو مسلمان نے پاس رکھا سبھون نے گنج گوہر سمجھا غالبًا ایسا کوئی خاندان عالی نہوگا جہان یہ گوہر درج بیمثالی نہوگا اب بھی وہی روز بازار ہے سرا دنے اعلےٰ طلبگار ہے لیکن بسکہ قیمت اُسکی سو ڈیڑھ سو روپے سے کمتر نہین ہمقدورون تہیدستون کو میسر نہین ہر چند سبھون کو ہوس ہے مگر کسکو دسترس ہے بارے سخندان شیرین کلام منشی طوطا رام شایان تخلص مرحوم نے طرفہ ہمت باندھی افادہ انام و افاضت خاص و عام پر مستعد ہوے کمر عزیمت باندھی اول سے آخر تک خلاصہ اس ترجمہ فارسی کا اردو مین نظم کیا جس مقام پر کچھ شبہہ گذرا اصل کتاب سنسکرت سے ملالیا دس ہزار بیتون مین سب مضمون آگیا دیکھیے دریا کوزہ مین سما گیا سبحان اللہ کیا داد سخنوری دی ہے عروس معنی کی کیسی کیسی سنوری کی ہے غرض یہ مثنوی کہ ترجمہ فارسی کا انتخاب ہے اتنے بڑے کارنامۂ دانش مہابھارت کا لب لباب ہے بسبب فرمایش طالبگارون کے بار سوم مقام لکھنؤ مطبع نامی منشی نولکشور مین بماہ نومبر سنہ ۱۸۸۲ء مطابق ماہ محرم سنہ ۱۳۰۰ھ

جدشتر سے اندر ہوے تر زبان — کہ تھی دریدی عین دولت کی کان — دعاے مہادیو سے وہ قمر — تولد ہوئی تھی دروپد کے گھر
وہ سلطان آنکھوں سے معذور تھا — ملا انکو اوتار گندھرپ کا — رہے پانڈو اور کنتی و مادری — مرے پاس ہین رنج و غم سے بری
سنائی جو بھشم نے یہ داستان — کیا انسے جنمیجہ نے یون بیان — کہ آخر ہوا سب کا انجام کیا — کہا اسنے ہر ایک اوتار تھا
جہان پتھا ہر اک کا اصلی مقام — کیا پھر وہان جاکے اپنا قیام — درونہ برہسپت کے اوتار تھے — قضا آئی سب علم بیکار تھے
وہ بلبھدر گلزار تجی خنکو آگ — ملا تھا انھین جامہ سیس ناگ — زنان سرکشین سولہ ہزار — ہزارون ہی ان جان سے حورین نثار
ہوئین قلزم مستی مین جو غرق — بنی السیرا کچھ نہین ہمین فرق — سنو پندرہ کس وہ بیراٹ و شل — سب اوتار بسدیو کے برمحل
یہ جبر جو دھن اوتار کلجگ کا تھا — خدشتر نے پائی تھی پوشاک دھرم — اٹھائے زمانے کے سب دوگ کم
گھمنڈ و کنے دیوون مین پایا شمار — جہان سے یہ آئے تھے عالی وقار — وہان کی ہی پھر بود و باش اختیار
بس اب اے قلم لے زبان بند تھام — روان آمد و رفت کی راہ ہی — جو کچھ ہی وہ سب شان اللہ ہی
یہ حاصل ہوا مختصر کا مآل — مہابھارت جملہ ہی خواب و خیال — ہر آغاز کا یہ سرانجام ہی — فنا رنج و نابود آرام ہی

خاتمۂ کتاب مہابھارت

جو ہی خاتمہ اسکا ہر نیس نام — کہ اظہر من الشمس ہین سب کمال — تولد کے دن سے ہین مطلب رقم — نہین کچھ مہابھارت سے اسکو کام
تعلق اسے اس سے اصلا نہین — ترقم ہی سرکشین کا اسمین حال — اگر حرف با حرف ہو وہ رقم — مہابھارت کے ساتھ دیکھا نہین
کیے ہین جو آسان دشوار کام — تبصرح ہی شرح اسکی تمام — تسلسل یہ قصے کا اسمین نہین — سب اعجاز ہین اُنکے زیب قلم
پڑھا ہوگا جسنے یہ احوال کل — پسند آئیگا اسکو بیخار گل — کیا اور جانب نہ دل نے خیال — ہزارون قلم کے ہون جنگل قلم
اگر جانب طول جھکتا قلم — تو ہوتا نیاش نامہ رقم — ہر اک بیت تھی رشک سلک گہر — ملا یا ہی مطلب کہین کا کہین
نظر صاف تھی نبدش چست پر — ہر اک بیت تھی رشک سلک گہر — صفائی سے ہو وہ صفائی بہم — فقط روزمرے کی ہی بول چال
جو رکھے قدم بڑھکے تو منہ کی کھاے — جگہ نکتہ چینی کی تل بھر نپاے — سخنور جو ہین نکتہ دان ہوشمند — نہ ٹھہرے جہان نکتہ چین کا قدم
نہ وہ ہاتھ سے دینگے نصاف کو — نہ اوجھا ئینگے نبدش صاف کو — تواریخ ہی نادر روزگار — اُنھین آئیگی کچھ زبان یہ پسند
جو حاصل ہو گلگشت اس باغ کی — تو ہو خار غم دور اکبارگی — دکھائے ارم اس گلستان کی سیر — سخن اسکا ہر اک دلشا ہو ار
پڑھے صدق دل سے تو بے اشتباہ — ابھی دفع ہو جائین سارے گناہ — یہ قصہ ہین طرفہ اعجاز ہی — رہے طبع ہر وقت جویاے خیر
یہ اک گنج ہی خیر ات ہفت گنج — رہے قرب یہ جسکے ہو دور رنج — جویا دائمی اسکے نشیب و فراز — عجب اسکا انجام و آغاز ہی
جہان سے یہ اندوہ و غم لے اٹھا — کسی دل جلے کو نہ کوئی جلاے — رہے راستی پر ہمیشہ نظر — کرے دولت و جاہ پر پھر نہ ناز
کہ ہی جھوٹ سے آدمی کو ضرر

خیابان ہیجدہم از چمنستان سواد ہندوستان یعنی سُرگ ارو ہن پرب و درین پرب دو صد اشلوک ست

چمن اول دربیان رفتن راجہ جدشٹر در بہشت و دیدن برادران را

جدشٹر نے رکھا قدم بہشت پر — نظر آیا جبر جود ھن نامور — کہ تخت مرصع پہ ہی جلوہ گر — ستارے بنے دیوتا وہ قمر

جدشٹر نے دیکھا جو یہ احتشام — کیا دل مین غصے نے اپنا مقام — پھرے اُس جگہ سے یہ عالی دماغ — طبیعت اِس اندوہ سے داغ داغ

جو نارد نے راجہ کا دیکھا یہ حال — کہا یہ نہین ہی مقام ملال — عداوت حسد بغض کینہ جفا — یہ دنیا ہی کے واسطے ہی بنا

ہوے پشتیر جو وہانسے روان — ملی راہ تاریک ترنا گہان — کہ دیکھ رسے بڑھکے تھی تنگ و تار — طبیعت نہ کس طرح ہو بیقرار

پھرے جابجا استخوان گوشت و خون — بلا ئین یقین دوزخ کی سب رہنمون — عیان اُسمین دوزخ کا سارا عذاب — وہ آتش نہ گرمی کا تھا کچھ حساب

جدشٹر کی خاطر پریشان ہوئی — طبیعت نہایت ہراسان ہوئی — جو تھے دیوتا ساتھ اُنسے کہا — کرم یہ غریبون پہ ہی آپکا

جنان پائے جبر جودھن پرغرور — مرے بھائیون پر سقر کا ظہور — روانہ ہو تم مین رہونگا یہان — یہ دوزخ بھی ہی محبوب باغ جنان

سنو مجھسے اندر کی اب داستان — کیا دیوتون نے یہ اُنسے بیان — کہ دل کو جدشٹر کے ہی کچھ ملال — اُٹھائی ہی دوزخ کی ایذا کمال

ہوا جبکہ اندر کا اُس جا گذر — ہوا صاف کافور رنج سقر — غذاب سقر بے نشان ہوگیا — وہ آتشکدہ گلستان ہوگیا

نمایان ہوے دھرم پھر اکیبار — جدشٹر سے بولے نہو بیقرار — پھر اسوقت مین نے لیا امتحان — نہ پایا ذرا فرق اے مہربان

خفا اسقدر دیوتون سے نہو — کہ راجاؤن کو دیوتا اکیبار — دکھاتے ہین دوزخ کی بھی کچھ بہار

مناسب ہی غصے کو تم تھوک دو — یہ دوزخ دکھایا اُسی جھوٹ نے — درونہ سے بولے تھے جھوٹا سخن

یہ ناحق جلایا اُسی جھوٹ نے — نظر آئے تمکو یہ رنج و محن — سر راہ تھا ایک چشمہ روان

ملی جسم خاکی کو پوشاک نور — در آیا جو پانی مین شاہ جہان — صفت آدمی کی ہوئی صاف دور

اُٹھایا جدشٹر نے آگے قدم — بزرگ اور عابد ملے راہ مین — جو شامل خدا کا تھا فضل و کرم

وہ مشغول تھے یاد اللہ مین — کوئی دم مین ناگاہ پہنچے وہان — سر یکشین رونق فزا تھے جہان

بنا مہر تابان جبین کا قمر — ملی اُنکے پہلو مین ارجن کو جا — مہیا سب اسباب آرام کا — کرن تھا وہان روشن ماہتاب

خوشی عیش و عشرت سے تھے تجلد — نظر بھیم آئے یہ آغوش باد — نکل اور سہدیو عالی وقار — یہ بیٹھے تھے نزدیک اسنی کمار

ملا دروپدی کو بھی جنت مین گھر — قریب اُنکے زانو کے پانچون یہ سر — بہشت برین مین ہر اک کا مقام — مہیا خوشی چین ہر صبح و شام

اجل کی جو سدھ یونے پی شراب — وہ اختر شناسون مین تھا انتخاب — نکلکے کیا پھر جہان سے سفر — کہ تھی حسن پر اپنے اُسکو نظر

جوار جن نے کھایا فریب فضا — فن تیر پر اپنے مغرور تھا — جو تھی زور قوت پہ پورہ نگاہ — زمین پر گرا بھیم بیجان آہ

جدشٹر اکیلے جو مغموم تھے — جیمن دوم درمیان روانہ شدن ارجن جدشٹر پر نفیس نفیس — لیا ساتھ کتے کو آگے چلے

سر راہ اندر نمایان ہوئے — کہین مہر سے بڑھکے تابان ہوئے — جدشٹر سے فرمایا اے تاجور — ارجن پر اب ہو جیے جلوہ گر

محبت و وداع اس جہان کی کرو — چلو سیر باغ بہشان کی کرو — جدشٹر سے اندر نے اُسدم کہا — مرے دل کا حاصل ہو یہ مدعا

جہان ہو مرے بھائیون کا مقام — عنایت ہو مجکو وہان پر قیام — دیا سُنکے اندر نے اُنکو جواب — ارم مین ہین سب غیرت آفتاب

تمھارا فقط اُنکو ہی انتظار — جدائی سے دل مین بہت ہے قرار — جدشٹر نے اندر سے پھر یہ کہا — دل اس بات سے میرا یکسو ہوا

یہ کتا ہی اسوقت مین جو رفیق — سمجھتا ہون دل سے مین اُسکو شفیق — بٹھا لو ارجن اُسے بہ ای مہربان — رفاقت کا اب ہو چکا امتحان

سُنا جبکہ اندر نے طرفہ کلام — کہا سگ کا ہی خلد مین کون کام — یہ کتا نہ ہرگز وہان جائیگا — ارم مین نہ تل بھر جگہ پائیگا

جدشٹر نے جسدم سنے یہ کلام — کہا کیا ہی پھر مجکو جنت سے کام — مجھے باغ رضوان کی پروا نہین — جدا مجھسے ہوتا ہی کتا کہین

ہوئی طول آپس مین جب گفتگو — وہ سگ دھرم بنکے ہوا روبرو — جدشٹر سے بولا وہ عالی مقام — مین کتا نہین ہون ہی میرا نام

جو اسدم بھی منظور تھا امتحان — ہوئی جامہ سگ مین صورت عیان — ہزار آفرین ایسے اخلاق پر — یہان بھی رہی راستی پر نظر

وہانسے چلے پھر بسوئے جنان — کہ ناگہ ہوئے آگے نار و دو چار — جدشٹر ہوئے اُنسے یہ دوچار — جدشٹر سے بولا وہ عالی مقام

جہان ہون مرے بھائی پہونچون وہان — یہان پر کسیکا نہین اختیار — فقط اسمین ہی دخل پروردگار — مین کتا نہین ہون ہی میرا نام

کیا پھر جدشٹر نے حق سے طلب — مراد دلی جلد حاصل ہو اب — جہان میرے بھائی ہون پہونچون وہان — وہ دوزخ ہو یا ہو وہ باغ جنان

جان پرب تمام ہوا

چھوڑنا پانڈون کا سلطنت کو اور جانا طرف شمال کے

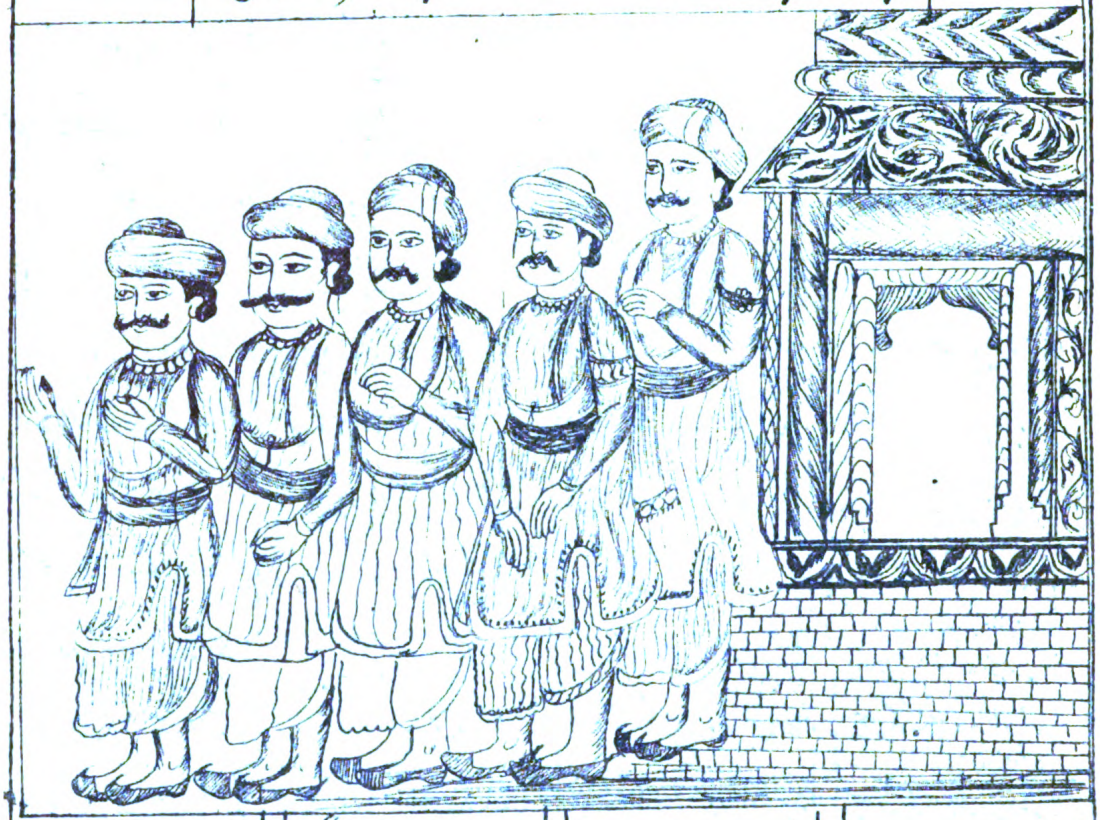

تلاطم عجب ہستنا پور مین — پریشان سب ہستنا پور مین — زن و مرد طفل و جوان نوحہ گر — وہ ابر مژہ غیرت ابر تر
دلون مین مسافر خوشی تھے کمال — کسی طرح کا تھا نہ دل پر ملال — بیابان مین دریا کی صورت روان — زمین پھر گئی کیا پھرا آسمان
مگر ایک کتا بھی ہمراہ تھا — رفیقون کی اقلیم کا شاہ تھا — چلے جب وطن سے سنو داستان — مسافر تھے مشرق کی جانب روان
گذر جب ہوا ایک تالاب پر — الوپت تھا نام اسکا مشہور تر — کیا غسل سب نے جو تالاب مین — نظر آیا اک شخص اس آب مین
ہوا صاف ارجن سے یون تر زبان — مین آتش ہون دی مجکو میری امان — اسی آب مین چکر ہے کشن کا — خلاصہ یہ مضمون جو اسپر کھلا
اسی وقت پانی مین ڈالی کمان — دکن کی طرف پھر ہوئے سب روان — تماشے تھے ملکون کے مد نظر — ہوا شہر گجرات مین جب گذر
وہان سے چلے جانب دوارکا — جو پہونچے تو ارجن نے سب سے کہا — یہان دوارکا شہر آباد تھا — ہوا پانی پانی بحکم خدا
ہوئین سنکے آنکھین وہ گوپر فشان — زمین پر تھے اشکون کے دریا روان — ملا آب اشکون کا اس آب مین — مسافر جبھون پہونچے پنجاب مین
روانہ ہوئے پھر بسوئے شمال — پہاڑون کا لکھے قلم تازہ حال — ہمانچل پہ پہلے ہوا تھا گذر — تماشے پہاڑون کے مد نظر
گذر پھر ہوا انکا اس کوہ پر — جہان پر ہے ریگ روان سر بسر — وہانسے لیا چلکے کوہ سمیر — قضا نے لگائی ہے کیون اتنی دیر
بدی تھی وہین دروپدی کی اجل — پڑا نا کہان زندگی مین خلل — اسے سب سے ارجن کی تھی دل مین چاہ — دکھائی قضا نے جدائی کی راہ

خیابان ہفتدہم از چمنستان سوادہندوستان یعنی جان پرب درین پرب صد و بست اشلوک ست

چمن اول در بیان ترک سلطنت پانڈوان و رفتن بطرف شمال

جدشٹر کو جاکر سنایا یہ حال — کہ ہے اوج اقبال کا اب زوال
کہا کشن و بلبھدر کا جملہ حال — ہوا جادوان کا بھی گھر بار یمال

اس اقبال کا کچھ نہیں اعتبار — کسیکو نہیں ہے یہاں پر قرار
تماشا دکھاتا ہے سب آسمان — گدا ہے کوئی کوئی شاہ جہان

کبھی اس سے ہے عیش و عشرت نصیب — کبھی یہ بناتا ہے غم کو حبیب
کبھی دولت و جاہ دیتا ہے یہ — کبھی دیکے پھر چھین لیتا ہے یہ

سنا کشن کا جب جدشٹر نے حال — لگا ایک سینے پہ تیر ملال
اُسیوقت دنیا سے دل پھر گیا — زر و مال نظروں سے سب گر گیا

پرچھت کا جمکا ہوا تھا جو بخت — دیا سلطنت کا اُسے تاج و تخت
وزارت مقرر ہوئی اُسکے نام — مجتس نکو کار عالی مقام

سکھائی عدالت کی بھی شہ نے راہ — نبیرہ جو تھا کشن کا بجر نام
رہے پاس الفت کا اُنکے مدام

دیا اُسکو ارجن نے دہلی کا راج — نہ رکھنا دریغ اُنسے آب و طعام
نگہ نا نظر جانب تخت و تاج — رہے روح ہر جادوان پر نظر

رہے دھیان اِس امر کا جی مدام — قضا نے کیا صاف سب اُنکا گھر
جدشٹر نے آخر بحکم یماں — بدن سے کیا دور شاہی لباس

عوض پیرہن کے درختوں کی چھال — سنو بھائیوں کا بھی اب اُنکے حال
جدشٹر سے چاروں کو الفت کمال

تصدق دلوں سے کیے نقد جان — اطاعت میں پانچوں کے تھی دردیہ
کہ پروائے اسباب دنیا نہ تھی

ہوئے شہر سے جس گھڑی یہ روان — وہ روتے تھے مانند ابر بہار
کہ راہی ہوا شہر کا شہریار

جہاں کرشن جی نے کیا جگ تھا
وہاں آنکا کریہ کرم سب ہوا
پڑے تھی ہووہ لاشۂ جاوداں
انھیں بھی بہ آئین جلایا وہاں

کیا کرشن و بلبھدر کا جملہ کام
لٹایا زر و نقد و زیور تمام
سر کرشن جی کی جو تھیں رانیاں
وہ ارجن ہوا ساتھ لیکر رواں

بہت مال و اسباب زر ساتھ تھا
مقام آکے پنجاب میں جو کیا
کیا رات کو چوٹوں نے یہ کام
لیا لوٹ اسباب و زیور تمام

دلاور نے ہر چند کھینچی کمان
نہ کام آئی اُسوقت تا بے توان
جو چاہا کہ لے تیغ کو میان سے
کرے قتل ہر دزد کو جان سے

بر آیا نہ ارجن سے اُسوقت کام
لٹا ہے اسباب و زیور تمام
ہوا خوب چوروں کا مطلب حصول
دل ارجن ناتوان تھا ملول

جو دہلی میں آئے وہ سب خستہ جان
سنو کرشن کی رانیوں کا بیان
کہ سولہ ہزار آٹھ تھیں رانیاں
ہوئیں اور سب جا کے صحرا نشیں

محبت کی آتش تھی شعلہ فشاں
غم و رنج سے دل تھے اُنکے حزیں
پسند آئے سنسار میں کے لباس
کہ اسباب عشرت نہ تھا کوئی پاس

مگر دل کو منظور ہی غمگسار
بہت طول تھا غم کا یہ حال زار
اسی وجہ تھوڑا ہوا ہی قسم
زیادہ الم سے اوجھتا ہی دم

سنو قصہ ارجن خستہ جان
کہ باقی نہ تھی اُسمیں تاب و توان
طبیعت غم و رنج سے تھی اداس
غم کرشن سے ہی یہ سینہ فگار

عنایت سے تھا اُنکو وہ مجھ میں زور
ہوئے تر زبان اس طرح سے بیاس
عبث غم سے رہتا ہی ابدال ادواس
کہ فیلوں کو سمجھا کیا مثل مور

جو گذرا ہی احوال پیش نظر
یہ تھا عابدوں کی دعا کا اثر
زمین کا کیا دور بار گران
یہی کام تھا اُنکو بد نظر

ہوئے جا کے پھر اپنے گھر جلوہ گر
یہ سب قیمتی تھیں اُنھیں کے سبب
کہ ہو تم کرشن باد شاہی کو اب
کہ پہونچا ہی اقبال کا اُنکو زوال

ہوئی صبح ایام دولت کی شام
بتدریج آئی شب دن ہوا ہی تمام
سنے جبکہ ارجن نے اُنکے سخن
روانہ ہوا جلد سوئے وطن

موسل پرب تمام ہوا

سرکشین جی نے خطا کی معاف — دل اُنکا تھا آئینہ سہ سے صاف — نمایان ہوئی کرشن سے روشنی — تجلی تھی وہ شعلۂ طور کی

طرف آسمان کے چھوئی جب روان — بنے غیرت نور دونون جہان — مہادیو برھما ہر اک دیوتا — مقاصون تک اپنے ہر اک جا تھا

نہ تھی ایک کو آگے بڑھنے کی تاب — ہر اک نے کیا نور سے یہ خطاب — اگر یک سر موے برتر ہرم — فروغ تجلی بسوزد پرم

قلم ہی ادب کا یہان پر مقام — چمن چہارم دربیان فرستادن جد شٹر ارجن ابدوارکا — زبان آوری کے نہون بند کام

یہان لب ہلانا بھی دشوار ہی — کرے بات کوئی سو بیکار ہی — یہ راز نہان آشکارا نہین — یہان فہم کا کچھ اجارا نہین

ہر اک دیوتا کو ہی حیرت یہان — کھلا یہ کسی پر نہ راز نہان — کوئی کُنہ کو اُنکی پہونچا نہین — کیے ایکجا آسمان و زمین

یہان عقل اول کے جلتے ہین پر — لیا چاہیے داستان کی خبر — جو تھوڑا سا باقی ہی احوال زار — قلم اب کرے اُسکو بھی آشکار

یہ قصہ جو کچھ تھا وہ طے ہو چکا — رقم سے قلم ہاتھ بھی دھو چکا — خزان اس چمن کی ہی آخر بہار — جہان مین نہین ہی کسیکو قرار

جو تھا اصل مطلب کیا سب قلم — نہ اُٹھا کبھی زرگہ سے قدم — جد شٹر کی اب جان پر ہی بنی — فقط چار دن کی یہ تھی چاندنی

جد شٹر سے وارک نے آکر کہا — کہ نام و نشان جادوان کا مٹا — خبر ہائے کشتون کی دی نام نام — مفصل سُنایا وہ قصہ تمام

مٹا دم مین وہ گھر بشکل حباب — وہ سب کا خزانہ ہوا نقش آب — بلانے کو ارجن کے آیا ہون مین — پیام سرکشین لایا ہون مین

ہوا ہستنا پور مین تازہ غم — پھری سب کی گردن پہ تیغ الم — کہ چشمون سے دریا عمان روان

زنون نے پریشان کیے سر کے بال — وہ اندوہ و غم جس سے جینا محال — گیا دل سے اکبار صبر و قرار

روانہ ہوا اب ارجن نامدار — کہ بسدیو کو حد سے ہی انتظار — جد شٹر نہایت ہوے بیقرار — یہ دیکھا کہ گلزار مین ہی خزان

ہر اک سمت ہی شور ماتم بپا — گئی آہ کی آسمان تک صدا — یہان سے وہ ارجن جو پہونچا روان — ہوا موج زن قلزم جشم تر

وہ رونے لگین اس طرح زار زار — برستا ہی جس طرح ابر بہار — پڑی عورتون کی جو اُسپر نظر — وہ غم آئی تھی جس سے ہونٹھون پہ جان

جو کچھ دیر مین ہوش آیا اُسے — تو بسدیو جی نے سُنایا اُسے — اوڑے ہوش ارجن کے بھی گہان — چبھے ہین دل افگار مین غم کے خار

مناسب جو سمجھو کرو اب وہ کام — کہ اس گھر کا اب ہو چکا اختتام — کہ گذرا ہی اس طرح کا حال زار — قدم بھی ٹھہرتے نہین ہین یہان

ہوئی غم سے اب زندگانی وبال — مجھے تاب بے کشن کے اب کہان — مجھے ایک دم بھر ہی جینا محال — سُنایا یہ ارجن کو تازہ ہمن

جو یہ شہر آباد ہی دوارکا — کہ ناگاہ وارد ہوا برہمن — زمین صاف ہو جائیگی نقش آب

مناسب ہم تدبیر اسکی ضرور — بہا اُسکو طوفان لیجائیگا — مٹیگا کوئی دن مین بشکل حباب — نمایان ہوئی صبح مانند شام

یکایک محل سے یہ آئی صدا — زن و مرد شب شہر سے جائین دور — ہوئی آہ و زاری مین وہ شب تمام — بڑھا رنج پر رنج اور غم پہ غم

غم و رنج سے تلخ تھی زندگی — کہ تجہیز و تکفین انکی ہو زود — روانہ ہوے سوے باغ ارم — باغراز و اکرام و رسم ہنود

جدا جو ہوا کرت برما کا سر — ہوے اقربا اُسکے سینہ سپر — کسیکو نہ تھا حکم خالق مین دخل — ہوے ساتکی پر مدی نون قتل

سری کشن جی تھے جو بیٹھے وہان — زمانے کے احوال اُنپر عیان — نمایان ہوئی تھی جو آہن سے کاہ — سرکیشن کے تھی وہ پیش نگاہ

عجب گاہس ہین کاٹ تھا تیغ کا — مقابل جو آیا دو پارہ کیا — جو اُس گھاس کے سب پہ جوہر کھلے — اجل کے سب احوال اُنپر کھلے

لیا جادوان نے اُسے جا تیغ — تو چلنے لگی اُس جگہ بید تیغ — رہی کچھ نہ تمیز وقت مصاف — پدر نے پسر پر کیا ہاتھ صاف

کیا بڑھ کے بھائی پہ بھائی نے وار — ہوے قتل سب جادوان اکبار — ہوا صاف لمحے مین وہ گھر کا گھر — کیا عابدون کی دعا نے اثر

بودارک بلبان تھا ہوشیار — کہا کشن سے ہون مین تمپر نثار — کہ اس رزمگہ مین نہین ہی نشان — خدا جانے بلبھدر جی ہین کہان

چمن دوم در بیان سوار شدن سرکیشن بدین بلبھدر

سرکیشن جی کا سنو حال اب — ارادہ کیا اپنا اُس جا طلب

جو آیا ہوے آپ اُس سیر سوار — تحیس مین بلبھدر کے بیقرار — نظر آئے ناگہ بحال تباہ

کہ ہین سایہ نخل مین جلوہ گر — ہوئی جس گھڑی قطع تھوڑی سی راہ — خدا جانے کسکا بندھا ہے خیال

سرکیشن آئے جو نزدیک تر — مژہ سے مژہ کو نہ قطع ہی وصال — نہ دیکھا ذرا جانب کشن جید

جوان جادوان مین تھا ہر نام ایک — اُسی طرح آنکھین بین دونون بند — حفاظت کرے عورتون کی وہان

دیا کشن جی نے اُسے کام ایک — ہوا گھر کی جانب وہ جلدی روان — روانہ ہوے جانب دوارکا

جو شتر کو دارک سنائی خبر — ہوا دست صیاد سے قتل ہر — ہوے آپ بلبھدر جی سے جدا

کہا جا کے بسدیو سے حال زار — کہ مارے گئے جادوان اکبار — ہوا عورتون کو بھی اک تازہ غم

گلستان مین آئی بہار خزان — مرتب ہوئی بزم زاری وہان — سرکیشن نے سب کو تسکین دی — کہا مٹتی ہی بات تقدیر کی

کیا ہی جو ارجن کو مین نے طلب — شکیبائی و صبر لازم ہی اب — مرے دل مین ہی وہ عزیزون کا غم — نہ ٹھہرونگا اس شہر مین اکیدم

کہ بے اُنکے اب زندگی ہی وبال — یہان اب ٹھہرنا ہی دم بھر محال — غرض پائون بسدیو کے چوم کر — روانہ ہوے پھر وہ خستہ جگر

چمن سوم در بیان انتر دھیان شدن سرکیشن و بلبھدر

سرکیشن آئے جو بھائی کے پاس — دل زار رنج و الم سے اودا اس

قلم لکھے بلبھدر کی داستان — شگفتہ ہوا رنگ غنچہ دہان — برآمد ہوا اُس سے مار سفید — بزرگی مین تھا کوہسار سفید

وہ ابھی تھا ہمشکل کوہ عظیم — گیا سوے دریا بہ رنگ نسیم — سرکیشن کو اور بھی غم ہوا — ہر اک دیدہ اشکون سے پرنم ہوا

بیابان مین بیٹھے وہ خستہ جگر — زمین فرش تھی اور تکیہ شجر — بنے رنج واندوہ مین مبتلا

شکاری نے دیکھا کف پا کہین — وہ بے عقل تھا دل مین سمجھا نہین — کہ ہر کشن کا یہ کف پا نمود — کہین مہر سے روشنی مین فرود

کف پا کو سمجھا جو اُس نے شکار — تنا نہ کیا تیر سے اکیبار — کہ جس سے ہوے قتل ہر نادپیر

شکاری نے دیکھا تو پیکے کے حال — نہایت ہوا دل مین پیدا ملال — وہ نادم ہوا اپنی تقصیر پر

یہی حکم آہنگرون کو دیے — بنا دو اُسے سرمہ سا یت کے — نمایان نہون خار گلزار مین
بہت طرح سوہن سے اُسکو گھسا — مگر ایک ٹکڑا اسلم رہا — وہ زیرون سے پیدا ہوئی ایک گھاس — بلیگی یہ جسپر نہ لیگا دھار اُس
جو آہن کا ٹکڑا اسلم رہا — اُسے ایک مچھلی نے چارہ کیا — وہ مچھلی پڑی دام صیاد مین — اجل آگئی دست جلاد مین
کیا پیٹ مچھلی کا جو اُسنے چاک — پڑی اُسکی آنکھون مین غفلت کی خاک — وہ آہن ملا جب کہ صیاد کو — اُسی دم دیا جا کے جراد کو
بنایا گیا اُس سے پیکان تیز — دکھائیگا یہ شان رب قدیر — جو اس سانحے کو ہوئے چند روز — فرو ہو گیا آتش غم کا سوز
مگر اوگرسین نکو نام نے — دیا حکم دارون نہ کوئی پیے — اجل شکل انسان مین آئی نمایان — سراپا سیہ فام تھی الامان
تن زار کاہیدہ مانند کاہ — عصائے خمیدہ سے چلتے تھے راہ — تشکون زبون روز بروز کار — کہ راسو سے چرہے ہوئے استخوان
جنی مادہ سگ نے بھی بالیقین — زبونی کا آثار ہر سو عیان — نظر خیر کی کب ہے انجام پر
خزان ہوتی ہے جادوان کی بہار — ہوا اُنسے مسق و فجور آشکار — زمانے کی باتین ہوئین برخلاف — بہت قرب ہے پنجاہی وقت مصاف
لیا صاف اقبال نے منھ کو پھیر — تنزل مین اب اوج کے کیا ہے دیر — ستارون مین باقی نہین اب اثر
کہا کشن نے سب کو اک دن وہان — تماشا کرین تیرتھ کا جادوان — ہوا کے ہوا بس اسی وقت بند
ارا بہ سواری کا اور گھوڑیان — زمین سے گئین جا بہ آسمان — کھنچی شکل سیمرغ و ہنومت کی
ہوئین وہ بھی پیران ہوا کی طرح — نظر سے چھپین مہ ضیا کی طرح — تعجب ہر اک شخص کو یہ ہوا
بدن خوف سے اُنکے تھرا گئے — ہوئی صبح سب سو کے دریا گئے — سر کشن جی نے منگایا طعام
کہ زناردارون کو تقسیم ہو — وہانکا نیا سانحہ یہ سنو — بڑا شورہ پشت اور بیباک تھا
جو کھانے پر اُسنے چھیڑی وہ سر — ہوا کارخانہ سراسر خراب — کہ اُس قوم مین ایک چالاک تھا
تنزل پر اقبال کا آفتاب — مرتب ہوئی ایک بزم شراب — برہمن رہے اُس سے محروم سب
روانہ ہوئی کرکے تسلیم شرم — پیا پی وہان جام چلنے لگے — عیان چہرہ کشن جی سے غضب
پلائی وہ بلبھدر جی نے شراب — وہان سے کیا شرم نے پا تراب — حیا کے جو پردے تھے جلنے لگے
کہ اس چھتری کو بڑا ہے غرور — شراب شجاعت کا دل مین سرور — کسی پر نہ ظاہر تھا اہنگار کے
جو کاٹا پور ہرا کا اُسنے ہاتھ — یہ تھی راستی اُس گھڑی کے ساتھ — یہی کرت برما سے کی دل لگی
نہین ستراجت کو کشتہ کیا — جواب نہین تونے اُسکا لیا — کہ ساتک کو صلا نہین ہے جواب
ہوئی طول باتون مین جو گفتگو — لڑائی کا سامان بندھا ہر سو — جواب اس سخن کا دیے تو یہان
ہوا گرم ہنگامۂ کارزار — میانون سے تیغین کھنچین ایک بار — ہوئی آتش غصہ اک شعلہ زن

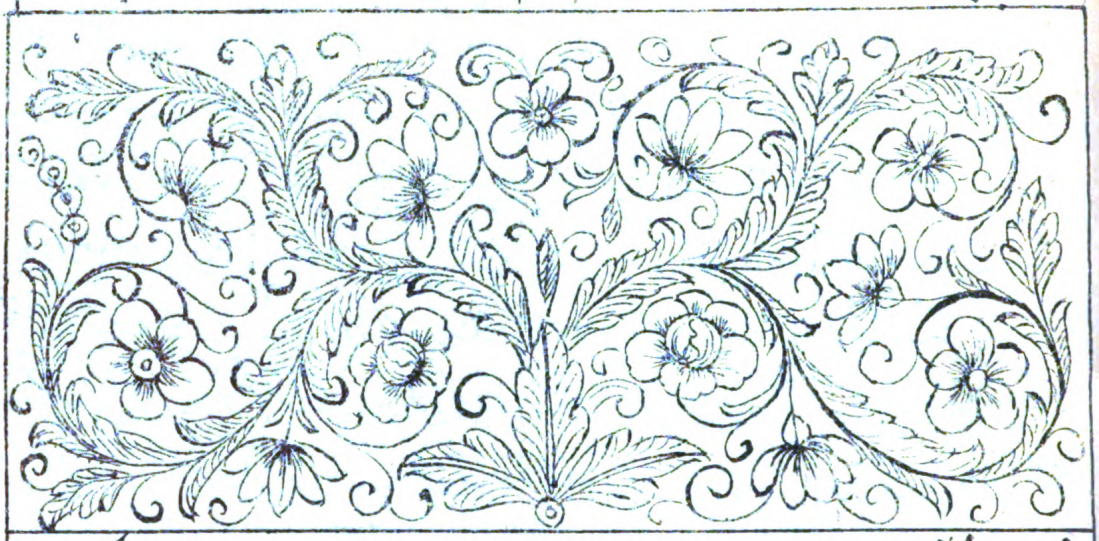

خیابان شانزدہم از چمنستان سوادہندوستان یعنی موسل پرب ودرین پرب سہ صد شلوک ست

چمن اول دربیان ظہور اسباب تمام شدن سلطنت پانڈوان

ترقی جہان ہی وہان ہی زوال — گھٹا جب ملا ماہ نو کو کمال
مخالف نہ دشمن نہ کوئی عدو — طبیعت تردد سے تھی ایک سو
وہ ہوتے تھے ظاہر وہان بدشگون — کہ ہو جسکا انجام ہیشک زبون
نشان قافلے کا نہ تھا آشکار — نمایان مگر ایک گرد و غبار
دل زار مین سب کے اندوہ و غم — دکھائینگے یہ بدشگون کچھ الم
جدشٹر کے دل کو ہوا انتشار — طبیعت نہایت ہوئی بیقرار
وہ سارن جو بسدیو کا تھا پسر — طبیعت سے پیدا کیا ایک شر
بنایا اُسے سوانگ اُسنے وہان — منگا کر دیا جو لباس زنان
چلے اُسکے ہمراہ پیر و جوان — پیے و رست تھا مجمع کو دکان
جو سارن اسے لیگیا اُسکے پاس — کیا اسطرح مضحکہ بے ہراس
جنیگی یہ کیا کیجیے آشکار — جو بیباک تھے بولے وہ ایکبار
یقین ہی یہ آہن کا دستہ جنے — کہ جانون یہ سب جادوان کے بنے
ہوئی یہ خبر کوچہ بزرن مین فاش — کلیجا ہر اک کا ہوا پاش پاش
ہوا جسکے اُسدن کا دن دوسرا — تو اک دستہ آہن کا پیدا ہوا

جدشٹر کو گذرے جو چھتیس سال — رہا اُنکے قبضے مین سب ملک و مال
عدو تھی فقط گردش آسمان — سنو ہستناپور کی داستان
ہوا سے برستی تھی آتش کبھی — کہ دہشت سے جلتا تھا پانی کا جی
کہ چھپتا تھا جس سے رخ آفتاب — کبھی اُسپہ ہالے کا تازہ عذاب
کہ ناگہ سُنی دوارکا کی خبر — ہوے قتل سب جادوان یکدگر
مفصل وہان کی سنو داستان — کیا آکے اک شخص نے یون بیان
وہ سارن جو بسدیو کا تھا پسر — غرض اُسنے بہروپ اُسپر بھرا
حقیقت مین وہ مرد عورت بنا — حیا دور کی بیمروت بنا
رکھیشر یہ رونق فزا تھے جہان — وہ نارد وہ دریا سا دو غیب دان
زن جادوان سے یہ ہی گلعذار — برابر ہی پورے دنون کا شمار
یہ عورت نہین کشن کا ہی پسر — تجھے ہمسے ہی مضحکے پر نظر
یہ کہکر سخن زاہد غیب دان — قریب جدشٹر ہوے سب روان
کہا کشن نے اسکا چارا نہین — کہ حکم خدا پر اجارا نہین
وہان اور گر سین کی تھا ہو شمند — یہ تدبیر معقول آئی پسند

زمین سے فلک جس کی سیکو اٹھائے — وہ بیکنٹھ پہ اس طرح سے جا رہے — ہوئی منتشر شہر مین یہ خبر — بنا ہر مکان صاف ماتم کا گھر

قیامت کا نام ہوا اک بپا — جڈھشٹر کا حد سے برا حال تھا — جو نارد نے دیکھا یہ حال تباہ — کہا یون نہ دو دل مین تم غم کرو

رہ حق مین کہتی ہونی ہی فدا — ملیگا اُسے وہ بڑا مرتبا — ہوا ہو سیکو جو مکتر نصیب — دکھائینگے اب اُنکو وہ ہر نصیب

چلو آپ دو اُنکی روحون کو اب — کرو دل سے تم دور رنج و تعب — جڈھشٹر جو آئے لب گنگ پر — ہوا ایک جا اُس جگہ گھر کا گھر

بہت بادشاہانہ خیرات کی — مناسب تھی اُسوقت جو بات کی — مجتس اُس جگہ کا پردازر تھے — شہنشہ کے فرزند ممتاز تھے

بنے اس مراتب کے وہ پیشوا — قلم لکھے تفصیل اب اُسکی کیا — جو گذرا جڈھشٹر پہ یہ سانحا — لڑائی کو اٹھارھوان سال تھا

بیاس آسرم پرب تمام ہوا

یہ شادی ہوئی غمزدون کو نصیب — بجایا جو گھڑیالیون نے گجر — شب وصل آئی قریب سحر
درآئے اسی طرح گنگا مین سب — ہوا غم نصیبون کو رنج و تعب — سخن سنج پھر یون سے وہ یہ کہا — جسے جانا ہو اپنے شوہر کے پاس
درآئے ابھی قلزم گنگ مین — ملائیگا خالق اسی رنگ مین — ہوئین عورتین سنکے سب شاد کام — درآئین اسی گنگ مین وہ تمام
ادھر دفتر ہجر و غم دھو گیا — ادھر وصل ہر ایک سے ہو گیا — سنے صدق دل سے جو یہ داستان — رہے عیش و عشرت سے دل شادمان
کبھی دوستون سے جدائی نہو — غم و رنج کی بھی رسائی نہو — نظر آگئی شان اللہ کی — ہوئین آنکھین پھر بند اس شاہ کی

چہلمین نہم در بیان رخصت شدن جد شسٹر از دھرتراشٹ

ہوا اس شگفتہ کے سب دور غم — یہ کی عرض مان سے کہ اے مہربان — نہ باقی رہا دل مین رنج والم
جد شسٹر نے رخصت چوپائی وہان — دل زار کا اب یہ ہے مدعا — نہ قدمون سے ہون آپکے مین جدا
کہان جاؤن مین یہ قدم چھوڑکر — اطاعت تمہاری ہے مد نظر — مجھے بھی نہین تیری فرقت سہاب
مگر تجکو لازم ہے میری خوشی — عبادت مین ہو صرف یہ زندگی — رعیت پہ رکھنا کرم کی نظر
خداوند خالق کو سونپا تجھے — سنو تم بھی سونپو خدا کو مجھے — جیجی بھی چھٹی اور چچا بھی چھٹا

چہلمین دہم در بیان سوختہ شدن دھرتراشٹ

ہوا خانہ سلطنت سرفراز — جد شسٹر ہوے اپنی ماں سے جدا — عبادت سے تھا دل کو ہر وقت ساز
جو اس سانحے کو ہوے دو برس — تردد جد شسٹر کو تھا ہر نفس — جو آنکھون سے منظور تھا بادشا
مقام انکا جسدم ہوا ہر دوار — کہ ناگاہ نارد نے آکر کہا — اطاعت مین کرتی نہ تھی انکے فرق
غرض بعد اک ماہ کھاتی تھی کچھ — ہوا ترک آب و طعام ایکبار — کبھی نوش کرتی تھی آب زلال
وہ سنجی تھا اس شاہ کے ساتھ ہو — پھر اپنے دہن تک نہ لاتی تھی کچھ — سدا تیرتھون مین نہانا انھین
قضا لیگئی اک بیابان مین — وہ کنتی لیے کاندھاری کا ہاتھ — کہا شاہ دوران سے سنجی نے تب
یہ انسان کی موت اچھی نہین — پڑے جلکے سب اگ کی کان مین — بچا لیچلون آگ سے آپ کو
دیا بار شاہ جہان نے جواب — خدا آگ سے اب بچائے کہین — رضائے خدا ہمکو مطلوب ہے
مناسب نہین اسقدر اضطراب — جو کچھ مرضی حق ہے وہ خوب ہے — کر گئی یہان آگ جنگل کو خاک
مجھے حق تعالے پر اب چھوڑ دو — جدھر چاہو تم شوق سے راہ لو — جدھر چاہو تم شوق سے راہ لو
ہوا بادشہ سے جو سنجی جدا — تو کوہ شمالی پہ مجکو ملا — یہ احوال مضطر سنایا مجھے
جد شسٹر کا سنکے ہوا غیر حال — ابر ہا سر سے دریاے رنج و ملال — ٹپکنے لگا قطرۂ اشک آہ
کہا وہ شہنشاہ بیکس ہوا — مددگار انکا نہ کوئی ہوا — خدا نے دیے تھے جسے سو پسر
نہ آیا کوئی آخر اس وقت کام — ہوا آگ مین جلکے قصہ تمام — غم مادر مہربان تھا فزون — جہان سے گئی وہ بچالی ہوئی

مگر کچھ دنون کی ہی اب زندگی — سنو منزل عمر طے ہو چکی — دل زار مین ہو جواب آرزو — اشارہ ہو لاؤن ابھی روبرو
ہوا ہو نہ جو زاہدون سے بھی کام — مین اُس کام کو آج دون انتظام — کہا اُس شہنشاہ نے اے بیاس — مہیا ہی دنیا کا اسباب پاس
بتا دیجیے پہلے محکو وہ راہ — ملے باغ جنت یہ ہی دل کو چاہ — سوا اسکے بھیکم کا ہی دل کو غم — ستاتا ہی لڑکون کا بھی کچھ الم
اسی وجہ رہتا ہون ہر دم ملول — اسی داغ نے دل مین کھینچا ہی طول — پس مرگ کیا حال اُنکا ہوا — بیان کیجیے مجھسے یہ ماجرا
جو گنتی نے اُسدم سنے یہ سخن — لگی دل پہ شمشیر یاد کرن — بیاس نکو کار نے پھر کہا — خدا سے ہی اسوقت یہ التجا
جو میدان مین کشتہ ہوے ہین تمام — عزیز اقربا اور سب خاص و عام — دکھائین وہ سب تمکو دیدار آج — کھلے وہ خزان دیدہ گلزار آج
کرو غسل گنگا مین تم جاکے اب — ملاقات ہو جائیگی وقت شب — مگر خواب آنکھون مین آنے نہاے — وہ تصویر اپنی نکھانے نہاے

چہلم ہشتم در بیان دعا کردن بیاس حسب مراد دھرتراشٹ

غرض وہ شہنشاہ دہر مرد و زن — ہوے شاد سُنکے یہ تازہ سخن
نہا دھو کے فارغ ہوے وہ تمام — کہ ناگہ ہوا شور دریا بپا
مہابھارت کی جملہ فوج و سپاہ — عجب زینت و حسن اُنپہ نثار
ہر اک شخص کے ساتھ تھا مدح خوان — غریز اقربا فوج کا ازدحام
جو وہ شاہ آنکھون سے معذور تھے — بصارت ملی خود بخود اُنکو یان
جو آنکھون سے لوگون کو دیکھا کیا — ملا اُنکے دیدار سے کچھ سرور

پیدا ہونا جملہ کشتگان مہابھارت کا سری گنگا جی سے جرجودھن وغیرہ اور دیدار حاصل ہونا اُنکا ہر ایک کو عالم اسباب مین

بھرے ایک دل مین ہزارون الم — بہر حال دنیا مین ہی رنج و غم — ہر اک چشم تھی مخزن اشک آہ — کئی تک جو پہونچا بحال تباہ
جدشٹر کے ہمراہ تھی جو حرم — ہر اک شخص پیچھے تھا اُنکے قدم — نہ وہ تخت شاہی نہ وہ تاج زر — شہنشاہ رونق فزا خاک پر
وہان تھے بڑے زاہدون کے ہجوم — عبادت کی جنگل مین ہمت دھوم — جدشٹر کا پوچھا سبھون نے نشان — کیا حال سنجی نے سب کا بیان
ہر اک مرد و زن کا بتایا پتا — وہ نا آشنا تھے ہوے آشنا — سنو اب شہ کور دیدہ کا حال — جدشٹر سے پہلے کیا یہ سوال
رعیت تو سب تم سے دل شاد ہی — اُسی طرح وہ ملک آباد ہی — جدشٹر نے کی عرض اے بادشاہ — رعایت کی ہر دم ہے اُنپر نگاہ
بدل پائداری ہے مد نظر — خیال رعیت ہی شام و سحر — خدا سے دعا ہی کہ سب خاص و عام — رہین سلطنت مین مری شاد کام
ہوے ختم جب یہ جواب و سوال — جدشٹر نے پوچھا بدر کا بھی حال — کہا اس طرح اُس شہنشاہ نے — بہت آدمی سے ہی نفرت اُسے
عبادت مین مشغول ہوگا کہین — کبھی آ بھی جاتا ہی میرے قرین — یہی گفتگو تھی کہ آئے بدر — خدا ساز تشریف لائے بدر
برہنہ بدن لاغر و ناتوان — پریشان ہو خاک مُنھ پر عیان — ہجوم زن و مرد وہ دیکھ کر — نہ آئے پھرے پھر اُسی راہ پر
جدشٹر ہوے اُنکے پیچھے روان — مخاطب ہوے کچھ نہ وہ مہربان — نہ دیکھا ادھر منھ کو بھی پھیر کر — ہوا کچھ نہ اُنسے وہ اصلا خبر
جدشٹر نے ناچار فریاد کی — قد بوسیون کو ترستا ہی جی — جدشٹر ہون مین ہی بدر آئیے — نظر لطف کی مجھپہ فرمائیے
قریب اُس جگہ نخل تھا سایہ دار — بدر نے کیا اُسکے نیچے قرار — جدشٹر کی جانب اُٹھائی نظر — رہی کچھ نہ پھر اُنکو اپنی خبر
جدشٹر جو پہونچے بدر کے قریب — نظر آیا اک ماجرائے غریب — بدر کی فقط چشم کا ہی نشان — روان ہو گئی صاف قالب سے جان
یہ حیرت زدہ آہ رونے لگے — غم و رنج مین جان کھونے لگے — یہ چاہا جلاؤن مین اُس لاش کو — کہ ناحق خراب اُسکی مٹی نہو
کہ آئی وہان آسمانی صدا — یہ ہی سوختہ آتش عشق کا — جلاؤ نہ اس جسم بے روح کو — یہ خود جل بجھا ہی نہ تم آگ دو
یہ رونا بھی اُسپہ مناسب نہین — مکان ارم کا بدر ہی مکین — پھر آئے جدشٹر وہان سے حرم مین — نبی چادر آب سر آستین
سُنایا سر اک کو وہ احوال زار — نبی بزم کی بزم آئینہ وار — مگر وہ شہنشہ بہت خوش ہوا — قضا اسکو کہتے ہین اچھا ہوا
نہ آیا ذرا دل پر اندوہ و غم — کرے ہی سب کو درپیش راہ عدم — ہوے بہرہ ور نیض سے اُسکے سب — بیابان کے میوے کھاے بھر اب

جیمن ہفتم درمیان درجوت دھرترشت از بیاس برآمدن دیدار تشتگان

ہوئی صبح باتون مین گذری وہ رات — کسی شی کی پروا تھی اُنکو نہین — جدشٹر نے سب بھائیون کو دیا
ہوئی صبح اُٹھے وہ صحرا نشین — اُنھین دیکھ کر لوگ شادان ہوے — ہوے وہ جدشٹر سے یون تر زبان
بیاس اتفاقا نمایان ہوے — اطاعت مین ہین حور و غلمان تمام — جو وہ شاہ اُنکھون سے ہوے دور تھے
بہشت برین مین ہی اُنکا مقام — کسی طرح دل کو نہ کھیے اودھر — کسی کا نہین دار فانی مین گھر
جو مغموم دیکھا تو بولے بیاس — تمھارا قریب آیا وقت سفر

سوا ایک جنگل مین اُنکا گذر — بچھونا تھا خاشاک کا خاک پر — عوض فرش کے بستر خار و خس — نہ تھا یاد خالق سے خالی نفس

دل آباد تھا یہ تباہی نہ تھی — فقیری تھی وہ بادشاہی نہ تھی — وہان تھے جو زہاد صحرا نشین — ملاقات کو آکے اُنکے قرین

وہان رہتے اون پاس رہنا اُنھین — حکایات بیدون کی کہنا اُنھین — ہوے سب بیابان مین جو ایک جا — روان پھر ہوا پیشتر قافلہ

یہے تھے وہ یاد الٰہی کی مے — مسافت کو کرتے تھے ہر روز طے — عبادت مین خالق کے شام و سحر — نہ دنیا کی خواہش نہ پروے زر

جو کرکھیت مین جاکے پہونچے یہ سب — وہان کا سنو ماجرا ہمسے اب — وہان شاہ پنجاب ست جون نام — عبادت مین مشغول ہر صبح و شام

اسی طرح وہ سلطنت چھوڑ کر — بیابان مین رہتا تھا شام و سحر — یہ دونون شہنشہ جو اکجا ہوے — عبادت کے سامان دوبالا ہوے

گئے ایک دن دونون پیش بیاس — ہوے شاد وہ دیکھ کر بیقیاس — تبائی ریاضت کی سب اُنکو راہ — رہے ایک جا دونون عالم پناہ

فقط پوست آہو کا تھا پیرہن — گھلائے ریاضت مین اپنا بدن — وہ راجہ جو تھا شہر پنجاب کا — طریقہ عبادت کا تھا جانتا

بتاتا تھا اس شاہ کو نیک راہ — عبادت مین مشغول دل شام و پگاہ — ریاضت کی محنت نے لاغر کیا — فقط پوست اور استخوان رہگیا

رکھیشر بھی آتے تھے اکثر وہان — ملاقات سے اُنکے تھے شادمان — جو تھے دھرترشت اس طرح سے وہان — سُناتے تھے نارد نبی داستان

جو چھوڑے ہین راجا اون نے اپنے راج — کسی شے کی اُنکو نہین احتیاج — بڑے مرتبے پائینگے روز حشر — یہ اورون کو بخشائینگے روز حشر

شہنشاہ جب سلطنت چھوڑ کر — ہوے جلوہ گر مسند خاک پر — گئی رونق ہستنا پور سب — ہر اک روز اُس شہر کا رنگ شب

جدشٹر کو ہر وقت تھی اُنکی یاد — غم و رنج ہر روز حد سے زیاد — اُٹھاتی تھی طوفان وہ چشم تر — دل افسردہ مخروں خستہ جگر

کوئی دم نہ تھا دل کو آرام مین — غم و رنج آہ و فغان شور و شین — کرن کا تصور اگر آگیا — جھکا غم سے زانو پہ سر آگیا

جو آیا کبھی شکل اُنکی دھیان — لبون پر غم و رنج سے آئی جان — عزیزون کا دل مین بنہ ہا جب خیال — کھلے صاف دروازہ ہاے ملال

شب و روز اس غم سے رونا اُسے — اس اندوہ مین جان کھونا اُسے — کبھی دل مین آتا چچا کا خیال — کہ بے چشم ہین ہوگا کیا اُنکا حال

جدشٹر کو اس غم کی آئی نہ تاب — خفا ہوگیا صاف آنکھون سے خواب — عیان اور افضال ہمراہ تھے — بعزم قدمبوس راہی ہوے

ہوئی طے مسافت تو پہونچے وہان — بیابان تھا رشک باغ جنان — ہر اک سمت مین زاہدون کے ہجوم — عبادت کے چرچے ریاضت کی دھوم

بیابان کے جانور آس پاس — نہ تھا آدمی سے کچھ اُنکو ہراس — جدشٹر نے اُن سب سے پوچھا وہان — چچا اور مان ہی ہماری کہان

قدمبوس کی ہر تمنا کمال — نظر آئین آنکھون کو اُنکے جمال — کہان پاؤن قدمون پہ جو دھر دھرون — کہ خاک کف پا کو سرمہ کرون

دیا زاہدون نے یہ اُنکو نشان — جو راجہ ہوے اُس طرف کو روان — وہ دولت ملی راہ مین ناگہان — دل زار کو اونپہ قربان کیا

جو پانی کے کوزے تھے وہ اُنکے پاس — جدشٹر نے قدمون پہ سر رکھدیا — دل شاد کو اونپہ قربان کیا — لیے اپنے سر پر گل اودا س — وہ غم غنچۂ دل شگفتہ نہ تھا — خوشی سے سرو کار صلانہ تھا

جو چلنے کی ساعت ہوئی تھی قرار | چمن شتم دربیان روانہ شدن دھرتراشت بطرف بیابان | بہ آمد ہوا گھر سے وہ شہریار

روانہ ہونا راجہ دھرتراشت کا طرف بیابان کے عبادت کے واسطے پیاس ہزار

غرض پہلے جو لپٹ کو بوسہ دیا | پرستش بھی کی اسکی اور یہ کہا | بہت تجھنے آرام دل کو ملا | نگہبان حافظ ہی تیرا خدا

یہ کہکر لیا کاندھاری کا ہاتھ | وہ کنتی ہوئی کاندھاری کے ساتھ | اٹھایا بیابان کی جانب قدم | برستا تھا باران اندوہ وغم

زن و مرد سب پا پیادہ روان | وہان ساتھ تھے طفل و پیر و جوان | خلائق کا ابنوہ ہر چار سو | فغان شور غل کا غلو کو بکو

روانہ جلو مین ہزار خاص عام | کہ چلنا تھا دشوار وہ از دحام | جو بستی کے باہر یہ پہونچا ہجوم | مچی آہ وزاری کی پھر تازہ دھوم

قلم لکھے اُسوقت کا حال کیا | کہ وہ ہستنا پور تھا غمکدہ | ملے اور اک اک کو رخصت کیا

بدن پر نہ تھا بادشاہی لباس | زبان پر فقط لفظ شکر و سپاس | کہ تم کاندھاری سے ہو اب جدا

غم ہجر سے اپنا دامن بھرو | کرو صبر دل پر یہ پتھر دھرو | کہا مان نے یہ بات اب دور ہی | مجھے ہجر کب اُنکا منظور ہی

نہ چھوڑونگی ہرگز مین اُنکے قدم | رہونگی مین ساتھ اُنکے جب تک ہو دم | زبان سے نہ لوگھ کے چلنے کا نام

مگر بر کھو کیت اور سہدیو کو | کسی طرح کا رنج دینا نہو | نہ دیکھین کسی طرح شکل الم

رہے دُرپدی کا بھی اس مین خیال | نہ پہونچے کسی طرح دل کو ملال | شجاعت سے میدان مین مارا گیا

رہے پاس اُسکا بھی اس مین مدام | ملے روح کو اُسکے آبے طعام | سخن سُنکے رونے لگا زار زار

کہا پھر جدشٹر نے مان پھر چلو | مجھے اس طرح سے نہ بیکس کرو | ہوا دل کا مطلب اُنکے حصول

کہا سونپتی ہون خدا کو تجھے | یہان ہو نپ تو بھی خدا کو مجھے | نہ پہونچے رعیت کو ایذا ذرا

نصیحت بزرگانہ جب کر چکی | ہوئی الوداع اُس گھڑی دُرپدی | ہوا گنتی و کاندھاری کا ساتھ

بدر بھی تھے ہمراہ اُنکے روان | بیان کی ہوئی ختم یہ داستان | یہ پانچون مسافر برابر چلے

رہے خیمگ مین ہوشیاری تمام — بگڑتا ہی غفلت مین بیشہ کام

چمن چہارم دربیان طلبیدن دھرتراشت رعایا را

مکان تھا جو اُنکے مکان سے جدا — محل مین ہوئے آپ رونق فزا — وہ سب کاندھاری سے قصہ کہا

برآئی ہماری مراد دلی — بیابان کے جانے کی خصت ملی — رعیت کو فرمایا اک دن طلب

زر نقد ہر برہمن کو دیا — تو انگر فقیر و گدا کو کیا — اُٹھائی رعیت کی جانب نگاہ

کہا تمسے کرتا ہون خصت طلب — ارادہ ہی صحرا نشینی کا اب — کیے ہون جو اُنھون نے ظاہر خطا

بر حال ہون تمسے امیدوار — اگر مجھسے سرزد ہوئی ہو خطا — وہان مدعی ہو نہ دشمن کوئی

مین آفت رسیدہ ہون دیرینہ سال — قلم عفو کا کھینچ دو ایکبار — بے چشم تر سے نہ کیونکر لہو

سنو رحم کا مین سزاوار ہون — بُرا غم سے ہی کاندھاری کا حال — رعیت تم اُسکی ہو وہ بادشا

نہ رکھیگا ظلم و ستم وہ روا — گنہ بخش دو مین گنہگار ہون — اطاعت سے اُسکی نہ انکار ہو

رعیت نے جسدم سُنا حال زار — یہ کہتا ہون ہر ایک سے مین سنو — دل و جان سے خدمت کو موجود ہین

کوئی میل دل پر نہین آپ سے — لگی رونے مانند ابر بہار — ملی ہمکو رنج و تعب سے پناہ

کیے ہمپر ہرگز نہ ظلم و ستم — نہین ایک بھی دل حزین آپ سے — عدالت سے ہم لوگ خرسند ہین

کوئی شخص آزردہ اُس سے نہین — وہ منصف تھا جو جود ہمن بادشاہ — کوئی شخص اُس سے نہین دردمند

جو پہونچی ہی یہ نوبت کار زار — رہے عہد مین اُسکے دل شاد ہم — خدا ہمدد گار انسان مدام

اطاعت مین جو کچھ ہوا ہو قصور — خدا دے اُسے اب بہشت برین — نہین ہی اطاعت سے اُسکے عدول

قلم کو سیاہی ہی صحرا کی بو — کسیکے بھی دل کو نہ پہونچا گزند — ریاضت کی منظور ہی جستجو

چمن پنجم دربیان طلب و مرتراشت اسباب سرادھ

ہوئے دور اُس شہ کے رنج و غبار — کیا ترک دنیا کا دل سے قرار — روانہ کیا شکل پیغامبر

جُدشٹر سے آکر کہا یہ پیام — کہ ہی حکم شاہنشہ نیکنام — تمنا ہی صحرا کا مدنظر

مگر اب بزرگ اور لڑکون کے نام — جو کا تک کی ہی ستر ہوین کو سفر — کہا ہون دل و جان سے شہ کا غلام

دیا چاہتا ہون مین آج طعام — جُدشٹر نے جسدم سُنا یہ پیام — جو درکار ہو جلد پہونچاؤن مین

اُنھین کا ہی مملوکہ یہ ملک و مال — جو کچھ حکم ہووہ بجا لاؤن مین — کہ بیہودہ باتین یہ بکتا ہی کیا

مگر بھیم نے سُنکے شہ کا پیام — کیے صاف غصے سے بیجا کلام — ہوا آکے اکجا خوشی تھی کمال

خلاصہ جو کچھ شہ کو منظور تھا — جُدشٹر نے اُسکا دیا اُس گنا — بہت کچھ غریبون کو صدقہ دیا

بخوبی کیے شاہ نے بیہ دان — دیا جو فقیرون کو کیا ہو بیان — بہ آئین شائستہ سب کچھ کیا

فقط کاندھاری کو معلوم ہی — طبیعت زمانے سے معموم ہی — غرض اب یہی دل کی ہی آرزو — اسی شی کی ہے رات دن جستجو
کہ سیر بیابان کروں شوق سے — بیابان کے میوے فقط کھاؤں اب — نہیں مجھے اسکی بھی روز چاہ — مگر کھاؤنگا یہ بھی مین گاہ گاہ
کیا ہامین کرتا نہین ہون یہ کام — بزرگون نے پیدا کیا ہامین نام — دھرشٹر نے جب دم سنے یہ سخن — لگا دل پہ اک تیر سا بیٹھ من
لیا آنسوؤن نے جو چشمون مین گھر — بنے صاف فوارہ ترکان تر — برسنے لگا ایک بار ان اشک — کہ ساون کے بادل کو تھا جس سے رشک
کہا ہی شہنشاہ نیکو خصال — کیا آپنے دل مین شاید خیال — کہ مین اس حکومت سے دل شاد ہون — غم کنتگان سے مین آزاد ہون
خدا جانتا ہی مرے دل کا حال — عزیزون کے غم نے کیا پائمال — تمھاری ہی منظور مجکو خوشی
ارادہ جو اب ہی بیابان کا — تو مین بھی ہون طالب اس احسان کا — بیابان مین ہر دم ہون ہمنشین
جدائی کا مجھسے نہ اٹھیگا غم — فدا آپ پر ہی یہ جاہ و حشم — بدر کرپ سنجی ابھی آئے وان
اٹھا بہر تعظیم وہ بادشاہ — کرے عرض تا اپنا حال تباہ — وہ بیہوش ہوکر زمین پر گرا
غرض کاندھاری کو پہونچی خبر — ہوئی رونق افروز وہ نوحہ گر — دھرشٹر کو سنکر ہوا اک ملال
کہا دل سے منعف بدن دیکھکر — کہ سو نعمتین ایسے بیہوش پر — بھتیجا نہ اس طرح کے اوڑائے
جو چھڑکا رخ شہ پہ صندل گلاب — ہوا دور کچھ بیہشی کا وہ خواب — ہوا دور سر سے وہ غفلت کا جوش
دھرشٹر نے کی عرض اے بادشاہ — خطاؤن پہ میرے نہ کیجے نگاہ — کہ تیغ خجالت سے ہوتا ہی کام
کہا شہ نے اے میرے لخت جگر — خطاؤن پہ تیرے ہی کسکی نظر — نہ لیجاؤنگا مین بات تک غذا
اگر مجھسے الفت ہی بیٹا تجھے — اجازت بیابان کی دے مجھے — کیا حافر بزم نے انکا پاس
سنایا دھرشٹر نے شہ کا حال — بیابان کے جانے کا ہی اسے سوال — چچا کو ترے رنج ہی بیحساب
سوا اسکے اب عمر کا ہی زوال — کرو دہر گز نہ انکا سوال — یہ ہی بید کی رو سے اسکو سنو
قضا چھتری کی ہی دوراہ پر — عنایت کرے حق تو ہی خوب تر — کہ جنگل مین جاکر عبادت کرے

چمن سوم در بیان نصیحت دھرتراشٹر راجہ دھرشٹر را

دھرشٹر کو القصہ راضی کیا — نکل آیا سب مطلب بادشا — کھلا یا دھرشٹر نے اسدم طعام — کہا آپ کا ہی یہ بندہ غلام
جو صحرا کے جانے کی خصت ملی — عبادت کو جاتے ہین مانع نہو — ہوا دل شہنشہ کا حد سے خوشی
کہا میری فرزند لخت جگر — لڑائی مین کشتہ ہو شمشیر سے — مدد گار ہر وقت ہر آن ہی
رعیت کو دنیا نہ ایذا کبھی — نہ فرزند سے کم سمجھنا کبھی — نہ غفلت کا ہو عدل مین اہتمام
رہے راستی پر ہمیشہ نظر — رہین مشورے مین بھی اہل ہنر — نہو انکی خدمت مین کچھ درگذر

رہی حق تعالے پہ ہر دم نظر — خدا تیرا حافظ نگہبان ہی

خیابان پانزدہم از چمنستان سواد ہندوستان یعنی بیاس آسرم پرب و درین پرب پانصد اشلوک ست

چمن اول در بیان برخاستگی خاطر دھرترشٹ از تعلق دنیا

یہ دار محن ہی مقام الم — نہایت یہان اب دکھتا ہی دم
قلم کی زبان پر ہی تازہ سخن — وفا کی ہی اسنے کسی سے کہین
یہ اپنے ہی مطلب کی ہی آشنا — یہ قربت سے ہر شخص کی دور ہی
سوا دل جلانے کے آتا نہین — فدا اسپہ ہین حور و انسان پری
جدائی مین اسکے ہی دراحت کمال — ہوے پندرہ سال سنیے خبر
یہ چچا کی اجازت پہ کرتے تھے کام — شب و روز دریا کے خدمت مین غرق
فدا کا ندھاری پہ تھین دیدہ ہی — سنا تا تھا باتین کڑی روبرو
جدشٹر کو ہر چند تھا انکا پاس — قلم لکھے اک روز کا تازہ حال
شہ کوردیہ کے پیش نظر — جنھون نے مٹائے نشان کورو کے
نہ کیون انپہ مندا الون صبح و شام — یقین تھا کہ غم سے ہو قصہ تمام
قضا بھی تو بیوقت آتی نہین — مکدر رہا اس گھڑی سے مزاج
جدشٹر کو اسکی نہ تھی کچھ خبر — چچا کا ہی اس غم سے ٹکڑے جگر
جدشٹر سے اس شہ نے اک دن کہا — نصیحت کسی کی نہ کی مین نے گوش
کہون کیا گذرتے ہین اب و برس — زمین پر مین سوتا ہون ہر صبح و شام

چمن دوم در بیان عزم دھرترشٹ بسوے صحرا بہر عبادت

سبب عقل ناقص کے یہ خون ہوا — وہ لڑکون کی الفت کا تھا یہ جنون
نہین ہی کسی شی کی باقی ہوس — مقرر ہی بس آٹھوین دن طعام

بظاہر تو بیہوش تھے رام چند — وہ غفلت کے دونوں آنکھوں کو بند — سنے بیخبر پر وہ ہشیار تھے — کھڑے پاس وہ دونوں لدارتے
کہ وہ بالمیک آ گئے ناگہان — سنو اُنکے اعجاز کی داستان — یرن نے دیا جگ کو انتظام — وہان رونق افزا تھے یہ نیکنام
جو گھر آئے دیکھا عجب حال زار — خزان باغ جسرت کی ہی سب بہار — پھری سارے لشکر پہ تیغ قضا — جو گذرا تھا تونے وہ قصہ کہا
خدا نے اُنھین کی تھی قدرت عطا — سنگا کر جو پانی پر افسون پڑھا — ملی غش کے صدمے سے اُسکو نجات
رکھیشر کی بالکل عنایات تھی — یہ چاہا کہ آپس مین ہو آشتی — عبث اُنسے پہونچا جو آزار تھا — تو اس وجہ سیتا کو انکار تھا
رکھیشر نے سیتا سے پھر یون کہا — نہ مانا تو دونگا ابھی بد دعا — بھرے تھی جو شوہر سے دل مین غبار — بہت روئی سیتا وہان زار زار
نہ ملنے کو جی چاہتا تھا ذرا — مگر بد دعا کا بڑا خوف تھا — بہر حال ناچار راضی ہوئی — کہ ورت جو دل مین تھی ماضی ہوئی
کہا پھر رکھیشر نے اے رام چند — نہ یہ بات آئی ہمارے پسند — بڑا عقل مین آپ کے کیا فتور — نکالا جو سیتا کو یون بے قصور
کھلا اُنکی عصمت کا اب تم کو حال — لیا سر پہ اپنے گنہ کا وبال — دیا رام نے شرم کھا کر جواب — وہ فرماؤ تا دور ہو یہ عذاب
بلا شک لیا سر پہ بار گناہ — نجات اس سے ہو اب بتاؤ وہ راہ — کہا یون رکھیشر نے اے رام چند — نہو دل مین اس رنج سے درد مند
مشیت سے انسان ناچار ہی — یہ دام قضا مین گرفتار ہی — کرو جا کے اب جگ کو اختتام — رہیگا نہ باقی عذابون کا نام
بلا اُنکو سیتا سے جب اسوار — چمن مین اودھ کے پھر آئی بہار — دیا رام نے جگ کو اختتام — ہوئی بید کی رو وہ پوجا تمام
رقم کیا ہوا اُن بخششون کا حساب — کہ ہر نظر ہی مجھے انتخاب — سُنائی جو بگدال نے داستان — جڈ شٹر کا بھی دل ہوا شادمان
خوشی سے وہ مجلس ہوئی اختتام — گئے تختگاہون کو سب بادشاہ — مکانون کی لی عابدون نے بھی راہ
سر کیشن جی دوار کا کو گئے — عزیز اقربا تھے جو گھر مین رہے — ملے بعد مرنے کے باغ جنان
ثواب اسکے سننے کا ہی بیشمار — کہ خیرات کین اُسنے گائین ہزار — سنے جس برہمن سے کچھ اُسکو دے — زبان سے نہ پھر نام دینے کا لے

اسمید پرب تمام ہوا

جو تھے جامونت اسکو کس نے لیا | ہنومان پربتو نے قبضہ کیا | جو سیتا کے پاس آئے وہ فتحیاب | کیے پیشکش زیور لاجواب

آنا نواور کس کا سیتا جی کے پاس زیور راجہ رام چندر کا لیکر منظفر اور منصور اور بیقرار ہونا سیتا جی کا

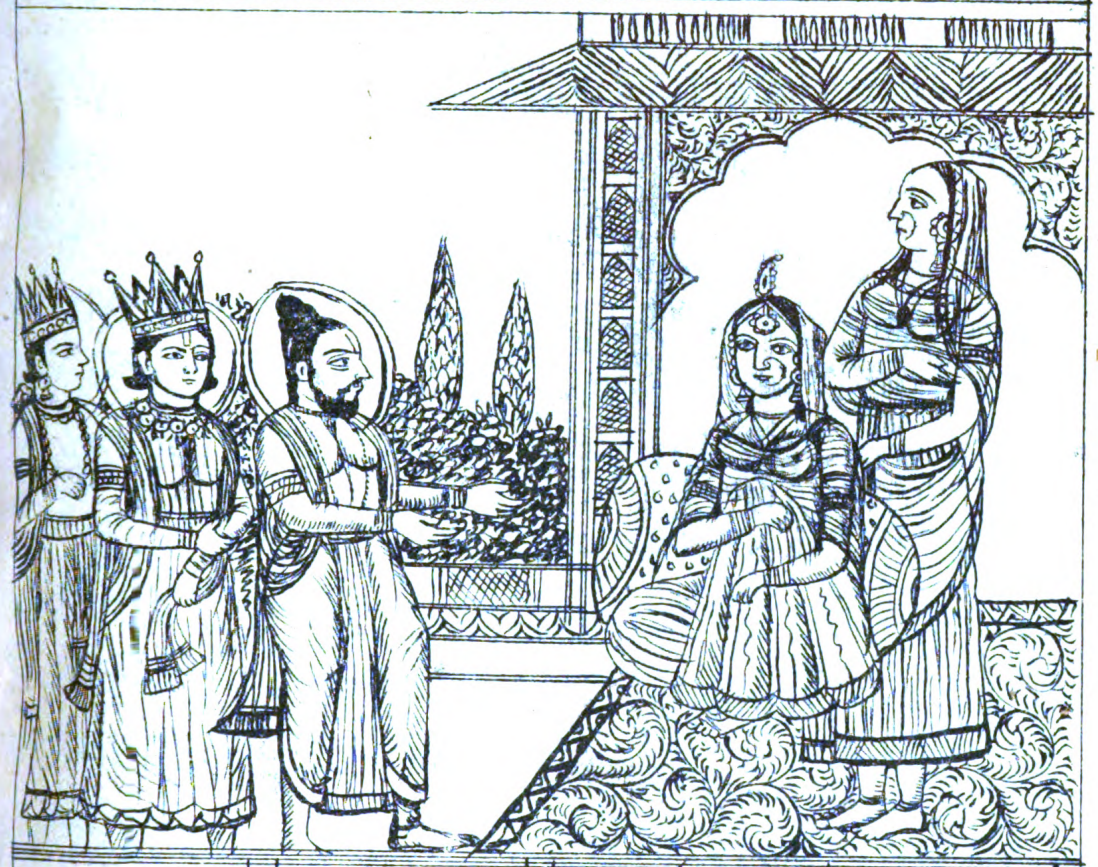

پڑی انکی ہنومنت پر جب نظر | ہوا خنجر غم سے ٹکڑے جگر | وہ پہچان کر زیور رام چند | مآل اُسکا سمجھین ہوئین دردمند

بھری آہ سیتا نے اک آہ سرد | رخ لالہ گون کو کیا غم نے زرد | ملی خاک بالون مین رونے لگین | تڑپنے لگین جان کھونے لگین

جو لڑکون نے مادر کا دیکھا یہ حال | خوشی مین ہوا دل کو پیدا ملال | کہا مان سے فرمائیے مہربان | غم آیا کہان سے خوشی مین یہان

کہا مان نے ای میرے لخت جگر | سری رام جی تھے تمھارے پدر | کیا قتل میدان مین باپ کو | گنہگار ناحق کیا آپ کو

کوئی اس طرح کا بھی کرتا ہی کام | مٹا ہی دیا راجہ جسرت کا نام | پچاؤن کو اپنے کیا قتل آہ | گئی جان سے صف فوج و سپاہ

ہزارون کا خون تمنے ناحق کیا | یہ بارگنہ سر پر اپنے لیا | یہ سنتے ہی دونون ہوے بیقرار | کہا ہم نہ سمجھے دم کارزار

پچا یہ ہمارے ہین یہ باپ ہین | سری رام جی جنگ مین آپ ہین | چلین بیقراری سے سیتا وہان | ہر اک چشم اشکون سے نہر روان

غم و رنج سے غیر احوال تھا | وہ صدمہ تھا دل پر برا حال تھا | جو مقتل مین پہونچین سر رام پر | زمین پر وہ بیہوش آئے نظر

لیا اپنے زانو پہ شوہر کا سر | تصدق کیے آنسوون کے گہر | دوپٹہ کبھی منہ پہ جھلتی تھین وہ | کبھی پانون پر آنکھین ملتی تھین وہ

غنچہ چہارم دربیان خود آمادہ شدن رام برائے جنگ

کسی نے کہی رام سے یہ خبر — لڑائی کے پھر تازہ سامان ہوے — بلایا بھیجیکن کو بہر کمک — ہوئی فوج پامال سب سر بسر
یہ احوال سنتے ہی حیران ہوے — کہ مریخ نے بھی کہی الامان — شجاعت مین اُسکی نہین جاے شک
وہ ہمراہ لایا سپاہ گران — وہ تھی موج زن بندرون کی سپاہ — نہ پہونچے کہین پار تیر نگاہ
سوا اسکے ریچھون کا بھی اژدہام — کسی سمت دیوون کا تھا اہتمام — سب آراستہ ساتھ فوج وسپاہ
وہ فوجون کا اس دفع تھا اژدہام — ہوے جمع ہر ملک کے بادشاہ — کہ سو منزلون کا وہ پھیلا تھا دم
نفر طبیعت کو ہی طول سے — کرون طول بازار لشکر رقم — ہزارون علم فوج کے تھے نشان
بمیدان مین پہونچی وہ فوج دلیر — اودھ سے ہوے رام جسدم روان — کیا کچھ محبت نے دل مین اثر
لہا یون دلیرون سے اے مہر وماہ — لڑی رام کی جب نظر سے نظر — کسی کو نہین دعوی ہمسری
شان دو کہ دونون ہوے کس قدر — یہ دونون نظر آے مانند شیر — نیا یا زمانے مین جو بے نظیر
غضب کے سکھائے ہین جنگی ہنر — بلاشک ہو دونون بہادر جری — سکھائی یہ رفتار کسنے تمھین
لہا اُن جوانون نے کیا اس سے کام — تمھین نے یہ کین لڑکے فوجین تباہ — یہ دشوار ہی اے شجاعت شعار
لڑائی کا دل مین جو آہنگ ہو — بھلا مجھ پہ روشن ہو نام پدر — بتا دو فقط باپ کا اپنے نام
وہ بولے کہ سیتا کے ہین ہم پسر — نہین باپ سے ہمکو اصلا خبر — ہنر جو بتائین ہین وہ یاد ہین
سکھایا اُنھین نے ہی یہ علم تیر — سنو بالمیک اپنے استاد ہین — نگاہ محبت رہی صبح وشام
جہان مین بنایا ہمین بے نظیر — پڑھایا ہر اک بید ہمکو تمام
رہی پرورش کے ہو ہمسب کے — تبرک دیے ہمکو زم آب — کہ سیتا کے ہین دونون سرو چمن
یہ مجھکے کہ میرے ہین دونون نہال — بھلا کیون نہ حاصل ہو انکو کمال — لڑائی سے دل انکا ہارا نہ تھا
اوتاری سر دوش سے جب کمان — کیے آہنی تیر اُنپر روان — برابر جواب اُنکو بڑھ کر دیے
طلسمات تیرون کے اربعین بیان — کسی سے ہوے جوش طوفان عیان — کسی سے نمودار تھے کوہسار
ہوئی صورت اژدہا بنگیا — کسی سے ہوا دیو باد آشکار — کسی سے نمودار افعی ہزار
کسی سے ہوے شیر لاکھون نمود — کسی سے عیان آتش شعلہ بار — کہ جس سے ہوئی فوج یکبار پست
کسی سے وہ جو کین ہوئین آشکار — کسی سے عیان فوج فیلان مست — ہوئی پست وہ فوج میمون تمام
لہو کی بہی رزم مین آبشار — کیا رزمگہ مین وہ جوکون نے کام — بنے بیخبر تھے بڑے ہوشیار
جو دیکھا سری رام نے حال زار — کنارہ کیا جنگ سے ایکبار — کیا نوجوانون نے اُنکو پسند
زمین پر گرے کھاکے وہ پیچ و تاب — یہ دونون دلاور ہوے فتحیاب — جو زیور تھے پہنے سری رام چند

قریب اُنکے آکر جگایا اُنھین — ذرا بھی نہ ہشیار پایا اُنھین — جو پانی کو چھڑکا بجائے گلاب — ہوا دور کچھ سر سے غفلت کا خواب
کہا دل مین ہمدم شکر زندہ ہین یہ — عبث مین نے سمجھا تھا مردہ ہین یہ — ارادے پہ اپنے لٹایا اُنھین — یہان بھرتھ کے پاس لایا اُنھین
جو بھائی کو زندہ وہ بھائی ملے — تو ہنومنت سے ہونٹھ پھیرون ہلے — وہ دونون دلیرون کا بھی ہی پتا — ہنومان نے اُس گھڑی یہ کہا
کہ قربان اِس عقل و تمیز کے — یہ سمجھے ہو تم وہ گئے ہین چلے — بلا دینگے وہ قلعۂ آسمان — یہ تھا تذکرہ اُس جگہ ناگہان
جو سُن نے کمان کو وہان نہ کیا — یہان پیر گردون نے بھی نہ کیا — وہ آواز پیدا ہوئی ہولناک — جگر تک زمین کا ہوا چاک چاک
کہا بھرتھ سے یہ ہنومان نے — سمجھا کچھ سُنی آپ کے کان نے — یہ وہ نوجوان ہی کہ تھی جسکی یاد — شجاعت سے اُسکے بڑے اتحاد
کہ ناگہ ہوا وہ جوان آشکار — لیے ہاتھ مین خنجر آبدار — مقامون پہ اپنے کمان و خدنگ — وہ شمشیر تیغ قضا جس سے دنگ
کہا تونے بھائی سے اے مہربان — یہ فوجین ہین اُس فوج سے بیکران — کہین سیر سے بڑھکے ہی ہر شجاع — نہ تھے اُسمین ایسے دلاور شجاع
دیا اُس دلاور نے تو کو جواب — سمجھتا ہون اِس بحر کو مین حباب — جو وہ چند ہوا اُس سے کیا مال ہی — مدد گار ماتا کا اقبال ہی
قضا کھینچ لائی ہی میدان مین — فنا ہونگی فوجین یہ سب آن مین — ہوئین جنگ مین ناوک انداز یان — بلا کے طلسمات جیسے عیان
وہ میدان ہمشکل ظلمات تھا — زحل کا بھی رنگ سیہ ماند تھا — سیہ آندھیون کا وہان زور شور — نہ پہونچے کبھی جسکو ظلمات گور
کسیکو نہ آتی تھی صورت نظر — فقط کام کرتے تھے آواز پر — چھٹے ہر طرف سے جو فیلان مست — ہوئی خود بخود فوج جزا بہ دست
کرے اپنے گھوڑون سے جب شہسوار — پیادون پر اسوار تھے راہوار — لیا گھیر لشکر کو آفات نے — کیا کام فوجون کا ظلمات نے
بڑی دیر تک ایک ہلچل رہی — وہ کثرت ہوئی فوج دل مل گئی — ارابہ مرصع وہ زرین نگار — دم جنگ تھا بھرتھ اُسپر سوار
ہوا آکے میدان مین جب یہ جنگ — پڑی سینۂ نور پہ اُنکی خدنگ — ہوا پہ اوڑا لیگئے تیر آہ — رہا حال اُس نوجوان کا تباہ
جو کچھ دیر کے بعد آیا تلے — عدو نے کف دست حسرت ملے — زمین سے پھر اُٹھا جو وہ نوجوان — کہا بھرتھ جاتا ہی تو اب کہان
لگائے ارابے پر اُسنے خدنگ — ہوئی دیکھ کر بھرتھ کی عقل دنگ — پھر آسیا کی طرح سہ گھڑی — رہی اُسپہ نازل مصیبت کڑی
بنائے کام تیرون سے اُسنے کیے — جو ٹھہرا ارابہ تو سر پھر گیا — بہلبان بھی بھرتھ کا گر گیا
ارابے کی چولین غرض ہل گئین — زمین پر ارابے کو چکر دیے — ہنومان کو بھی نہ آئی جو تاب — وہ آگے بنا نوجوان کا جواب
رہین گھوڑیان خاک مین مل گئین — برابر ہر اک سمت مین چار کوس — لیا ہاتھ مین ایک کوہ گران — وہ محکم کہ لوہ ہو پا بوس
سنو اُسکی وسعت کا مجھسے بیان — نظر آگیا اک قیامت کا دھنگ — یہ دیکھا ہر نوجوان یہ وہ کوہ — کہ ناگاہ اُسنے وہ مارا خدنگ
لگائے بلے خاک مین سب شکوہ — کیا فوج و لشکر کو اُسنے تباہ — ہوا پارہ پارہ وہ کوہ گران — رہا کچھ بھی باقی نہ نام و نشان
وہ لشکر ہوا جب کہ زیر و زبر — فنا کی دکھائی ہزارون کو راہ — نہ تھی ایک کی ایک کو کچھ خبر — ہوئے وہ بھی زخمی وہ کار زار
جو تھے جاں سونت اُس جگہ یا مدار

بہر سمت تنگ دونون طرف سے تیر
نظر آئی اک شان رب قدیر

کیا کام اک دیو نے ناگہان
عقب آکے لی دوش تو سے کمان

تعاقب کیا دیو کا ایکبار
کہا اس طرح اُسکو ای نابکار

زمین پر نہ ٹھہرا جو پائے قرار
اور آسمان کی طرف نابکار

یہ قوت یہ قدرت ہو مجکو عطا
عقب اُسکے ہونچون مثال ہوا

یہ دونون زمین سے ہوا پر گئے
وہ آگے یہ پیچھے برابر گئے

کسی نے دھری سر پہ شمشیر تیز
نپائی سر جنگ راہ گریز

بیان کیا شجاعت دلاور کی ہو
کیا قتل اُس دیو ناپاک کو

جو میدان مین تھی فوج کشتہ ہوئی
گری لاش پر لاش پشتہ ہوئی

سنا رام نے جب یہ حال پسر
کہ لچھمن ہی میدان مین بیخبر

پھر آراستہ ایک لشکر کیا
غنچۂ سوم دربیان اجازت دادن رام بھرتھ را برائے جنگ

کہ اُن دو جوانون سے لو انتقام
کیا بھائیون کا سر جنگ کام

بنائے ہین خالق نے کیسے شجاع
نہ دیکھے سنے ہمنے ایسے شجاع

جو ہونچی لب گنگ پر یہ سیاہ
ہنومان پر بھرتھ نے کی نگاہ

دیا اُنکو ہنومت نے یہ جواب
نہ فرمائیے اسقدر اضطراب

کہا بھرتھ نے ای دلاور جوان
وہ قوت تمھاری گئی اب کہان

کہا ہست ہی آپ کا یہ کلام
کہ اُسوقت تھی مجکو قوت تمام

وہ سیتا جو ہین رنج مین مبتلا
ہوے رام بے وجہ اُنسے خفا

کہا بھرتھ نے جو ہوا سو ہوا
بلاشبہہ بھائی نے کی یہ خطا

مگر اب مناسب ہی جس طرح ہو
خبر بھائیون کی مجھے لاکے دو

یہ دیکھا کہ فوجین ہین کشتہ پڑین
نہ چھوٹا کسی نے نہ ابتک گرین

کروڑون ہی ہاتھی پرے ہین موے
وہ گھوڑے رتھ بھی گھوڑے کہ لشتے ہوے

یہانتک جو پانون ہی شل ہوے
جو تھے زور بازو مین مہمل ہوے

ہوئی فوج لچھمن کی سب پست یا
ہوا کی طرح جب ہوا وہ روان

بھلا بچکے جاتا ہی زندہ کہان
دلاور نے دیکھا جو یہ اُنکا حال

اُسی دم ہوئی یہ دعا مستجاب
جو فوج مقابل نے دیکھا یہ حال

ارابے کے نیچے کوئی جا چھپا
ہوا قتل وہ دیو یا ئی کمان

جگر سینہ پہلو تھے زخمون سے چور
وہ فوجین سر زم آئین جو کام

ٹھہرنے کا میدان مین یارا نہ تھا
پریشان خاطر ہوا نوجوان

نہ ڈھونڈھے ملینگے ترے اسنخوان
خدا سے کیا اُس گھڑی یہ سوال

روانہ ہوا آسمان پر شتاب
اُٹھائی کسی شخص نے سر پہ ڈھال

نہ سر پر گرے آسمانی بلا
زبانون پہ تھی فوج کے الامان

نہ باقی رہا جنگ کا وہ غرور
ہوا قتل افسوس لشکر تمام

وہان بھرتھ کو حکم تازہ دیا
عیان مجھ پہ ہوا اُنکا نام و نشان

ہوا ادھر صرصر کی صورت روان
کہ ہین شتر گھن اور لچھمن کہان

بھلا کس طرح جاؤن مین اسکے پار
نہ لائے اُسے تم ذرا دھیان مین

خیال اُنکا دل مین تھا جو آتے ہی
پڑا زور و قوت مین میرے فتور

بلا مین وہ ناحق ہوئین مبتلا
گئے جب کہ ہنومت گنگا کے پار

کہ مشکل ہی مرغ نظر کا گذر
پھرے اُس قفس مین وہ چار سو

بدن چور زخمون سے ہین بیخبر

گرا نیزہ جسپر ہوا سینہ چور — لگا تیر لڑکا ہوا بے شعور — لگا سینہ کو یہ جب وہ خدنگ — اور اطائر ہوش ہنگام جنگ
مقابل کی فوجین ہوئین شاد کام — یہ سمجھے ہوا لوکا قصہ تمام — مروت تھی جو ستر گھن مین کمال — ہوا دل کو اس رنج سے کچھ ملال
جب آیا وہ اس نوجوان کے قریب — کہا یہ بہادر ہی کیا خوش نصیب — مشابہ جو ہے شکل سے رام کی — نہ کس طرح شہرت ہو اس نام کی
ارادے یہ اس نوجوان کو لیا — شفا کی لبون پر خدا سے دعا — ہوے بر تھ لشکر کی جانب روان — وہ گھوڑا ابھی پہونچا یہان سے وہان
سُنی ہاے ستیا نے جب یہ خبر — طپان مثل بسمل ہوئی خاک پر — طبیعت مین اندوہ دل مین ملال — نہ تھا گھر مین وہ دوسرا نونہال
دکھایا یہ جذب محبت نے رنگ — کہ آیا وہ شیرستان جنگ — کیا حال ستیا نے اس سے بیان — روانہ ہوا مثل شیر ژیان
سر ستر گھن پر جو پہونچا دلیر — کہا جنگ مین اب تا کیا ہی دیر — یہ سنتے ہی اُسنے لگائے خدنگ — ہوا موت سے گرم بازار جنگ
برابر جواب اس نمدو کو دیے — کئی تیر بیہم روانہ کیے — کیا کام بھائی سے اپنے فزون — بہے صاف مقتل مین دریاے خون
نہ کچھ بن پڑا ستر گھن سے وہان — سنو نرپ دلاور کی اب داستان — ہوا مرسے وہ نشہ غفلت کا دور — گئی بیہشی اور آیا شعور
ملی کشمکش مین جو فرصت اُسے — غنیمت ہوا وقت مہلت سے — ارادے سے نیچے جو اوترا دلیر — تو پہونچا وہ گھوڑے پہ مانند شیر
غضبناک تھا یہ لیا اُسکو چھین — شفق گون لہو سے ہوئی سر زمین — یہ دونون دلاور ہوے ایک سو — ملی خاک مین فوج کی آبرو
جو دو چار باقی رہے خستہ تن — گریزان ہوے جلد سوے وطن — یہ ہی الف مین ایک حصہ بیان — ہوئی فوج جرار سب رایگان
ادھر منتظر گنگ پر رام چند — کہ پہونچے یہ بھاگے ہوے دردمند — بیان سب کیا اُنسے حال شکست — کہ فوج گران کا ہوا اوج پست
تن ستر گھن پر لگے وہ خدنگ — بچھونا ہے اب خاک میدان جنگ — خدا جانے کیا حال اُنکا ہوا — زمین پر پڑے تھے نہ کچھ ہوش تھا
ادھر دو جوان ہین شجاعت شعار — دلاور بہادر بڑے نامدار — یہ کیا جانے کسکے ہین نونہال — کسی پر نہ روشن ہوا اُنکا حال
کوئی اُنسے سر پر ہو یہ کیا مجال — گئین تھین جو فوجین ہوئین پایمال — سُنے رام نے وحشت افزا سخن — ہوے قارم فکر مین غوطہ زن
کہا جھوٹ بکتے ہین یہ بزدلے — عجب کیا جو دشمن سے ہون یہ ملے — وہ بھائی مرا اس طرح کا نہین — اُٹھا لیگا مقتل کی سر پر زمین
شجاعت زمانے مین مشہور ہی — وہ غالب یہ مغلوب ہو دور ہی — مگر کچھ تو ظاہر مین آیا یقین — ہوا دل غم نو سے اندوہگین
دیا حکم لچھمن کو اے نامدار — ابھی ساتھ لے لشکر بیشمار — روانہ ہو باد صبا کی طرح — بدل ہوئی غم سے دل کی فرح

غنچہ دوم در بیان روانہ شدن لچھمن مع فوج طرف لوو کش

ملا حکم لچھمن روانہ ہوے — مہیا تھے سامان سب جنگ کے
ہوئین منزلین طے تو پہونچے وہان — ہوئی نیند لاشون کی کثرت سے راہ
دعا کی خدا سے مرا نام ہو — یہ دیکھا وہ میدان تھی سب سیاہ
فقط اک دلاور ہی کو جسکا نام — مقابل کی جانب اٹھائی نظر
عیان رخ سے رنگ شجاعت تمام — نہ کچھ فوج و لشکر کا پایا اثر
بجز اس لڑائی کا انجام ہو — لڑائی کا ہنگامہ برپا ہوا — قیامت کا سامان مہیا ہوا

کھیشر سوے اُس سے یون ترجمان — رلاؤ غم و رنج کا دل مین دھیان
عم ارنج کی کچھ حقیقت نہین — سیر و حکم شو سے مروت نہین

بھلا اسکا بھی ہوگا انجام کار — مشیت سے اصلا نہین اختیار
تسلی بہرحال بیدل کو دی — ہوئی دور اُس گل کی کچھ غنچگی

سندھی مین وہ ملتھ اپنے لائے اہین — ریاضت کے سامان دکھلائے اہین
دیا فرقت رام نے وہ الم — شب و روز سیتا کو تھا رنج و غم

مصیبت مین گذرے جو دن حمل کے — تولد اور کس دونون پیدا ہوے
کہین مہر و مہ سے تھے وہ جلوہ گر — پلے اُس بیابان مین شمس و قمر

سخاوت شجاعت مین وہ انتخاب — نر رکھتے تھے قوت مین اپنا جواب
رکھیشر ان جان سے تھا مہربان — وہ لڑکے ہوے کچھ دنون مین جوان

کیے خوب تعلیم جنگی ہنر — ہر اک علم سے وہ ہوے بہرہ ور
وہ حیرت ہدف بنگیا آسمان — بتائین نئی ناوک انداز یان

ہنر نبک کے ہونگے اک دن عیان — مٹا دینگے فوجون کا نام و نشان
دکھائینگے خنجر کے جوہر کبھی — ہوگا کوئی انسے سر بر کبھی

یہ رامایں اُنکو بہت یاد تھی — وہ پوتھی رکھیشر کی ایجاد تھی
نہ تھے بند علمون مین ہرگز کہین — کوئی بید پڑھنے سے چھوٹا نہین

اگر وصف ہین اُن گلون کے قلم — تو ہو لال گویا زبان قلم
سُناؤن اودھ کی مین تازہ خبر — یہ سب حال قصے ہوے مختصر

دیا رام نے جگ کو انتظام — کہ اسمید مشہور ہی جسکا نام
بنے غیرت شاخ گل یہ قلم — اگر زینت اُس بزم کی ہو رقم

سب اسباب عشرت مہیا وہان — بندھا تازہ جشن خوشی کا سمان
جو لکھون تو موزون ہو تازہ کتاب — وہ سامان تھا جگ کا بیحساب

وہان موتیون کے بھی انبار تھے — بہت ڈھیر یاقوت و الماس کے
بہت جمع تھے شاہ عالی تبار — برہمن تھے اُس بزم مین بیشمار

رواں جب ہوا جگ کا راہوار — عقب اُسکے فوجین بھی تھین بیشمار
سمندر کی جس سے خجل موج تھی — وہ سب تین کچھ اپنی فوج تھی

برادر جو تھے ستر گھن رام کے — وہ اُس فوج نامی کے سردار تھے
تزک جاہ و حشمت کا کیا ہو حساب — ہزارون بہادر بھی تھے ہمرکاب

جو ملکون کو طے کر چکا راہوار — بیابان مین لائی قضا ایکبار
ولو اور کس دونون دُر یتیم — وہ صحرا کہ ستیا جہان تھین مقیم

بہت خوش ہوے آپ کو دیکھ کر — پڑی صاف نوح جبین پر نظر
کہ مالک ہین اس آپ کے راہ جنبہ — ہوے مطلع اُس سے وہ ہوشمند

شجاع و بہادر تھے دونون دلیر — وہ اس صید پر آئے مانند شیر
سمجھتے تھے فوج گران کو قلیل — کھلونا گاہون مین تھا مست فیل

درخت ایک کیلے کا تھا بار دار — بصد شوق باندھا وہان راہوار
کہ ناگاہ وہ فوج آئی نظر — دلاور جو تھے مستعد جنگ پر

جو سردار تھے ساتھ اُس فوج کے — لڑائی کے موجود سامان تھے
اودھر ایک فوج گران بیشمار — ادھر کو فقط طالب کارزار

برسنے لگے اُسپہ باران تیر — عجب زور پر تھا وہ نیسان تیر
کیے تیر سے تیر لاکھون قلم — شجاعت بہادر کی ہی یون رقم

نہ پہونچا کوئی اسپہ زخم خدنگ — ہزارون کو زخمی کیا وقت جنگ
کیا صاف میدان کو بید ریز — گری جس طرف فوج پر برق تیغ

گئے جس طرف لیکے تیغ و سپر — گرا جس طرف خنجر آبدار
بنی زخمیون سے زمین لالہ زار

کہانگا تھا محرق کہانگا کفن — دلاور جو تھے فوج مین نامدار
لہو کے سمندر ہوے موج زن — دم تیغ مارے گئے بیشمار

ہوا گوش زد یہ نیا ماجرا | سلف مین بھی گذرا ہی یہ سانحا | رکھیشر جو بگدال تھے خوش کلام | سُنایا وہ لوکس کا قصہ تمام

شگوفہ اول درمیان جنگ لوکس باراجہ رام چند مشتمل بر چار غنچہ

لڑے رام سے بھی یہ دونون پسر | لڑے رام سے کس طرح وہ جوان | جو لنکا سے سیتا کو لے آئے رام | پروئے ہین سب شاعرون نے گہر

قلم اب مفصل لکھے داستان | کیا نامزد اُسکے لنکا کا راج | اودھ کے گلستان مین آئی بہار | کیا قتل اون کا لشکر تمام

بھبھیکن کو حاصل ہوا تخت و تاج | خوشی چین عشرت کے سامان تھے | جو لنکا مین سیتا رہین چند ماہ | جسے پھر خزان کے نہ پائے قرار

کھلے ہر طرف باب عیش و طرب | طبیعت ہی سیتا سے ناحق خفا | مجھے پاس ہی ننگ و ناموس کا | دل رام مین داغ تھا ایک آہ

جو لچھمن تھے بھائی یہ اُنسے کہا | کرین تا نہ طعون مجھے خاص و عام | نگاہ دل پہ لچھمن کے تا زہ خدنگ | رہی گھر مین راون کے وہ مہ لقا

بیابان مین بہتر ہی اُسکا مقام | زمانے پہ روشن ہی عصمت کا حال | سمجھتا تھا راون نہ دختر سے کم | تغیر نظر آیا چہرے کا رنگ

کہا رام سے یہ ہی بیجا خیال | زمانہ کا روشن سب احوال ہی | درائی جو آتش مین کھائی قسم | بہن کا وہ بھرتا تھا ہر دم قدم

کھلا غیب کا تم پہ سب حال ہی | نہ میلا ہوا رنگ موئے بدن | مگر حکم کا جو وہ محکوم ہی | تو گلشن کا بھرنے لگی آگ دم

جو تھی پاک دامن وہ رشک چمن | وہ رشک چمن اب ہو صحرا نشین | ہوئی شب اسی فکر مین جب تمام | جو قسمت کا لکھا وہ معلوم ہی

مقدر سے کچھ زور اصلا نہین | کیا دامن شب نے کوسون تیا ر | غرض مہر تابان ہوا جلوہ گر | نہ تھی صبح اندوہ کی تھی وہ شام

گریبان سحر کا ہوا چاک چاک | زمین پر مقدر نے دے پٹکا ہاتھ | بہار اودھ پر جو آئی خزان | نہ سیتا کو اس بات کی تھی خبر

لیا آہ لچھمن نے سیتا کو ساتھ | تھکے جسکی وسعت مین مرغ نظر | کرورون ہین ہاتھی ہزارون ہین شیر | ہوئے باغ سے سوئے صحرا روان

وہ جنگل کہ دشوار جسمین گذر | نمود ار غول بیابان و ہان | نہ کوئی وہان آدمی زاد تھا | وہی جا ہے جو زندگی سے ہو سیر

بلاؤن کا گھر آفتون کا مکان | ذرا چپ ہو منہ مین زبان نہی تھام | دل زار لچھمن جو مغموم تھا | وہ صحرا در ندون سے آباد تھا

قلم الامان کا ہی اسدم مقام | یہ ہی حکم بھائی کا رہیے یہان | وہ رونے لگین سُنکے یہ زار زار | سخن یہ قمر وش سے رو کر کہا

غرض آب و دانہ تھا اتنک وہان | او لچھمن لگا آہ قالب مین جی | زمین پر گری ہوش رخصت ہوا | برسنے لگا ایک ابر بہار

وہ طاری ہوا عالم بیہشی | ہوا برق سے بڑھ کے دل بیقرار | یقین تھا یہی اوڑ گیا مرغ جان | یہ تھا نقد نذر محبت ہوا

جو لچھمن نے دیکھا یہ احوال زار | گئی بیہشی کچھ افاقہ ہوا | تسلی بہت اُنکو لچھمن نے دی | روانہ ہوئے سوئے باغ جنان

خدا سے طلب کی جو اسدم دعا | مرخص ہوئے گھر کا رستا لیا | جو تھا بالمیک اک رکھیشر کا نام | کرو صبر شوہر کی ہی یہ خوشی

یہ کہکر جو قدمون پہ سر رکھدیا | یہ بیکس خرابی مین آئی نظر | ہوئے خوب آگاہ اس حال سے | ریاضت تھی ہر نظر صبح و شام

کہ ناگہ ہوا اُس جگہ پر گذر | پریشان و خستہ جگر آہ تھین | بیابان مین ٹھہرا دل بیقرار | خبردار تھے جملہ احوال سے

رکھیشر سے سیتا بھی آگاہ تھین | ہوئے دل سے کچھ دور اس غم کے خلل

وہ چیزین جو باقی رہین ہوم سے — بحکم سرکیشن جی دھوم نے — بنائین اُنھین پیسکر گولیان — ہوئین وہ بھی تقسیم سب کو وہان

کھلایا ہر اک بادشا کو جدا — جدشٹر کا حاصل ہوا مدعا — بندھا بزم مین اک خوشی کا سمان — مچی شادمانی بھی ہر سو وہان

فلک نے بھی یہ جشن دیکھا نہ تھا — وہ سکتا کہ خود بن گیا آئنا — وہ نیسان بخشش ہوا جوش پر — ہر اک سمت موج آب گہر

بیاس اور بگدال عالی مقام — نہ رکھتے تھے اسباب دنیا سے کام — ملا اُنکو جو کچھ وہان مال وزر — سب اسباب یاقوت لعل و گہر

قلم لکھے تفصیل یارا نہین — گرانبار تھی اُس جگہ کی زمین — ہر اک برہمن کو عنایت کیا — لیا ایک سے سیکڑون کو دیا

برہمن جو تھے ہوم کے کام مین — ملا اُنکو بھی مال انعام مین — کہون اک برہمن کی تفصیل اب — سمجھ جائینگے حال بخشش کا سب

دیا اک ارابہ جواہر نگار — پریزاد جسمین لگے راہوار — جواہر مین تھا غرق اک مست فیل — روانی مین بھی قلزم رود نیل

فلک سیر شایستہ دنبل راہوار — طلا چارہن گائین سو شیردار — ہر اک چیز سونے جواہر مین غرق — ضیا وہ نہ ٹھہرے کبھی چشم برق

جو تھا موتیون کا ہر اک سمت ڈھیر — دیے اُس برہمن کو دو نیم سیر — سوا اونکے جو اور تھے برہمن — کہ تھی اُونسے وہ بزم رشک چمن

اس اسباب کا نصف آدھا دیا — رقم ہو جو تفصیل حاصل ہی کیا — ملا بادشاہون کو جو کچھ کہ مال — مفصل سنین سامعین اُنکا حال

عنایت کیے مست ہاتھی ہزار — کمین برق سے تیز تر راہوار — زر سرخ اسکے سوا اک کرور — نہ کیونکر سخاوت کا ہوا اُنکی شور

الگ رانیون کو بھی زیور دیا — مرصع مطلا ہر اک بے بہا — سرکیشن کے تھے جو بھائی عزیز — مضاعف ملی اُنکو ہر ایک چیز

ملا کرشن کو جگ کا سب ثواب — جو تفصیل اسباب کی ہو رقم — تو عاجز ہو بیشک زبان قلم

دیا جسقدر نقد و اسباب و زر — جو لکھے نہین فکر کا یہ جگر

چمن سیزدہم در بیان آمدن برہمنان دادخواہ

جدشٹر جو فارغ ہوے جگ سے — زمین اس برہمن سے تھی مول لی

برہمن وہان دادخواہ آگئے — کہا ایک نے یون مہاراج جی — کہ دعوی نہین مجکو اس گنج کا

مجھے گنج اُسمین ہوا دستیاب — زمین اسکی تھی مین نے اس سے کہا — اسی کی بس آپسمین تکرار ہی

زمین کا فقط ہون خریدار مین — کرون کیون نہ اس سے انکار مین — اسے اسکے لینے سے انکار ہی

سرکیشن جو یہ سنکے کلام — سنا جائیگا بعد سہ ماہ حال — کہ قصہ کا ہو جائیگا انفصال

برہمن پھر آئے غرض اپنے گھر — جدشٹر سے پھر کرشن نے یون کہا — سنو اب سبب مجھسے سہ ماہ کا

زمانہ جو کالجگ کا ہوگا ادھر — بدل جائیگا نیتون کا اثر — ہوا ئین ترے پاس یہ دادخواہ — یہی فیصلے کی ہی اُسوقت راہ

خزانے کے دو حصے کرنا ضرور — جو تقسیم ہوئی داد خواہ — کہ سو قوف ہو جائیگا یہ فتور

چمن چاردہم در بیان رخصت شدن راجہ بعد فراغت جگ مہ شکوفہ

قلم بادشاہون کو رخصت کرے — قدم اب رہ مدعا مین دھرے — جدشٹر ہوے جگ سے مطمین — وہ سب بادشاہ جہان ایک دن

سناتے تھے گذری ہوئی داستان — شجاعت کا ارجن کی تھا جب بیان — ببربا ہن نوجوان کا وہ حال — جدشٹر نے سنکر کیا یہ سوال

وہان جوتنے کا لیا ہل سے کام — ہر اک قسم کے بیج بوئے تمام — کیا خشت زر سے مطلا اُسے
ستونِ طلائی مرتب کیے — گنیا کلک نے جب انھین آٹھ تھے — کہین مہر سے روشنی مین فزود
مگر حوض بھی آٹھ تیار تھے — ضرورت کے سامان انبار تھے — کہ منظور تھا پوجنا آگ کا
مہیا کیے کفچہ ہائے طلا — نہ ہو گرم گھی سے ضرر ہاتھ کا — برہمن رکھیشر بڑا ازدحام
رکھیشر جو بگدال تھے نامدار — دیا اُس جگہ اُنکو برہما قرار — سپرد اُنکے تھا جاگ کا کاروبار
اجازت سے اُنکے وہان ایکبار — رکھیشر شہنشاہ سب شصت وچار — اِسی طرح راجاؤن کا تھا حساب

چمن یازدہم در بیان رفتن نارد پیش حرمہا سر یکشن

قلم حال تازہ کرے اب رقم — بیاست بھامہ کو یہ آکے دم — دیا ست بھامہ کو یہ آکے دم
تمھین دعوی الفت کشن تھا — مجھے آج وہ جھوٹ ثابت ہوا — کہ گنگا سے بھر لائے ساتھ اُنکے آب
جواب اُنکو اُس ماہرو نے دیا — مرے گھر مین ہین کشن رونق فزا — یہ فرمایا نارد سے اے ہوشمند
یہین تمسے الفت تھین دشمنی — کہو ہمسے پھر تمسے کیونکر بنی — کہ جھگڑے کی باتین ہین بیفائدہ
تمھاری مروت سے یہ دور ہے — یہ محلون سے لازم نہین مضحکا — ہر اک جا سر یکشن آئے نظر
پھر آئے جو وہ جشن مین جگ کے — وہان بھی سر یکشن موجود تھے — ہوئی دل مین نارد کے حیرت کمال

چمن دوازدہم در بیان شستن اسپ ہوم کردن گوشت آن

قلم تازہ آتش فشانی کرے — جماؤن مین اُنکے قصے کا رنگ — قدم جگ کی بزم مین اب دھرے
جو لائے تھے سب بادشا آب گنگ — جدشٹر نے ہر اک کو خلعت دیا — جدا سب کو سیڑا عنایت کیا
دیا خوب زنار داروں کو زر — جدا دود ہش سے وہ فارغ ہوا — تو سونے کی چوکی پہ جلوہ کیا
کیا غسل راجہ نے اُس آب سے — کدورت ہوئی دور مہتاب سے — اُسی آب سے غسل اُسکو دیا
ہے دھوم نے اُسکے جبو وقت گوش — ہوا قلزم شیر کا ایک جوش — کہ یہ بھی تھی اک صورت امتحان
ہوئی جگ درگاہ حق مین قبول — ہوا اُس مشقت کا مطلب حصول — کیا بھیم نے تیغ سے سر جدا
ہوا ہو گیا سر سو آسمان — ہوا صاف نظرون سے سب کے نہان — نبی دشت ایمن فضائے چمن
ہوا جلوہ گر جبکہ وہ نور پاک — بری جس سے آتش ہوا آب خاک — سر بزم حاصل یہ رتبے ہوے
نہ شہپ مین تھا کچھ بھی سرگین کا نام — بیاس اُس جگہ پر جو مختار تھا — وہ کافور کچھ نذر آتش کیا
جو اُس بزم مین جمع تھے دیوتا — جدشٹر کو دی کشن جی نے نوید — بر آئیگی خلق سے تیری امید
غرض پھر نہائے وہ سب بادشا — جدشٹر نے بھی غسل تازہ کیا — بدستور سابق نہائے وہان

سری کشن کا حال اب یہ سنو — روانہ ہوے ہستنا پور کو — شلا بھی گئی ساتھ اُنکے وہان — جدشٹر نے دیکھا ہوا شادمان

جدشٹر ب گنگ جو تھے مقیم — چمن نہم در بیان سیدن سر کشن جیو پیش از ہمہ بہ ہستنا پور — پھر آئی یکایک خوشی کی نسیم

سر کشن نے آکے مژدہ دیا — سنایا وہ سب حال بگدال کا — زمانے کے حاضر ہین سب شہریار — بہت ہی قریب ارجن نامدار

یہ کہکر محل ساتھ اپنے لیے — رکھیشر کے لانے کے سامان کیے — بڑی دھوم سے گھر مین لائے انھین — تزک جگ کے سب دکھائے انھین

ہوے جمع چھوٹے بڑے سب وہان — کروں وصف اُس بزم کا کیا بیان — اوڑا ہوش جب طائر عقل کا — زبان قلم سے ہو کیونکر ادا

جہان کشن خود کارپرداز ہون — وہان کے بیان کس سے عاجز ہون — وہ ارجن جو پہونچا سنو اسکا حال — سنایا سیہ کو بشکل ہلال

دیا لاکے بھائی کو وہ راہوار — کروں اور اسباب کا کیا شمار — جو راجے تھے ہمراہ آئے وہان — اوترنے کورہنے کو پائے مکان

ہوئین خاطرین عزیزین بھی ملین — تواضع ہوئین ضیافتین بھی ملین — ہجوم ایک راجاؤن کا تھا وہان — تزک اُنکی حشمت کا کیا ہو بیان

ہوئی جگ کی بزم آراستا — چمن دہم در بیان شروع کاروبار جگ — نہ تھا رنج وغم کو وہان راستا

عروسی خوشی ہر طرف جلوہ گر — بنے جابجا لعل و یاقوت و زر — سب اکٹھا ہوے آکے خویش و تبار

وہ سب میہمان رونق افزا ہوے — ہوا تھا جو سمید کا دن قرار — کھلے ہر طرف باب عشرت وہان

عزیز اقربا مجلس آراہوے — ہوے جمع ارباب عشرت وہان

کسی سمت تھی بید خوانون کی دھوم — کسی جا پہ تھے جمع اہل علوم — زمانے مین اک جگ کی دھوم تھی — وہان صورت رنج معدوم تھی

جدشٹر کے ہمراہ تھی دروپدی — کیا غسل دونون نے اکبارگی — زمین جگ کو جنبی درکار تھی — وہ سب صاف اپنے ہی ہاتھون سے کی

بزم اسمید جگ کی تصویر

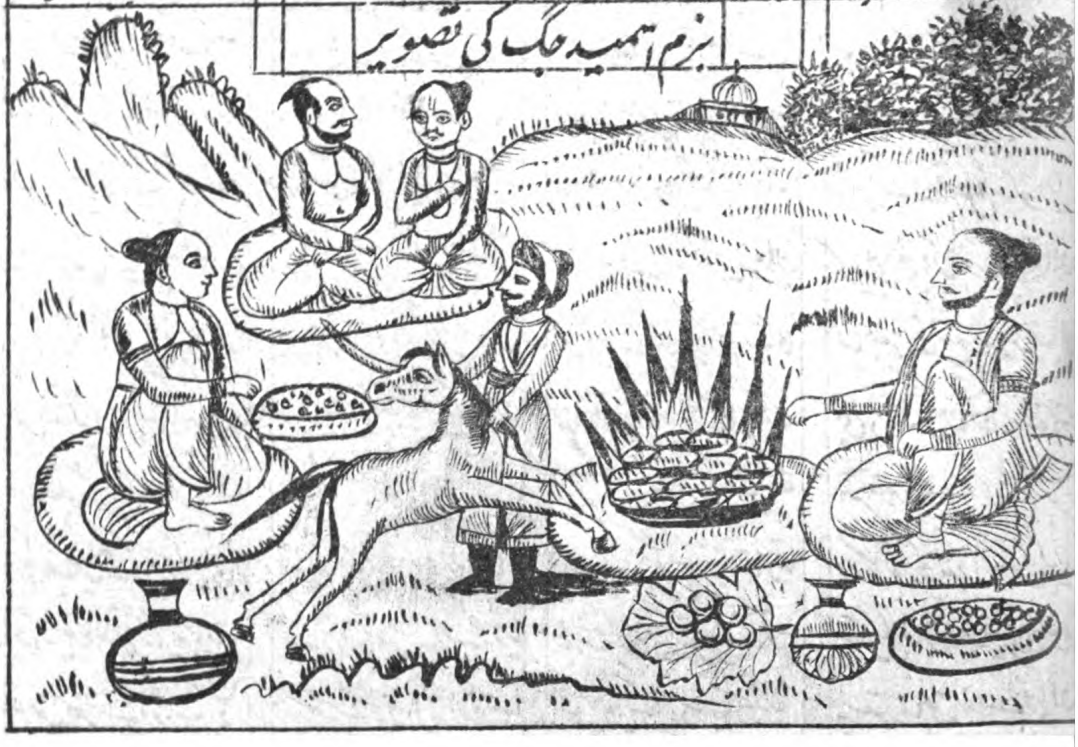

بڑا تھا جو پدم الدہج اُسکا پسر — کیا جانشین اُسکو سونپا وہ گھر — ہوا آپ بھی ساتھ اُنکے سوار — ہوا لے کیے دونوں وہ راہوار

روان پھر ہوئے اب سمت شمال — شگوفہ یازدہم در بیان رسیدن ایشان بدریائے عظیم و ملاقات بگدال — ملا ایک دریا سنو اُنکا حال

کہ دریائے اخضر سے تھا ہمکنار — سمندر سے طیار یوں چشمے ہزار — در آئے جو دریا میں فنون ہمند — ہراسان ہوا ارجن ہوشمند

کوئی بن نہ آتی تھی تدبیر آہ — پڑی اک جزیرے پہ ناگہ نگاہ — وہاں ایک عابد تھا دیرینہ سال — جو پہونچا وہاں لشکر خوشحال

یہ ارجن جو عابد کے آیا قریب — نظر آیا اک ماجرائے عجیب — کہ ران اور رانوں کے مابین نخل — نمودار تھا تھی پریشان نخل

نہایت ہی وہ نخل تھا بارور — نئے گل ہزاروں روش کے ثمر — لگائے تھے چڑیوں نے بھی آشیان — سنو اُن رکھیشر کی اب داستان

کہ نام اُنکا مشہور بگدال تھا — کمال اُنکو حاصل ہر جال تھا — یہ فرمایا ارجن جو آیا قریب — مبارک ہو یہ جگہ ای خوش نصیب

رکھیشر ہوں بگدال ہی میرا نام — مجھے رات دن ہی عبادت سے کام — مجھے عمر کی کچھ نہیں ہی خبر — گئے بیس برھما یہاں پر گذر

جو برھما کی ہوتی ہی طرز زندگی — تو صورت نظر آتی ہی حشر کی — ہر اک سمت آتا ہی پانی نظر — نکلتا ہی ہر گد کا اُسمیں بھنور

پہ ایک آتا ہی اُسپہ نظر — فدا حسن پر جسکے شمس و قمر — فقط چوستا ہی نرانگشت پا — اشارہ سر یکشن جی پر کیا

مشابہ ہی اس سے بہت یہ پسر — سراپا میں ہمشکل ہی سر بسر — ہر اک عمر برھما میں دیکھا یہ حال — گذرتا نہیں جسپہ وہم و خیال

ہزاروں رکھیشر سے ہوں میں خبر — پر ستش پر انکے ہی مد نظر — خلاصہ وہ شد بزر آئے جو ہاتھ — لیا اُن رکھیشر کو بھی اپنے ساتھ

وہاں سے روان پھر ہوئے وہ ہمند — شگوفہ دوازدہم در بیان رسیدن ارجن بشہر جیدرتھ — ہر موکسی جا نہ پہونچا گزند

غرض پہونچے اُس شہر میں ناگہاں — پسر جیدرتھ کا تھا حاکم جہاں — یہ وہ جیدرتھ ہی جو میدان میں آہ — ہوا دست ارجن سے کشتہ تباہ

سُنا اُس پسر نے جو ارجن کا نام — کیا آہ جانکاہ نے صاف کام — فسلا اُسکی ہان کا تھا مشہور نام — نظر میں ہوا روز مانند شام

جو آنکھوں سے دیکھا یہ حال پسر — ہوئی اپنے احوال سے بیخبر — جو کچھ دیر میں وہ ہوئی ہوشیار — تو رونے لگی مثل ابر بہار

بہایا وہ اشکوں نے دریا وہاں — زمین پر ہوا قلزم نوروان — گئی پاس ارجن کے وہ خستہ جان — کیا حال رو رو کے اپنا بیان

کہ شوہر کا میرے کیا تو نے خون — کہ جسوقت اُسنے سُنا تیرا نام — گئی جان شیریں ہوا وہ تمام

کہوں کیا کہیں کا نہ رکھا مجھے — نہ آیا ذرا رحم مجھپر تجھے — ہوا قتل وہ بھی دم کارزار

ہوا تیرے ہاتھوں سے وہ گھر تباہ — دکھایا مجھے تو نے روز سیاہ — کیا آج فرزند کو بھی نثار

سہن پر کیے خوب ظلم و ستم — نہ کھایا ذرا حال پر رنج و غم — بٹھایا ہی سینے پہ نقش الم

سر یکشن جی داد رس سب کے ہین — ہر اک وقت فریاد رس سب کے ہین — کیا لطف زندہ ہوا وہ پسر

دل مادر مہربان خوش ہوا — فزودہ غم و رنج سرکش ہوا — ذرا بھی نہ باقی رہا شور شین

جو آنکھوں سے دیکھا یہ حال پسر ہوا نکڑے نکڑے الم سے جگر کیا غم نے فرزند کے سینہ چاک اوڑانے لگا سر پر اپنے وہ خاک
جو آیا پسر کی محبت کا جوش نہ باقی رہے اُسکو کچھ عقل و ہوش گلا کاٹ کر اپنے ہاتھوں موا پسر پر پدر بھی تصدق ہوا
یہ احوال سُنکر گیا چندر ہاس گرا دونوں لاشوں پہ وہ بدحواس جو کچھ دیر مین اُسکو آیا شعور ہوا عالم بہشتی سر سے دور
وہ دیبی کا دل سے ثنا خوان ہوا کہ جی اُٹھین دونوں یہ خواہان ہوا خدا ساز آئی وہان یہ صدا بڑی تیرے دشمن پہ تیغ قضا
دیا غمزدہ نے یہ اُسکا جواب کہ پیدا ہی دل مین مرے اضطراب عداوت پر اصلا نہین ہی نظر کہ پہونچا نہین اُسکے ہاتھون ضرر
اُسید م ہوئی وہ دعا مستجاب ہوا موج زن خشک دریا مین اب خدا ساز اُٹھے وہ دونون سوے وزیر و بدن صاف زندہ ہوے

زندہ ہونا راجہ کا مع فرزند چندرہاس کی بدولت

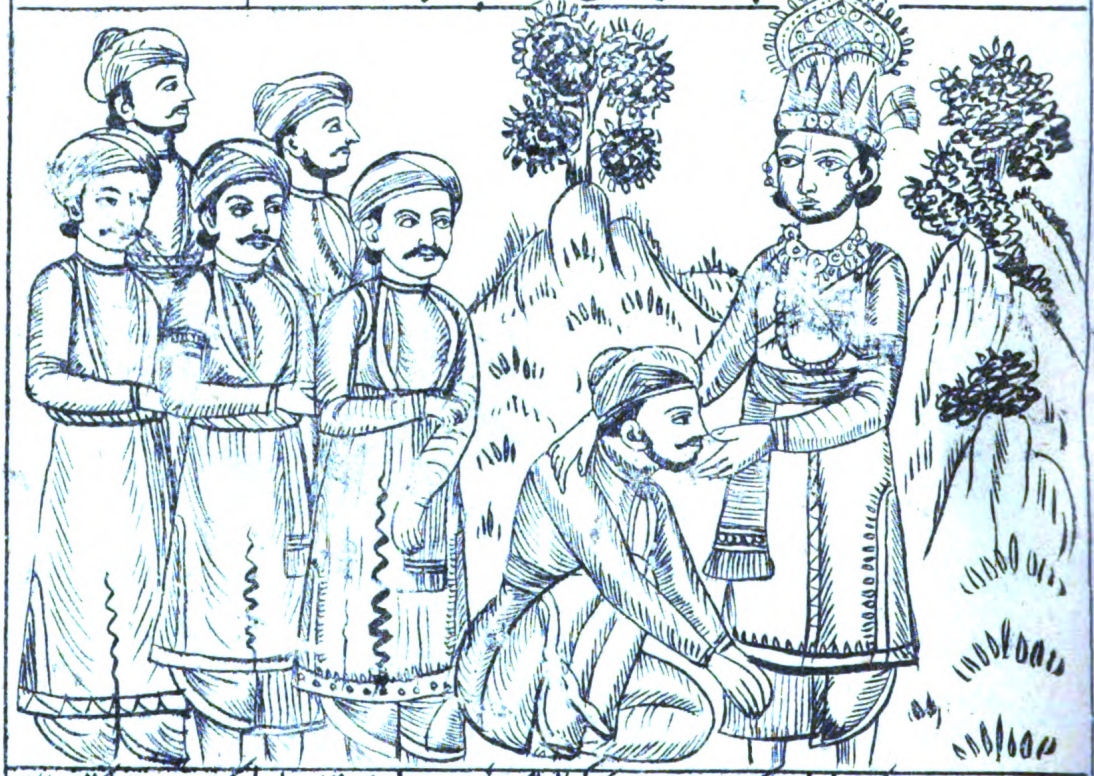

لیا سر پر احسان داماد کا مروت کہون اس سے مین بڑھ کے کیا سُنائی جو نارد نے یہ داستان سر کیشن ارجن ہوے تب روان
وہ آباد تھا کشور چندرہاس کہ قاصر صفت مین ہین وہم و قیاس قلم لکھے اُن راہواروں کا حال کہ حاصل ہو اس داستان کا مآل
ہوا اُنکا اِس شہر مین جب گذر شکار افگن اُس شاہ کے تھے پسر گئے تھے جو فرزند بہر شکار نظر آئے رستے مین دو راہوار
ہوے شاد گھر اپنے لائے اُنھین ملیدے بنا کر کھلائے اُنھین جو مضمون تھے لوح جبین پر رقم پڑھے اُس شہنشاہ نے یکقلم
سر کیشن ارجن کا پایا نشان نہایت ہوا دل مین وہ شادمان مروت کا گھر تھا جو وہ خوش نصیب یہ سمجھا کہ ہین جگ کے دن قریب
کیا کا نہ منظور تھا ہرج کا ملاکش سے آکے وہ شہریار بہتا سن رسیدہ تھا وہ شہریار برس گانٹھ مین تین ہی کا تھا کمار

ہوئی بلبل حسن سے وہ دوچار — نیا خار الفت سے سینہ فگار — محبت کا سینے مین جو گل کھلا — وہ حسن و ادا خاک مین سب ملا

جو نزدیک آئی وہ آشفتہ وار — ہوئی شکل پر نوجوان کے نثار — پڑی ناگہان ایک تھیلی نظر — کہ اُس نوجوان کا تھی زیب کمر

خریطے پہ تھا مُہر کا جو نشان — ہوا باپ کا نام اُس سے عیان — جو تھیلی کا نجیہ کشادہ کیا — تیا خط کے مضمون نے یہ دیا

وہ نامہ تھا اُس گل کے بھائی کے نام — پڑھا زبر آلودہ مضمون تمام — رقم یہ عبارت صحیفے مین تھی — کہ دینا بکھ اِس نامہ بر کو ابھی

یہ یوسف کی تازہ خریدار تھی — دل و جان سے اک عاشق زار تھی — یہ قدرت ہی اُس گل کا بکھیا تھا نام — وہ چالاک تھی کیا کیا اُسنے کام

پڑھا یا فقط بکھ مین اک حرف یا — جو لکھا تھا بکھ اُسکو بکھیا کیا — کہا اب نگہبان ہین کشن جنید — کیا پھر اُسی طرح اُس خط کو بند

اُسی حال پر اُسکو چھوڑا وہان — موافق جو تھی گردش آسمان — کوئی دم مین جاگا وہ بیدار بخت — بہر حال تھا جو مددگار بخت

بدن کو جو خط اُسنے اگر دیا — نیا کام مضمون خط نے کیا — چمکتے جو تھے طالع چندرہاس — خوشی اُسکو حاصل ہوئی بیقیاس

جو شادی ہوئی جلد اُس گل کے ساتھ — عوض بکھ کے بکھیا لگی اُسکے ہاتھ — وہ بکھ نگیا جام آب حیات — خدا نے قضا سے اُسے دی نجات

وزیر اپنے گھر مین جو داخل ہوا — نیا بیٹھے بیٹھے یہ اٹھا غبار — پراگندہ کچھ اور بھی دل ہوا — حقیقت ہوئی اُسپہ جب آشکار

وہ کہتا تھا دل مین کہ یہ کیا ہوا — نیا یہ فساد اور پیدا ہوا — وہ اس فکر مین سخت حیران تھا — عدو نگیا طفل کی جان کا

کہا ایک دن اُسنے اِس چندرہاس — کہ ویجی کا مندر ہی بستی کے پاس — پرستش وہان کی ہی رسم قدیم — نہ آگاہ تھا مکر سے وہ یتیم

دم صبح تنہا روانا ہوا — نہ کچھ حال تھا اِسکا جانا ہوا — جفا جو کو تھا قتل مد نظر — بنی اِس غم نو سے تھی جان پر

مگر حق تعالے کی وہ شان ہی — فرشتون کی بھی عقل حیران ہی — جو بوڑھا تھا اُس شہر کا بادشا — یہ نازل ہوئی سر پہ طرفہ بلا

خبر اسکو اختر شناسون نے دی — کہ شش ماہ باقی ہی کل زندگی — وہ رکھتا تھا فرزند نے دل مین داغ — تھا خانہ سلطنت مین چراغ

جو تھا چندرہاس اُس جگہ نامور — عیان سب پہ اوصاف علم و ہنر — جو راجہ کے تھا وہ پسند مزاج — کہا دیجیے جو اُسے تخت و تاج

تو ہو سلطنت میری رونق پذیر — صفات حمیدہ مین ہی بے نظیر — بدن کو دیا حکم حاضر کرے — ابھی تاج زر اُسکے سر پہ دھرے

نہ تھی شاہ کو یاد شاہی کی چاہ — نظر آئی کیا تازہ شان الٰہ — روانہ کیا جلد راجہ کے پاس — رہا نہ کیا جلد راجہ کے پاس

چڑھی تھی جو سر پہ بدن کے قضا — عوض اُسکے صحرا کی جانب گیا — ترقی پہ تھا اوج و اقبال و جاہ — جو یہ چندرہاس آیا نزدیک شاہ

بنایا خدا نے اُسے شہر یار — نگین تاج اور تخت شاہی نثار — جو اُس بادشہ کے تھی اک ماہرو — وہ پائے ہوئے حسن مین آبرو

بنا اُسکا شوہر ہی چندرہاس — ملا ملک و جاہ و حشم بیقیاس — کہ اُسکو خدا نے کیا بادشاہ — بدن کا ستوا جو وہ حال تباہ

وہ پہونچا جو اُس جا سے موعود تھی — یہ تھا حکم جو پہلے آئے وہان — اسی پر ہو تلوار کا امتحان

یہ پہونچی خبر جب بگوش وزیر — لیا کاٹ جلادنے تن سے سر — مکان معابد مین آیا دوان — لہون پر غم و رنج سے نقد جان

لگا غم کا سینے پہ اک اور تیر

جلی لاش شوہر کے ہمراہ زن — پسر ایک تھا رشک سرو چمن — فقط طی ہوے عمر مین چار سال — پلا پاس دایہ کے وہ نونہال

پڑا باد شامت مین جب تفرقا — ہوئی شہر سے دایہ لیکر جدا — جو تھا کوتوال ایک آباد شہر — وہان پہونچے دونون گرفتار قہر

گدائی سے ہوتے تھے وہ دن بسر — وہ دایہ تھی اور شیر خوارہ پسر — مگر تھی دل وجان سے اُسپہ فدا — نکرتے تھے پہلو سے دم بھر جدا

قضا کار دایہ کو آئی اجل — پڑا پرورش مین پسر کے خلل — اُسے سات ون آٹھوان سال تھا — نگہبان خالق بہر حال تھا

وہ تھا ساتھ لڑکون کے پھرتا مدام — گلی کوچہ زیر قدم صبح و شام — کسیکو اگر رحم کچھ آگیا — تو روٹی کا ٹکڑا کہین پاگیا

یہ پھرتا تھا اک دن بشکل فقیر — نکل آیا زیر مکان وزیر — جو تھے اُسپہ افضال رب قدیر — پڑی ناگہان رخ پہ چشم وزیر

نجومی تھے حاضر وہان غیب دان — وزیر اُنسے بولا پڑی امتحان — کرو حال اس طفل کا تم بیان — مقدر کا لکھا ہو ہم پر عیان

نجومی تھے وہ فتنۂ روزگار — کیا اُنگلیون پر سبھی دم شمار — کہا اس گھڑی بولتی ہے یہ فال — ترے گھر کا مالک ہو یہ خردسال

یہ سُنکر لگا صاف سنیے یہ تیر — پریدہ ہوا رنگ وے وزیر — نہایت ہوا دل مین اندیشہ مند — یہ تدبیر اُسوقت آئی پسند

بلا کر دیا حکم جلاد کو — کرو قتل اس پر راز افشا نہو — رہے پاس ہر وقت اس بات کا — یہ فتنہ نہ مورد ہو آفات کا

اگر خوش ہوا اس طرف سے مزاج — بہت دونگا انعام مین تمکو آج — وہ جلاد بیشک خطا ترس تھا — پسر کو بیابان مین لیگیا

کہا قتل معصوم ہے نارروا — مجھے خون ناحق سے کیا فائدا — بلاشک یہ معصوم ہے بیگناہ — چھری اُسپہ پھیرون مین قدرت و کاہ

چھٹی تھی جو آنکھ اُسنے پائے پسر — پڑی اُسپہ ناگاہ اُسکی نظر — کیا اُسکو خنجر سے اپنے جدا — ہوا ہاتھ سے موت کے وہ رہا

بنا دشمن جان کو بتا دیا — جو انعام موعود تھا وہ لیا — خدا اُس پسر کا نگہبان تھا — گذر ایک عامل کا اُس جا ہوا

نہ تھا رو برو اُسکے نور نظر — بنایا اُسے اپنا لخت جگر — مقرر ہوا حیدر آباد اُسکا نام — نظر پروش پر تھی ہر صبح و شام

جو بیکس کا فضل خدا یار تھا — اُس عامل کو حاصل ہوا فائدا — بنا کچھ دنون مین امیر کبیر — ہوا مطلع حال سے وہ وزیر

مفصل سُنی داستان پسر — یہ ہے اُسکی خوش طالعی کا ثمر — پڑی دل مین اُسکے عجب کھلبلی — ہوئی غنچۂ دل کو اک بیکلی

طبیعت کو اُسکی نہ آیا قرار — دم صبح اک دن ہوا خود سوار — گیا گھر مین عامل کے وہ بیقرار — کیے خرچ مکرا و را فسون ہزار

ہوا ترجمان یون کہ اے جوانمرد — تبا ؤن تجھے کام آخر ہے کیا — مدن نام میرا جو فرزند ہے — شب و روز دل اُس سے خرسند ہے

پہونچ جاے اُس تک جو نامہ مرا — تو احسان سر پر ہو بیشک ترا — نہ تھا اُسکو معلوم انجام کار — رقم کیا ہے اُسمین بخط غبار

یہ بیچارہ جو اُسکا محکوم تھا — ولیکن زبردست مقسوم تھا — بنا نامہ بر وہ جوان لیچلا — قضا کی نشانی وہ فرمان تھا

نہ تھا کارسازی سے اُسکی خبر — ہوا قرب اُس شہر کے جب گذر — بنا غیرت خلد تھا ایک باغ — کرے ذکر گلگشت سنیے کا داغ

وہان آکے یہ نوجوان سو گیا — وہ گلگشت کو باغ مین آئی تھی — بحکم قضا زندگی لائی تھی

کہا اُس برہمن نے ای شہریار — نہین ایسی اشیا کا مین خواستگار — کہ دینے مین جسکے تجھے غم ہوا
خوشی سے جو دیتے تو منظور تھا — مجھے اسکا لینا نہین ہے روا — کہا رنج و غم کا نہین ہے مقام
جو اک آنکھنے اس گھڑی رو دیا — یہی غم ہے اسکو کہ آدھا ہے دن — نہ آیا پسند دل برہمن
سُنا برہمن نے جو رنگین سخن — ہوا گل کے مانند وہ خندہ زن — سراپا مین وہ شان پیدا ہوئی
کہا شہ سے ای بادشاہ جہان — فقط مجکو منظور تھا امتحان — سخاوت مین بے شبہ یکتا ہے تو
سر کیشن آئے جو شہ کے نظر — وہ مسند سے اُٹھ کر گرا پانوں پر — جواہر گہر بھی کیے سب نثار
کیے پیشکش دونون وہ راہوار — بہت خوش ہوا ارجن نامدار — سر کیشن نے عفو کی تھی خطا

شگوفہ نہم در بیان رسیدن آپ بملک سیر یرما کہ جم والد او بود

روان بھیجے ہوے دونون وہ راہوار — وہان بیر برما تھا فرمان روا — وہ سرعت کہ قدمون پہ بجلی نثار
وہان سارست نام اک ملک تھا — فزون حد سے رکھتا تھا فوج و سپاہ — پسند آئی اُسکو لڑائی کی راہ
گرفتار گھوڑے کو اُسنے کیا — عبث سفت مین مول جھگڑا لیا — رقم ہے کہ وہ جم سے منسوب تھی
قضا نام سے جم کے مشہور ہے — یہ ظالم نہایت ہی مغرور ہے — قلم حال کیا لکھے اُس رزم کا
کہ جس جنگ مین خود قضا ہو عدو — خدا ہی بچائے وہان آبرو — وہان گو نجتا تھا وہ مانند شیر
ہزارون طبیعت سے ایجاد تھے — شجاعت مین بے مثل تھا لاجواب — کہ زہرہ تھا دیوون کا جل آب
کسی طرح ارجن سے وہ کم نہ تھا — اُسے جان جانے کا بھی غم نہ تھا — جمائے تھا ارجن سے میدان مین رنگ
وہ زیر و زبر اُسنے لشکر کیا — کرارجن کا کچھ پیش جانا نہ تھا — سر کیشن راجہ کے تھے مدح خوان
جو تعریف اپنی سُنی شاہ نے — شجاعت پہ کی شاہ جمجاہ نے — گئی جنگ قصہ ہوا مختصر
کہا آپ کے لطف کا ہون غلام — قدمبوس کی آرزو تھی مدام — عقیق اور یاقوت و لعل و گہر

شگوفہ دہم در بیان رسیدن آپ بہ شہر کوتوال

ہوے دونون گھوڑے وہان سے روان — ملا راہ مین ایک دریا وہان — گئے تیر دریا کو وہ راہوار
سمندر سے پاٹ اُسکا تھا کہنا — رہا فوج کو عین شوق عبور — وہ شدید یہ پہونچے بہت جا کے دور
نہ پایا پھر ارجن نے مطلق نشان — زمین کھا گئی اُنکو یا آسمان — نہایت ہی خاطر پریشان ہوا
وہان آکے نارد سے آشکار — بیان یون کیا قصہ راہوار — وہان نام سنڈھادی تھا بادشا
کرن نام اک ملک آباد تھا — شجاعت مین ہی سولہ حصے فزون
پسر اُس سے پیدا ہوا چندر ہاس — چلیگا نہ اُس سے تھا رافسون — وہ ہاتھون سے دشمن کے کشتہ ہوا
بیان مین کرون سب کا نام و نشان — کرن ملک کا انعرض ہادشا

عقب اُسکے مامور فوج گران — بہت ہمرکاب اُسکے تھے پہلوان — دلاور تھا ثمر الدہج اُسکا پسر — وہ تھا اسپ کے ساتھ سینہ سپر

جو آکر جہاں ہوے دونون یہ اسوار — نمایان ہوئی صورت کارزار — لڑے خوب آپسمین دونون ہمند — پسر نے کیا اسپ ارجن پسند

سر کیشن ارجن جو پہونچے وہان — ہوے دونون فوجون کے اکجا نشان — وہان سات دن تک لڑائی رہی — گئے چھوٹ اُن پہلوانون کے جی

ہوا اُس سے آگاہ وہ شہریار — کہ فرزند ہی در پئے کارزار — ہوئی آتش غصہ وہ شعلہ زن — بنایا پسر کو غریب الوطن

لڑائی لڑائی مین ناحق یہ جان — سر کیشن و ارجن کا آیا دھیان — لڑائی مین جب تفرقہ پڑ گیا — زمین پر نشان فتح کا گڑ گیا

برہمن کی صورت سر کیشن جا — پرستش کے قابل وہ عالم پناہ — ہوے جنگ مین جاکے رونق فزا — مطیع برہمن تھا وہ بادشا

گئے برکہ کیت اور ارجن بھی ساتھ — کہ آئے کسی طرح سے اسپ ہاتھ — وہ راجہ تھا دونون سے نام آشنا — برہمن کی تعظیم لایا بجا

کہا آپ تشریف لائے یہان — بدل ہون برہمن کا مین مدعا — بجا لاؤن جو کچھ کہ ارشاد ہو — نہ ہے کوئی خدمت تو جی شاد ہو

برہمن نے شہ سے کہا یہ سخن — مرا دھرم کے شہر مین ہے وطن — جو شادی پسر کی تھی مد نظر — اُسے لیگیا ہے یہان شیر نر

کیا کچھ نہ زاری فغان نے اثر — مگر اُسکی اس بات پر ہی نظر — عنایت کرے مجکو آدھا بدن — اگر اپنے ترک کا شاہ زمن

تو بچتی ہے جان پسر بیگمان — وگرنہ یہ زاری ہے سب رائگان — کہا اسکا کرتا ہون مین بندوبست — وہ فرمان روا تھا برہمن پرست

تردد کا اصلا نہین ہے مقام — بھلا کونسا ہے یہ دشوار کام — وہ راجہ نہا دھو کے فارغ ہوا — دیا حکم نجار ہون ایک جا

دو پارہ کرین میرا یہ جسم زار — جورانی نے دیکھا یہ احوال زار — کہا نصف تن میرا تجھ پر نثار

برہمن کو دو میرا آدھا بدن — بلاشک یہ آدھا ہے تیرا بدن — لپسر شاہ کا تھا سعادت شعار — کہا یہ پسر ہے پدر پر نثار

برہمن تو میرا اطلبگار ہے — تجھے کیلئے اسمین انکار ہے — برہمن جو تھا در پئے امتحان — ہوا پھر وہ راجہ سے یون تر زبان

ترا لحم آئیگا اسکو پسند — کہا شاہ نے مین نہین ہون بلند — جو محکوم تھے شہ کے فرزند و زن — ہوے مستعد با دل و جان و تن

جو آرہ کو رکھا سر شاہ پر — گرا دیدۂ شاہ سے ایک اشک — کہ تھا ڈر مکنون کو بھی جس سے شک

ارہ چلنا سر مور الدہج پر فرزندون کے ہاتھ سے اور آنا سر کیشن کا بصورت برہمن

کسی طرح سے ہو یہ رفع گناہ — عنایت کی فرمایئے اب نگاہ — ہوئے لوگ سب کے جب ایکجا — تو اسنے یون کشن جی سے کہا
قدم کون اس راستے مین دھرے — جو ارجن کا سر گم ہی پیدا کرے — سوا آپ کے کوئی ایسا نہین — کہ ہین حکم مین آسمان و زمین
سنو اُنکی بندہ نوازی کا حال — یہ ہوا اپنے وابستگون کا خیال — زبان مبارک پہ تھے یہ سخن — تصدق ہو جسپہ دُر عدن
اگر مین نے روکے زن غیر کو — خیانت کی نظرون سے دیکھا بھی ہو — تو صدمے سے اس راستی کے وہ سر — گرین خود بخود آکے پیش نظر
سوا اسکے اُسوقت یہ بھی کہا — بدن سے ہو چورون کے بھی سر جدا — ابھی یہ سخن تھا لب کشن پہ — گرے آکے پیش نظر دونون سر
لیا اُس جواہر سے باسک نے کام — ہوا دل مین زندہ وہ لشکر تمام — پڑے تھے جو رن مین وہ دونون ہوئے — ملے سر جواہر سے زندہ ہوئے

زندہ ہونا ارجن کا پسر سمیت سر بکیشن کے بعد تمام لشکر کے ساتھ

سر بکیشن کا تھا یہ فضل و کرم — ہوئے دور اُن غم رسیدون کے غم — ہوے بر طرف فوج رنج و الم — ہوا دور ارجن پسر کا بھی غم
گئی رزم گہ سے وہ بزم عزا — ہر اک مردہ قدرت سے زندہ ہوا — سر بکیشن جو تھے بدل مہربان — ملایا پسر سے پدر کو وہان
پدر نے پسر کو بغل مین لیا — بیان شجاعت زبان سے کیا — ہوے دور سب کے دلون کے غبار — پسر نے دیا باپ کو را ہوار
ہوا اسپ مین پور سے جب روان — شگوفہ ہشتم در بیان رسیدن اسپ بہ شہر سورالدھج — تو پہونچا رتن پور مین ناگہان
وہان کا تھا سورالدھج اک بادشاہ — فزون حد سے اُسکا خزانہ سپاہ — کیا اُسنے تھا جگ کا انتظام — روان اسپ تھا ہر طرف بے لجام

مناسب یہی تھا سعادت یہ تھی — اسی کو تو پیدا کیا تھا تجھے — کہ تشکل شب غم دکھائے مجھے
ہم آغوش بے شوہری سے کیا — جوانی مین یہ داغ تازہ دیا — کیا ماں پہ کیا خوب احسان آج — نکالا جو تھا دل مین ارمان آج
پدر کو کیا خوش ہوئی ماں بھی شاد — نہ بھولیگی یہ عمر بھر غم کی یاد — یہ سنکر وہ فرزند حیران ہوا — وہ بالون کی صورت پریشان ہوا
طبیعت مین کیا کیا کدورت نہ تھی — کوئی چارہ سازی کی صورت نہ تھی — الولی تھا اک دخت باسک کا نام — اُسی گھر مین رکھتی تھی اپنا مقام
وہ بولی جواہر ہی باسک کے پاس — بھرے اُسمین ہین فائدے بیقیاس — اُسے اجیوان پہونچا نہین — جو آجائے وہ ہاتھ اسدم کہین
تو زندہ ہو وہ ارجن نیکنام — سوا اُسکے جی اُٹھے لشکر تمام — یہان ایک ناگنی بھی تھا تیز گام — کہ مشہور تھا پنڈ ریکا سکا نام
یہ باسک سے لیتے جواہر گیا — وہ دیتے یہ بھی دل سے راضی ہوا — مگر اور جو سانپ تھے نامدار — نہ سوچے وہ آغاز و انجام کار
جواہر نہ باسک کو دینے دیا — وہان سے جو نا کام واپس پھرا — یہ سنکر وہ فرزند عالی تبار — ہوا جنگ کے واسطے خود سوار
کہا مین مٹا دونگا سانپون کا راج — مدد کی نہین ہے مجھے احتیاج — پلاؤنگا سانپون کو مین آب تیغ
ولاور تھا تکشک زمین مین گیا — جواہر کیا اُسنے مجھسے دریغ — بہت زخم کاری کو کھا کر موے
ہوا یہ پسر اُسپہ جب فتحیاب — بہت غرق بحر فنا مین ہوے — بہت زخم کاری کو کھا کر موے
کہ تھا دھرتراشٹ ایک سانپون مین سانپ — وہ غصہ کرا اُٹھا بدن اُسکا کانپ — وہ باسک بھی واسی کے ہمراہ تھا — سنو اور اب تازہ اک سانحا
کہا اپنے بچون سے اُس سانپ نے — جواہر کے ملنے سے تھا دل مین خار — کہ مانع تھا باسک سے وہ بار بار
نہ دے اس گھڑی دشمن کو ہاتھ سے — اگر یہ کیت اور ارجن کا سر — چورا لاجو میدان مین ہے ہی خوب تر
جواہر کو جستہ سے دیکھا کرے — خلاصہ وہ بچے بحکم پدر — چورا لیگئے صاف دونون کے سر
ظفریاب آیا جو وہ نوجوان — سرون کا نہ میدان مین پایا نشان — وہ غم جس سے تھا خود فراموش وہ
الولی وہ چترانگدہ رانیان — ہوئین غم سے شوہر کے گریہ کناں — سرون کو چورا لیگیا کوئی چور
قیامت کا سامان مہیا وہان — کہ آہون کا پہونچا فلک پر دھوان — اُسی شب کو دیکھا پریشان خواب
سرگشن سے صبح ہوتے کہا — یہ احوال تھا اُنپہ سب آشکار — کہا سچ ہر دیکھا ہی جو حال زار
یہ آغاز کا پر ہی انجام نیک — یہ کہکر ہوے وہ گرڑ پر سوار — ہوا پر روان مثل باد بہار
زن و مرد تھے اور ہمراہ چار — جو پہونچے وہان جلکے اک آن مین — ملی لاش ارجن کی میدان مین
سر لاش پر تھی جو وہ نوحہ گر — کہ یہ کشن جی رونق افروز ہین — مدد گار ارجن ہین دلسوز ہین
یہ جسکو وہ ہر گنتی ہی یہ دیو کی — وہ فرزند ارجن تھا جو نیم جان — ہوا انکے دیدار سے شادمان
چہارم بہائی نکلان بھیم کی — کہا ہین گنہگار ہون سر بسر — جدا کیجیے چکر سے آج سر
گرا پہلے قدمون پہ وہ کشن کے — کہا جلد آکاہ اُس حال سے — جدا کیجیے چکر سے آج سر

کروں وصف کیا فوج کے میں بیان — ہوئیں ہر دو جانب صف آرائیاں — ہوا رن کے میدان میں آغاز جنگ — سہیا تھا دلوں طرف ساز جنگ

صفت جنگ کی ایک طومار ہے — بیان اس خلاصے میں دشوار ہے — وہ جو لاجو جل کے بنی تھی خدنگ — وہ شمع عداوت پہ شکل پتنگ

کیا تھا جو ترکش میں اُسکے مقام — ہوا اُس سے ارجن کا افسوس کام — جدا سر ہوا جسم مجروح سے — قفس تھا تہی طائر روح سے

اُسی تیر نے صاف میدان کیا — کہ ہنس الدجھ اُسوقت کشتہ ہوا — ہوئے بر کھ کیت اور سیال قتل — ہوئی اور بھی فوج پامال قتل

دلاور جو ارجن کے ہمراہ تھے — عدم کو روان یکسر راہ تھے — بنی تھی جوانوں کی وہ جان پر — نہ تھی ایک کی دوسرے کو خبر

رہا پر دمن کام آیا وہان — گرا خاک پر زخم کھایا وہان — ہوے رائیگان سب کے جنگی ہنر — ہر اک پہلوان کے بنی جان پر

دلاور جو باقی تھے کشتہ ہوے — رہے جو وہ زخموں سے کشتہ ہوے — زمین پر ہوا بحر خون موج زن — ملا خاک و خون میں ہر اک پہلتن

کھلا ہر بدن پر وہ زخموں کے ہار — گلستان کی میدان میں تھی بہار — کیا مختصر طول مضمون کو — جو ہے اصل مطلب اُسے اب سنو

جدا ہونا سر ارجن کا ببر باہن فرزند کے ہاتھ سے

ہوا غیر مہیات حال سپاہ — پریشان ہر اسان بحال تباہ — پڑا تفرقہ جب ادھر فوج پر — بجے فتح کے شادیانے ادھر

ظفریاب آیا پسر اپنے گھر — پڑی روے مادر پہ جسدم نظر — یہ دیکھا کہ ہے عالم بیہشی — وہ غم جس سے ہونٹھو نیہ آیا تھا جی

جو کچھ دیر میں وہ ہوئی ہوشیار — طبیعت تھی بجلی سے بھی بیقرار — وہ رونے لگی ابر نیسان کی طرح — برستی تھی مژگان باران کی طرح

پسر سے کہا اے نجابت شعار — کیا باپ پر اپنے کیا خوب وار — جو داغ الم اپنی ماں کو دیا — بلاشبہہ کار نمایاں کیا

یہ سُنکر کہا دوسرے نے کہ ہان — جو ہین بیکر وہی مری چھاتیان — کرون اُس سے مین بند سب فوج کو — ملا دون ابھی خاک مین اوج کو
ہوئی الغرض ایک جنگ عظیم — کہ ارجن کو تھی جان کی جس سے بیم — اُٹھائے تھے دیوون نے وہ شعبدے — کہ ارجن کے چھوٹے ہوے ہوش تھے
فراموش سب یاد علم و ہنر — کوئی دیو چڑھتا نہ تھا داؤ پر — وہ تیر اگنی بھی نہ کچھ آئی کام — ہراسان ہوا اُسکا لشکر تمام
وہان ایک عابد لب نہر تھا — مدد کا جو خواہان یہ اُس سے ہوا — رکھیشر نے تازہ سکھائے ہنر — کہ باطل کرے سحر کو سر بسر
کیا علم جو سحر باطل کا یاد — تو میدان مین آیا وہ عالی نژاد — دکھانے لگا اپنی سفاکیان — ہوے صاف آثار محشر عیان
پریشان اُس فوج کا دل ہوا — ہر اک دیو کا سحر باطل ہوا — ہوا لشکر دیو زیر و زبر — کیے زخم ناوک نے چھلنی جگر
کیا اسم اعظم نے باطل فسون — روان صاف میدان مین نہر خون — یہ ارجن جو دیوون پہ غالب ہوا — ملا اسپ حاصل وہ مطلب ہوا

شکوفہ ہفتم رسیدن ارجن بشہر من پور کہ ببر باہن پسر ارجن در آن بود

جلائے جو ارجن نے دیوون کے گھر — زمین پر چلا وہ برنگ صبا — ہوا شہر من پور مین جب گذر — ہوا دور اُس شہر سے اُنکا شر
جو گھوڑا روان اُس جگہ سے ہوا — ہوا شہر من پور مین جب گذر — ببر باہن اُس ملک کا تاجور
وہ آیا تھا صحرا مین بہر شکار — نظر پر چڑھا جگ کا راہوار — ہوا اُسکو بوجھ جبین سے عیان — کہ ہمراہ ہی ارجن پہلوان
ببر باہن ارجن کا فرزند تھا — کیا شہر کو خوب آراستا — ہوا با در فتار پر خود سوار — لیا اپنے ہمراہ وہ راہوار
نزک اُس سواری کا کیا ہور قم — تجمل شکوہ اور جاہ و حشم — قریب پدر آیا اِس شان سے — محبت سے الفت سے ارمان سے
کہا نور دیدہ ہون مین آپ کا — کہ مد نظر پاس ہی باپ کا — جو مین نے کیا قید یہ راہوار — تو اِس جرم سے ہون بہت شرمسار
خطا مجھ گنہگار کی ہو معاف — نہین باپ سے مجکو تاب مصاف — قدم پر یہ قربان ہی جان و مال — کہ پہلے سے ظاہر نہ تھا مجکو حال
پسر نے جو قدمون پہ سر رکھدیا — تو ارجن نے کیا غصہ کیا — سر پا سے ٹھکرا دیا اُسکا سر — ہوا خاک آلودہ روے پسر
پسر نے پدر سے کہا اے جناب — کیا مجھپہ کیون آپ نے یہ عتاب — ہوئی کونسی مجھسے ایسی خطا — عوض مین عنایت ہوئی یہ مرا
مجھے باپ کا پاس منظور تھا — وگرنہ یہ ملنا بہت دور تھا — وہ بولا نہین تو ہمارا پسر — کہ ہی چھتریون کا لڑنا ہنر
ذرا جنگ سے تو جو آیا یہان — رہی ہوگی بقال سے تیری ہان — بلاشک تری اصل مین فرق ہی — طبیعت اسی وجہ سے برق ہی
پسر نے سُنا جب پدر کا سخن — ہوا جلکے خاکستر اُسکا بدن — یہ سُنکر پھر اصلح سے نوجوان — کہا تھام اب منھ مین اپنی زبان
مجھے مان کی دشنام دی آپ نے — پسر پر عنایت یہ کی آپ نے — چکھاتا ہون گالی کا تمکو مزا — رہے جو بہت یاد دون وہ سزا
یہ دشنام دینا کچھ اچھا نہین — کہ اشراف جھک مارتے ہین کہین — چڑھی ہی جو سر مین شراب غرور — وہ کرتا ہون کس طرح سے آج دور
پلاؤن شراب قضا کا وہ جام — کرے اُٹھکے پیر مغان بھی سلام — سمجھتا ہون اندر کی قوت کو ہیچ — مجھے یاد چوٹی کے ہین داؤ پیچ
جو یہ مستعد ہو گیا جنگ پر — کیا لشکر آراستہ سر بسر — ہوئی دم مین اکجا وہ فوج گران — بشکل اجل تھا ہر اک پہلوان

سوا عورتون کے نہ تھا ایک مرد
وہان بادشہ تھی جو بر بیلا نام
وہ کرتی تھی قلیم کا انتظام

کیا اپنے قابو مین اس آپ کو
کہا فوج سے جلد تیار ہو
ہوئی جنگ کو فیل پر خود سوار
شجاعت دلیری پر اسکی نثار

چلی سوئے میدان جو وہ مردوار
سوار اسکے ہمراہ تھے بیشمار
ادھر عورتین تھین نہ تھا کوئی مرد
ادھر پہلوانون کے چہرے تھے زرد

جو ارجن سے آکر ہوئی روبرو
زبان پر تھی پہلے یہی گفتگو
دم تیغ مرنا ہی بے فائدا
مزا ہی پیالہ چلے دہل کا

کہ حاصل ہو کچھ لذت زندگی
اسی بات مین خیر ہی جان کی
دیا اسکو ارجن نے ایسا جواب
کہ بیشک ہی تو غیرت آفتاب

مگر یہ ہوا ہی سخن گوش زد
دکھاتی ہی صحبت تری روز بد
رہا تیرے نزدیک جو نوجوان
وہ پچیس دن کا ہوا میہمان

سوا اسکے چلتی نہین زندگی
بھلا مجکو دو بھر ہی کیا اپنا جی
کیے اسنے ارجن سے پھر یہ کلام
کہ آخر کو تیرا کرونگی مین کام

اگر ایک ہوا آسمان و زمین
مرے ہاتھ سے جان بچتی نہین
ترے سر پہ اسدم چڑھی ہی قضا
چکھاتی ہون انکار کا بھی مزا

نبی اب تو ہی اس گھڑی جان پر
وہ ارجن نہایت ہی چالاک تھا
لڑائی مین سب طرح بیباک تھا

وہ سمجھا کہ اب حرف ہی جان پر
سمجھکر یہ دل مین لگائے خدنگ
سمان بندھ گیا جنگ کا وقت جنگ

فن تیر مین وہ بھی تھی بے نظیر
شکستہ کیا اسکا ہر ایک تیر
ہوئی عقل ارجن کی اکبار دنگ

کہ ناگاہ آئی اک آواز غیب
کھلا اسپہ یون پردہ راز غیب
دکھائیگی ورنہ فردا و دیشب

کہ گرگی یہ دانتون کو کھٹا ضرور
اسے وعدہ عقد سے دے فریب
کہا مین خدا تجھپہ ای مہ لقا

کہ ہو زندگی ترش اسکے حضور
جب اس نوجوان نے سنی یہ صدا
تعلق مرے اسکے سب کام مین

مجھے تیری صحبت سے کیا ہی گریز
مگر جنگ کے قرب ایام ہین
خوشی دل سے تشریف لاؤ وہان

مین کرتا ہون یہ عہد بعد الفراغ
مرا ہستنا پور مین ہی مکان
ہوئی صاف موقوف سب کارزار

وہ سمجھی کہ ہوگا یہ مطلب حصول
کیا عہد ارجن کو دل سے قبول
دیالا کے ارجن کو وہ راہوار

شگوفہ ششم در بیان رسیدن اپ بلشہر دیوان

اٹھائے وہان سے جو اسنے قدم
وہان کے بھی راجہ کو آیا پسند
ہرن کا خدا اسکے قدمون پہ رم

ولایت مین دیوون کے پہونچا سمند
طلسمات کا کارخانہ وہان
عجب رنگ کا نخل ہر بوستان

جو وہ نخل پھلتے تھے وقت سحر
تو ہوتا تھا پیدا ہر اک جانور
ثمر کی جگہ آدمی اسپ فیل

اسی طرح کے تھے طلسمات سب
قلم لکھے احوال دیوون کا اب
عداوت تھی ارجن سے دل مین نہان

کہ مارا تھا اک دیو کو بھیم نے
عدو جان کا تھا یا سوقت سے
ہوے جنگ کو جمع سب سے کرور

لڑائی کے میدان نے پایا قرار
مقابل ہوا ارجن نامدار
ادھر فوج ارجن کی میدان مین دھوم

سر کوہ سے دیو نے کی نظر
پڑی ناگہان شکل ہنومنت پر
کیا اسنے دنکا مین دیوون کا خون

بنا جب کہ بیدست یہ نوجوان | ہوا بڑھکے ارجن سے یون ترزبان | کہو کون ہوتا ہی اسبدراہ | کوئی دم مین کرتا ہون لشکر تباہ
یہ کہکر چلا سوے ارجن شریر | کمان سے روانہ ہو جسطرح تیر | جو ارجن نے دیکھا کہ آتا ہی وہ | بلا کوئی ہمراہ لاتا ہی وہ
کیے تیر سے پانون اُسکے جدا | وہ زانون کے بھل اُس طرف کو چلا | حوالہ کیے تیر ارجن نے پھر | زمین پر گرا تن سے اکبار سر
شجاعت تھی بیدست وپاکی عیان | وہ دہشت کہ لرزان تھا ہر پہلوان | ڈھلکتا ہوا گیند کی طرح سر | فدا کیون نہوا سیہ غلطان گہر
شجاعت تھی جبقدر اسکے حضور | ارا بہ عدو کا کیا آکے چور | لیا کشن نے سر کو اُسکے اُٹھا | گرُڑ کو حوالے کیا یہ کہا
پراگ اس جگہ سے ہی نزدیک تر | وہان جاکے تم پھینک آؤ یہ سر | مہادیو جی نے سُنی یہ خبر | کہا بیل سے اپنے لا جلد تر
گرُڑ نے جو گنگا مین پھینکا وہ سر | روانہ ہوا ایکے نندی ادھر | مہادیو جی کو جو وہ سر ملا | وہین اپنے بالین مین رکھی سکو جا
ہوا اس سے آگاہ وہ شہریار | ہوا کشن سے صلح کا خواستگار | تمہارے پابوس حاصل ہوئی | سیہ دونون طرفون کی اکمل ہوئی
ہوئی صورت صلح جب آشکار | لگا ہاتھ ارجن کے وہ راہوار | ہوا جبکہ وہ دروازۂ جنگ بند | گئے ہستناپور کو کشن چند

شگوفۂ چہارم دربیان مادیان شدن اسپ وباز بصورت شیر نر

جو گھوڑا ہوا پھر وہان سے روان | ہوئی صورت مادیان آشکار | جو آگے سوا اس جگہ سے روان | سُنین دل سے مشتاق یہ داستان
در آیا وہ اک حوض مین ایکبار | دل ارجن کا حیرت کا گھر بنگیا | حباب خدا مین وہ رونے لگا | گرا دو سرے حوض مین ناگہان
وہ صورت گئی شیر نر بنگیا | وہ اس فکر مین جان کھونے لگا | سر عجز سے خاک منہ پر ملی | دعا کی جو دل کو ہوئی بیکلی | ہوئی صورت شیر ناگاہ دور | کیا شکل اصلی نے اُسکی ظہور
جو شبدیز آگے ہوا پھر روان | شگوفۂ پنجم دربیان رسیدن اسپ بشہرے کہ دران ہمہ زنان بودند | نظر آیا ارجن کو شہر زنان

بنجانا اسپ سیام کرن کا صورت شیر

مقابل کے لشکر مین پھینکا وہ سر — ہوئی فوج دہشت سے زیر و زبر — شہنشاہ ہنس الدہج نامدار — ہوا اس غم نو سے سینہ نگار
وہ رونے لگا شیع سان زار زار — گریبان و دامن کیا تار تار — جو دامن پہ آئے گریبان کے چاک — ملے چاک سے خوب دامان کے چاک
ہر اک چشم پر حوض آبی نثار — مژہ رشک فوارۂ آبدار — وہ آنکھین نہ تھین مخزن اشک تھین — نئی چادر آب ہر آستین
ولاور کا تھا سرت بھائی بڑا — لڑائی مین بے شبہہ یوہا کڑا — کہا بادشاہ سے کہ میرے پدر — لٹاؤنگا اشکون کے غم سے گہر
دم تیغ مارا گیا نوجوان — ملیگا تماشے کو باغ جنان — عوض اپنے بھائی کا لیتا ہون مین — جواب اسکا ارجن کو دیتا ہون مین
کہا شہ نے مین غم سے روتا نہین — پسر پر مین یہ جان کھوتا نہین — مرا سینہ اس غم سے ہے چاک چاک — اوڑاتا ہون اس وجہ سے سر پہ خاک
سرکیشن نے سر جو پھینکا یہان — قصور اسکا ہوتا نہین کچھ عیان — اٹھا کر زمین سے شہنشہ نے سر — دھرا جا کے جوزانوے کشن پر
سرکیشن نے وہ سر نوجوان — روانہ کیا جانب آسمان — وہ سر سبکی نظرون سے پنہان ہوا — چھپا اس طرح طائر جان ہوا
بیان اب کرون حال سرت دلیر — وہ تھا گو نخجتا ہر طرح مثل شیر — شجاعت مین یکتا تھا بے نظیر — بہت خوب معلوم تھے علم تیر
جو تھا پر دمن سے وہ جو بے جنگ — نظر آیا میدان مین مقتل کا رنگ — وہ دونون جو دست و گریبان ہوے — گل زخم کے چاک دامان ہوے
مگر اسکو ارجن کی تھی جستجو — تجسس تھا میدان مین چار سو — خود اس کو بھی تھا موج زن بحر فوج — در آیا یہ مانند شمشیر موج
کیے قلزم خون زمین پر رواں — مقابل ہوا ارجن نوجوان — ہدف تیر حیرت کا تھا آسمان
صفت تیر ارجن کی کیا ہو رقم — ارا بہ عدو کا ہوا جب قلم — نچھوڑی ہنومان نے اسکی جان
وہ بیرق پہ ارجن کے تھے جلوہ گر — بڑھائی دم اپنی وہان اسقدر — جو لایا وہ جیش مہر کیش جنید
رہا کر دیا کشن نے قید سے — چھٹا صید شاہین کی صید سے — قضا نے یہ پروانگی اسکو دی
کیا کچھ نہ احسان کا دل مین پاس — کیا تیر سان جلد ارجن کے پاس — یہ چاہا کرے شمع دشمن کو گل
زبان پر یہ لایا کہ اے پہلوان — بتا اس ارا بے کو پھینکون کہان — کہ دریا مین ڈالون بشکل گہر
کہ یا ہستنا پور کی سمت جائے — اشارہ ہو پھینکون سر کوہ پر — ہوا صاف بیہوش یہ بے نظیر
کہا اسکے لوگون نے ارجن نے تب — کہ ناگاہ ارجن نے مارا جو تیر — شجاعت کا ہرگز نہ پھر دم بھرون
خلاصہ وہ لشکر مین جب اٹھ گیا — جو خنجر کو سینے پہ اسکے دھرون — کیا قتل لاکھون کو اک آن مین
جو چالاک تھا ارجن نامدار — گئی بیہشی کچھ افاقہ ہوا — قضا اسکو پھر لائی میدان مین
کیا کار تازہ دم کارزار — ہوا دست راست اسکا تن سے جدا — مگر وہ ولاور جوانمرد تھا
لیا دست چپ مین جو گرز گران — کرون پہلوانون کا مین کیا شمار — کیے قتل میدان مین ہاتھی ہزار
شجاعت کا اسکے ہو کس سے شمار — پھر ارجن نے اسپر جو مارا خدنگ — اوڑا دوش سے دست چپ مثل خنگ

نہ غافل رہا اپنی تدبیر سے — گرایا اُسے کاٹ کر تیر سے — جو دیکھا یہ حیرت فزا ماجرا — ہوے سخت حیران سب دیوتا
سنو حال پھر بخشش کشن کا — جو ارجن نے ناوک لیا دوسرا — زمین سب بجنبش دیا وہ تواب — پسر نے کہا کشن سے اے جناب
نہ کاٹون اگر تیر سے تیر کو — یہ سوگند ہے وہ گنہ مجھپہ ہو — جو ہو قربت زن سے استادگی — یہ کہکر کمان کو جو دی چاشنی
خدنگ اُسکا ناوک سے ٹکڑے کیا — زمین پر گرا پارہ پارہ ہوا — جو ارجن کے خالی گئے دونون وار — لیا تیسرے تیر کو ایکبار
مدد کشن کو تھی جو مدنظر — کیا نصب برھما کو سوفار پر — قضا کو بلا اُسکے اوسط مین گھر — مسلط ہوے آپ پیکان پر
یہ تدبیر مضبوط جب کر چکے — زبان مبارک سے گویا ہوے — مجھے جو کہ اوتار مین رام کے — پدر کی اطاعت سے رتبے ملے
دیا تیر کو مین نے وہ بھی تواب — پسر نے دیا سُنکے تازہ جواب — اب ارجن سے اسوقت ارشاد ہو — کہ تازہ کرے مجھسے پھر عہد کو
اُسے سُنکے ارجن نے کھائی قسم — کرون تیسرے تیر کو دو قلم — جو راہِ عدم کا نہون رہنمون — تو گردن پہ ہر دیوتا کا ہو خون
پسر تھا حقیقت مین عالی نژاد — اُسیوقت کی قسم اُسنے یاد — جو وصف مہادیو سے سُنکے چھپایا — بنارس مین جاکر نہ گنگا نہائے
عذاب اُسکا گردن پہ میری رہے — جو ناوک کو ناوک نہ ٹکڑے کرے — کمان سے ہوا تیر ارجن رہا — دلاور نے اُسکو دو پارہ کیا
گیا ایک ٹکڑا سو آسمان — کہ ناگاہ وہ آسمانی بلا — گری سر ہوا نوجوان کا جدا
جو دونون کے پیمان پورے ہوے — دلون کے سب ارمان پورے ہوے — ڈھلکتا ہوا شکل غلطان گہر — سر کشین کے پاس آیا وہ سر
اُٹھایا سر کشین نے جب وہ سر — ہوئی اُس سے پیدا ضیائے قمر — درآئی دہن مین سر کشین کے — جو گذرا ہی سر پر قلم وہ تکے

اُٹھا لینا سر سدھنوا کو سر کشین کا ہاتھ مین اور پیدا ہونا روشنی کا اُس سے اور درآنا دہان مبارک سر کشین مین

ہوا کرت برما یہ بھی وقت تنگ — نہ باقی رہا دل کو یارائے جنگ — ہوا بسمال آکر بہ قابل ہوا — پڑے تیر ایسے کہ بیمل ہوا
کوئی کام آیا نہ جنگی ہنر — زمین پر گرا بنکے وہ جنجیر — قلم کیا کرے حال سا تک بیان — جو تھین بادھ بھولین وہ بالا کیان
ارادے سے وہ بھی گرا کے بھل — گئے قوت وزور کے بل نکل — پسینے نے کیا گرم میدان سرد — ہر اک پہلوان کا ہوا رنگ زرد
دہل اٹھا دہشت سے لشکر کا دل — کسی کو نہ آئی لڑائی کی تاب — ہر اک شخص تھا صورت آہ تراں — ہر اک شخص تھا صورت آہ تراں
کسی سے نہ کچھ بھی وہان بن پڑا — کہ تھا اُس دلاور کا لوہا کڑا — جو ارجن نے دیکھین یہ چالاکیان — شجاعت کا اپنی ہوا مدح خوان
جو اُس نوجوان نے سُنا یہ کلام — کہا کیا شجاعت کا لیتا ہے نام — سر کشین تیرے بہلبان تھے — مہابھارت مین وہ گہبان تھے
بنا اُنکے صدقے سے تو نامدار — عجب کیا جو تجھسے ہوا آشکار — وہ ہمراہ تیرے نہین ہین جو آج — سر جنگ کرتا ہون تیرا علاج
شجاعت تری سب بھلاتا ہون مین — ہنر کا تماشا دکھاتا ہون مین — رگون سے نکالونگا قوت کے بل — کہ عش عش کریگی زبان اجل
وہ میدان نیچا دکھاؤن تجھے — کہین آفرین دیوتا سب مجھے — جو تیر افگنی پر ہے تجکو غرور — کرونگا ترے سر سے وہ آج دور
یہ کہکر لگائے پیا ہی خدنگ — ہوئی رن مین ارجن سے آغاز جنگ — ہوئی دونون جانب سے وہ حرب ضرب — کہ روحون کو صدمہ تھا خون سے کرب
کیا اُسنے ارجن پہ وہ وقت تنگ — اوڑا شکل سیماب چہرے کا رنگ — ہنر تھے جو کچھ یاد بھولے وہان — بنے فن انقلی وہ تیر و کمان
جھکی تھی قضا طائر جان پر — کوئی اور چارہ نہ آیا نظر — سر کشین جی کو کیا دل سے یاد — نہایت اُنھین اس سے تھا اتحاد
اُسی وقت پہونچے مدد کو وہان — ہوئے کشن ارجن سے جسدوم چار — دل و جان سے اُنپر ہوا یہ نثار
جو لڑکے نے دیکھا سر کشین کو — کہا ایسا ہی چاہیے کیون نہو — وہان مین نہین تما بندہ نواز — نہ کس طرح رکھتے تمکو ن کو ہو ناز
یہ کہکر پھر ارجن سے بولا جوان — بھلا بچ کے جاتا ہے مجھسے کہان — جماؤنگا میدان مین وہ دھاک جنگ — کہ ہوگی تری عقل کی عقل دنگ
کرونگا قیامت یہان وہ بپا — تماشے کو آئینگے سب دیوتا — سُنے جبکہ ارجن نے حرف گداز — غضب آگیا اُسکے چہرے پہ ہاے
دہین تیر دان سے لیے تین تیر — کہا بڑھ کے خاموش ہو اے شریر — تو آبا و اجداد دوزخ مین جائین — تو دوزخ کی جھیلون مصیبت کروی
پہلے ہی عہد و پیمان کیا — تیرے ناو کون کو بفضل خدا — تو دوزخ کی جھیلون مصیبت کروی
سر کشین نے جب سُنے یہ کلام — یہ فرمایا ارجن سے اے نیکنام — پڑا تیری عقل و خرد مین خلل — جو کھائی قسم تو نے یون بر محل
وہ ہمتا ہی ضبط آدمی سے کہین — یہ تحقیق ہے لن ترانی نہین — کسی دوسری پہ نہ راغب ہوا — وہ مرد ایک عورت کا ہے آشنا
یہ ہوتا ہی ضبط آدمی سے کہین — کہ ہم تم سے یہ کام ہوتا نہین — تماشے کو آئے بروئے ہوا — وہان جمع تھے اندر اور دیوتا
قلم لکھے دونون کا احوال جنگ — جو ارجن نے رکھا کمان پر خدنگ — دیا تیر کو کشن جی نے شتاب — کہ بر دھن اُٹھانے کا تھا یہ تواب
کمان سے وہ خاوک روانہ کیا — مقابل کو جسدم نشانہ کیا — ہنر مند زور آزما پہلوان

مرے حکم ناطق کو مانا نہین — وہ گیسو کے مانند الجھا نہین — کرے عذر جو کچھ وہ بیکار ہی — سزا دون سزا کا سزاوار ہی
سُنا چاکرون نے جو یہ حکم شاہ — گرفتار کرنے چلے رو سیاہ — ملا راہ مین ناگہان وہ دلیر — کہ آتا تھا میدان مین مانند شیر
وہ محکوم تھے در پے جستجو — نہ سفت مین دشمن آبرو — گرفتار مجرم کی صورت کیا — شہ بیخبر کو جو لاکے دیا
توقف کا پوچھا دلاور سے حال — کہا کچھ اشارے سے تھا انفعال — ادب نے مفصل نہ کہنے دیا — نہ کھل کے کہا پردہ رہنے دیا
دکھاتا ہی وہ اپنی قدرت کا کھیل — کہ اک دیگ مین جوش کھاتا تھا تیل — اُٹھا کر جو اُسمین دیا اُسکو ڈال — نہ میلا ہوا جسم کا ایک بال

ڈال دینا سدھنو کا کو گرم تیل کی کڑاہی مین

زبان دلاور پہ نام خدا — کہین برف سے سرد روغن بنا — مقرر جو تھے اُس جگہ برہمن — اُنھون نے کہا شاہ سے یہ سخن
ابھی جوش پر تیل آیا نہین — اِسی وجہ اُسنے جلایا نہین — نہ جلنے کا اُسکے یہی ہی سبب — ہوے مستعد امتحان پر وہ سب
وہ جلدی سے لے آئے اک بار جل — وہ روغن مین پڑتے دوبارہ ہوا — یہ حکم قضا کا اشارہ ہوا
ہوے اُس سے مجروح وہ برہمن — کھلا اور لوگون پہ تب یہ سخن — کہ بیشک یہ فرزند ہی بیقصور — کدورت ہوئی دل سے راجہ کے دور
جو میدان مین آیا وہ شیر زیان — قضا نے کہا الامان الامان — وہ رن کا ہوا مستعد جنگ پر — بنا تیغ ارجن کا سینہ سپر
ہوئے تیغ و خنجر کا بارون برسنے لگا — نیا ابر نیسان برسنے لگا — وہان تھی جو سفاکیون پر اجل — تنون سے گئین صاف سر و جبین نکل
اِدھر و اُدھر لیا اُسنے تلوار پر — کرے ایک دو پر تو دو چار پر — پسر نے کرن کے دکھائے ہنر — سپر کر دیا صاف سینہ جگر
گرایا مگر زخم نے تیر کے — ہوے راستے بند تدبیر کے — ہوا پر دمن کا بھی احوال غیر — میسر ہوئی باغ غفلت کی سیر

چسپیدہ ہونا سیام کرن اسپ کا پتھر مین

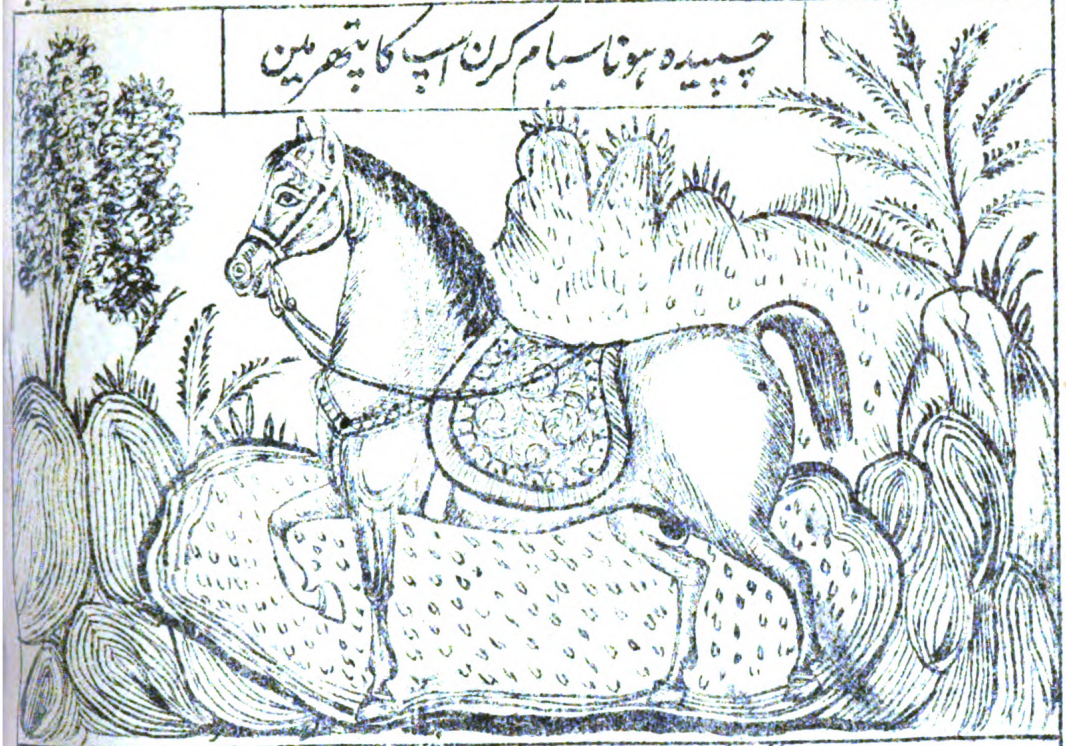

شگوفہ سوم در بیان رسیدن اسپ بشہر ہنس الدیھج

ہوا دور ارجن کا رنج و محن — روانہ ہوا تسکل باد بہار — ملی اور اقلیم با ہین راہ — روانہ ہوئی قرب شہر درون

چھٹا جب گھڑی سنگ سے راہ ور — عقب اُسکے ہی ارجن ہوشمند — قدمبوسی کشن کا تھا خیال — وہان کا تھا ہنس الدیھج اک بادشاہ

سنا اُسنے جسوقت حال ہمند — ہوا جنگ کے واسطے خود سوار — برادر تھے اُس شاہ کے دس جری — بھرائی طبیعت ہوا دل نہال

کیا اپنے قبضے مین دور اہوار — کہ ہفتاد سردار تھے ہمرکاب — سنو حال ہر ایک سردار کا — شجاعت سے تھا دعوی ہر ہری

جدا ہر برادر کا ہی یہ حساب — ہزار اُسپہ متر کی افزون قسم — کہ تھا سب کے ہمراہ سامان جدا

شمار اُنکے فیلون کا لکھے قلم — ہر اک فیل اُنمین سے سرمست تھا — بلندی مین کوہ گران پست تھا

اہا بہ سواران عالی وقار — برابر تھا فیلون سے اُنکا شمار — نبرد آزما لاکھ اسوار تھے — کہین برق سے تیز رفتار تھے

پیادے جو تھے ساتھ بہر کمک — شمار اُنکی تعداد کا ہشت لک — جوان اُسمین ہر ایک تھا نیکنام — رہا عمر بھر ایک عورت سے کام

سوا اسکے اُس شہ کا تھا حکم تیز — لڑائی سے جس شخص نے کی گریز — اُسے دیگ مین تیل کے دونگا جوش — کسی کی سنیگے نہ فریاد گوش

سد جنوا تھا فرزند اُس شاہ کا — تہیہ لڑائی مین چلنے کا تھا — ہوئی حیض سے اُسکی عورت جو پاک — کیا شوق صحبت نے سینے کو چاک

پیالے بھرا اُسکا جام مراد — یہ سمجھا کہ پیدا کریگا فساد — ہوئی اُسکو خلوت مین تھوڑی درنگ — کہ شہوت کا تھا گرم میدان جنگ

بصحبت سے اُسکے یہ فارغ ہوا — نہا دھو کے میدان کی جانب چلا — لیا شنے جب فوج کا جائزا — یہ فرزند اُس شہ کا حاضر نہ تھا

ہوئی آگ غصے کی شعلہ فگن — وہ آتش کہ بھڑنے لگا تن بدن — دیا حکم جلدی سے لاؤ اُسے — ابھی شکل میدان دکھاؤ اُسے

وہ سمجھا کہ ارجن مٹائیگا راج — سوا صلح کے کچھ نہ پایا علاج — وہ حوالہ مخوابہ شاہ تھی — پھری تھی جو قسمت تو گمراہ تھی

وہ باندھے ہوئے جنگ پر تھی کمر — نہ راضی ہوئی حیف اس صلح پر — رہا چار ناچار میدان گرم — زمین سخت غلطوں سے گھوڑوں کے نرم

ہوا قتل اُس شہ کا لشکر تمام — قضا کا تھا میدان میں اہتمام — بد آیا نظر شہ کو انجام کار — عدو سے سوا صلح کا خواستگار

غضبناک تھی جو زن بادشاہ — روانہ ہوئی وہ بحال تباہ — کہا جاکے بھائی سے اسی نیکنام — کیا سارے لشکر کا ارجن نے کام

تھی دوست دشمن کی ہر گز تمیز — ہوئے قتل شوہر کے خویش و عزیز — اگر ہو سکے تو مری داد دے — عوض خون کا جیل کے ارجن سے لے

جو ہلاک تھا اُسکے بھائی کا نام — سبھن سے کیا اپنے اُسنے کلام — لڑوں اُس سے ہرگز گوارا نہیں — مجھے جنگ ارجن کا یارا نہیں

کیا تو نے شوہر کا برباد گھر — مری خاندان پر ہے اسدم نظر — جہاں دل میں آئے وہاں جائیے — یہاں سے اب اُٹھے ہو اٹھ جائیے

یہاں سے بھی جو الا پھری ناامید — وہ غم دل میں اُسکے کہ چہرہ سفید — جو آوارہ ہمت پھرنے لگی — بلاؤں کے لشکر میں گھرنے لگی

بیابان و دریا تھا زیر قدم — عداوت ترقی پہ تھی دمبدم — ہوا اُسکا گنگا پر اک دن گذر — ہوا ناگہاں پانوں پانی میں تر

کنارہ کیا یوں ہوئی تر زبان — گنہگار ناحق ہوئی میں یہان — سنا جبکہ گنگا نے تازہ سخن — ہوئی صاف عورت سے یوں نغمہ زن

گنہگار ہونے کا باعث ہے کیا — جواب اس طرح زن نے اُسکو دیا — جو بھیشم تیامہ تھا تیرا پسر — کیا ملک ہستی سے اُسنے سفر

اُسے تیر ارجن نے کشتہ کیا — بدن سارا زخموں نے خستہ کیا — نہو جبکہ باقی جہان میں ثمر — وہ زن بیدکی ہے نہایت ہی تر

سنا جب گنگا نے زن کا کلام — چلی صاف تیغ زبان بے نیام — کہا اوٹھ جا سے لشکر کے پرے — لگا ایسا ارجن پہ زخم خدنگ

تن زار شش ماہ یہان رہے — غم و رنج کا ایک سامان رہے — وہ عورت تھی گویا عداوت کا گھر — یہی فکر تھی اُسکو شام و سحر

کہ ارجن ہو بحر فنا میں روان — مٹے لوح ہستی سے نام و نشان — اسی آگ میں جل بجھی خاک تھی — شب و روز اس بات کی تاک تھی

وہ آتش ہوئی شعلہ زن اک روز — عداوت میں ارجن کے وہ سینہ سوز — گری آگ میں شوق سے جل گئی — وہ رانگے کے مانند جب گل گئی

دکھایا یہ جلنے نے عورت کو رنگ — نکل آئی آتش سے شکل خدنگ — کیا ترکش پور ارجن میں گھر — کہ اس داستان کی ہے آگے خبر

شگوفہ دوم در بیان چیمیدن اسپ در سنگے

ہوا اسپ اُس شہر سے جب روان — عقب اُسکے تھا ارجن نوجوان

ہوا بیدرت کوہ پر جب گذر — ملا اسپ نے جسم کو سنگ پر — نہ ہرگز ہوا سنگ سے وہ جدا

بہت دل میں حیران ارجن ہوا — نمایاں ہوئی تازہ شان خدا — گیا اُسکے نزدیک یہ دل حزیں

کوئی سحر و افسون نہ اُس سے چلا — وہاں ایک عابد تھا صحرا نشین

مدد کا ہوا اُس سے یہ خواستگار — یہ عابد کی زوجہ ہی پتھر نہیں — یہ جاندار ہے سنگ مرمر نہیں

وہ کہنے پہ عابد کے چلتی نہ تھی — دعائے زبون نے دکھایا یہ رنگ — بنایا ہے انسان سے خالق نے سنگ

نجات اسکی اس صورت سنگ سے — فقط آپ کے ہاتھ ملنے پہ ہے — خدا ساز آئی وہ عورت نظر

نہ دیکھا تھا جو کچھ دیکھایا اُسے — سر کشن کے پاس لایا اُسے — جڈشٹر نے اُسکو بغل مین لیا — جبین مصفا پہ بوسہ دیا
شجاعت سے فرزند کے خوش ہوا — زر و گوہر و لعل و خلعت دیا — سر کشن جی بھی ہوے شادمان — نہایت دل جان سے تھے مہربان
وہ ایسا جسد م ہوا ہوشیار — کیا آپ کو کشن جی پر نثار — پسر کا بھی مرہون احسان ہوا — کہ باعث تھا پا بوسی کشن کا
جڈشٹر سے حاصل صفائی ہوئی — عداوت سے باہم جدائی ہوئی — اُسی وقت حاضر کیا راہوار — کہا سر ہی قدمون پہ تیرے نثار

جمین ہشتم در بیان روانہ شدن ارجن ہمراہ اسپ مقیل بسر پردہ شکوفہ

بجا لاؤن آنکھون سے جو حکم ہو — سربی سمجھتا ہون مین آپ کی
چھٹا اسپ جب قید اسیان سے — روانہ ہوا اسپ شکل صبا
ہوا اتصال اوج اقبال سے — پرستش کی ہر مین ہوئین سب ادا — ہوا فوج پر یکقلم اختیار
ہوا برگھ کیت اسپ کے ہمرکاب — کہ تھا مردم دیدہ آفتاب — جو اکمر دتھا ارجن نامدار
ہنر آزمودہ وہ ساری سپاہ — مہیا تھا ہمراہ اسباب جاہ — فدا کی عنایت سے زیر قلم

شکوفہ اول

سنو جگ کے اسپ کا اب بیان — ہوا ہستنا پور سے وہ روان
مراتب تھے جو کچھ کہ خیرات کے — ادا ہر جگہ ہیر بخوبی ہوے — جو بر بیر تھا اُسکا نور نگاہ
گلستان مین آیا تھا گلگشت کو — کھلا گل وہان جو وہ قصہ سنو — پسند آیا وہ اسپ تیز گام
وہ سمجھی کہ یہ مال ہے باپ کا — خوشی سے اُسے گھر مین پہونچا دیا — ہوا حال معلوم سب یکقلم
نہ تھی آہ انجام کی کچھ خبر — وہ عورت بھی راہی ہوئی اپنے گھر — بسل ارجن کے آنے کا تھا انتظار
لڑائی کا سامان تیار تھا — شجاعت سے جو اپکار تھا — کہ بے آبرو جس سے دریا کی موج
رقم کیا قلم سے ہوا اُنکا شمار — شتاروں سے افزون پیادہ سوار — مقابل ہوا ارجن سپاہیان — لڑائی کی آتش ہوئی شعلہ زن
میانون سے تیغین ہوا کی صفین — شفق گون نظر آیا روے زمین — چمکنے لگے خنجر آبدار — روان ہر طرف خون کی آبشار
خدنگون سے سینے کیے چور چور — اجل خوف سے جان کے دور دور — ہوے چار آئینے صدمے سے جار
بیان کیا کروان گرز کی ضربکا — پتا خود بکتر زرہ کا نہ تھا — پسر کی حمایت کو آیا پدر
جو بر بیر کی اک سہن خوب تھی — رقم ہے کہ آتش سے منسوب تھی — ہزارون چلے مردم پیادہ تین
لگائے جو ارجن نے پانی کے تیر — تو پیدا ہوا ایک ابر مطیر — کیا آگ نے اُسکے پانی کو گرد
جو ارجن ہوا دل مین حیران کار — ثناخوان آتش بنا ایکبار — نہو برق اس طرح میرے لیے
ترحم کی لازم ہے اسمید نظر — نہ پانی پڑے میری امید پر — طبیعت کو پیدا ہے اک اضطراب
جو آتش سے ارجن نے کی التجا — اُسی وقت جلنے سے لشکر بچا — پریشان خاطر ہوا بادشا

ہوا رعد پر طعنہ زن طبل جنگ — معبدل ہوا نغم سے عشرت کا رنگ — سرگشن جی نے جو دیکھا یہ حال — کہا دل مین اپنے یہ کیا یک خیال

کہ بھیجا تھا مین نے محل مین سمند — مری وجہ یہ اُسپر آیا گزند — وہین پان کا ایک بیڑہ لیا — طرف ہر جوان کے اشارہ کیا

کہا کون ہی بزم مین پہلوان — دکھائے ہنر جنگ کے جو یہان — اب ایسا ہی سے ہو طلبگار جنگ — کرے گرم ہی سر دبازار جنگ

سنا پردمن نے پدر کا کلام — کہا قتل ایسال ہی میرا کام — دکھاؤنگا اُسکو مین راہ فنا — ہدف ہی مرے تیر دلدوز کا

جو دیکھون مین اُسکو بتیغ تیز — کرے روح قالب سے اُسکی گریز — پھرے اُسپہ جب خنجر آبدار — کلیجہ جگر سینہ پہلو ہون چار

یہ کہکر جو سُبرے پہ ڈالی نظر — لیا اور ہوا مستعد جنگ پر — کرن کا جو فرزند تھا نامدار — شجاعت کے گلشن مین تازہ بہار

ہوا وہ بھی ہمراہ اُسکے روان — ہتیلی پر رکھے ہوے نقد جان — یہ دونون جوان طالب جنگ تھے — دلون مین لڑائی کے آہنگ تھے

مقابل ہوے آکے ایسال سے — ستارہ گرا اوج اقبال سے — لگا سینۂ پردمن پر خدنگ — کہون کیا کہ فق ہوگیا منہ کا رنگ

رہا تن بدن کا نہ میدان مین ہوش — فرو ہوگیا سب شجاعت کا جوش — گریزان ہوا زرنگہ سے جوان — کیا کشن جی سے یہ قصہ بیان

یہ لایا مین ایسال سے تاب جنگ — پڑا سینہ دوں پہ کاری خدنگ — سُنا کشن نے پردمن کا جو حال — وہ غصہ ہوے صورت برق لال

کیا اُسکے سینے کو گھایون سے چور — غضبناک لوہے کہ اے بے شعور — یہ میدان نہین گھر ہی اے بچیا — کھلونا لڑائی کو سمجھا ہی کیا

یہان کچھ بٹھائی تو بیٹھی نہین — کہین تیغ ہی اور خنجر کہین — جو آیا نظر بھیم کو حال زار — بغل مین لیا کشن کو ایکبار

غضبناک تھے اُنکو دھیرا کیا — خوشامد سے سب دور غصہ کیا — خلاصہ جو ٹھہرا وہ برہم مزاج — کہا بھیم نے قتل کرتا ہون آج

ہوا آکے ایسال سے روبرو — اوچھلنے لگا رزنگہ مین لہو — مگر بھیم اُس سے نہ سر پر ہوا — وہین دفتر ہوش ابتر ہوا

برابر لگے اس طرح کے خدنگ — اوڑا شکل غنچا جو پھر کا رنگ — پڑا تفرقہ ہوش مین یکقلم — یقین تھا کہ دیکھے وہ راہ عدم

سری کشن جی کو نہ آئی جو تاب — عوض اُسکے دینے لگے یہ جواب — ہوا اسقدر تیر باران کا زور — زمین و زمان مین پڑا ایک شور

عاشائیون کے جگر شق ہوے — جوانون کے بھی رنگ رخ فق ہوے — شجاعت مین ایسال تھا لاجواب — کہ افلاک پر جسطرح آفتاب

ہوئے کیا کہ اپنے بھی گنوا وہ حال — بہلبان کو پیدا ہوا اک ملال — محل مین جو بیہوش لایا اُنھین — کوئی نخلہ بھی سونگھا یا اُنھین

ہی بہتری کچھ ہوے ہوشیار — تڑپنے سے ٹھہرا دل بیقرار — کہا ست بھامہ نے تب یہ سخن — بری تھا قصور اُنسے وہ پردمن

ہوا آپ کا جائیہ ہوش چاک — اگر دل گیا ہو لڑائی سے تاک — تو ایسال سے مین کرون کارزار

ہنر بھی تھے اُسکو زمانے کے یاد — ہوا آکے ایسال سے جنگجو — چلے خوب سے اسلحہ دوبدو

ہر اک سمت تحسین کا تھا شور و غل — کیے ایسے ایسال پر اسنے وار — ہٹا صاف میدان سے پانی قرار

کیا چاہا کہ لے بڑھ کے راہ گریز — نہ باقی رہے دل کو تاب ستیز — ہوا وہ نہ نیچے سے اسکے رہا — کوئی فن نہ شمشیر زن سے چلا

پھرے دونون باہم جو میدان سے — بڑے احتشام و بڑی شان سے — ہوا ناگہان اُس جگہ پر گذر — جہان بھیم سے لڑ رہا تھا بیر
ہوئی انعرض یہ بھی موقون جنگ — چمن پنجم در بیان روانہ شدن راجہ جونباس نجد مت جدشٹر — نہ باقی رہی دشمنی کی اومنگ
جو باہم ہوئی صورت آشتی — ہوئی شہر مین ایک تازہ خوشی — جو ہو وصف سامان حشمت رقم — بھرے تیغ کا دم زبان قلم
ترقی پہ وہ صورت اوج تھی — قلمبند دس چھونہی فوج تھی — صفت اور گھوڑون کی کیا ہو بیان — فقط ایک ہی اسپ سے ہے عیان
کہ جسکے جلو مین وہ سامان تھا — ترک شان سے چرخ حیران تھا — کرون اور کیا ہاتھیون کا شمار — سفید انمین یکرنگ تھے دس ہزار
صفت لکھے اُس قلعہ کی کلک کیا — وہ رفعت فلک شرم سے دھنس گیا — ہزارون مین ہی ایک حصہ بیان — جگہ مختصر مین صفت کی کہان
وہ تھا ہفت اقلیم مین انتخاب — نہ تھا جسکا روے زمین پہ جواب — وہان رنج و غم اور فسق و فجور — عذاب و ثواب و گنہ جملہ دور
نظر مین تو ہی شاہد انتخاب — دیا طول کو مختصر نے جواب — ہوا شاد اُسکا دل درد مند — ہوا شاہ جدشٹر کی خدمت مین آیا سمند
تحائف لیے وہ شہ جونباس — جدشٹر کے پاس — خزانے لیے فوج ہمراہ تھی — وہ کثرت کہ مسدود ہر راہ تھی
جدشٹر نے عزت سے شہ کو لیا — محل مین محل رونق افزا ہوے — حرم دونون نظرون کے آگاہ ہوے
دل و جان سے اُسپر فدا دریدی — تواضع تھی ہر ایک مہمان کی — دیا رہنے کو بادشاہی مکان — قلم کیا کرے وصف محفل بیان

چمن ششم در بیان آمدن سر کیرشن از دوارکا

فلک نے یہ سامان نہ دیکھا کبھی — ہوے رونق افزا وہان کرشن جنید — جو حسب الطلب بھیم لایا انھین — مسیر نہ آیا یہ جاب کبھی
جدشٹر کو جب ہاتھ آیا سمند — جو فرزند و زن اُنکے ہمراہ تھے — خوشی مین گذرتے تھے وہ روز و شب — جگہ آنکھ پر دی بٹھایا انھین
ہوئی بزم مین تازہ رونق دوبالا — وہ حسرت کہ بس تھم رہا آسمان — نہ کیون شاہد عیش کو بھی ہو ناز — خوشی کا ہر اک سمت سامان و ساز
جہان اس طرح کے ہون مہمان جمع — نہ کیونکر خوشی کا ہو سامان جمع — تصور کرے جو کہ وہم و خیال — کہین اُس سے بڑھ کر وہان کا تھا حال

چمن ہفتم در بیان آمدن ایسال در مجلس جگ

یگانہ ہستنا پور مین جب کھلا — بندھا ہر روش اک خوشی کا سمان — کھلے چار سو شہر مین باب عیش — ہر اک کوچہ رشک گلستان بنا
محلہ ہر اک رشک باغ جنان — ارم چھپ رہا ہی اسی داغ مین — خوشی کی وہ مجلس تھی آراستہ — مہیا ہر اک سمت اسباب عیش
یہ رونق کہان خلد کے باغ مین — محل مین وہ شبدیز کو لیگئے — محل مین لیجانے کا تھا سبب — نہ تھا رنج و غم کو وہان راستہ
کہا کشن نے اُس گھڑی دھوم سے — بلا شک وہ پتلا تھا جنجال کا — وہ بھائی کا اپنے طلبگار خون — مشرف ہون دیدار سے اسکے سب
کہ ایسال بھائی تھا جو سال کا — وہ بھائی کا اپنے طلبگار خون — بھرا دل مین اسطرح مکر و فسون
جو آیا وہان صورت میہمان — نہ تھا دشمنی پر کسیکو گمان — مگر دل مین تھا اُنکے بغض و کینہ کمال — نہان درد پہلو مین چہرہ بگاڑ
جدشٹر سے شکل نظر پھر گیا — وہ گھوڑا بلا مین وہان گھر گیا — نہان تھی عداوت ہوئی آشکار — لیا دھوم سے چھین وہ راسوار

تماشائی سب دل مین حیران تھے — خدا جانے کا ہیکے انسان تھے — زمین اُس جگہ کی بدل تنگ تھی — بلا تھی قیامت تھی یا جنگ تھی

زمین سے اُسے بھیم نے ناگہان — اُٹھا لیگیا جانب آسمان — کیا سر پہ سو بار اُسکو نثار — نظر آئی چرخی کی تازہ بہار

بنا آپ سے اُسکو ہالہ کیا — خلاصہ زمین پر حوالہ کیا — زمین پر سے اُٹھا سنبھل کر دلیر — سر بھیم پر آیا مانند شیر

جو گذرا تھا اُسپر دکھایا اُسے — اُٹھا کر زمین پر پٹھایا اُسے — کیا نوجوان نے یہ پھر تازہ کام — وہان تھے جو ہاتھی فلک احتشام

اُٹھایا اُنھین مین سے اک فیل کو — لگایا بقوت سر بھیم پر — اُدھر بھیم کی تیز دستی سنو — لیا گیند کی طرح سے فیل کو

مقابل کی جانب روانہ کیا — نشانہ بنا تھا نشانہ کیا — نہ تھا دل مین اُسکے ذرا اضطراب — دیے مار ترکی کے ترکی جواب

جنگ کرنا بھیم کا فرزند جونباس کے ساتھ

برابر سے دونون طرفون سے وار — بدن پر نمایان تھے زخمون کے ہار — برابر فن جنگ دونون کو یاد — لڑائی کا یہ گھر وہ اصل فساد

کسی طرح باہم نہ وہ بند تھے — بہم ایک سے ایک وہ چند تھے — ہوئی اسقدر کثرت ہشت و مشت — شکستہ ہوے فرق و پہلو و پشت

لڑے اسقدر دست و پا شل ہوے — غرض داؤ کشتی کے مہمل ہوے — قلم لکھے اب قصہ جونباس — کہ تھا اس جوان دلاور کے پاس

ہوئی فوج ہاتھوں سے اُسکے تباہ — کسیکو ملی بھاگنے کی نہ راہ — قیامت وہ برپا ہوئی آن مین — نظر آئی ظلمات میدان مین
ارابہ سواران و فوج گران — لڑائی کو بھیجے سو آسمان — ہنرمند و پرزور تھا یہ جوان — ہوئی سب ہوائی سپہ رائیگان
شکست ایک لڑکے نے دی فوج کو — ملایا دہین خاک مین اوج کو — عدو کی نہ تدبیر کوئی چلی — ہوئی بند مکر و فسون کی گلی
مٹا فوج دشمن کا نام و نشان — ہوا سے جو آیا ادھر ایکبار — دیا بھیم کو کوہ پر راہوار
جو راجہ کو حاصل ہوئی یہ شکست — گئے پھول ہر رنگ گل پاودست — پھر آہستہ کی لڑائی کو فوج — تلاطم مین جس سے پڑے فوج فوج
جو بیٹا کرن کا تھا اُس کوہ پر — پڑی فوج دشمن پہ ناگہ نظر — قلم کیا کرے حال میدان بیان — بندھا مجلس رزم مین اک سمان
کیا دم مین فوج ہراول کو صاف — ہوا قتل سب لشکر بے خلاف — قیامت کا اس دم ہوا کشت و خون — زمین رنگ خون سے ہوئی لالہ گون
بیان کیا کروں حالت جو نباہ — پریشان خاطر تھے دل مین اداس — یہ فرزند بجلی سے چالاک تھا
چڑھائی لڑائی پہ وہ آستین — کہ اکجا کیا آسمان و زمین — کمان سے روانہ کیے پانچ تیر — نشانہ بنا وہ شہ بے نظیر
لگے سینہ و دل پہ زخم خدنگ — اوڑا طائر ہوش پھرے کار رنگ — دلاور تو تھا ہی وہ طفل جوان — مروت کا بھی اُسکے اب ہو بیان
جو وہ شاہ بیہوش آیا نظر — ترحم ذرا آگیا حال پر — ہوا خواہ کی طرح دل منتشر — وہ جھلتا تھا دامن خاطر
یہ تھے یکقلم لب پہ حرف دعا — افاقہ ہو حاصل اسے ای خدا — کہین آئے یہ جامہ ہوش مین — شراب مروت ہی اب جوش مین
جو مضبوط تھا رشتہ زندگی — ہوئی دو گھڑی دیر مین بہتری — ہوئین نوجوان سے جو آنکھین دوچار — اس احسان سے دل ہوا شرمسار
مروت شجاعت کا بھرتا تھا دم — کہا ای جوانمرد و اہل کرم — تری اس شجاعت پہ مرتا ہون مین — محبت مروت پہ مرتا ہون مین
مین اس لطف و احسان کا ہون سزاوار — وہ گھوڑا تو کیا جان تک ہی نثار — ملی صلح کو اس جگہ آبرو
قلم لکھے اب حال فرزند شاہ — لڑائی کی تھی بھیم سے اسکو چاہ — نعل گیر باہم ہوئے جنگجو — شجاعت سخا و مروت نثار
وہ قوت وہ طاقت وہ زور و شباب — نہ شیر ژیان لائے پنجے کی تاب — سمگ شہ کا فرزند تھا نامدار — ہوا ناگہان بھیم کے سد راہ
کہا بھیم سے اب ہی جاتا کہان — یہی رزمگہ ہی ٹھہر جا یہان — سمجھتا تھا وہ کوہ کو مثل کاہ — قضا کھینچ لائی ہی تجکو یہان
یہ کہکر رہا بے سے اوتر ادھیر — اُٹھائی نظر بھیم پر مثل شیر — پیادہ ہی کیون ہی سواری کہان — دل و جان سے آمادہ کارزار
ہوے گوش زد بھیم کے یہ کلام — کہا چپ ہو لڑکے زبان منہ مین تھام — پیادہ ہوا جب کہ یہ شہسوار — اُٹھانی پڑیگی مصیبت گری
کھلونا لڑائی کو سمجھا ہی تو — ابھی گھر مین جا بیٹھ لڑکا ہی تو — یہ چھوٹا سا منہ اور باتین بڑی — تماشے کی ہی عمر کہ سیر باغ
جو تلوار کے پھل نظر آئینگے — یہ دیدے ہو مین بند کھلجائینگے — دبستان سے محل نہین ہی فراغ — ہوے قافیے پہلوانون کے تنگ
کروں حرب کے وصف مین کیا رقم — اگر کوہ ہوتا نہ رکتا قدم — مجا الغرض گرز بازی کا رنگ — ہوے خون چکان دو تن مین بہ گئے

رسالے سواروں کے باغرور و شان | وہ فیلوں کے حلقے تھے گردون نشان | نزک حشتشام اس طرح جسکا نام | پیادون کا تھا اک طرف اہتمام
عقب اسکے اک اسپ تھا سیام کرن | سراپا بنا حسن کا سیام کرن | پریزاد اور مرغ مین مرغ نگاہ | فلک سیر مانند خورشید و ماہ

تصویر سیام کرن اسپ کی فوج کے ساتھ اور آنا ایک نہر نقرئی پر

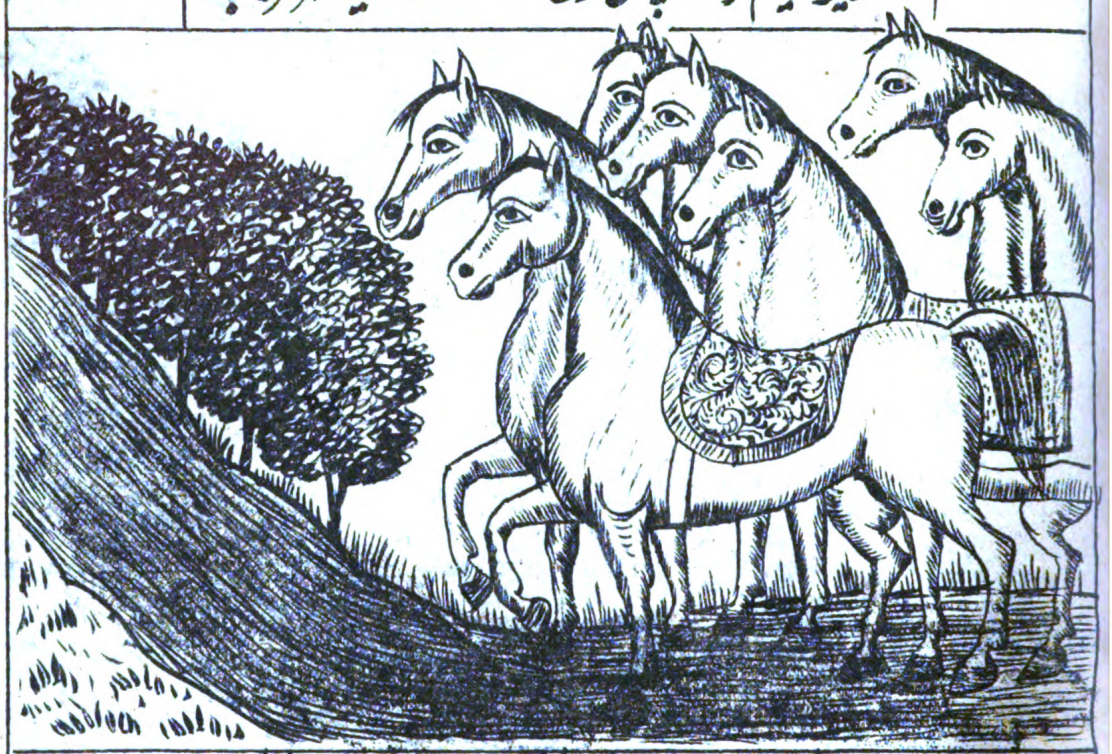

زمین پر نہ رکھتا تھا ہرگز قدم | روانی مین وہ نیشون کا قلم | حفاظت سے لائی سپہ نہر پر | بصد حشتشام و بصد کر و فر
بدن پر ملا صندل و مشکناب | وہ خوشبو کہ تھا پانی پانی گلاب | وہ رنگولہ ہائے جواہر نگار | پڑی اُسکی گردن مین جو آشکار
چپ و راست وہ مجمع سیم و زر | جلاتے ہوے عنبر و عود کو | جو اُس نہر پر لائے قصہ سنو
ہر اک فن مین تھا اُستاد وہ بیگھ برن | ہوا دیکھکر شاد وہ بیگھ برن | اُسے دیو کے شعبدے یاد تھے | جو شاگرد تھے اُسکے اُستاد تھے
کیا ابر و برق و ہوا آشکار | زمانہ ہوا یک بیک تیرہ تار | سیاہی وہ ظلمات کی چھا گئی | بلا حشر کی فوج پر آگئی
نگہبان جو گھوڑے کے تھے ہمرکاب | پریشان ہوے وہ بحال خراب | کھڑوکہ کافر زندتھا دیو زاد | طلسم اُسکو لاکھون طرح کرتے یاد
وہ گھوڑے کو لیکر ہوا ہو گیا | رہا وہ ہوا پر ہوا ہو گیا | جب اندر کو یہ حال ثابت ہوا | کہ گھوڑا جڈ شتر کے ہی جگ کا
شجاعت پہ بڑکے کے تھا مدح خواں | نمایان ہوئی بارش گل فشان | ہوے دیوتون کے بھی دل باغ باغ | کھڑوکہ کا روشن رہے یہ چراغ

جھیم چہارم در بیان جنگ راجہ جونباس با بھیم وغیرہ

جو والی تھا اُس شہر کا جونباس | ہوا سخت حیران وہ آئینہ دار | گئی یہ خبر ناگہان اُسکے پاس
ہوا پر کوئی لیگیا را ہوار | خدا جانے نازل ہوئی کیا بلا | کسیکا نہ زور اُس عیان سے چلا

رہے درمیان پردۂ تیغ تیز — زمانے کی ہولذ توں سے گریز — زمین غیرت بستر خواب ہو — مہیا عبادت کا اسباب ہو
پھر آئے جو ملکوں سے وہ راسوار — تو ہو جگ کی بزم کا پھر قرار — برہمن ہنرمند و اہل علوم — رہے بزم مین جگ کی آنکے دھوم
غرض جس طرح حکم ہے وید کا — سر و چشم سے لائین اُسکو بجا — بہ آئین شایستہ ہوا اختتام — رہے چشمۂ فیض جاری مدام
جدشٹر نے جبدم سنے یہ کلام — کہا اسکا دشوار ہے انتظام — نہ زر اسقدر ہے خزانے مین بند — نہ اصطبل مین اس روش کا سمند
برادر بھی ہین غم سے اندوہگین — سرکیشن بھی اس جگہ پر نہین — ملی سلطنت ہند کی اُنکی وجہ — ظفر دشمنون پر ملی اُنکی راہ
کہان تک کہون وصف مین کشن کا — فتوحات غیبی سے دامن بھرا — وہ رونق فزا اپنے گھر مین ہین اب — وہ چاہین مہیا ہو اسباب سب
جدشٹر سے یون بھیم گویا ہوا — تردد عبث ہے سرکیشن کا — وہ موجود ہر لحظہ ہر آن ہین — وہ حاضر وہ غائب نگہبان ہین
مگر جا ہے اسپ جس رنگ کا — نشان دے کوئی اُسکا محکوذرا — ابھی صورت برق جاتا ہون مین — بفضل خدا اُسکو لاتا ہون مین

چمن دوم دربیان نشان دادن بیاس اسپ یاگ کرن را

قلم دے نشان جگ کے اسپ کا — روانہ ہوتا بھیم نے ورآزما
بیاس نکو کارنے دی خبر — نظر اسقدر مال وزر پر نہ کی
انھین بھی یا ایک راجہ نے تھا — کہ وہ مال راجہ کی خیرات ہے
برہمن کے جھوڑے ہوئے مال پر — زمین پر جو کچھ ہے وہ ہے شاہ کا
پرہرام نے بست و یک مرتبا — تامل نکر اسمین اے نکتہ چین
نشان وہ ہوئے اسپ کے بھی بیاس — شجاعت مین ہر نوجوان انتخاب
ہوا سے ہمسری وہ نوع گران — شجاعت مین وہ شہ بھی ہے بے نظیر
جدشٹر بہر حال راضی ہوا — فن جنگ مین بادشا برکیت
کھڑوکہ کا بھی نگہ بان اک پسر — جیو ورست اُنکے سپاہ عظیم
سمند سیہ رنگ کا دھیان تھا — کہ وہ جگ کا پہلا سامان تھا

چمن سوم دربیان رفتن بھیم سین وغیرہ برائے اسپ

نشان دے تھے اس اسپ کے جو بیاس — نہ تھا خوف اصلا دل بھیم مین
مسلط ہوا کوہ پر قرب شہر — کہ جس سے خجالت زدہ تھا بہشت
گئی اُسکی ہر ایک باغ جنان — زمین پر وہ اقلیم باغ ارم
زمین سرسبز رشک عرش بریں — نہ ڈاکے کی دہشت نہ چوری کا ڈر
توانگر سے بہتر دہان کے فقیر — کہ فوج عظیم آئی ناگہ نظر

چلے جانب کشور جو بناس — گذر جب ہوا شہ کی اقلیم مین — کہ وہ جگ کا پہلا سامان تھا
روان تھی وہان ایک چاندی کی نہر — وہ اقلیم وہ تھی لطافت سرشت
محلے بنے غیرت گلستان — قلم کیا کرے وصف اُسکے رقم
وہ آباد خلد برین سے کہین — مصفا تھے بازار دلچسپ گھر
نجاست مین مسک بھی تھے بے نظیر — تماشائی یہ تھا سر کوہ پر

بیان چاردہم از چمنستان سواد ہندوستان یعنی اسمید پرب و درین پرب دو ہزار سہ صد شلوک ست

چمن اول در بیان ترغیب دادن بیاس راجہ جدشٹر را برائے اسمید جگ

پری سے کہین جگ مین تیز ہی — بری اُس سے ہی آتش و خاک و آب — ہوا سے بنا برق کا ہی جواب
ملی اُنکو دنیا سے دون سے نجات — برسنے لگا ہر طرف ابر غم — ہوا طفل و پیر و جوان کو الم
بہ آئین شاہان سب ادا — بیاس آئے اکدن جدشٹر کے پاس — پہ کشتون کے غم سے نہایت اداس
اسی طرح ہی کاروبار جہان — کہ تم بھی اسمید کا انتظام — سری رام نے بھی کیا ہی یہ کام
غم و درد سب دل سے دھو جائینگے — ثواب عظیم اس سے ہوگا حصول — مگر اسکا سامان ہی حد سے طول
کہ اس جگ مین وہ سزاوار ہی — بجا م و رسن سے نہوا سکو کام — جدھر چاہے راہی ہو وہ تیز گام
چہ و راست اُسکے ہون دس دس ہزار — قلم لکھے تفصیل خیرات کی — نشان چاہیے دنیا ہر بات کی
تو کثرت زر نقد کی ہو کمال — فلک اوج ہو ایک فیل بلند — بُراق طلائی سے زینت پسند
شمار اُنکا لکھا قلم نے ہزار — مطلا ہون سینگ سیمین ہر ایک کے — سُنڈھے ہون سُم اُنکے زر و سیم سے
کر آئے سمان کہکشان کا نظر — ارابہ مرصع ہو اک زر نگار — لگے جسمین ہون باد رفتار چار
مقرر ہو ساتھ اُسکے فوج و سپاہ — بہت نامدار اُسکے ہون ہمرکاب — ستارون مین جس طرح سے ماہتاب
وہ وے سب کے نام و نشان کی خبر — رقم اُسپہ ہو اُسکے راجہ کا نام — بیان فوج و لشکر کا ہو اختتام
وہ جاکر کی صورت ہو جانور ادھر — اطاعت سے جوشہ کریگا گریز — بپا ہوگا ہنگامۂ رستخیز
صفائی کے پھیرینگے وہ اُسپہ ہاتھ — وہ گھوڑا کے پول و سرگین جہان — اسی طرح اسباب سے پھر وہان
کرے ہوم پوجا وہی جا بجا — جو راجہ کرے جگ کی ابتدا — رہے ساتھ رانی کے وہ اکیجا

کیا آزمایش میں ہر چند تنگ — نہ چھوڑا مگر شاہ نے اپنا ڈھنگ — زر و مال عابد نے سب دے دیا — یہانتک کہ خالی خزانہ کیا

نہ آئی ذرا شہ کی ابرو پہ چین — وہی اُسکی خدمت رہی دلنشین — ارا بے پہ اک دن ہوا جو سوار — وہ رانی وہ راجہ بنے راہوار

اُتو جسم کو روز سے ایسا کیا — کہ دریا لہو کا بدن سے بہا — ہوا خوش غرض عابد خوش نہاد — وہ سمجھا یہی اصل الاعتقاد

کف دست ہر زخم جسم پر جو ملا — وہ جاتے رہے زخم سب برملا — نکلا لازبان سے یہ اُسنے سخن — کہ ہوگا نبیرہ ترا برہمن

ہر اک بات حکیم کی ہی لاجواب — خدا نے جسے دی ہو نیت بخیر — کرے نثر میں جملہ تفصیل سر

ساتک پرب تمام ہوا

ہزاروں پھنسے دام گیسو مین دل — زمانہ محبت مین ہی پا بگل — بھرا سر مین ہی حسن کا جو غرور — ہر اک نوجوان سے سہے دو دو ہور
یہ دیکھا گئی مادہ گاؤن کے پاس — گلے مین پڑا حسن کا تھا لباس — سراپا مین زیور جڑاؤ سجا — کر شمہ فسانہ ناز و عشوہ ادا
یہ چاہا کرے اُس جگہ پر قیام — ہوئی اسکی صحبت انھین ناگوار — لگائے زبان سے دُر شاہوار
ہمین تیری صحبت گوارا نہین — جو دنیا نے پائی جائے قیام — ہوئی بالجابت وہ یون ہمکلام
دل زار میرا کہین شاد ہو — تنفر ہی کیون مجھسے ارشاد ہو — دیا مادہ گاؤن نے اُسکو جواب — کہ بیشک ہی تو حسن مین لاجواب
مگر تجکو اک جا نہین ہی قرار — اسی وجہ ساتھ ہوا اعتبار — سوا اسکے غرہ بھی ہی حُسن پر — نہین نیک و بد پر ہی تجکو نظر
جہان دل مین آتا ہی رہتی ہی تو — نہین تجکو ہی خواہش آرزو — ہوے گو ہر گوش جب یہ سخن — ہوا دل مین دنیا کے رنج و محن
کہا میرے مرتاض مین خاکسار — ہزارون دل و جان سے مجھپر نثار — مری چاہ کرتے ہین بر نا و پیر — خدا مجھپہ مین بادشاہ و فقیر
مری وجہ ہر شخص کی قدر ہی — اگر ماہ نو بھی ہی تو بدر ہی — جو محروم اس جا سے پھر جاؤنگی — یہ عزت کسی جا نہ پھر پاؤنگی
سنے مادہ گاؤن نے جب یہ کلام — ہوا مشورے کا بہم اہتمام — ملی بول ہر سر گین مین دنیا کو جا

چمن شانزدہم در بیان اختتام ساتک پرب

علم اردو سراب یہ اچھا نہین — خلاصہ یہ حاصل ہوا مدعا — بہت طول باتین یہ زیبا نہین
جو مضمون تھے رنگین رقم ہو چکے — جو مطلب تھے زیب قلم ہو چکے — اب آگے ہی صد قون کی صورت رقم — کرے کیا اُسے نظم اپنی قلم
لکھا یہ بھی مضمون ہی کچھ جدا — کہ رہنے سے روزون کے ہی فائدہ — زمین کا ہی دنیا نہایت ثواب — طلا کا ہی افزون کچھ اس سے حساب
یہ غلہ بھی دینا براہ خدا — پس مرگ ہی بخشتا فائدہ — بزرگی بہت گاے کی ہی رقم — صفت مین ہی قاصر زبان قلم
ہر اب سے اس گاے کا دان ہی — نہین اجر کا اسکے پایان ہی — اسی سے ہین خوش تکقلم دیوتا — بر آیا اسی سے ہر اک مدعا
کیا شکلپ جنے اک گاے کا — جہان مین جو تھا اُسنے سب کچھ دیا — کہ بے گھی کے ہوتا نہین کوئی کام — کہ ہی جگ مین صرف اُسکا مدام
رہی ہے ہمین پیدا ہوے گا و نر — بھرے فائدے انمین ہین بیشمر — جو وہ کشتکاری کے آتے ہین کام — کہ غلے سے دنیا کا ہی انتظام
ل و مسجد و حوض و مہمان سرا — بنائے جو دنیا مین راہ خدا — برہمن کو دے کچھ نہین اشتباہ
واب اُسکا حاصل ہو بعد فنا — بہ تفصیل ہی نثر مین سب لکھا — مشرح عیان ہی حرام و حلال
عاب ہی چارون برن کا طریق — کہ ہی نظم کو اُسکے موزون سے ضیق — کیا خوب اولاد کا انفصال — مشرح ہی تقسیم ترکہ کا حال
یسی کئی طرح کے ہین بیان — ہر اک قوم کی ہی جدا داستان — یہ حالات قصے ہین طومار مین — رقم نظم مین ہون سو بیکار مین
چھ اسمین نہین صورت بزم و رزم — کیا اس سبب سے نہ موزون کا عزم — کیا اُسنے اس بات کا اہتمام
ہ کوسک تھا اک راجہ نامدار — رکھیشر پرستی تھا اُسکا شعار — جیون اک کھشتر تھا عالی مقام — بتعظیم پیش آیا وہ بادشاہ

ہزاروں چنے باغ جنت سے پھول — سراپا ہوا دل کا مطلب حصول — جو پھولوں سے دامن ہا گلستان — ہوا شمل باد بہاری روان

ہوا ایک جنگل مین ناگہ گذر — بھرا تھا گاؤن سے جو وہ سر بسر — نظر آئے دو ایک مرد ایک سان — یہی تھے زبانون پر انکے سخن

کہ جو شخص لاتا ہی دہن مین پھول — اسے دیکھکر دل ہوے ہین ملول — جو آیا یہان سخت بیباک ہی — رہے دور سایہ کہ ناپاک ہی

ہوا گوش زد اُسکے جب یہ سخن — کیا پانی پانی حیا نے بدن — ہوا کونسا مجھسے سرزد گناہ — کہ ہی قہر آمیز اُنکی نگاہ

ہین ان صورتون سے نہین آشنا — خدا جانے گندھرب ہین یا بلا — جو آگے گیا تو پھر آئے نظر — کہ چھ شخص ہین اور بھی جلوہ گر

وہ چوسر کا اس جا مچا ہی ہے رنگ — طلائی ہین پانسے عجب اُنکا ڈھنگ — نظر آیا اُن سب کو جو یہ جوان — کیا اُن سبھون نے یہ باہم بیان

چلین ہم جو اسپین راہ دخل — پڑے عقل مین بیگمان کچھ خلل — جو پیش آیا ہی اس جوان کو فریب — وہی ہو عوض اُسکے ہمکو نصیب

یہ سُنکر دل اُسکا پریشان ہوا — وہ ہمشکل آئینہ حیران ہوا — جو پہونچا زن برہمن کے وہ پاس — دیے پھول جب جنبش ہوئی بیقیاس

برہمن بھی شاگرد سے خوش ہوا — لیے لب زبان سے سخن یہ کہا — کہ رستے مین آیا تجھے جو نظر — کہا اسنے اے مرشد ذی ہنر

لیے ایک صحرا مین تھے مردوزن — زبانون پر انکی مرا نام تھا — کہ چوسر مین مشغول تھے سب وہان

جو چھ آدمی تھے جدا جلوہ گر — وہ سوہم تھے چھ ہی یہ مجکو خبر — کہ ہین روز و شب دونون وہ مرد و زن

کیے تیری جانب جو سب نے کلام — خطا تجھسے سرزد ہوئی نیکنام — نہین خالی اس سے کوئی آدمی

چھپایا نہ مجھسے اگر تو یہ بات — تو ملتی اُسی دم گنہ سے نجات — رہا اس طرح حافظ آبرو

گلے سے لگایا ہوا شاد کام — زبان سے ہی جسکے یہ حکیم کے کلام — کہ شاگرد جسدم قضا سے ہوا

چمن پانزدہم در بیان بزرگی لوک مادہ کاوان

ورق دعوی بوستانی کرے — معانی سے پیدا ہو وہ رنگ و بو

فضاے چمن کی دکھائین بہار — یہ دنیا ہی اک خنک خوش جمال

صنوبر مین بادام کے دو ثمر — دم تیغ بُران ہی ابرو سے بند

دل و جان سے ہی تیر گردون نشان — دو نالی کہون ناک کو ہی بجا

بھرا برگ گل کا ہی نوٹھون مین رنگ — تصدق ہی دانتون پہ سلک گہر

عیان عکس نیلم کا یاقوت پر — وہ زلف سیہ غیرت مشکناب

مصفا گلو مطلع نور ہی — فدا ایک عالم ہی اس حسن پر

کہ تا پاس بیگانہ آنے نہ پاے — کوئی ہاتھ ہرگز لگانے نہ پاے — کیا سحر و افسون سے یہ اُسنے کام — حفاظت کا اس طرح تھا اہتمام

کہ آیا وہان اندر خوش جمال — وہ رشک ماہ کا جسکو ہیکل کمال — جو پہونچا قریب زن گلعذار — رہ سمجھی کہ ہی کوئی زنار دار

یہ چاہا کہ تعظیم لائے بجا — بدن مین کیا یہ محافظ نے کام — کہ زائل ہوئی اُسکی قوت تمام

نہ تھی طاقت جنبش دست و پا — بنی آئینہ دل کو سکتا ہوا — کہا اُس سے اندر نے اے گلعذار — ترے حسن پر ہی مرا دل نثار

خزان اس چمن کی ہی ہر دم بہار — رہے کچھ دنون یہ نہین اعتبار — غرور اسپہ اس درجہ بیکار ہی — دل و جان سے بندہ خریدار ہی

ترے وصل کی ہی تمنا مجھے — نہین ہی تکبر سے پروا تجھے — مضایقہ تھا جو وہ زن خوش جمال — یہ چاہا کہ کچھ دے جواب سوال

زبان نے ذرا منھ مین یاری نہ دی — وہ چپ شکل تصویر آسا رہی — جو اندر نے عورت کا دیکھا یہ حال — ہوئی دل کو معلوم دشت کمال

کہا دل مین یہ زن ہی پرہیزگار — جواب سخن بھی ہوا ناگوار — خفا ہوکے مجکو نہ دے بددعا — بڑا دل کو پیدا ہوا اندعا

شکم مین وہ شاگرد تھا جو نہان — وہ سمجھا کہ اندر ہی یہ بیگمان — شکم سے نکل کر ہوا آشکار — کہا واہ اے اندر بدشعار

بنا دیوتون کا ہی تو بادشاہ — پہ نہ آئی ایسی ضلالت کی راہ — تجھے دی تھی گو تم نے اسکی سزا — نچھوٹا مگر دل سے اُسکا مزا

یہ سمجھا کہ از بس ہی نادان تو — عبث دیگا اس تا مین جان تو — کہین آبرو پر نہ پانی پھرے — بلاؤن مین تو اس سبب سے گھرے

جو چاہو ن ابھی دون تجھے بددعا — نہین ہی مگر حکم اُستاد کا — اگر پاس عزت کا منظور ہو — نہ آجائے اُستاد کا فور ہو

نہ سرزد ہو پھر اس طرح کی خطا — مناسب ہی ترک ایسے اعمال کا — سُنے راجہ اندر نے جب یہ سخن — روانہ ہوا جلد سوے وطن

کہ ناگاہ آپہونچا وہ برہمن — سنے اُسنے گذرے ہوے یہ سخن — کیا خوب شاگرد نے جب بیان — کہ اس طرح احوال گذرا یہان

یہ کہکر کیا پھر کرحا ضر ہی زن — نہین اسمین اصلا کوئی بدچلن — مرا رہنا اس گھر مین دشوار ہی — عبادت سے دل کو سروکار ہی

مجھے اس بلا سے رہا کیجیے — یہ عہدہ کسی اور کو دیجیے — غرض برہمن سے وہ رخصت ہوا — روانہ براہ عبادت ہوا

جو کچھ دن ہوے اس طرح پر بسر — بہن اور تھی اسکی اک نیک عمر — سراپا بھرا تھا سراپا مین نور

خدا داد حاصل یہ تھا اختیار — ہوا پھول سر سے جو اُسکے جدا — زن برہمن تھی جہان وہ گرا

جو خوشبو مین وہ پھول تھا بے نظیر — زن برہمن کے ہوا دلپذیر — کہ اتنے مین وہ بھی جو آئی وہان

ہوئی شکل بلبل کے وہ نغمہ زن — جو یہ گل پسند آیا ہی اے بہن — ابھی بھیجدون اسکے پھول اسکے ہاتھ

بہن کا سُنا جو بہن نے کلام — نہایت طبیعت ہوئی شادکام — تو شاگرد کردو کوئی میرے ساتھ — بلایا اُسی وقت حاضر ہوا

لیا زن نے پھولون کا اُسسے سوال — کہ ہین باغ جنت مین اسکے نہال — وہ شاگرد بولا کہ جاتا ہون مین — ابھی باغ جنت سے لاتا ہون مین

وہ قوت خدا نے عطا کی ہی آج — نہین راہبر کی مجھے احتیاج — یہ کہکر ہوا سوے جنت روان — ہوئی راہ طے اور پہونچا وہان

جدشٹر کا حاصل ہوا مدعا | یہ احوال سُنکر پھر اُسنے کہا | اب ارشاد ہو مجھسے حال زنان | مفصل ہو خاصیتوں کا بیان
زبان سے ہی بھیکم کے یہ داستان | کیا مجھسے نارد نے اک دن بیان | ملی راستے میں اُنھیں اک پری | ہر اک عیب سے جسکی اُسکا بری
کیا نارد خوش بیان نے سوال | کہ ہی کیا زنون کی طبیعت کا حال | دیا اُس پری نے یہ سنکر جواب | بیان کیا کروں ہی مقام حجاب
کوئی زن سے افزون نہین عیب دار | زنون کا ہمیشہ رہا یہ شعار | رہی شوہرون کی ہمیشہ نظر | نہو غیر کا گھر مین ہرگز گذر
کوئی غیر ویگانہ آنے نہ پاے | کوئی بدچلن پاس جانے نہ پاے | وہ کرتے ہین یکجا زمین آسمان | کہ ہوتی ہین آخر کو رسوا جہان
نہین اسکا صحبت سے بھرتا ہی دل | کہ یہ آگ ہی دمبدم مشتعل | پریزاد ہوتے ہین ہر چند خوب | نہین حسن مین جنکے دل غرق خوب
اگر اُنسے بہتر کوئی نوجوان | نظر آگیا راہ مین ناگہان | یہی دل مین آتا ہی اُسوقت زنان | کہ صحبت کے قابل ہی یہ نوجوان
رہے زن پہ ہر چند شوہر فدا | نہین پاس عزت کا اُسکو ذرا | خدا کر زن سے ہمیشہ بچاے | کوئی اُسکی باتون پہ ہرگز نہ آے
یہانتک ہوے اُس پری سے کلام | اُٹھے اور قصے کو دون اختتام | برہمن سے ہی اور یہ داستان | تصدق کیے زن پہ وہ نقد جان
نگہبان زن تھا وہ بیل نہار | نہو پاس اُس گل کے تا دخل خار | خریدا ایک رکھتا تھا وہ برہمن | زمانے سے پاکیزہ اُسکا چلن
برہمن نے اُسسے کہا ای پسر | نگہبانی زن ہی بد نظر | مگر آج درپیش ہی ایک کام | کہ ہی جگ کا ایک جا اہتمام
وہان کا ہی جانا جو مد نظر | مگر دل کو اندر سے رہتا ہی ڈر | سبا دانہ آئے وہ عورت کے پاس | نبھاتا ہی وہ صورتین بیقیاس
کبھی سر پہ رکھتا ہی وہ تاج زر | کبھی ہی وہ بنتا برہمن پسر | یہانتک کہ پیڑون مین آتی ہی جو | کبھی خوبصورت کبھی زشت رو
کبھی پہنین طاؤس کے اُسکے پاس | کبھی خوش کبھی غم سے چہرہ اداس | کبھی پیر بنتا ہی گاہے جوان | توانا کبھی اور کبھی ناتوان
کبھی سرخ گاہے سیہ گہ سفید | کبھی شاد و خرم کبھی نا امید | کبھی عالمون کی طرح آشکار | حماقت کبھی سر پہ اُسکے سوار
کبھی قد ہی کوتاہ کاہے بلند | کبھی شکل سکین کبھی خود پسند | کبھی تیر و شمشیر و خنجر لیے | کبھی خالی ہاتھون مین ہی رہے
کبھی سودری کی شکل گہ برہمن | کبھی بس یا چھتری کا چلن | کبھی طوطی خوش بیان کی روش | کبھی بلبل گلستان کی روش
کبھی شکل کنجشک و طاؤس باغ | کبھی باز جرّہ کبھی شکل زاغ | کبھی مادہ نر کبھی شیر نر | نئی صورتون سے ہی آتا نظر
رہے وہیان وہ گھر مین نے پہاے | کبھی زن کے نزدیک جانے نہ پاے | حفاظت دل و جان سے کرتا مدام | رہے پاس اس بات کا صبح و شام
یہ کہکر ہوا وہ برہمن روان | سنو اُسکے شاگرد کی داستان | عجب فکر مین وہ گرفتار تھا | حفاظت سے ہر دم سروکار تھا
قضانے بلا مین پھنسایا اُسے | مصیبت کا دن یون دکھایا اُسے | پریشان اس فکر مین رات دن | طبیعت نہ تھی ایک دم مطمئن
یہ کہتا تھا تدبیر کیا کیجیے | مٹے درد و غم کیا دوا کیجیے | وہ بتخانہ محبوبہ تنہا کے یہان | سبادا وہ اندر نہ آئے یہان
مکان برہمن کا دربان تھا | وہ اندیشہ دل مین کہ حیران تھا | حفاظت پہ ہر وقت مد نظر | شکم مین کیا زن کے اُسنے گذر

سکھائے انھون نے لڑائی کے فن ۔۔۔ ہوا حکم انداز وہ تیز زن ۔۔۔ بھرا جاہ و حشمت سے گھر مال کا
ہوئی اسکے ہمراہ فوج قلیل ۔۔۔ کیا دشمنون کو یہانتک ذلیل ۔۔۔ ستارہ ترقی پر اقبال کا ۔۔۔ نوے اور نو تھے برادر ہم ۔۔۔ کیے قتل اُسنے یہ سب یکقلم
بڑا تھا جوا نمین وہ تھا تا جدار ۔۔۔ نہ ٹھہرا دم جنگ پائے قرار ۔۔۔ ہوا پست لشکر گریزان ہوا ۔۔۔ کہان جا کے چھپنے کو حیران ہوا
رکھیشر تھا صحرا مین اک بھرگ نام ۔۔۔ سنڈھی مین چھپا اُنکے یہ وقت شام ۔۔۔ عدو نے بھی اُسکا تعاقب کیا ۔۔۔ کہان بچ کے جاتا ہی وہ بجیا
سنڈھی تک جو آیا شجاعت شعار ۔۔۔ رکھیشر سے پوچھا کہ اے ذی وقار ۔۔۔ بظاہر تو پنہان نہ یون کیجیے ۔۔۔ عدو کو چھپایا ہی سو دیجیے
کہا اُس رکھیشر نے اے شہریار ۔۔۔ کہ جس شخص کے مجسے ہو خواستگار ۔۔۔ سنڈھی مین وہ شخص آیا نہین ۔۔۔ تبا مین نے کچھ اُسکا پایا نہین
مگر اک برہمن ہی وارد یہان ۔۔۔ تجھے چاہیے کھتری کا نشان ۔۔۔ سنے شاہ دوراں نے جب یہ کلام ۔۔۔ گرا پانون پر یہ کہا ہون غلام
چھپایا ہی ابھی آکے وہ کھتری ۔۔۔ مگر آپ ہوتے ہین اس سے بری ۔۔۔ دیا کھتری کو برہمن قرار ۔۔۔ نہ مجھے اب نہین دعوی کارزار
یہ کہکر وہ رخصت ہوا فتحیاب ۔۔۔ سنڈھی مین رکھیشر بھی آیا شتاب ۔۔۔ یہ اُس کھتری کو سُنایا سخن ۔۔۔ بنایا نہ تجھے رام نے برہمن
جو گذری تھین باتین وہ سکلین یہان ۔۔۔ بچائی عدو سے ہی اس طرح جان ۔۔۔ رہ کھتری پر نہ رکھنا قدم ۔۔۔ طریقہ وہ بیکار ہی یکقلم
پسند نظر ہون برہمن کے کام ۔۔۔ برہمن کہینگے تجھے خاص و عام ۔۔۔ سُنے جب رکھیشر کے اُسنے کلام ۔۔۔ اُسی جا کیا اُسنے اپنا مقام

چہمن سیزدہم دربیان پناہ گرفتن کبوتر از باشہ

جو بھیکم نے کی ختم یہ گفتگو ۔۔۔ ہوئی پھر جدشٹر کو یہ جستجو ۔۔۔ کسی کو کوئی شخص دے جو پناہ ۔۔۔ چھپائے عدو سے مثال نگاہ
بھلا اُسکو بھی کچھ ملیگا ثواب ۔۔۔ دیا اُسکا بھیکم نے سنکر جواب ۔۔۔ کبوتر نے باشے سے مانگی امان ۔۔۔ ہوا پاس راجہ کے جاکر نہان
عقب اُسکے باشہ بھی آیا وہان ۔۔۔ چھپا ہی شکار آکے میرا یہان ۔۔۔ مجھے دے کہ بھوکا ہون طعمہ کرون ۔۔۔ تسلی ہو خالی شکم کو بھرون
وہ بولا کہ مانگی ہی اُسنے پناہ ۔۔۔ مجھے حفظ جان پر ہی اسدم نگاہ ۔۔۔ سوا اسکے جس شی کا ہو خواستگار ۔۔۔ پرندا ورہین اُنکو کرتو شکار
ندونگا مگر یہ کبوتر تجھے ۔۔۔ ملیگا دوا کو نہ اک پر تجھے ۔۔۔ کہا اُسنے مجکو نہین اور چاہ ۔۔۔ فقط ہی کبوتر پہ میری نگاہ
کیا اُس سے راجہ نے پھر یہ سخن ۔۔۔ کہ حاضر ہی اسکے عوض یہ بدن ۔۔۔ یہانتک ہی منظور خاطر تجھے ۔۔۔ کبوتر کے مقدار دونگا تجھے
کیا اُسنے بھی اس سخن کو قبول ۔۔۔ ہوا مطلب راجہ آخر حصول ۔۔۔ ترازو منگائی اُسی دم وہان ۔۔۔ چڑھانے لگا کاٹ کر بوٹیان
رہا پر کبوتر کا پلہ گران ۔۔۔ ہوئین بوٹیان جسم کی ارزگان ۔۔۔ ہمہ تن ہوا راجہ اُسپر سوار ۔۔۔ ہوا سے برسنے لگا گل کے ہار
بنے دیوتا بیکدگر مدح خوان ۔۔۔ خافہ بھی حاضر ہوا اک وہان ۔۔۔ وہ باشہ جو اندر تھا اندر بنا ۔۔۔ بہت اُسکی ہمت پہ وہ خوش ہوا
ملا ہاتھ سب نے خم اچھے ہوے ۔۔۔ وہ ایام نکبت کے سب طی ہوے ۔۔۔ مخافہ پہ دونون ہوے پھر سوار ۔۔۔ نظر آئی خلد برین کی بہار

چہمن چہاردہم دربیان حال خاصیت زنان

غرض جو کہ دیگا کسی کو پناہ ۔۔۔ ملیگا ثواب اُسکو بے اشتباہ

جو سو بار پیدا ہوا کر یہان — لٹائے ریاضت مین وہ نقد جان — جو سو مرتبہ مر کے دنیا مین آئے — برہمن بنے اور زنار پائے
ابھی تو برہمن بنے ہی محال — یہ کہکر گئے پھر وہ نیکو خصال — عبادت مین گذرے جو پھر الف سال — پھر اندر نے آکر کہا ہی محال
یہ محنت ریاضت کی بیکار ہی — بنے برہمن تو یہ دشوار ہی — نظر سے ہوے پھر جو اندر نہان — عبادت مین مشغول تھا یہ وہان
عبادت سے خالق کے تھا دل لڑا — رہا وہ نرانگشت پا سے کھڑا — جو اس طرح سے بڑھے سو برس — برہمن بنے وہ یہی تھی ہوس
زمین پر گرے ضعف سے تھا قریب — کہ ناگاہ اندر پھر آیا قریب — لیا گرتے گرتے جو اسکو سنبھال — کہا تو برہمن بنے ہی محال
سوا اسکے مشکل جو ہو آرزو — اہی دم وہ موجود ہو روبرو — دعا مین کرون یہ ابھی مستجاب — دیا یون برہمن پسر نے جواب
بنون مین برہمن یہی ہی سوال — بنون مین برہمن نہوگا کبھی زنہار — سب اسکے سوا دیگا پروردگار
ہوا اس طرف سے جو دل ناامید — کہا راجہ اندر سے اے نامدار — خدا سے ہون اس بات کا خواستگار
وہ قوت وہ قدرت ہو حاصل مجھے — زمین آسمان کوہ دریا پھرون — زمین کے تلے جاؤن صحرا پھرون
جو صورت مین چاہون وہ ہو آشکار — یہ اک شی کا حاصل ہے اختیار — برآیا خدا سے ہر اک مدعا
مگر یہ بھی اندر نے اس سے کہا — ملیگا وہ بعد فنا مرتبا — جہان مین عبادت سے پایا نہو
مگر تجھکو جیتے رہ کینگے تمام — کینے ریاضت سے پایا نہو — کہ دیوون مین مشہور ہوگا یہ نام

چہل و دوازدہم در بیان کھتری کہ از ریاضت برہمن شد

جو بھیکم نے یہ داستان کی تمام — کہایون جد شستر سے از نیکنام — سناؤن مین اک کھتری کا سخن — ریاضت سے ہان وہ بنا برہمن
کہ ہین نام راجہ تھا عالی وقار — پسر اسکے بیٹون مین کہتے نامدار — بنارس مین اک اور تھا بادشا — وہ ہر جس زمانے مین مشہور تھا
جو باہم ہوے دونون پیکار جو — ہوا موج زن رزم گہ مین لہو — شہنشاہ ہر جس نے پائی شکست — ہوا اوج جوش شجاعت بھی پست
یہانتک کہ آیا لڑائی مین کام — سدیو اسکا فرزند تھا نیکنام — ہوا بادشہ وہ بجاے پدر — مع فوج گشتہ ہوا نامور
رہا اس سے باقی پسر دیودا س — رعیت کا ملحوظ تھا اسکو پاس — پھر آباد شہر بنارس ہوا — نشان مٹ گیا ظلم و بیداد کا
ہوئی جمع عادل کی فوج و سپاہ — کہین حد سے افزون تھا اقبال و جاہ — بنارس پھر آباد ہے سر بسر
پھر آئے عدو لیکے فوج و سپاہ — ہوئی دشمنون کو پھر اسکی خبر — ظفریاب اسپر ہوے پھر غنیم
ہوا پست پھر مقدر دیودا س — کشادہ ہوئی پھر عداوت کی راہ — ہوئی خوب میدان مین جنگ عظیم — گریزان ہوا وہ بھی سوے پراگ
وہان جمع تھا عابدون کا ہجوم — چھٹا ملک دل مین سما یا ہر اس — مچی فوج مین جس گھڑی بھاگ بھاگ — انھون نے بھی کہین خاطرین بقیاس
ہوے حال سے اسکے آگاہ خوب — عبادت کی ہر سمت تھی ایک دھوم — وہان جبکہ وارد ہوا دیودا س — مٹائیگا نام عدو سر بسر
دعا سے ہوا عابدون کے یہ سہم — کہ ہے مہ اقبال و حشمت عروج — کہا اس طرح دیگا خالق پسر — دل و جان سے تھا عابدون کا عزیز
شجاعت مین یکتا سخاوت کا گھر — جو پوچھا وہ برہمن کا ہوا با تمیز

اطاعت کا آقا کی جو دم بھریں — جو اپنے ملازم کی خاطر کریں — تبائین شہنشاہ کو راہ خیر — تو بے شبہہ حاصل ہو جنت کی سیر

انھین نار دوزخ انھین باغ خلد — چمن دہم در بیان تحقیق نمودن جاے قیام کہ کدام بہتر ست — انھین سیر جنت انھین داغ خلد

رہین جس جگہ جاکے انسان مدام — وہ اقلیم وہ کوہ وہ دشت خوب — نہین ہو وہان کچھ بھی فعل عیوب

جہان قلزم گنگ ہو موج زن — ملے جسکو اٹھون پہر آب گنگ — نہانے کی اٹھے دلون مین ترنگ

رہے دور دوزخ کا اُنسے عذاب — زمانے مین جس شخص کی عمر بھر — رہی ہو جو بد کاریون پر نظر

بدی افترا اور معیوب کام — خدا کی عبادت سے محروم ہو — گناہ و خطا کی بڑی دھوم ہو

جو گنگا پہ رہنا کرے اختیار — وہ پانی پیے گنگ کا بار بار — ملے خلد حاصل ہو اُسکو ثواب

یہ لکھا ہی جگون کا اس جا شمار — کہ ہاتھون سے جسکے ہوے ہون ہزار — رہے آشنا جو لب گنگ سے

سنائی جو بھیکم نے یہ داستان — چمن یازدہم در بیان برہمن شدن انسان از عبادت دشوار ست — جدشتر نے کی عرض اے مہربان

زبان مبارک سے اب یہ کہو — ہو چاہے برہمن ہو کسطرح ہو — کہا اُس سے بھیکم نے دشوار ہی — بنے برہمن وہم بیکار رہی

برہمن تھا مرتاض عالی وقار — مہیا کیا جگ کا کاروبار — ہوے جمع راجہ برہمن تمام — بڑی بزم مین جگ کی دھوم دھام

رتم ہی برہمن کا تھا اک پسر — کہ تھی مادۂ خر بھی اک اُسکے گھر — وہ پھرتا تھا بچے پر اُسکے سوار — جو راکب نے مارا اُسے اک بیار

تو بچے نے یہ ماں سے اپنی کہا — مجھے اس پسر نے ہی صدمہ دیا — کہا اُسنے بچے سے اے بیخبر — برہمن سے پیدا نہین یہ پسر

بلا شبہہ ہی اصل مین اسکی فرق — برہمن نہین ہوتے اس طرح برق — برہمن پسر نے سُنا یہ کلام — کہا مادۂ خر سے اے بے لجام

مفصل کر اس داستان کو بیان — وہ بولی کہ اے کودک نوجوان — بلا شبہہ نائی کا نطفہ ہی تو — ملی خاک مین اصل کی آبرو

یہ سُنکر پھرا وہ برہمن پسر — خجالت زدہ آیا جو اپنے گھر — کیا باپ سے حال سارا بیان — حرام اب ہی مجکو اقامت یہان

یہ کہکر ہوا سوے صحرا روان — کیا اک قلم ترک آب و طعام — ریاضت مین مشغول ہر صبح و شام

گئین مدتین اس طرح پر گذر — کہ ناگاہ اندر جو آئے نظر — ہوے اُس سے اس طرح پر ہمکلام — ریاضت نہ آئیگی کچھ تیرے کام

مشقت مین ناحق گرفتار ہی — یہ زحمت عبث اور بیکار ہی — کہا اُسنے اے رافبہ خوش نہاد — ریاضت عبادت سے کیا ہی مراد

رہون مین برہمن یہ ہی آرزو — اسی بات کی ہی فقط جستجو — برہمن بنے ہی یہ دشوار کام

سوا اسکے جو کر دعا دون تجھے — کیے اُس سے اندر نے پھر یہ کلام — سوا اسکے کوئی نہین جستجو

جو اندر نے اس طرح پایا جواب — ابھی مجھسے نے مین نگا دون تجھے — کہا اُسنے بس ہی یہی آرزو

پھر اندر نے آکر کہا ہی محال — چھپے صاف نظرون سے مانند خواب — کیے سو برس پھر پسر نے تمام — لیا ایک ہی پانون سے اُسنے کام

برہمن بنے ہو یہ حاصل کمال — یہ بیفائدہ ہی عبادت تری — نہ کام آئیگی یہ ریاضت تری

لڑکپن مین مان باپ مختار ہین — بہرحال زن کے خبردار ہین — جو شادی سے ہو شیک گل سہکنار — تو شوہر کو حاصل ہو پھر اختیار
قضا کار شوہر جو اُسکا ہوا — تو فرزند ہر طرح حاکم ہوا — یہ سُنکر کہا زن نے اے برہمن — بناوٹ کے سب ہین تمھارے سخن
بچو میری محبت سے دشوار ہی — یہ انکار مہمل ہی بیکار ہی — برہمن ہوا اُسکی باتون سے تنگ — کہا مفت جاتا ہی اب نام و ننگ
ہوا سخت مجبور مانگی دعا — کہ اس پیرزن سے بچائے خدا — سُنا پیرزن نے جو اُسکا سخن — یہ سمجھی بوڑھا پا ہوا راہ زن
یکایک وہ عورت بنی نوجوان — فدا اُسکے قامت پہ سرو روان — کہین حسن و خوبی مین وہ لاجواب — مصفا گلو مشرق آفتاب
برہمن نے دیکھا جو یہ اُسکا حال — ہوا اپنے دل مین ہراسان کمال — مخاطب ہوا اس طرح برہمن — کہا سچ بتا محکو ای پیرزن
کہ تو دیوتا ہی کہ انسان ہی — پری ہی کہ قسم نبی جان ہی — کہا آزمانا تھا تد نظر — ہزار آفرین ایسے پرہیزگر پر
برآئیگی خالق سے دل کی مراد — ملیگی تجھے اب وہ حور نژاد — کہ جسکے لیے تو پریشان ہی — بلا مین پھنسا ضیق مین جان ہی
سنی پیرزن سے جو یہ داستان — ہوا اُس جگہ سے برہمن روان — جہان سے گیا تھا پھر آیا وہان — سنائی کھیشر کو سب داستان
کھلا اِسکے پرہیز و تقوے کا حال — خوشی سے شگفتہ ہوا دل کمال — جو سامان مہیا کیا عقد کا — تو اُس گل سے بلبل کا رشتہ ہوا
پیا جبکہ دونون نے جام وصال — ہوا اک پسر صالح و خوش جمال

چمن نہم در بیان حال بہشت و دوزخ کہ نصیحت کیست

کہا کیسے یہ ماجرا اے عجیب — کہا ای حدیث شگر سخن اسکا بیان — کہ جو ہر زنون سے محبت کرے — بہشت اور دوزخ ہر کسکو نصیب
یہ سنتے ہی بھیکم نے کھولی زبان — بھرے غیب جوئی کا ہر وقت دم — تباہے کسی کا کسی کو جوال — امانت کسی کی خیانت کرے
کرے بندہ ہاے خدا پرستم — طبیعت کو مرغوب ہو نقض عہد — دغا سے کرے جو کسی کو ہلاک — فریبون سے دل کو رہے اجتناب
کرے کاشتکارون سے جو نقض عہد — زن و مرد مین ڈالین جو تفرقا — بہم دوستون کو کرین جو عدو — اور اُسے جو کشتی مین دریا کی خاک
نہ نکلے زبان سے سخن خیر کا — سحر خیز پہ گھٹکے اور چور — جو اشخاص کھائین حلال و حرام — بزرگون سے بچا کرین گفتگو
سوا اسکے جو لوگ ہین سود خور — خرابی ہو اہل جہان کی غریز — جو پوجا کرین بے ضرورت خدا — جسے کا جنھین مشغلہ ہو یہ کام
نہ جسکو بد و نیک مین ہو تمیز — وہ لڑکی کی شادی مین ڈالے خلل — بچھائے جو رستے مین خاشاک و خار — رہے اپنی زن سے جو ہر دم خفا
وہ انسان جسپر کہ ہو اعتماد — کرین کودک و پیر پر جو غضب — کہ ہون راہیون کے گلے پا فگار
دیا ہو خدا نے جنھین مال و زر — وہ انسان جو اس سے ہین برخلاف — رعیت کو جو دیوے رنج و تعب
یہ سب لوگ دوزخ مین ہونگے مقیم — جلائینگی بے شبہہ نار جحیم — سنو انکی بھی گفتگو صاف صاف
جو مادر پدر کے ہین خدمتگزار — دل و جان سے اُستاد پر ہین نثار — جو بیمار پر دست صحت دھرین
جو محتاج و بیکس پہ رکھین نظر — نہ جا ہین جو خلق خدا کا ضرر — کرے دل سے جو خاطر میہمان — جنھین دل سے ہو لفت دوستان

نبے چار سو عابدون کے مکان — رکھیشر عبادت مین مشغول سب — وہ عابد ریاضت مین مشغول سب
دل برہمن آئینہ سا بن گیا — یہ حیرت پڑی دل کو سکتا ہوا — مشقت اٹھائی جو بیکار ہی
درخانہ تک جو رسائی ہوئی — بتایا برہمن یہ آواز دی — کوئی ایک ساعت ہوا کھاؤن مین
درخانہ جو بند تھا وا ہوا — نمودار طرفہ تماشا ہوا — برآمد ہوئین سات رشک قمر — تیری اُس برہمن کی اُنپر نظر
جو دیکھا فدا دادِ حسن و جمال — ہوئی بیخودی دل کو حاصل کمال — ہر اک نے یہ مژدہ سنایا اُسے
کہ آنگھر مین کچھ دم ٹھہر جایئے — اجازت ہو آقا کی ای مہربان — مکان وہ محل جس سے باغ ارم
جو کی پھر نظر غور سے ایکبار — یہ دیکھا کہ اک تخت ہی زرنگار — مگر پیرزن اُسپہ ہی جلوہ گر
لباس تکلف ہی وہ زیب تن — صفت مین ہی قاصر زبان سخن — جواہر سے ہر عضو آراستا
وہ اٹھی برہمن کی تعظیم کو — کہا آؤ و تخت زرین کو دو — کیے نوشجان سب طرح کے طعام
ہوا سیر کھانے سے جب برہمن — سر تخت سے اُٹھی وہ پیرزن — کہ کلفت سفر کی فراموش ہو
ہوا تخت پر جب برہمن دراز — کیا خواب نے آکے آنکھون سے سانا — ہوئی آکے ہم بستر برہمن
کہا سخت سردی سے بیتاب ہون — جگہ دے مجھے دشمن خواب ہون — وہان برہمن کی ہوئی عقل دنگ
ہوئی جبکہ صحبت کی وہ خواستگار — کہا تب برہمن نے ای بیقرار — مجھے اس سے پرہیز منظور ہی
کہا پیرزن نے کہ ای برہمن — یہ بیکار ہی سب سراپا سخن — ندے ہاتھ سے اُسکو جو قدر ہی
کر خرچ تم اُسکو مختار ہو — منگا دون جو کچھ اور درکار ہو — نہین ہی کوئی کاوش شور و شین
فدا دل ہی مین عاشق زار ہون — بدل نقد جان سے خریدار ہون — مصیبت بلا مین گرفتار تھا
ہوئی فکر واندوہ مین شب تمام — نہ جانے کا رستا نہ جائے قیام — گئی حیف وہ حیف یہ جان زار
دم صبح اٹھی جو وہ پیرزن — کہا غسل کر اُٹھ کے ای برہمن — مہیا کیا جملہ اسباب غسل — مصفا گھر سے تھا وہ آب غسل
نہا دھو کے فارغ ہوا برہمن — پرستش کے لایا زبان پر سخن — جو پوجا تھی سو سو دلایا بجا — مگر رات کا دل مین تھا وہ غدغا
مہیا ہوے سب جہان کے طعام — بھرے آب شیرین سے سونے کے جام — ہوا عیش و عشرت مین وہ دن بسر
چھپا پردہ شب مین جب آفتاب — نمایان ہوا جا و ماہتاب — برہمن کے دل کو ہوا اضطراب
زبان پر وہی شب کے آئے سخن — طلبگار صحبت ہوئی پیرزن — نہ سمجھو کسی سے گرفتار ہون
یہان ہر طرح دل پہ ہی اختیار — نہ شوہر ہی کوئی نہ ہی دوستدار — سنا ہی ہزرگون سے مین نے سخن

چہتھیں ہشتم دربیان عروسی عابدان مرتاض

ستا جبکہ اندر نے مانگی دعا — کہا اے میرے آقائے شاہ زمن — ہوئے جملہ زندہ بحکم خدا
اٹھائے جد شتر نے در سخن — جو مرتاض ہین عابد خوش خصال — عروسی کا فرمائیے اُنکے حال
یہ بھیکم تمامہ ہوئے گلفشان — کہ تھا آشٹا بکر ایک شیرین زبان — دسا نام اُسکی زن خوش سخن
وہ خدمتگزاری سے باہر نہ تھی — مگر رسم دنیا سے ماہر نہ تھی — وہان رشک خورشید آئی نظر
بنا ناوک عشق سے دلفگار — ہوا دامی عقد کا خواستگار — بڑھی فکر یہ دل پریشان ہوا
نہایت ہی یہ نوجوان نرشت رو — مٹی در نا سفتہ کی آبرو — مبادا نہ دے یہ دعائے زبون
بیان اب کرون کوئی دشوار شرط — نہوتا ادا اُس سے زنہار شرط — یہان سے روانہ ہوئے شمال
ہر اقلیم کی اس گھڑی سیر کر — تماشے زمانے کے آئین نظر — تو یہ دختر رشک سہ مجھے دے
یہ سنکر وہ عابد روانہ ہوا — روان تیر سے نشانہ ہوا — ہوئین منزلین طی جو وہ بیمقام
ہٹا یک بیک اُسکی قسمت کا پھیر — نظر آئی شکل مکان کبیر — زمین جسکی رفعت مین ہے آسمان
در خاص کے دیو در بان ہین — وہ دیو ڑھی کے اُسکے نگہبان ہین — ہوا اُس بھیشر سے یون ہمکلام
کہو کیلیے آپ آئے یہان — مجھے دیجیے نام کا کچھ نشان — فقط تیرے آقا سے ہے مدعا
نہ رہنے کی خواہش نہ پروائے زر — ملاقات خالی ہے مد نظر — ہوا اُس برہمن کا اُن تک گذر
کبیر نکو نام و عالی مقام — ملے برہمن سے ہوئے شاد کام — جگہ مسند خاص پر اُسکو دی
بٹھایا وہان خاطرین کی کمال — کہا ہے مزاج مبارک بحال — کیا آب شفاف سے دھوکے پاک
مہیا کیے گرم و تحفہ طعام — بھرے سرد پانی سے سونے کے جام — ہوئے جمع رقاص سیمین بدن
خوش آواز قوال کا کے ہوئے — سب اسباب عشرت مہیا ہوئے — ملکین نے مکان کا لیا راستہ
جما بزم مین ناچ گانے کا رنگ — ہوئی نغمہ سنجی اک طرف جلترنگ — کہ پیدا ہوا وجد کا دل کو حال
ہوا عیش و عشرت مین غرق اسقدر — گیا اک برس اُن دنون کا گذر — سنو آخر داستان کا مآل
کبیر آکے پھر جلوہ آرا ہوئے — برہمن سے گویا دوبارا ہوئے — کہ گذری ہے مدت یہان کسقدر
کہا اُسنے شاید کا ہے یہ مقام — کہ اک ہفتہ پورا ہوا ہو تمام — مہا دیو جی اُسکو آئے نظر
تماشے وہ باغون کے دیکھے وہان — صفت مین ہے غنچے کی صورت دہان — روانہ ہوا چوتھے دن شاد کام
پہاڑ ایک سونے کا آیا نظر — ہر اک سنگریزہ جواہر کا گھر — مرصع جواہر سے پیراستہ

زبان سے ہر حکیم کے یہ داستان — شہنشاہ تھا ایک عالی مکان
کہ اندر کو صحرا مین تنہا ملا — بہت اُس سے اندر کو تھی دشمنی
سر پا شہنشاہ زن بنگیا — وہ دولھا تو تھا ہی دلہن بنگیا
نہایت پریشان و دلگیر تھا — خجالت سے وہ پانبر نخچیر تھا
شہنشہ نے اپنا سنایا وہ حال — ہوا سب کو اندوہ رنج و ملال
مرا رہنما اس گھر مین دشوار ہی — بیابان سے اب سروکار ہی
رہے اُنپہ الفت کی ہر دم نگاہ — نکرنا دریغ اُنسے تم مال و جاہ
عبادت مین مشغول تھے صبح و شام — ملا ناگہان عابد سنکنام
سخاوت شجاعت مین سب نامور — بہم دونون مین ایک الفت ہوئی
خدا نے عنایت کیے سو پسر — بیابان سے آئے سب اپنے گھر
دیا اُسنے اُنکو بھی کچھ ملک و مال — ہوئی شوکت اُنکی جہان مین عیان
نہ آیا جو اندر کو یہ بھی پسند — یہ راجہ کے لڑکون سے تقریر کی
کہا کیون دیا اُنکو یہ ملک و مال — جنی کس سے جا کے وہ زنگی چھنال
اگر پاس اُسکے موس منظور ہی — کرو قتل جرأت سے کیا دور ہی
مہیا ہوا جبکہ سامان قتل — بھرا دونون فوجون سے میدان قتل
شفق گون بنی وہ زمین سبز و — بہا خون گلگون ہوا رنگ زرد
جو صحرا مین اُس نے پائی خبر — ہوے قتل آپسمین لڑکے پسر
کیا اُسنے سب قصہ اُنسے بیان — سُنائی وہ گذری ہوئی داستان
ندی جنگ مین مجکو جو آبرو — بنایا عبث تو نے اپنا عدو
جو دیکھا مہان آکے یہ حال زار — ہوا دور دل سے وہ سارا غبار
اگر جامۂ مرد درکار ہی — دعا سے اسی وقت تیار ہی
بہر حال خوش ہی لباس زنان — کہ لذات دنیا ہی حاصل یہان
فرو آگ خواہش کی ہوتی نہین — یہ وہ اندری ہی کہ سوتی نہین
تجھے کس کی منظور ہی زندگی — کہا جو کہ اولاد ہی پیٹ کی

سنو یہ حکایت ہی اک اور کی — ہوا غرق پانی مین وہ ایکبار
گیا جوش وحشت پھر آیا شعور — پڑی جبکہ لڑکون کی اُسپر نظر
مہیا ہین تمکو دینا کے عین — وہ آئینگے بیشک یہان اپنے گھر
کیا نرک شاہی کے سامان کو — وہ کھل کھیلے جسدم محبت ہوئی
وسیعہد تھا شاہ کا جو پسر — شجاعت کی ہر چار سو داستان
یہ معیوب باتین ہین نزد ملوک — دیا حکم موجود ہون سبز و سرخ
چلی ضرب شمشیر تیر و تفنگ — وہ ملک عدم کو روانہ ہوے
کہ اندر ہوے پھر وہان آشکار — بڑھا غم تو رونے لگے زار زار
کہا یون کہ اے رشک شمس و قمر — مٹا میری ہی وجہ سے خاندان
طلب کر ابھی مجھسے اے بیگنو — نہ پہونچے کسی طرح اُنکو ضرر
جو اس جامۂ زن مین مجکو ملا — کہا دو طرح کے وہ ہین نونہال
اسی سے محبت ہی مجکو بکمال

سبز تک نہ پہونچا وہ تپ بلا — شجر کی قضا کار آئی قضا — رگ تیر اسیر ہوا خشک سب — سم آلودہ پیکان نے دھایا غضب
ہوا ایک طوطے کا اس جا گذر — شجر خشک و بے برگ آیا نظر — بنایا اسی نخل پر آشیان — نہ پانی نہ چشمہ نہ دانہ وہان
کیا جبکہ ذاتون نے ارادہ اسے — ملے آسکے اک روز اندر اسے — وہ طوطے سے اسدم ہوئے نغمہ زن — عجب یہ اٹھائے ہین رنج و محن
جہان باغ مین ہون ہزارون ہی اسمین ثمر — پھرے ہون ہزارون ہی اسمین ثمر — وہان ہو اگر آشیان خوب ہی — بیابان مین رہنا تو معیوب ہی
یہ فاقہ کشی مفت بیکار ہی — چلو اٹھو وہ باغ تمہارا ہی — یہ سنکر وہ طوطا بھی گویا ہوا — رضائے الٰہی کا جویا ہوا
کہا لوح قسمت مین جو ہی رقم — نہین اس سے ہوتا ہی کچھ بیش و کم — خدا کو یہی بات منظور ہی — بہر حال دل میرا مسرور ہی
یہ توفیق اپنی مین پاتا نہین — اسی وجہ گلشن مین جاتا نہین — سوا اسکے ای اندر نامدار — یہ ہی دوسری اسکے وجہ قرار
تو لہ ہی میرا اسی نخل پر — نہ کس طرح الفت ہو مد نظر — نہین مجکو ترک اسکا منظور ہی — وفا اور مروت سے یہ دور ہی
سنے جبکہ اندر نے شیرین سخن — ہوا اس سے پھر اس روش نغمہ زن — جو مخاطب ہوا می طوطی خوش کلام — اشارہ ہوتا دون اسے انتظام
کہا پھر ہر اہو یہ سوکھا شجر — ہر نوعطا پھر ہون برگ و ثمر — یہ سنتے ہی اندر نے مانگی دعا — اسی دم سما یا ہوا وہ ہرا
پھلا پھولا وہ نخل خشک بہار — جگر سے ہوے دور خشکی کے خار — رضائے خدا تھی جو مد نظر — ہوا بار ور پھر وہ سوکھا شجر

چمن پنجم در بیان کوشش نمودن در تلاش معاش

جدا شد نے پوچھا کہ ای نامدار — یہ دل اس تردد سے آزاد ہو — توکل قناعت کرے آدمی — کہ یا ہر جگہ جست جو رزق کی
زبان مبارک سے ارشاد ہو — سنو گوش دل سے تم ای نیکنام — مناسب ہی تدبیر اور جست و جو — کہ حاصل ہو تا شاہد آبرو
وہ بولے کہ بر جما سے ہی یہ کلام — زمین پر اگر بیج افشان کرے — تو گھر مین وہ خرمن کے خرمن بھرے

چمن ششم در بیان کہ کدام جا زوال جاہ و مال نمیشود

کہا پھر جدا شد نے یہ جاہ و مال — کہان اسکو حاصل نہین ہی زوال — دیا آپنے یہ جواب سوال — کہا دیوتون سے یہ دنیا نے حال
ہمیشہ وہان ہی ہمارا مقام — جہان سیرت نیک کا ہی قیام — جہان خوبصورت ہین شیرین سخن — نہین کم شناجھوٹ سے ہین دہن
جہان راستی کا ہی ہر دم شمار — جہان درد ہی شکر پروردگار — نہو جس جگہ عیب مین فسق و فجور — جہان عیب گنتی رہے دور دور
جہان ہم دم نیک ہون یا دگیر — جہان ہو قناعت سے دل شاد و سیر — نہو جس جگہ حوصلہ دل کا پست — جہان عورتین بھی ہون شوہر پرست
جہان ایسی باتون کا ہی انتظام — جہان ہی ہر روش اس روش کے خلاف — کرین ہاتھ استاد دوا فا یہ صاف

چمن ہفتم در بیان زن و مرد کہ کدام جامہ انسان بہتر ست

وہان سے مجکو ہمیشہ گریز — جہان بے نوائی کی ہی آبگینہ تیز — چھری بے نوائی کی ہی آبگینہ تیز
کہا پھر جدا شد نے ای نیکنام — ہوے گوہر گوش شیرین کلام — ہوے گوہر گوش شیرین کلام
پھر اسدم ہی گویا زبان سوال — زن و مرد کا اب ہو ارشاد حال — مفصل بیان ہو یہی التماس — کہ دونون مین اچھا ہی کسکا لباس

ہوا خوش اُسے دیکھ وہ رشک بہار — یہ بلبل صفت گل پہ اپنے نثار — اطاعت سے باہر نہ تھی ایک دم — اسی راہ کے آشنا تھے قدم

وہ خدمت سے اسکے ہوا شاد کام — کیے ایک دن لطف کے یہ کلام — کہ اے رشک مہ تجھسے دلشاد ہی — خوشی دل سے اسوقت ارشاد ہی

جو کچھ دل کو منظور ہو آرزو — ابھی مجھسے لے مانگ اے نیک خو — کہا اُسنے اے شوہر نیکنام — کسی آرزو سے نہین مجکو کام

مگر مان سے پوچھ آؤن اس بات کو — کہیگی وہ جس شے کی ہو غات کو — طلبگار ہونگی وہ دنیا مجھے — جو مد نظر ہے عنایت تجھے

جو دختر نے مان سے کہا یہ سخن — ہوئی گلفشان یون وہ غنچہ دہن — مجھے دل سے ہے خواہش نو نہال — تجھے بھی ہے گل کی تمنا کمال

یہی مانگ شوہر سے اے رشک ماہ — کہ بھائی کی خواہش ہے لڑکی کی چاہ — ہوئی زن جو شوہر سے غیر استگار — کہا اُسنے پھل دیگا پروردگار

مگر دو طبق بھی عنایت کیے — کہ وہ پختہ چاول سے لبریز تھے — کہ ہو جیتری اُس سے رونق فزا

یہ حصہ ہے تیرا جدا رشک حور — کہ ہوگا برہمن کا اس سے ظہور — کہ پیدل سے گو رجہان ہو عیان

سنو ساتھ مادر کے جانا وہان — طبق مین جو چاول ہین کھانا وہان — مگر تجھسے پیدل رہے شادمان

جو دونون طبق لیکے وہ گلعذار — روانہ ہوئی شکل باد بہار — وہ چالاک تھی سنکے اسکے کلام

ہر اک شرط اُسنے ادا کی خلاف — کیا حصہ دختر پہ ہاتھ صاف — کہا تیری مادر نے کی تجھسے چال

برہمن کا اب اُس سے ہوگا ظہور — بنے گا وہ راجہ پڑیگا فتور — ہنسا جائیگا خلق مین جابجا

پسر سے ترے ہوگا جسدم پسر — یہ دنیا ہوان اے رشک گل مین خبر — یہ قصہ ہوا اس طرح سے رقم

ہوئین الغرض دونون وہ بارور — ہوا طی جو پورے دنون کا شمار — ہوا چار سو بسوا مقرر اُسکا نام

جہان مین ریاضت کی اک دھوم ہے — زمانے کو احوال معلوم ہے — برہمن تھے سب اوتھے علم دان

ہوا رشک گل سے جو پیدا پسر — خدا حسن پر اُسکے شکل قمر — ہوا اُس سے بھی پانچ عالی مقام

برہمن تھے پانچون وہ نور نظر — پر سرام سب مین ہوا نامور — کیا قتل بھاگے وہ میدان سے

زمانے مین شہرہ ہے اس قتل کا — کیا کشت و خون بست و یک مرتبہ — سبھی جانتے ہین پرسرام کو

ہوئی جبکہ یہ داستان اختتام — کیے پھر جڈ شر نے اُنسے کلام — کیے ایک دن لطف کے یہ کلام

چمن چہارم در بیان رضا جوئی خداوند تعالے

کتابون سے اس بات کی ہے خبر — کرے کام دنیا مین جو کچھ بشر — رضاے خدا پر رہے دل فدا — رہے دھیان ہر دم خدا کی رضا

یہ سنکر وہ بھیکم ہوے در فشان — مجھے یاد وطے کی ہے داستان — نبارس مین اک گانون آباد تھا — شکاری ہر اک آدمی زاد تھا

سم آلودہ رکھتے تھے پیکان تیر — نہ کیون جان طائر ہو قربان تیر — وہ استاد اس فن مین بیباک تھا

کیا سوکے صحرا جو بہر شکار — ہوا غول سے آہوون کے دوچار — یہ سمجھا ہرن کو نشانہ کیا

وہ شوہر برہمن یہ قربان تھا — یہ تھا دین اُسکا یہ ایمان تھا — یہ تھا حکم شوہر کا اے گلعذار — برہمن ہو جس چیز کا خواستگار

نہ انکار کرنا اگر سر بھی جائے — مری بات مین فرق ہرگز نہ آئے — وہ شوہر نہ تھا ایک دن اُسنے گھر — ہوا اک برہمن کا ناگہ گذر

تواضع سے پیش آئی وہ گلعذار — یہ صحبت کا اُس سے ہوا خواستگار — یہ زن حکم شوہر کی پابند تھی — کسی شے مین ہرگز نہ وہ مند تھی

جو خلوت کا آراستہ تھا مکان — بلایا بعزت بٹھایا وہان — کہ ناگاہ شوہر ہوا جلوہ گر — یہ دونون چھپر کھٹ پر آئے نظر

برہمن سے تھا ہی اسے اعتقاد — نکل آیا گھر سے نہ اُٹھے فساد — نہ آئے کہین اُسکی خلوت مین فرق — کہ غصے سے ہو برہمن شیک برق

برہمن نے دیکھا جو حال عجیب — بہت خوش ہوا آیا اُسکے قریب — کہا اس طرح دھرم ہی میرا نام — فقط آزمانے سے تھا مجکو کام

زن و مرد تم دونون ہو تخصال — برہمن پرستی کا حاصل کمال — دعا ہی پس مرگ وہ گلعذار — گلستان جنت کی دیکھے بہار

بدن زن کا آدھا ہے جوے آب — خجالت دہ چشمۂ آفتاب — پیئین آب سیراب ہون تشنہ کام — جہان مین رہے حشر تک اُسکا نام

سوا اُسکے وہ رشک ماہ تمام — کرے خلد مین تیری خدمت مدام — جو اُس زن کو دی دھرم نے یہ دعا — تو پھر اس سے اس طرح گویا ہوا

قضا پر ہمیشہ رہے اختیار — نہو موت سے تو کبھی ہمکنار — نہے باغ جنت کی تو آبرو — مگر دل مین جسوقت ہوا آرزو

رقم ہی رہا موت پر اختیار — ہوئی جب قضا کی وہ خود خواستگار — ملی صبح عشرت گئی شام غم — دیا حق تعالے نے باغ ارم

کیا پھر جدشٹر نے اُنسے سوال — مرے دل مین اس بات کا ہی خیال — نفکر سے دل اپنا آزاد ہو — زبان مبارک سے ارشاد ہو

چہارمن سوم در بیان حال بسوامتر کہ برہمن شد

جو وہ بسوامتر ایک تھا کھتری — برہمن سے تھا دعوی ہمسری

تمہارا ہی برعکس اُسکے سخن — ہوا کس طرح کھتری برہمن — کہا ایک راجہ تھا عالی مقام

گلستان قنوج کا رنگ و بو — شجاعت سخاوت کا غل چار سو — خزان تھی یہی بے ثمر باغ تھا

دعائے کھیشر سے انجام کار — ہوئی گھر مین اُس شاہ کے گلعذار — گھٹا شرم سے ماہ کا بھی کمال

نبا اُسکا برجیک جو خواستگار — طبیعت ہوئی شاہ کی بیقرار — کیا صاف انکار پھیری نگاہ

مگر دل ہوا اس طرح رہنمون — نہ عابد مجھے دے دعائے زبون — سخن شرط کا یون سُنایا اُسے

مجھے چاہیے نقرئی راہوار — دکھائین بدن چاندنی کی بہار — یہی ہی پریشوں کے ملنے کی راہ

وہ برجیک بھی مرد متاض تھا — برن سے جو گھوڑون کا طالب ہوا — برآئیگی گنگا سے دل کی آس

لب گنگ قنوج مین ہی مقام — کہ ہی باج سُرت اُسکا مشہور نام — برن کا کیا اُسنے کہنا قبول

وہان سے جو برجیک آیا بیان — کیا اپنا گنگا سے مطلب بیان — گئے غنچۂ دل سے وہ غم کے خار

دیے لاکھ راجہ کو وہ خوش خرام — ہوئین شرط کی حجتین سب تمام — کہا اُسنے ہی یہ پسر خردسال — مگر ہی ابھی سے یہ جہل کمال

مناسب ہی اس بات کا غم نہ کھا — مشیت نے اُسکی جو چاہا کیا — کسیکا نہین اس جگہ اختیار — مشیت کے وابستہ ہی کار وبار
بیان مین کرون تجسے اب ایک حال — زن برہمن کے ہوا نونہال — وہ کل کچھ دنون مین ہوا نوجوان — بنا فضل خالق سے سر در وان
کرنا گہ ہوا افعی اُس سے دوچار — ہوا وہ تو مادر ہوئی بیقرار — وہان نام ارجن سے تھا مار گیر — نر کھتا تھا اس فن مین اپنا نظیر
زن برہمن کو جو دیکھا ملول — ہوا رنج واندوہ دل کو حصول — گرفتار افعی کو اُسنے کیا — جولا یا زن برہمن کو دیا
کہا یہ کہ موذی کا سر توڑ دے — پھپھولے جلے دل کے اب پھوڑ دے — وہ معصوم بولی کہ ای مار گیر — لگا یا مرے دل پر احسان کا تیر
چلنا اس افعی کا بیکار ہی — کہ زندہ ہو فرزند دلشوار ہی — مناسب ہی تم چھوڑ دو جائے یہ — سزا اپنے کردار کی پائے یہ
آئی یہ تقدیر اُسکو پسند — کہ پہونچائیگا اور کو یہ گزند — بہرحال قتل اُسکا منظور تھا — کرنا گاہ وہ سانپ گویا ہوا
کہا اُس سے ای قاتل بیگناہ — ترحم کی لازم ہی مجھپر نگاہ — مجھے کاٹنے مین نہ تھا اختیار — بجا لایا مین حکم پروردگار
قضا جسکی آتی ہی خونخوار ہون — وگرنہ بہرحال بیکار ہون — سزا سب کو ملتی ہی اعمال کی — اجل اور مین بھی ہون اس سے بری
زن برہمن نے سنے یہ کلام — کہا چھوڑ دے اِسکو ای نیکنام — وہ اعمال فرزند کی تھی سزا — مشیت کے تابع ہی اور قضا
ہوئی جب کہ یہ داستان اختتام — کیا پھر جدشٹر نے اُنسے کلام — اجل آپ کی سر پر اسوار ہی — ملین آپ پھر مجکو دشوار ہی
یہ ارشاد ہو دل ہی تمپر فدا — قضا کو کسی نے مسخر کیا — کرون اُسکو معلوم تھی آرزو — اب اس بات کو آپ مین ابرو

چمن دوم بیان عقد دختر راجہ جرجو دھن با آتش

کہا آپنے ہان یہ سن داستان — کہ اس بات کا ہی مفصل بیان
سودرس ایک راجہ تھا عالی مقام — فدا خدمت برہمن پر مدام — تولد کا احوال یون ہی بیان — سنین سامعین اُسکی اب داستان
شہنشاہ جرجو دھن نامدار — بنا گلشن مالوہ کی بہار — اُسے جگ کرنا جو منظور تھا — سب اسباب ساماں مہیا کیا
ہوے جمع اطراف کے شہریار — مرتب جدا بزم زنار دار — یہ چاہا کہ آتش کو روشن کرے — پرستش کرے اُسکو گلشن کرے
وہ آتش نہ ہرگز ہوئی شعلہ زن — پڑی بحر حیرت مین سب انجمن — جو راجہ نے آتش سے کی التجا — نہین ہی سُلگتی سبب اسکا کیا
کہا آگے آئی تھی مین تیرے پاس — برہمن کا پہنے بدن مین لباس — ہوئی تجھسے دختر کی مین خواستگار — نہ پائی نہایت ہوئی بیقرار
اسی واسطے تجھسے مین ہون خشمناک — ہوا دل اسی آگ مین جل کے خاک — شہنشاہ سُنکر ہوا اشر مسار — کیا نقد جان اس سخن پر نثار
سمجھا تھا مین تجھے برہمن — فدا آپ پر ہی وہ رشک چمن — در آئی وہ گل عقد آتش مین جب — فرو کچھ ہوے شعلہ ہاے غضب
وہ آتش ہوئی جگ کی مشتعل — ہوا شعلہ مشعل خور خجل — شہنشاہ دوران ہوا شاد کام — بخوبی دیا جگ کو اختتام
فرزند آتش سے پیدا ہوا — سودرس اسم اُسکا ہویدا ہوا — پلا خوب آغوش راحت مین وہ — شب و روز مشغول عشرت مین وہ
ملی نیکبخت اُسکو مقسوم سے — شب و روز شوہر پرستی کا دھیان — فدا حکم شوہر پہ ہر وقت جان
ہوئی اُسکی شادی بڑی دھوم سے

خیابان سیزدہم از چمنستان سواد ہندوستان یعنی ساتک پرب کہ درین پرب بہشت ہزار شلوک ست

چمن اول در بیان گفتن بھیکم پیامہ حکایت بازیگر وزن بہمن

مہابھارت جب ہوچکی انتخاب — گلون سے نکالا قلم نے گلاب
جو آرایش فوج مین تھے کلام — جو قلعون کے مرقوم تھے انتظام
سخاوت کے مطلت جو تحریر تھے — شجاعت کے مضمون جو تسطیر تھے
یہ قصے کیے بادشاہون کی نذر — وہی قدردان مین کرینگے وہ قدر
روانی مین عاجز نہ تھا کچھ قلم — مضامین مطلب کیے مین رقم
کیے مختصر سب وہ احوال طول — کہ انسان کو ہو دین و دنیا حصول
یہان کام رہبر کا ہرگز نہین — ہوئی صاف سب طرح بہتر زمین
کیا سانت بھیکم نے جب بیان — جد شستر نے کی عرض ای مہربان
عذاب گنہ اس سے بڑھکر نہین — یہ باتین ہوئین سب طرح دلنشین
مگر آپ سے اب یہ ہی التماس — کرین لطف فرمایئے بقیاس
غم و رنج دل کے ترقی پہ ہین — وہ ایذا کہ صدمے نئے جی پہ ہین
مری وجہ یہ زخم ہین خونچکان — جو تیرون سے جسم مبارک ہی چور
نہایت ہی دل فرط غم سے حزین — ہوا قتل جر جودھن نامدار
سنے جب کہ بھیکم نے غم کے کلام — یہ فرمایا ای راجۂ نیکنام

دکھائی خدا نے مجھے راہ خیر — کیا سانت کو پھر دوبارہ ہوسیر
رعیت نوازی کے جو تھے سخن — جو لکھے تھے شاہ جہان کے قلمن
یہان تھے جو عدل و کرم کی طرح — رعیت کو حاصل ہو جس سے فرح
رہا جوگ سو جوگیون کو دیا — یہ تھا اور کوچہ کنارہ کیا
اگر اب ہوا سکا کوئی خواستگار — نہین بند اپنا قلم زینہار
کہ انسان کو ہو دین و دنیا حصول — ملے جس سے گلگشت باغ جنان
شرک ہی ہر اک جادۂ داستان — ملے اسکو یوسف اسی چاہ مین
قدم زن جو انسان ہو اس راہ مین — یہی دونون دوزخ کے آثار ہین
طمع جھوٹ عیبون کے سردار ہین — ملی جسکو جنت اسی سے ملی
نوابون کا سرتاج ہی راستی — بہ تفصیل ارشاد ہو داستان
کرین آپ ساتک پرب کو بیان — سراپا گنہگار کا ہی قصور
جو تیرون سے جسم مبارک ہی چور — درونہ کرن اور عالی وقار
ہوا قتل جر جودھن نامدار — یہ فرمایا ای راجۂ نیکنام

رہے خاطر فوج مدنظر — کہ حاصل ہو دشمن پہ فتح و ظفر — کرے بند ہر طرح سے راہ ظلم — گہن مین رہے ہر گھڑی ماہ ظلم

عزیز اقربا اور خویش و تبار — نہون ہاتھ سے شہ کے سینہ فگار — نہ دے بے ہنر کو قریب اپنے جا — رہے شور عالمون مین سدا

کرے لشکر و فوج آراستہ — نہ پائے عدو ملک مین راستہ — نظر ملک گیری پہ ہر دم رہے — کہ عیش عدو جس سے برہم رہے

کیا دھرم کا بھی مفصل بیان — کوئی بھی نہ عقدہ تھا اُنسے نہان — ملے جس سے رہنے کو خلد برین — وہ باتین بھی سب طرح کی دلنشین

جو جو پنڈو جو کرتے تھے اُنسے سوال — جواب اُسکا دیتے تھے وہ خوشخصال — کوئی بات حکمت سے خالی نہین — وہ ہین کون مضمون جو عالی نہین

نصیحت کا لازم نہ تھا اختصار — گلستان کی سب سیر مین ہے بہار — قلم نے کیا اُسکا یہ انتخاب — کہ ہر بات بھیکم کی ہے لاجواب

مناسب نہین نظم مین اختصار — وہ باتین ہین تیغ در دشاہوار — جسے شوق صادق ہو وہ نکینام — شب و روز فیضی کا دیکھے کلام

کہ لکھا ہے سب نثر مین مو بمو — ہوئی مختصر طول تھی گفتگو — قلم کا فقط رزم مین نام ہے — نصیحت کی باتون مین کیا کام ہے

گدا کو کیا بادشا آپ نے — زر و ملک سب کچھ دیا آپ نے — وہ رو دے زمین پر کیا نامور — کہ گروون بنا صاحب حیثیت کا گھر
بعزت بٹھایا انھین تخت پر — چچا بھی ہوا تخت پر جلوہ گر — جدشٹھر کو مد نظر پاس تھا — چچا سے یہ کی عرض اے بادشا
یہ بندہ فقط آپ کا ہی غلام — اطاعت سے ہی محکو ہر وقت کام — جو ہو حکم عالی وہ لاؤن بجا — مری جان تک آپ پر ہی فدا
نہ کھون اطاعت سے باہر قدم — بھرون دم غلامی کا مین دمبدم — اطاعت کرون کو روان سے سوا — کہ مین آپ کا راج ہی آپ کا

چمن ششم در بیان نصیحت بھیشم پتامہ

قلم کی زبان پر ہی بھیشم کا حال — ہر اک فن مین حاصل تھا اسکو کمال
پڑے تھے وہ تیرون پہ میدان مین — جو دن رات رہتے تھے ایوان مین — فقط زخم تیرون کے ہمدرد تھے — لہو بہ گیا دست و پا زرد تھے
جدشٹھر سے یون کرشن جی نے کہا — سر آیا دلی سب طرح مدعا — جو بھیشم کا دل مخزن علم ہی — وہ اک بلبل گلشن علم ہی
وہ ذرون مین ہین صورت آفتاب — محقق موحد وہ ہین لاجواب — وہ عالم ہین عالم مین ثانی نہین — یہ تحقیق جھوٹی کہانی نہین
ہم احوال سے اُنکے ہین بیخبر — تجھے بھی نہین اُنپہ مد نظر — سنو چلکے کچھ اُنسے شیرین کلام — کہون کیا یہ افسوس کا ہی مقام
نصیحت سے ہووے اُنکی کچھ بہرہ ور — دل سینہ اُنکا ہی عرفان کا گھر — ہوے دونون میدان کی جانب روان — ملے کرب بھی راہ مین ناگہان
خطا کی جدشٹھر نے اُنکی معاف — ہوا کشن کی وجہ سے سینہ صاف — جو بھیشم پتامہ کے آئے قریب — عدو کوئی دیکھا نہ کوئی حبیب
بڑے تھے وہ تیرون کے بستر پہ آہ — نہ تھی دل کو اسباب دنیا کی چاہ — بدن کثرت زخم سے خونچکان — فدا جسپہ ہو جان سے گلستان
تصور مین خالق کے آنکھین تھین بند — فقط ذکر معبود دل کو پسند — جو کچھ دیر کے بعد کی چشم وا — یہ دیکھا کہ ہین کشن روشن ضیا
جدشٹھر بھی ساتھ اُنکے تھے موجود گر — جو یاد خدا مین تھے وہ درد مند — بدستور آنکھین ہوئین اُنکی بند
جو تھی شمع روسی بدل لو لگی — کسی طرح اُنپر توجہ نہ کی — سر کرشن نے اُنکا دیکھا یہ حال — جدشٹھر سے فرمایا اے خوشخصال
نہ حاصل ہوا اس گھڑی مدعا — یہ ہین غرق دریاے یاد خدا — ستانا اب اسوقت اچھا نہین — کہ آجاے بھیشم کو غصہ کہین
پھر آئے وہان سے سر کرشن جی — غرض آج کی کل کے اوپر رہی — ہوے کرشن بھیشم سے یون تر زبان — جو یہ دو سہ دن لگے پھر وہان
گذشتہ ہوئی آپ کی عمر سب — کہ باقی ہین پنجاہ و شش روز اب — زبان مبارک سے کچھ ہو بیان — جدشٹھر کے مشتاق ہین دل کے کان
وہ باتین نصیحت کی ارشاد ہون — کہ کونین صدقے سے آباد ہون — ملے آپ کو بھی کچھ اُسکا ثواب — سنے دور ہو ہر شبہ کا عذاب
وہ بھیشم پتامہ جو تھے علم دان — ہوے اس طرح کشن سے تر زبان — کہ اسوقت دم بھر کی فرصت نہین — مین یاد خدا مین ہون مہلت نہین
مجھے بات کرنا بھی ہی ناگوار — قریب خزان عمر کی ہی بہار — مگر پاس دونون کا منظور ہی — نصیحت کا اس طرح مذکور ہی
جو بیدار ہو آدمی خواب سے — دم صبح نام خدا اُٹھ کے لے — کرے اپنے دنیا کے پھر کام کام
سوا اسکے ہی واجب بادشاہ — رہے عدل و بخشش پہ ہر دم نگاہ — رعیت کو سمجھے نہ لوگون سے کم — بھرے تا رعیت گری کا وہ دم

بیاس مہرکشن درپے ہوئے | جو قصے پڑے تھے وہ سب طے ہوئے | کیا دور سینے سے اُنکا غبار | نکالے غم و رنج کے دل سے خار

چھٹم خیم در بیان تخت نشینی راجہ جدشٹر

رضامند تاج و نگین پر گیا | کہ ہوتا ہی عادل سے راضی خدا
قلم جی ہی اب بادشاہ زمن | کہین دور ہو دستان ملال
سمجھتا تھا پانچون کو اپنے پسر | بٹھاؤن جدشٹر کو اب تخت پر
نکلے جودی نیک ساعت قرار | نکل بھیم سہدیو ارجن بھی پاس
مہیا تھا سامان جشن جلوس | لگے تھے جواہر گہر بیقیاس
گہر لعل و یاقوت سب سر بسر | بنا پیرہن برج ناہید کا
مرصع ہر اک زیور بے بہا | بنایا تھا آبا و اجداد کا
بٹھایا جدشٹر کو اُس تخت پر | نوید مبارک کی ہر سو صدا

تخت پر بیٹھنا راجہ جدشٹر کا

رے لوگ خلعت سے بھی سرفراز | مہیا ہر اک سمت عشرت کا ساز | جو لکھون صفت بزم کی ہو رقم | رواں فلزم عدل و بحر کرم
ر شٹر نے پایا جو وہ تخت و تاج | زبان پر تھا سب کے مبارک ہو راج | جو راجہ جدشٹر سا تاجدار | گرا پانوں پر کرشن کے ایکبار
ایہ دل و جان ہی تمپر فدا | ملا آپ کی وجہ یہ مرتبا | جو پیدا کرے ہر سر موزبان | سر مونہ احسان کا ہو بیان

کہا اے جوان شجاعت شعار — عروس سخاوت بھی ہی ہمکنار — کہاں ہان سخاوت بھی کہتا ہون مین — محبت مروت بھی رکھتا ہون مین
احوال تھا کشن پر آشکار — مشرح تھا سب دل پر انجام کار — کہا گر شجاعت کا بھرتا ہی دم — تو ہین تیرے سر کے طلبگار ہم
کہا اُس جوان نے کہ دیتا ہون سر — مگر سیر میدان ہی مدنظر — نہ گر یہ سر دینا کیا دور ہی — تماشا لڑائی کا منظور ہی
کہا پھر سر کشن نے اے جوان — نہوگی تری آرزو رائگان — وہان رن کے میدان مین تھا اک شجر — کہ جان بخش تھے اُسکے برگ و ثمر
جو پتی سر کشن نے توڑ لی — دہن مین وہین نوجوان کے دھری — کیا تن سے پھر سر کو اُسکے جدا — برآیا سری کشن کا مدعا
جو سر لاکے رکھا اُسی نخل پر — تماشائے میدان تھا پیش نظر

چمن چہارم درمیان باعث کشتہ شدن کرن

قلم اب ہوا جنگ سے مطمئن — پھرے فضل حق سے جو شش کے دن — کہا اُسنے نارد سے یون ایک روز — نہان دل مین ہی آتش غم کا سوز
خدا جانے کیا سحر و افسون ہوا — یہ بھیکم در و نہ کا جو خون ہوا — ہوے قتل اس جنگ مین بیشمار — جوان و دلاور رشہ نامدار
دل زار مین ہی نہایت الم — رگ و پے مین ہی نیش زن خار غم — پریشان دل ہی بحال زبون — پریشان دل ہی بحال زبون
نہ تھا مجھپہ حال کرن آشکار — کہ تھا قوت بازو دل فگار — سوا اسکے رنج کرن ہی فزون — کہ تھا میرا ستراج وہ نوجوان
اگر قتل کرتا وہ پانچون کو راہ — نہ دیتا کبھی دل مین کینے کو راہ — رہا مجھسے نہان یہ راز نہان — نہ مین مارتا ایسے سردار کو
یہ جو لے وہ نارد کہ اے بادشاہ — مقدر پہ لازم ہی کرنا نگاہ — نہ مین کھینچتا اُسپہ تلوار کو — نہو کوئی اس راز سے آشنا
وگرنہ کرن وہ جوانمرد تھا — ہر اک دیوتا کو یہ منظور تھا — یہ سب جانتا تھا وہ اک نوجوان — نہو کوئی اس راز سے آشنا
وہ ان دونون فوجون مین اک مرد تھا — جو تم سب مین ہین جمع علم و کمال — قلم اُسکا انشا کرے حال اب
ہوئین آٹھ تیرین عدو جان کی — سنو قتل کا اُسکے اول سبب — ہوئی مفت مین گاؤ عابد شکار
نہ میلا ہوا جسم آہو کا رنگ — خطا کھائی جو تیر نے ایکبار — نہ ہرگز چلے زور پر فلک
ارابے کا پہیا زمین وقت جنگ — جو پکڑے نچھوڑے اُسے حشر تک — نہ تھی ذات سے اِسکے اُنکو خبر
ہنر سیکھنے کو برہمن بنا — پر سرام سے جا کے سیکھے ہنر — زبان مبارک سے دی بد دعا
یہ تھا چھتری پر بنا برہمن — دل اس بات سے اُنکا ناخوش ہوا — دل و جان سے ہر دم نگہبان ہو
یہ تیر افگنی را یگان ہو تمام — سوہ کشن ارجن پہ تجھے مہربان — کرن سے تجھے بھیکم یہ نامہ دیا
ڈراتا تھا ارجن سے یہ تھا خلل — سبب پانچون قتل کا یہ ہوا — کسی طرح مجھسے نہوگی خطا
زرد گو شوارہ کرن سے لیا — سبب یا تو ان عہد کشتی سے تھا — کہ کرگون کو تیرے مین کشمیر کرون
مکمتع ارجن کے سر پر دھرون — سبب آٹھوان ہی ہی نیکنام — دعا سے کیا اُسکا ارجن نے کام
سنا حال دل مین تاسف کیا — طبیعت بہت غم سے رنجور تھی — اُسے بادشاہی نہ منظور تھی

ترا مجھسے جسدم شل نامدار — کیا قتل اُسکو دم کارزار — اگر منہ پہ لایا نہین اپنا نام — سبب فتح کے ہین وہ عالی مقام

سرکیشن نے جب سنے یہ کلام — جُدا شُتر سے فرمایا اے نیکنام — عنایت کی لازم ہی اپنر نظر — یہ حق جانفشانی کا ضائع نکر

انھین رنج پہونچانا مناسب نہین — یہان ان کلامون سے مطلب نہین — مناسب ہی اب یہمین رفع فساد — چلے اُس جگہ سے وہ سب دلشاد

سر بھجھیر یک شجاعت شعار — جہان تھا گئے سب یہ عالی وقار — سرکیشن سر سے ہوے درفشان — شجاعت نظر آئی سب کی یہان

سر بے بدن نے دیا یہ جواب — شجاعت کہون کسکی ہین اے جناب — سرکیشن کا جگر کرتا تھا صاف — یہ دیکھا ہی مینے کہ وقت معاف

لیے ہاتھ مین کاسۂ خون فشان — لہو در پدی نے کیا نوش جان — ہر اک سمت تھا اُسکی قوت کا شور — جوانون مین بھگدت تھا اہل دور

الگ ہوگیا بیچ سے رود نیل — دو پارہ ہوا تیر ارجن سے فیل — دوبارہ گیا بیچ مین مثل مور — کیا اسقدر اُسنے رانو سے زور

نہ قطرہ لہو کا زمین پر گرا — یہ ہنگامہ آدھے پہر تک رہا — دھراکشن کے پانون پر سب نے سر — کھلا جب یہ احوال خنگ و ظفر

چمن سوم در بیان حال بھجھیر یک

سر بے بدن کہ چکا جب یہ حال — سنو اُس جوان کی مفصل خبر — جو تھی دہن مین تھی نی دو نکال

جلائے دہن آگ مین تیر دسر — ہوا جبکہ میدان مین آغاز جنگ — مہابھارت کا ہر طرف ساز جنگ

جو تھا بھجھیر یک اُس دلاور کا نام — تماشے کو آیا بشوق تمام — شباب اُسکا آغاز رخ لالہ گون

جہانیانہ تھا سبزۂ خط نے رنگ — نہ تھی آئینے مین عیان شکل رنگ — شجاعت مین تھا وہ جوان بے نظیر

عیان تھا سرکیشن پر یہ راز — کسی کا نہ اُسنے چھپایا حسن و عجب — کہا اُس جوان سے بلا کر حضور — کہ تو کسکی چشم سیہ کا ہی نور

کہا اُسنے مین بھی ہون نامور کرن — لڑائی کے معلوم ہین خوب فن — گرے جسکے خرمن مین برق شکست — لڑائی مین جس سمت ہو فوج پست

خدا نے دیا یہ ہنر مجکو ہی — کمک اُسکی مد نظر مجکو ہی — جو ہی دونون صرفون مین اکجا سیاہ — سمجھتا ہون مین سب کے اک برگ کاہ

جوانو اج آمادۂ جنگ ہی — نظر کی ترازو مین پاسنگ ہی — جو ہین رن کے میدان مین فیل مست — سمجھتا ہون جھنگون سے بے اکدست

جو ہو اس سے وہ چند فوج گران — کرون ایک دم مین اُسے رائیگان — دکھاؤن مین راہ فنا آن مین — فرشتے نے پھوکا ہی یہ کان مین

سرکیشن پھر بولے اے نوجوان — صفت تیری مجھپر ہو پہلے عیان — ترے سر پہ کیا کھیلتی ہی قضا — یہان تین تیرون مین اُٹھ گی گیا

وہ بولا کہ کیا خوب اے مہربان — سخن کو نہ سمجھو مرے رائیگان — کمان سے جو چھوڑونگا مین اک خدنگ — ہر اک کی اجل کا عیان ہوگا رنگ

گریگا وہ پھر دوسرا تیر کام — یہ ہو جائیگا قتل لشکر تمام — رہا تیسرا تیر بیکار ہی — یہ میری شجاعت کا آثار ہی

کہا کرشن نے پھر کہ اے تیز زن — یہ کس طرح باور ہو تیرا سخن — اب اُس بات کی تجھسے ہی مجکو چاہ — کہ ہو دور دل کا مرے اشتباہ

تری بات کی راستی ہو عیان — لڑائی مین ہوجائیگا امتحان — ملا تھا وہ شنجرف کا خوشگوار

غرض بل کی پیکان پہ چھوڑا خدنگ — کھلا قتل گہ پر ہر اک کے وہ رنگ — شجاعت ہوئی اُنکے اوپر عیان

خیابان دوازدہم از چمنستان سواد ہندوستان یعنی سانت پرب

در ترجمہ پرب نوزدہ ہزار و ہشت صد و سی و چہار اشلوک ست

قلم کر ہمہ رنج و الم سے گریز — چمن اول در بیان رفتن دھرتراشٹر برروے گنگ — فرد ہو گئی آتش رستخیز

خدا کو جو منظور تھا وہ ہوا — نہین چھوڑتی ہے کسی کو قضا — زمانے کا ہے یہ نشیب و فراز — کوئی پست غم سے کوئی سرفراز

کوئی خنجر غم سے سینہ فگار — کوئی شاد عیش سے ہمکنار — کوئی درد ماتم مین ہو مبتلا — خوشی سے کسی کا ہے گلشن کھلا

کوئی نوحہ سے سوگ کے سرنگون — چڑھائے کوئی بادہ لالہ گون — کسی کا گلستان ہوا ہے خزان — کوئی فصل گل سے ہے دل شادمان

خوشی اور غم ہین یہ دونون بہم — جدشٹر کا احوال لکھے قلم — بدر اور سنجی کے سینون مین داغ — ہوا انکو کریا کرم سے فراغ

نکوائے شہ کور دیدہ کے پاس — پڑا تھا یہ فرش زمین پر وہ راس — کہا اُس سے اے بادشاہ جہان — جدشٹر جو ہے دل کا آرام جان

گیا ہے کے غسل و سوے گنگ — ہجوم الم سے طبیعت ہے تنگ — مناسب ہے چلنا وہان آپ کو — غم آلودہ بیٹھے ہو اٹھو چلو

جدشٹر ہے گنگ پر تھے جہان — اودھر کو یہ باہم ہوے روان — ہوے غسل سے گنگ کے بہرہ ور — کیا اُس جگہ ماہ کا تک بسر

جدشٹر کا گنگا پہ جب تھا مقام — چمن دہم در بیان مناقشہ پانڈوان کہ فتح بنام کیست — بہت آئے تھے عابد نیک نام

خوائد غفر انکو مدنظر — زبان پر یہ تھا ہو مبارک ظفر — زبان جدشٹر پہ تھا یہ سخن — مین کیا حال تھا روبرو کرشن

نہ تھا اسقدر مجکو حاصل کمال — کہ بھیکم سے لیتا مین نام جدال — ظفر کشن کی وجہ حاصل ہوئی — اُنھین سے یہ آسان مشکل ہوئی

عنایت سے اُنکی ہوا انتخاب — مرے سر پہ احسان ہے بے حساب — سنا بھیم وارجن نے جب یہ کلام — کہا ہم کرین تیغ ہوا انکا نام

لڑائی مین ہمنے لڑائی ہے جان — شکستہ بدن کے ہوے استخوان — یہ سنکر جدشٹر نے اُنسے کہا — نہواے مری جان اتنا خفا

نہانے کو دریا کے لب گنگ پر — دیا نام پر اُنکے اسباب و زر
جدشٹر سے کُنتی نے اُسدم کہا — کہ بھائی بڑا تھا کرن بھی ترا

دیا چاہیے اُسکو پانی ضرور — جدشٹر کا سینہ ہوا اُسکے چور
کھلا اُسپہ افسوس حال کرن — بڑھا درد و غم پر بہ رنج و محن

وہ سیمل کی صورت تڑپنے لگا — نیا حشر مین حشر برپا ہوا
جدشٹر سے بولا کہ اے نیک جان — سہ کشین کی اب سنو داستان

مناسب تھا تم پہ نہ افشائے راز — کرن سے کیا مین نے ہر چند ساز
سوا اسکے یونہی تھا حکم قضا — وہ افشا پر اسکے نہ راضی ہوا

جدشٹر یہ مُسکر یکدم رہوا — اُسی وقت مانگی خدا سے دعا
کبھی از زبان سے چھپایا نہ جائے — نہ پھر کوئی اس طرح سے منہ کی کھائے

طلب پھر کیا اُسکے فرزند کو — گلے سے لگایا جگر بند کو
دل و جان مین فرزند نے کی جگہ — غایت کی آغوش مین دی جگہ

کرن کا سُنا جبکہ زوجہ نے حال — پڑا رنج سے شیشہ دل مین بال
کہ اک آہ کھینچی ہوئی جان بحق — ہوا دل مین شوہر کا ایسا قلق

محبت مین شوہر کی وہ مر گئی — مسافر تھی ہے ہے سفر کر گئی
کرن کے چمن سے تھا سنیہ نگار — پریشان تھا ارجن نامدار

زبان سے ہے ارجن کے یہ بھی کلام — مقابل جب آتا تھا وہ نیک نام
تہا جسمین جو شرم محبت کمال — عجب طرح ہوتا تھا اس دل کا حال

لرزتے تھے دہشت سے یہ دست و پا — قیامت کا تھا ہر طرح سامنا
برادر ہی پر یہ راز افشا نہ تھا — مرا ہاتھ اُس رخ پہ اُٹھتا نہ تھا

نہ تھا مجکو معلوم یہ حال آہ — وگرنہ بناتا اُسے بادشاہ
جلاتا مین آتش مین تیر و کمان — فدا اُسپہ کرتا مین یہ نقد جان

کرن کی غلامی مین تھا افتخار — نہ منظور تھی سلطنت زینہار
سبدل نہو گا خوشی سے یہ غم — یہ بیکار ہے سر نشش اے قلم

مقدر مین جو تھا وہ آیا ظہور — نہ تھا اسمین بھلا کسی کا قصور
فدا جان و دل صورت سیم و زر — محبت کی ٹر کون پر اُسکے نظر

بہر طرح بد نظر اُسکا پاس — نہ ٹھیکنے نہ پاتا تھا غم اُسکے پاس
کہ یاد کرن اب فراموش ہو — مناسب ہے اے کلک خاموش ہو

جدشٹر کے دل مین ہر یگا یہ غم — وہ وداع کرن دل پہ تھا لاجواب
خجالت سے تھا زرد رو آفتاب

استری پرب تمام ہوا

پریشان کیے بال سر کے تمام — لب نیلگوں پر بھی تھے کلام — ابھی کل کی ہے بات یہ نامدار — دل جان سے تھا جہان پر نثار

جو آنکھوں کا تھا میری یہ نور عین — بدن اُسکا زخموں سے ہے پُر چنین — مرے دل کے زخموں کا تھا جو علاج — وہ دو گز کفن کا ہے محتاج آج

برستی ہے کیا بیکسی لاش پر — کیا تیر و خنجر نے لشکر کے جگر — یہی چاند سا مُکھ تھا آرام جان — ہوا لوٹ خاک و خون میں یہ نشان

یہی بادشاہت کا بھرتا تھا دم — ہوا رونق افزائے ملک عدم — ستاروں میں تھا مثل بدر منیر — فلک نے کیا آج ایسا فقیر

کہ بیٹھے ہیں گرد اُسکے ہر سو شغال — بدن کثرت غم سے تھا پائمال — دہن گوشت کھانے کو ہیں آنے وا — خراب اسطرح ہو نہ حال گدا

یہ وہ شخص ہے راجہ نامدار — کہ تھا ہفت اقلیم پر اختیار — یہی منھ تھا جو خیرت آفتاب — ہوا آج آلودۂ خون ناب

زبان پر کبھی اس طرح کے سخن — کہ یہ سرو قد رشک حسن چمن — دعائے ظفر کا ہوا خواستگار — کہا میں نے یہ ہاں ہے تجھپر نثار

جو خلقت پہ اچھا ہے سایہ ترا — خدا فتح و نصرت کریگا عطا — غرض یہ بھی اُسوقت تھی گفتگو — برہنہ جو آئے مرے روبرو

پڑیگی مری جس جگہ پر نظر — نہ ہتھیار ہوگا وہاں کارگر — جب آیا مرے روبرو گلعذار — لپٹتے تھا جسم نہانی پہ بار

جو چھوٹوں سے تھی رائے اسکی نہاں — اُسی پر لگی ضرب گرز گران — جو سایہ جڈشٹر کا تھا خوبتر — رعیت پہ حاصل ہوئی یہ ظفر

سخن جس گھڑی یہ ہوئے اختتام — کیے کشن جی سے پھر اسنے کلام — اگر چاہتے آپ ہوتی نہ جنگ — لہو کا اچھلتا نہ مقتل میں رنگ

نہیں اس سخن میں ہی جائے کلام — ہوئے آپ ہی باعث قتل عام — خدا سے ہی اب اس دعا کا سوال — کہ جو کچھ مرے سر پہ گذرا حال

یہی پیش آئے تھے میں حال زار — خزان آپ کے باغ کی ہو بہار — وہ سب حاضر بزم ترسان ہوئے — دعا کے دل میں پریشان ہوئے

سر کشن نے جب سنی یہ دعا — کہا کاندھاری سے بس ہو چکا — اگر اور کچھ اب کہو گی مجھے — دعائے زبون دونگا میں بھی تجھے

کھلا بھید ہے صاف راز نہان — ٹرینگے بہم میرے آرام جان — ہر اک نوجوان قتل ہوگا وہاں — ٹھکانے گا انکے نشان جاودان

سخن کاندھاری نے جب یہ سُنا — کہا اب نہ دونگی تمھیں بد دعا — مگر آپ بھی کچھ نفع پائیے — کرم کیجیے اس طرف آئیے

چمن ہشتم در بیان تعداد کشتگان معرکہ جنگ

کرے کاتک کشتون کا اسدم شمار — گئے خلد کو کسقدر جان نثار

جو سلطان نے دیدۂ چشم کی کہیار — ہوئے کسقدر قتل جاندار سب

دعا اُسکو موسم کھشیر کی تھی — قلم نے یہ کشتون کا لکھا شمار

کہ تھے اک ارب اور چھیاسٹھ کرور — دم کارزار اسقدر خون ہوئے

قلم چل کے کشتون کی اب بے خبر — کہ تجہیز و تکفین پر ہے نظر

چمن نہم در بیان اظہار شدن حقیقت برادری کرن باجہ یشٹر

مدر اور سنجی نے انجام کار — ہوا موج زن ایک دریا جو دود

مراتب تھا در چون کا مد نظر — ہوئے اس سے فارغ جو نیکو خصال

جلایا ہر اک لاشۂ نامدار — ادا کی ہر اک رسم اہل ہنود

علے قدر رتبہ دیا مال و زر — قلم لکھتے کیا آہ پر سوز حال

گلستان عشرت مین آئی خزان — قیامت بہرحال برپا وہان — فلک تک گیا نالۂ آہ و غم — تڑپتے تڑپتے تھا ہر ہر قدم

کوئی سر جھکائے ہوے درد ناک — لپیٹے ہوے کوئی بالون مین خاک — کوئی اپنی آنکھون مین آنسو بھرے — کوئی اپنے زانو پہ سر کو دھرے

کوئی غم سے فرزند کے نوحہ گر — کوئی رنج شوہر سے خستہ جگر — ہتھیلی پہ رکھے ہوے نقد جان — کوئی توسن مرگ سے ہمعنان

کوئی سوگ مین اُسکے غمناک تھا — کسی کا گریبان دل چاک تھا — کسی نے بہائے تھے دریاے اشک — سمندر کو تھا روبرو جسکے رشک

کوئی رو رہا تھا وہان زار زار — خجالت سے پانی تھا ابر بہار — کوئی رنج فرزند سے بیقرار — کوئی غم سے بھائی کے سینہ فگار

قیامت تھی وہ بزم ماتم نہ تھی — وہان کونسی چشم پرنم نہ تھی — سنو دُرپدی کا بھی احوال اب — کیا کاندھاری نے اُسکو طلب

خزان اُسکا بھی ہوگیا تھا چمن — بھرے دل مین تھے اُسکے رنج و محن — ہوے نخل گلزار راحت قلم — یہ دونون تھین پابند رنج والم

دل اُسکا بھرا داغ فرزند سے — رہا پھل نہ اک باغ فرزند سے — بہت دُرپدی کا بھی تھا حال زار — کہا کاندھاری نے اے بیقرار

مصیبت مین لازم ہی کچھ دل کو صبر — کرو اختیار اب طبیعت پہ جبر — خدا سے ہی تمکو مقام امید — نہ رو رو کے آنکھین کرو اب سفید

قلم مختصر کر یہ احوال غم — مناسب ہی ہو حال کہنی رقم — کہ مدت سے ہی مبتلاے فراق — ہوئی تھی اُسے زندگی اپنی شاق

ہی دور لڑکون سے چودہ برس — فقط تن مین باقی تھا تار نفس — جو دیکھا جدشٹر کو بخود ہوئی — گمان تھا محبت مین وہ بھی ہوئی

ہوئی دل سے لڑکون پہ اپنے نثار — کبھی اُنکے زخمون پہ ملتی تھی ہاتھ — کبھی شکر کرتی تھی زاری کے ساتھ

بلائین وہ لیتی تھی چٹ چٹ کبھی — وہ پوتون کے ماتم مین تھی مبتلا — کہون کیا عجب غم مین تھی مبتلا

وہ شور و بکا الامان الامان — کف دست پر غم سے تھا نقد جان — موے میرے لڑکون کے نور نگاہ

جو باقی ہین رحم آپنہ فرمایئے — ہوا جو کہ ہونا تھا غم کھایئے — کہا اُسنے کنتی سے اے خستہ جان — مناسب ہی شکر خداے جہان

کہ سب تیرے فرزند ہین برقرار — گئے باغ ہستی سے سو گلعذار — یہان باغ کا باغ سب لٹ گیا — ہر اک گل کا اس ساتھ بھی چھٹ گیا

خزان ہی گلستان مین شک بہار — عوض پھول کے باغ مین اب ہین خار — سوا صبر کرنے کے کیا ہی علاج — سلامت رکھ جدشٹر کو بخت و تاج

یہ لڑکے جو ہین میرے فرزند مین — بہرحال ہم اُنسے خرسند ہین — یہی ہین اب اس دودمان کے چراغ — یہی ہین اب اس نوع انسان کے چراغ

چمپن مقیم وہان رسیدن کاندھاری بسر لاش خود جدشٹر

انھین سے ہی عیش و نشاط و سرور — انھین کے سبب رنج و غم ہونگے دور — انھین کے سبب بھائی بھی ہمرہ بحال تباہ

قلم لکھے اب کاندھاری کا حال — بدل لاش فرزند کا تھا خیال — پریشان خستہ جگر نیم جان

بیاس و بکیشن کنتی بھی سب — روانہ ہوئی وہ سوے رزمگاہ — گری خاک پر ہوگئی بے خبر

پڑا تھا جہان لاشۂ نامدار — گئی اُس جگہ پر یہ عالی تبار — جو مادر نے دیکھی وہ لاش پسر

جو کچھ دیر مین ہوش آیا اُسے — محبت کا اک جوش آیا اُسے — تصور وہ باتون کا کرنے لگی — پریشان ہوئی آہ بھرنے لگی

چھیمن پنجم درمیان رفتن کاندھاری بر کنار گنگ

بہر حال رفع تاسف ہوا — جدشٹر کو فرزند پیدا کیا
قلم کاندھاری کا لکھتا ہی حال — جمی مجلس رنج بر روے گنگ
ہوے بزم افروز ناگہ بیاس — وہ جلے دل کو اپنے جلانے لگی
ہوئی آتش رنج و غم شعلہ زن — نہوا اتقدر رنج و غم سے اودھس
قضا مین کسی کا اجارہ نہین — زمین خون سے اُنکے ہوئی مثل پوش
جدشٹر بھی اب خاندان کا چراغ — گلستان کا تیرے گل تر ہی وہ
جدشٹر بھی اتنے مین پہونچا وہان — زمین آنسوون سے ہوئی آبشار
ہر اک اُنکے قدمون پہ گھتا تھا سر — دوساسن کا تو نے پیا ہی لہو
کہا اُسنے ای مادر مہربان — فقط مُنھ پہ مین نے تھا بیشک ملا
جو جی کو جدشٹر نے دیکھا خفا — سزا دیجیے جو سزاوار ہون
کسی سے نہ کچھ آپ فرمایئے — جو کپڑا ذرا ہٹ گیا ناگہان
کھلا تھا جدشٹر کا انگشت پا — نظر سے ہوا اُنکے ہر اک نہان

بھاگنا راجہ جدشٹر وغیرہ پانچون بھائیون کا کاندھاری کے روبرو سے

کہا خستہ جان نے نہ تم اب ڈرو — ملی تمکو دست قضا سے نجات
کہان تک کرون سوزش غم رقم — بنے شمع ماتم زبان قلم
بہت طول ہی بزم ماتم کا حال — قلم کی زبان پر ہین لخت جگر

چھیمن ششم درمیان ملاقات دُریدی و کنتی و کاندھاری

نہ بھاگو یہان سے ہراسان نہو — کسی کو کہونگی نہ مین کوئی بات
قلم نے کیا مختصر غم کا حال — کرے کوئی جرمون پہ اُسکے نظر

دعا ہی یہ میری کہ وہ نونہال — حکومت کرے دہر مین شصت سال — جلائے یہ آتش اُسے دور ہی — قدم بڑھ کے رکھے یہ مقدور ہی
اگر میرے کہنے سے ہی انحراف — دعا دونگا مین تجکو اب برخلاف — یہ سُنکر وہ مجبور ترسان ہوا — جواہر جو تھا سر مین اُنکو دیا
امان آگ سے سب کو ارجن نے دی — فرو دونون تیرون کی آتش ہوئی — لڑائی کا جھگڑا ہوا اختتام — غم و رنج و شیون کا ہی اہتمام
غرض دُرپدی کو جو اہر ملا — ہوئی خوش جدشٹر کو اُسنے دیا — جو سر پر ہوا اُسکے وہ جلوہ گر — تو نور رخ مہر آیا نظر
کرم کشن کا شامل حال تھا — چمن جہارم در بیان خبر کشتہ شدن جے دھن بدھ ترا شت و کاندھاری — ہوئی فتح جو اُنکا اقبال تھا
قلم بنگیا نخل ماتم کی شاخ — نئی اور نکلا نہ کیون غم کی شاخ — نہ کیون ہون سیہ پوش ماتم مین عرف — نکلتا ہی لب سے زبون غم مین حرف
ہوا قتل جے دھن جنگ جو — ملی آب سے تیغ کی آبرو — جو مادر پدر اُسکے تھے نیم جان — کہی اُسنے سنجی نے یہ داستان
ملا خاک و خون مین وہ نور نگاہ — زمانہ نظر آیا اُنکو سیاہ — اودھر گلشن پانڈ کے گلعذار — سر بکشین و سا تک بحال نزار
ہوے داخل مجلس بادشاہ — عجب غم سے تھا حال اُنکا تباہ — نعل گیر سراک سے ہوتا تھا شاہ — مگر بھیم سے تھی عداوت کی راہ
دل زار مین تھا جو رنج نہان — کہا شہ نے ای بھیم تو ہی کہان — سر بکشین کو جان کا خوف و بیم — بنائی تھی آہن سے اک شکل بھیم
کیا کور دیدہ سے اُسکو دوچار — نعل مین لیا اُسنے جو ایکبار — صفت کیا کرون شاہ کے زور کی — وہ تصویر آہن جو تھی کج ہوئی
کیا اسقدر زور کیا ہو بیان — دہن سے ہوا خون اُسی دم رواں — رہی ہوش کی بھی نہ ہرگز خبر — کلیجہ تھا ٹکڑے دوپارہ جگر

نعل گیر ہونا بھیم آہنی سے دھرتراشت کا

جو شہ بہوشی سے ہوا ہوشیار — بنا رغ بسمل دل بیقرار — یہ کہتا تھا اس غم سے ہر سینہ چاک — کیا بھیم کو مین نے ناحق ہلاک
دیا کثرت غم نے تازہ ملال — بھتیجے کو مین نے کیا جو حلال — کہ رونے لگا بزم مین زار زار
جو سنجی نے دیکھا پریشان حال — کیا دور خستہ جگر کا ملال — کہا اُسنے تصویر آہن کا حال — ہوا دور اُس خستہ جان کا ملال

ارگلشن ہوا میرا حبس سے خزان — وگرنہ ہوا آنکھون سے میرے نہان — کہا دروپدی نے جدشٹر سے صاف — کہ فرمایئے جرم اسکا معاف

شکستہ نہ یہ رشتۂ دھرم ہو — ذرا صبر کو تم نہ ہاتھون سے دو — مگر فرط غم سے نہ اُسنے سُنا — وہی بھیم سے پھر دوبارہ کہا

روانہ ہوا تب اُسی وقت بھیم — ارا بہ سواری کا رشک نسیم — سر یکشن وارجن بھی ہمانند باد — عقب اُسکے تھے بہر دفع فساد

غم نو رسیدہ سے دل تھا دو نیم — سر استو تھامان پر آیا جو بھیم — لب گنگ پوجا مین یہ غرق تھا — قیامت تھا فتنہ تھا یا برق تھا

نہ تھا استو تھامان کے دل مین قرار — کمان سے چھٹا ناوک شعلہ بار — اُس ارجن نے بھی تیر آتش فشان — لگایا مقابل مین کھینچی کمان

آتش فشانی تیر استو تھامان کی ارجن کے مقابل

ہوا غرب آتش کا ہنگامہ گرم — چمن سوم در بیان محفوظ ماندن جمل زن از بھین از تیر استو تھامان و آمدن جواہر — کہ جسکی رقم مین ہوا خانہ گرم

صفا مین ہوون وہ گرم شایان رقم — نبے شمع سوزان زبان قلم — ورق روشن شعلہ مہر ہو — بھرا خانی نقطون مین اک سحر ہو

جہان بنگیا صاف آتش کی کان — ہوا ایک شعلہ زمین آسمان — جو نارد نے دیکھا یہ جان سوز حال — تردد ہوا دل مین اُنکے کمال

کہا آکے ارجن سے اے ذی ہنر — یہ آتش جلائیگی سب خشک و تر — دو عالم کی ہے ذہن جان یہ آگ — قیامت نہ برپا کرے ہان یہ آگ

مناسب ہے تو پھیرے اپنا تیر — جلے جاتے ہین سب صغیر و کبیر — کہ وہ بھی تو تیر اپنا پھیرے شتاب — دیا اُسکو ارجن نے جلکر جواب

جو نارد نے اُس سے اشارہ کیا — کہ ناوک کو اپنے کرے تا جدا — نہین مجھ مین طاقت و زور و تاب — دیا استو تھامان نے اُنکو جواب

یہ قبضہ نہین ہے مرا تیر پر — فقط یاد ہے چھوڑنے کا ہنر — جو نارد نے مجبور پایا اُسے — قریب سر یکشن لایا اُسے

کہا یہ گنہگار ہے آپ کا — مناسب جو ہو دیجیے وہ سزا — کہ ہین اسکی گرمی سے کونین تنگ — مگر پھیر لے جلد دونون خدنگ

مرا استو تھامان مین تھی جسکو جا — کہا استو تھامان نے اے جرم پوش — مرے دل مین تھا جو شجاعت کا جوش

ہوا تیر جسدم کمان سے جدا — یہ تھا عہد پانچون کو دونگا جلا — اگر وہ نہ اس آگ مین جل بجھے — جلے دل مین یہ آرزو تھی مجھے

زن پور ارجن جو ہے حمل سے — دعا ہے نہ جلنے سے وہ پھل بچے — دیا یکشن نے یہ جواب سخن — کہ ارمان بیجا ہے اے سیم تن

خیابان یازدہم از چمنستان سوم ہندوستان یعنی استری پرب درین پرب ہفت صد و ہفتاد و پنج اشلوک ست

چمن اول درمیان شنیدن راجہ جدشٹر خبر کشتہ شدن فرزندان دروپدی

نہ تھے اپنے لشکر مین پانچون جوان — پڑا آخر من عیش مین یہ شرر — گئے تھے سو خیمہ کو روان
نہ تھی اس قیامت سے انکو خبر — ہوائے اجل نے کیے گل چراغ — زمین پر گرے کٹ کے دو نیزہ باغ
درشٹ دمن کے بہلبان نے — جدشٹر سے سب شب کے قصے کہے — نہ کیون تلخ ہو لذت زندگی
درشٹ دمن بھی ہوا جان نثار — سکندی ہوا سوے جنت سوار — گر افلاک پر دل ہوا بیقرار
نمایان ہوا عالم بے خودی — ملی خاک مین فتح کی سب خوشی — طبیعت کو تازہ ہوا انتشار
جو تھے ساتھ راجہ کے رونے لگے — وہ بیجان پر جان کھونے لگے — بھرا اشک سے روے دامان خاک
گریبان کسی نے کیا تار تار — کوئی غم زدہ غم سے تھا شرمسار — دلی کاوش رنج و غم دور کی
جدشٹر کے چہرے پہ چھڑکا گلاب — سرکشین نے سب کو تسکین دی — شگفتہ ذرا غنچۂ دل ہوا
نکل دروپدی کو بھی لایا وہان — ہوا دور آنکھون سے غفلت کا خواب — نکلتے تھے مژگان پہ لخت جگر
کوئی رو رہا تھا وہان زار زار — ہوا اور بھی شور آہ و فغان — پڑا اتھا زمین پر بحال تباہ
کسی کو نہو درد و غم یہ نصیب — کوئی کاوش غم سے سینہ فگار — کیا صبر کر یاس لازم ضرور
سوا صبر کے کوئی چارا نہین — نہو مبتلا اسمین کوئی غریب — ہوئی دور چہرے سے ماتم کی تاک
کہون دروپدی کا مین کیا حال زار — امانت مین اصلا اجارا نہین — جو تھا غنچۂ دل مین اس غم کا خار

چمن دوم درمیان طلب کردن دروپدی جواہر کہ در سر استو تھا روان بود

گلستان عشرت نبا خار زار — اوڑا باغ راحت سے رنگ بہار — کہ ای بھیم لا اس بہ تن کا لباس

سخن سنج تھی مادر بے پسر

یہ تھے بھائیون کے مرے نورعین — دل دروپدی کے تھے آرام چین — ہوا مفت اُن بیگناہون کا خون — نہ کیون حال میرا ہو غم سے زبون
ہوئی آتش مہر وہ شعلہ زن — سُلگ کے ہوا راکھ سارا بدن — لبون پر تھا اِس غم سے زخمی کا دم
تن زار سے تھا رواں مرغ جان — کھڑے تھے غرض گیرت برہما وہان — دم مرگ اُسنے دیا اور غم — پڑا تفرقہ لشکر ہوش مین
مقدر مین اُسکے تھا یہ ہی رقم — کہ یکجا ہون جسوقت شادی و غم — جھکا سر لیا اپنی آغوش مین — گئی روح قالب سے جلدی نکل
اُس آغاز کا بس یہ انجام تھا — نہ پھر جاہ و مکنت سے کچھ کام تھا — اُسی وقت آئیگی اُسکی اجل — ہوے چشمون سے آب جسر رواں
اوڑانے لگے خاک وہ سر بسر — ہر اسان ہو کے دل مین تینون جوان — نیا گل کھلائینگے اُنکے پدر
اگر زان ہو کے خوف سے یکدگر — لٹے گلشن پانڈ کے جو ثمر

کشتہ ہونا راجہ جدشٹر کے پانچون برادرزادون کا اور اجل نصیب ہونا جرجودھن کا یہ خبر سُنکر

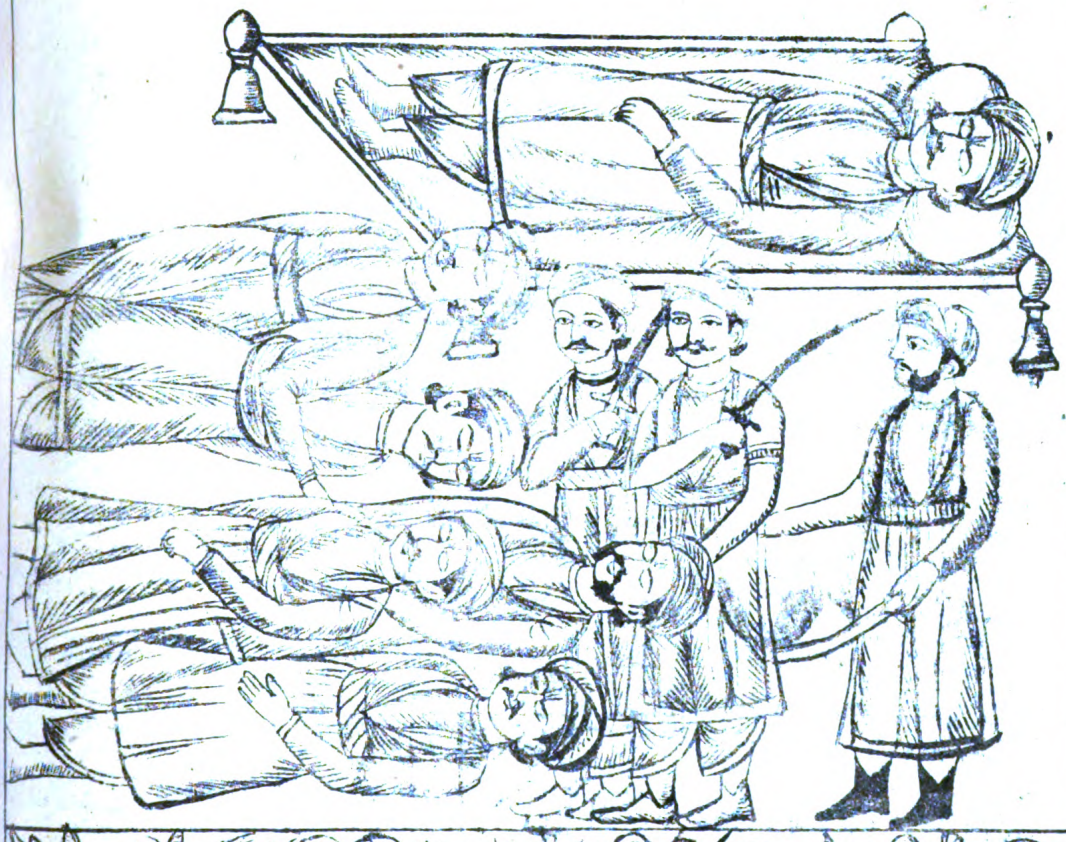

سوپتک پرب تمام ہوا

جو یہ گفتگو نوجوان کی سنی | مہادیو نے ایک شمشیر دی | درشت دشمن پر کیا پہلے وار | عروس اجل سے ہوا ہمکنار
گرفتہ ہونا درشت دمن کا شمشیر استو تھامان سے

جو مارا گیا یہ وہ دربان تھا | کیا قتل قاتل کا پیمان تھا | خدا جانے کیا سحر افسون کیا | ہزاروں کا شمشیر نے خون کیا
وہان پانچ تھے دروپدی کے پسر | لیے کاٹ غفلت میں پانچوں کے سر | کیا سر سکنڈی کا جسد سے جدا | نمایاں ہوئی ایک زن مہ لقا
وہ پینے لگی صاف گشتون کا خون | ہوئی سارے لشکر کی حالت زبون | اسی شب کو اکبار پچھلے پہر | کسی سے یہ ماتک کو پہونچی خبر
ہوا استو تھامان سے اگر دوچار | کیا حملہ تیروں سے سینہ نگار | بچا استو تھامان مگر جان سے | قدم اٹھ گئے اسکے میدان سے
لیے پانچوں ان نونہالوں کے سر | گریزان ہوا جان کو چھوڑ کر | جہان تھا وہ جرجودھن خستہ جان | ہوا کی طرح بھاگ آیا وہان
کہا پانڈکے تھے جو پانچوں پسر | یہ لے کاٹ لایا ہوں میں انکے سر | یہ قصہ جو اس خستہ جان نے سنا | نہ تھا ہوش پر ہوش میں آگیا
جو سنبھلا ذرا اٹھ کے بیٹھا وہان | تن زار میں آگئی تازہ جان | کیے دونوں ہاتھوں سے سر جوں توں | کیے قتل یہ دروپدی کے پسر
ہوئے چند پاوہ جو ہاتھوں تھے سر | تو اسوقت سمجھا وہ عانی گھر | نہ یوں ٹوٹتا بھیم کا مجھ سے سر | ہوئے قتل یہ دروپدی کے پسر
پدرسے مشابہ تھا ہر اک پسر | الم سے ہوا چار پارہ جگر | کہا آہ اے بلنج کشت وخون | ہوا تجھ سے سرزد یہ کار زبون

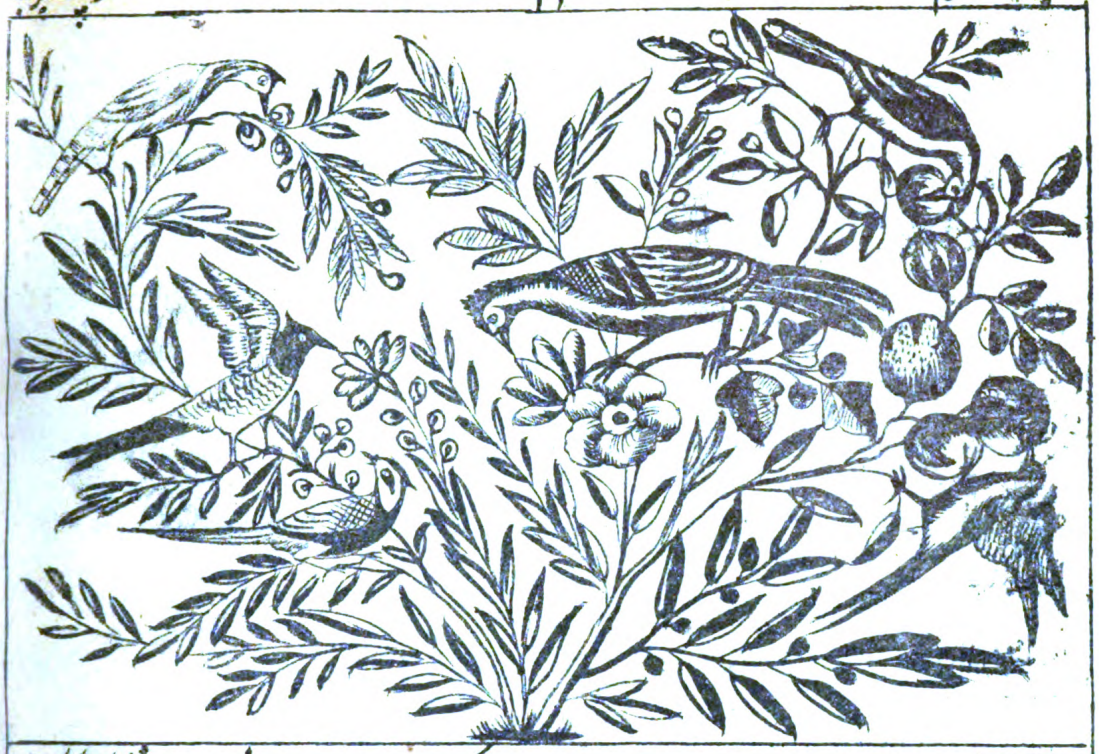

خیابان دہم از چمنستان سواد ہندوستان یعنی سوتیک پرب درین پرب بہشت صد و ہفتاد و شلوک است

چمن اول در بیان جنگ کردن اشتھامان با وقت شب و زینجا بہم

قریب آئی اب روز میدان کی شام
کہ ہوتا ہی اٹھارھوان دن تمام

ہوے اُس جگہ سے دلاور روان
کیا قتل ناغان خفتہ کو سب

دل استوتھامان مین تھی جو بدی
نصیحت یہ اسکی ہی میری نگاہ

کرین چلکے دشمن کا غفلت مین کام
سحر کو لڑینگے جو منظور ہی

غرض اُسنے مانا نہ انکا سخن
وہان کی سنو مجھسے اب داستان

در خیمہ پر ایک دربان تھا
دھرے دوش پر پوست آہو دلیر

کشادہ دہن ایک مار سیاہ
حوالہ کیا گرز و نیزہ تبر

سلح اُسکا ہر ایک ضائع ہوا
نہ آیا کوئی حادثہ جان پر

ہوا سخت حیران یہ نوجوان
کوئی کام آیا نہ ہرگز ہنر

مہادیو کا دھیان دل مین کیا
کہا استوتھامان سے اسنے جوان

سر کیشن اسکے نگہبان ہین
نہ بے موت دے ہاتھ سے نقد جان

سُنے استوتھامان نے جب یہ کلام
تو جل جاؤنگا آگ مین آپ سے

چمن اول در بیان جنگ کردن اشتھامان با وقت شب و زینجا بہم

جو بیٹھے تھے زیر شجر ناگہان
کیا قتل ناغان خفتہ کو سب

یہ تقریر دونون جوانون سے کی
نصیحت یہ اسکی ہی میری نگاہ

کسی طرح قصہ ہو جلدی تمام
سحر کو لڑینگے جو منظور ہی

لگا آفتاب خرد مین گہن
وہان کی سنو مجھسے اب داستان

عجائب طرح کا وہ انسان تھا
دھرے دوش پر پوست آہو دلیر

پڑا اُسکی گردن مین سر پر کلاہ
حوالہ کیا گرز و نیزہ تبر

دہن مین اُس افعی نے غائب کیا
نہ آیا کوئی حادثہ جان پر

اُٹھائی نظر جانب آسمان
کوئی کام آیا نہ ہرگز ہنر

تصور سے کام اپنا اُسدم لیا
کہا استوتھامان سے اسنے جوان

جو بیٹھے تھے زیر شجر ناگہان
نہ بے موت دے ہاتھ سے نقد جان

یہ دیکھا کہ اک بوم نے وقت شب
کیا قتل ناغان خفتہ کو سب

بتاتا ہی یہ اب شب خون کی راہ
نصیحت یہ اسکی ہی میری نگاہ

کہا کرسنے دھرم سے دور ہی
سحر کو لڑینگے جو منظور ہی

حد شتر کے لشکر مین پہنچا جوان
وہان کی سنو مجھسے اب داستان

کمر سے لپیٹے ہوے چرم شیر
دھرے دوش پر پوست آہو دلیر

اُسے استوتھامان ڈرا دیکھ کر
حوالہ کیا گرز و نیزہ تبر

نہ پہنچا کوئی زخم دربان پر
نہ آیا کوئی حادثہ جان پر

سر کیشن آئے ہوا پر نظر
کوئی کام آیا نہ ہرگز ہنر

مہادیو نا کہ ہوے مہربان
کہا استوتھامان سے اسنے جوان

حد شتر یہ سو دل سے دربان ہین
نہ بے موت دے ہاتھ سے نقد جان

مشقت ہی تیری یہ سب رائیگان
تو جل جاؤنگا آگ مین آپ سے

غنایت نہ فرمایئے گا اگر

سوا صبر کے اب نہیں کچھ علاج — نہ کام آئیگی آہ وزاری بہ آج — اگر دل سے تم دور اپنے غبار
جدشٹر کو دوگے جو تم بددعا — کریگا قبول اُسکو بیشک خدا — گذر جائیگی انکی بھی جان پر
جو زندہ رہے پانڈ کے گلعذار — نہ پہونچیگا اُنسے تمھیں کوئی خار — سعادت شعاری سے پیش آئینگے
سخن کاندھاری کو آیا پسند — کہا مجھپر احسان کیا کشن چند — وگرنہ میں دیتی اُنھیں بددعا
مرے خاندان کے ہیں اب وہ چراغ — وہی جا کے فرزند ہیں اب پسر — کرونگی ترحم کی اُنپر نظر

ہوا جب یہ دروازۂ رنج بند — چمن ہشتم دربیان جانشین ساختن جرجودھن استو تھامان را — جدشٹر کے پاس آئے پھر کشن چند
ابھی جان باقی ہی کچھ جنگ میں — کھلیگا نیا رنگ اس رنگ میں — بدل گشت روغن کی ہے تدبیر اب
جہان تھا وہ جرجودھن خستہ جان — جو زندہ تھے پہونچے وہ تینوں جوان — سنبھل کے وہ بیٹھا کیا رنج دور
کیا خاک دشمن نے چہرے سے پاک — مگر خنجر غم سے پہلو تھا چاک — نہ تھا رنج دل میں کچھ آزار سے

آنا استو تھامان کا جرجودھن کے پاس

سنو استو تھامان کی اب زبان — کیا اُسنے مجروح سے یوں بیان — دکھاؤں تجھے کرکے اس بات کو
دریشٹ دمن کو دکھاؤں عدم — سر بھیم کو بھی کروں دو قلم — یہی اب شجاعت کا ہے وقت جان
جو کچھ کام بن آئے وہ خوب ہے — مجھے قتل دشمن کا مطلوب ہے — ابھی تک ہے اس بات کی جستجو
ستارہ تھا اُس نوجوان کا جوان — کیا جانشین اپنا اُسکو وہان — کہا کیرت اور کرپ سے یہ سخن
دیا تخت شاہی اسے میں نے آج — مبارک ہو اسکو نگین ملک تاج — ارادہ ابھی اسکو ہے جنگ کا
سر بھیم آئے اگر کاٹ کر — ابھی درد و غم دور ہو سر بسر — یہ کہکر زمین پر وہ زخمی گرا

شل پرب تمام ہوا

کہا اُسنے اے مالک دو جہان — شما آپ کی وجہ یہ خاندان — ہوے قتل بھیکم درونہ کرن — خزان ہوگیا صاف یہ اپچمن
نگہبان ہر راز نہان کا خدا — ملے حق تعالے اسے تمکو سزا — دریاکشن نے اس سخن کا جواب — نہین یاد ہے تجکو اپنا حساب
گئی تھی بھلا راستی یہ کہان — ہوا بھیم کا تو طلبگار جان — بنایا تھا گندھک سے تونے مکان — کہ جل جائین آتش مین پانچون جوان
پھرایا غریبون کو بارہ برس — بیابان مین کوئی نہ تھا ہمنفس — ہوا جان سے دشمن دُر پدی — نصیحت کسیکی سماعت نکی
سخن آشتی کا نہ ہرگز سُنا — بنائی تھی کعبتین دغا — وہ انجمن تھا جو کورکی خرد سال — کیا چھ جوانون نے ملکر حلال
ہوا قتل تو اپنے ہاتھون سے آہ — دکھایا تکبر نے روز سیاہ — دیا اسکا مجروح نے یہ جواب — مقدر مین تدبیر کا کیا حساب
جو کچھ بادشاہی کے تھے قاعدے — مجھے کیا ہے الزام وہ سب کیے — سزا میری نیت کی دے مجکو حق — نہین جان جانے کا مجھلا قلق
کہ ناگاہ اُسوقت افلاک سے — گل باغ جنت برسنے لگے — حفاظت کو مجروح کے چند کس — مقرر کیے شاہ نے پیش و پس
سوار دو سے لشکر کو روان — گئے کرشن کے ساتھ پانچون جوان — سرکشن کے حکم سے سب وہان — ارابے سے اوترے تو پھر ناگہان
جو بیرق پہ ہنومنت تھے جلوہ گر — نظر سے چھپی شکل نور نظر — نمایان ہوئی آتش شعلہ بار — ارابہ چلا جسپہ تھے یہ سوار
یہ تھی ناوک استوتھامان کی لاگ — چمن ہفتم از بیان سدین سرکشن چند و ہستناپور و فہماندن دھرترشت و گندھاری — عجب شعلہ افگن تھی پیکان کی آگ

سرکشن جو عالم الغیب تھے — سو ہستناپور راہی ہوے — جو وہ شاہ آنکھون سے معذور تھا — دل زار اس غم سے رنجور تھا
جبر اغم سے تھا کاندھاری کا حال — وہ رنج والم زندگی تھی وبال — یہ دونون غم و رنج مین مبتلا — دلون مین قلق شور غم تھا بھرا
ہوئی آنسوون سے زمین موج زن — نبار شک آب روان پیرہن — دل زار مین تو نہانون کا غم — کیے گردش چرخ نے یہ ستم
خزان ہوگیا صاف وہ خانہ باغ — ملے دست پیر فلک سے یہ داغ — سرکشین وارد ہوے ناگہان — جہان گرم تھی بزم آہ و فغان
وہ دونون ہوے اور بھی نوحہ گر — مشبک کیے نیش غم نے جگر — قلم لکھے کیا بزم ماتم کا حال — کہ تیغ ادا سے ہر اک تھا نڈھال
کہانتک کہون غم کا غصہ ہے طول — دل کاندھاری نہایت ملول — سرکشین سے وہ ہوے گفتہ سخن — ملے آپ کی وجہ یہ داغ و رنج
یہی بات تھی تمکو مد نظر — کہ کشتہ ہون اکبارگی سو بسر — مرے نونہال چمن لٹ گئے — وہ سب گل سر انجمن لٹ گئے
خزان ہوگئی ہے ساری بہار — ملے خاک خون مین وہ سب گلعذار — ہوا گل سفالی بھرا گلستان — گئے باغ ہستی سے سرو روان
عوض پھول کے دل مین ہین داغ غم — شگفتہ ہین سینہ مین داغ الم — نہ تھی تمسے مہیا اس بات کی — مروت نہ آئی ملاقات کی
شگفتہ ہوا گل کی صورت دہن — مرض کو مقدر کے چارہ نہین — شفا مین کسی کا اجارہ نہین
نعم کی جگہ ہے نہ یارا ے لا — سوا اسکے جز جود ہین نامدار — تکبر سے تھا طالب کارزار
شراب تکبر کا سر مین تھا جوش — ملی اُسکو اعمال کی یہ سزا — وہ اس غم کا بانی مبانی ہوا

مجھے کشت وخون یہ نہ منظور تھا | لڑائی کے نزدیک سے دور تھا | فقط پانچ گانوں کا تھا خواستگار | نہ مد نظر تھی مجھے کار زار
جو لکھا تھا قسمت مین آیا وہ پیش | کیا نشتر غم نے سینے کو ریش ریش | جو سرزد ہوئی بھیم سے یہ خطا | قلم پھیر دے اسپر اب عفو کا
جو شٹر جو ردتا تھا بالین پر | چمن پنجم دبیان گفتگمین شدن بلبھدر جیو وفہمانیدن سرکیشن جیو | صدف چشم آنسو بنے تھے گہر
عدو کے بھی نرمے سے اک رنج تھا | غمون سے وہ دل غیرت گنج تھا | جو بلبھدر جی پر کھلا اصل صاف | لڑائی ہوئی قاعدہ سے خلاف

مجروح ہونا جرجودھن کا گرز بھیم سے

خطا بھیم نے کی سراسر یہان | ہوئی اس طرح گرز بازی کہان | کیا خانہ دل مین غصے نے گھر | پڑی موسل اور ہل پر انکی نظر
اٹھا یا کہ پانچون کو کشتہ کرون | زمین انکی لاشون سے پشتہ کرون | وہ سب گلشن پانڈ کے گلعذار | ہوے چھوڑ کر جان اپنی فرار
نہ بھاگین تو پھر خاتمہ تھا وہان | ہنر سب تھے ہر ایک کے رایگان | سرکیشن سمجھے کہ پانچون جوان | نہ پائینگے بلبھدر جی سے امان
بغل مین لیا آپ نے دوڑ کر | کہا اسکو سوگند پر تھی نظر | نہ فرمایئے اس طرح کا غضب | یہ زانو کا تھا توڑنے کا سبب
چھوا پانؤن سے جو سرنامور | دعائے رکھیشر کا تھا یہ اثر | یہ غصہ غضب کا ہے بے فائدہ | مقسم کا وہ باعث یہ وجہ دعا
جو بلبھدر نے یہ سنا ماجرا | سرکیشن جی سے سخن یہ کہا | سزا اسکی بعد فنا پائینگے | دعا ہے کہ دوزخ مین وہ جائینگے
بلاشبہہ جرجودھن نیکنام | کریگا بہشت برین مین مقام | یہ کہکر گئے وہ سوے دوار کا | اثر کچھ دکھائیگی بیشک دعا
چمن ششم دبیان گفتگوے سرکیشن و جرجودھن رفتن بعد مجروح شدن او | زبان قلم پر ہے اب حرف آہ
پھرا نے وہان پر ہر اک نوجوان | جو آنکھون کو مجروح نے وا کیا | یہ دیکھا کہ ہین کشن رونق فزا

تمامیان سراپا بہ شکل مہیب — جو دیکھے تو ساقط ہو نبض طبیب — بلاشک ہو انسان کو عبرت کی جا — کسی پر نہ نازل ہو قہر خدا
وہ جاہ و حشم ملکیا خاک مین — قضا پھر رہی ہو جدا تاک مین — جہان مین نہین ہو کسی کو قرار — کوئی دم کا مہمان ہو یہ نامدار
جدشٹر نے حاضر کیے گرز و تیغ — پسند آئی جو اسکو لی بید سیغ — فقط ایک زرین زرہ اُسنے لی — نہ تھی آرزو اور ہتھیار کی
مقابل ہوا بھیم سے وہ جوان — کہ ناگاہ بلبھدر آئے وہان — مگر تھا لڑائی کا میدان تنگ — جما گرز بازی کا میدان مین رنگ
یہ فرمایا بلبھدر جی نے کلام — لڑائی کے قابل نہین یہ مقام — وہان سے تھا نو کوس کا فاصلا — وہی کو کیت ایک میدان تھا

چمن چہارم در بیان جنگ بھیم سین با جرجودھن و تمکستن دانوے جرجودھن

جو پیدل ہو سب وہان سے روان — ہوئی راہ طے اور پہونچے وہان — ہوئی آس جگہ پر جو آغاز جنگ — بیان کیا کروں مین لڑائی کا ڈھنگ
اعزہ ہوے فرش پر جلوہ گر — کھڑے صف بصف اور اہل ہنر — کمدے تھے نگین شجاعت بہ نام — لیا گرز سے پہلے میدان مین کام
دلاور تھے بے شبہہ دونون جوان — صغیر و کبیر اُنکے سب مدح خوان — تماشائی تھے جنگ کے دیوتا — زبانون پہ تھا حرف و صوت ثنا
قلم کیا کرے شرح اُسکی بیان — کہ ہو دفتر طول یہ داستان — پہر بھر رہا گرم میدان جنگ — شکست و ظفر کا نہ تھا کوئی رنگ
برستا تھا دونون پہ باران گل — بدن زخم سے تھے گلستان گل — وہ ارجن بھی بحر تحیر مین غرق — اجل کی گرے کس کے گردن پہ برق
جدشٹر مہبت دل مین حیران تھا — کہ دیکھین کسے فتح دے اب خدا — بھلا ان جوانون مین ہارے گا کون — لڑائی کو اسوقت مارے گا کون
سر بکشین جی سے کیا یہ سوال — شجاعت مین دونون ہین بے مثال — نہین مثل رکھتا ہو اوستاد ہی — تو قتل اسکا ہرگز نہین ہو محال
یہ سنکر جواب آپنے یہ دیا — کہ قوت مین ثانی نہین بھیم کا — حوالہ کرے بڑھ کے گرز گران — شکستہ ہون زانو کے سب استخوان
قسم کا کرے بھیم گر کچھ خیال — مگر گرز کا فن اُسے یاد ہی — یہ مغلوب کرنے کی ہی ایک راہ — وگرنہ کریگا وہ سب کو تباہ — وہ فوج شجاعت کا سردار ہی
کھلا یہ جو ارجن پہ راز نہان — کیا آنکھ نے بھیم سے یون بیان — اکیلا جو غالب ہو دشوار ہی — ہوا اس منے سے وہ ہوشیار
لڑائی مین جب بڑھ گیا داؤ پیچ — شکستہ کیا زانو سے نامور — دھرا اپنے زانو پہ ہاتھ ایکبار — زمین پر اودھر پا شکستہ گرا — اودھر شاکا اُسنے سجدہ کیا
کہا مین چھپا دام سوگند سے — رہائی ملی مجکو اس بند سے — وہین سر کو ٹکرا دیا ایکبار
جدشٹر نے دیکھا جو طرفہ قصور — کیا مشت سے سینہ بھیم چور — ہوا حد سے کچھ بڑھکے وہ خشمناک — وہ غصہ کہ جلکر ہوا جسم خاک
جہان تھا وہ جرجودھن نامدار — یہ رونے لگا جاکے زار و زار — ملے اپنی آنکھون سے زخمی کے ہاتھ — کوئی دم کا باقی ہی اب اور ساتھ
سخن سنج یون تھا وہ اندوہگین — کہ یہ وقت اب سرزنش کا نہین — یہ گرمی ہی غم کی پگھلتا ہی دل
دکھایا تکبر نے روز زبون — ہوا لشکرون کا تری جہ خون — مگر کیا کرون ہاے جلتا ہی دل — کہ اُٹھا یہ بیٹھے ہی بیٹھے فساد
تکبر ہوا باعث کار زار — فلک نے دکھایا یہ احوال زار — کیا وہ حسد کا سبق تو نے یاد — تری عقل ناقص نے ڈالا فتور

تجسس بہرحال منظور تھا — ہوے شاد انعام اُسکو دیا — ہوکے سوے تالاب جلدی روان
کنارے سے جسدم ہوے ہمکنار — جدشٹر نے آواز دی ایکبار — کہ ای میرے جرجودھن جنگجو — نہ دے چھپکے پانی مین یون آبرو
یہ مردانگی سے بہت دور ہی — شجاعت تری سب مین مشہور ہی — ہنسینگے تجھے جانور آب کے — برآمد ہو میدان مین تالاب سے
لڑائی سے لازم نہین اب گریز — کہ جاتا ہی ہاتھون سے وقت ستیز — جو اُس جنگجو نے سنے یہ کلام — جدشٹر سے بولا کہ ای نیکنام
ترا خوف کچھ دل پہ غالب نہین — مجھے خواہش سلطنت اب نہین — رفیق و برادر جو کشتے ہوے — وہ میدان مین کشتون سے پٹتے ہوے
نہ بھائی ہی باقی نہ اب یار ہی — یہ جنگ اور یہ خاش بیکار ہی — لڑائی کی گر ہی تمنا تمھین — تماشا دکھاؤنگا فردا تمھین
سلاح اور باقی نہین اب یہان — فقط پاس ہی ایک گرز گران — یہ تم چاہتے ہو کہ پانچون جوان — بھم ہوکے توڑین مرے استخوان
کرے خرچ اپنے ہنر ایک ایک — تو اب بھی نہین جنگ سے چھٹکارہ — نہ خنجر کی خواہش نہ پروا تیغ
خدا میرا شاہد ہی اندر اگر — نہ رکھے قدم راستی سے اودھر — بہت جیتنا مجھسے دشوار ہی — شجاعت کا بندہ سزاوار ہی
بھلا اور کہتا ہی کیا قد و مال — لڑائی کا مجھسے کرے جو سوال — جدشٹر نے اُس سے یہ کھائی قسم — نہوگا اِس اقرار سے بیش و کم
ہر اک شخص تنہا لڑیگا یہان — نہ قرب آئیگا دوسرا پہلوان — اگر کوئی ہتھیار درکار ہی — ابھی لیجیے ہمسے تیار ہی
کہون جنگجو کی مین کیا داستان — چھپاتا تھا لڑنے سے وہ اپنی جان — نہ آتا تھا باہر وہ تالاب سے — وہ کرتا تھا باتین فقط آب سے
جدشٹر سے یون کشن جی نے کہا — کہ اسوقت مین کام ہی بھیم کا — نہ لائیگا یہ اُسکی باتون کی تاب — نکل آئیگا آب سے وہ شتاب
جو بھیم نے بڑھکے آواز دی — کہ مردون کی ہی کوئی یہ زندگی — کہی طعنہ آمیز باتین کہین — بہت غیرت انگیز باتین کہین
نہ آئی اُسے اِسکی باتون کی تاب — نکل آیا تالاب سے وہ شتاب — بڑے زور سے نعرہ کھینچا وہان — ملا کوس بھر تک صدا کا نشان

نکلنا تالاب سے جرجودھن کا

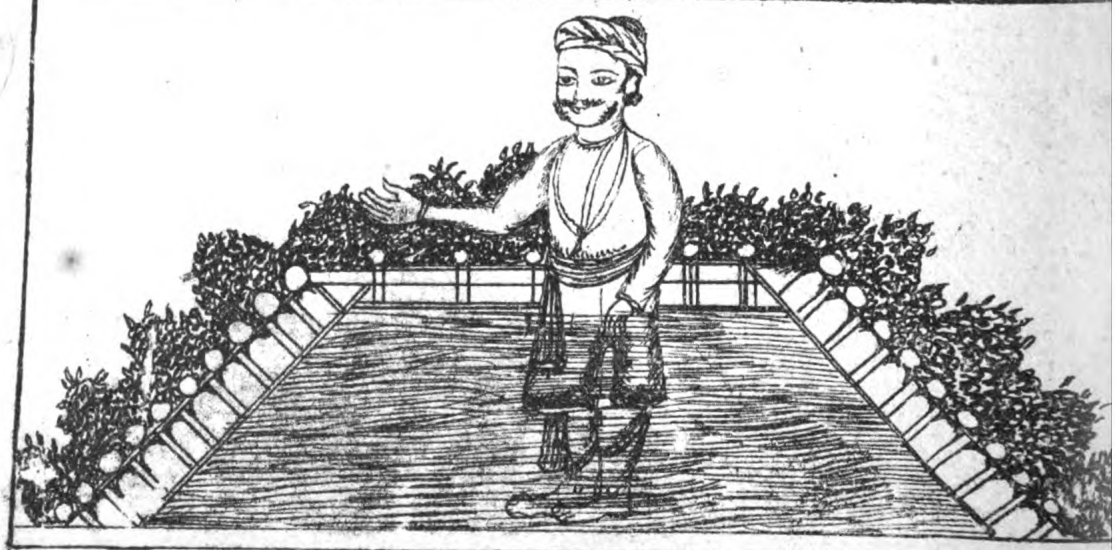

مقدر مین لکھا تھا پائی شکست — نہ قابو مین تھے اُس گھڑی پاؤدست — اودھر شادیانے بجے فتح کے — چراغ اُنکے اُردو مین گھی کے جلے

ہوے خارغم نخچیر دل سے دور — مے عیش و عشرت سے حاصل سرور — ہوا ختم جب قصۂ کوروان — کہ مارے گئے لشکر و پہلوان

جلے آتش تیغ سے شکل کاہ — مٹا اک قلم سب نشان سیاہ — نہ سمجھا وہ خبر جودھن پرغرور — پڑا عقل مین اُسکے کیسا فتور

فقط دل مین اب رنج و افسوس ہے — وہ چتر شاہی نہ وہ کوس ہے — دوساسن کرن اور شکل نامدار — ہوے شاہد مرگ سے ہمکنار

رخ بھاگجو جنگ سے پھر گیا — وہ افواج غم آئین دل گھر گیا — گریزان ہوا چھٹ گیا رزمگاہ — نہ ٹھہرا قدم پھر وہان اسکا آہ

عزیز و اقربا کوئی باقی نہین — صراحی نہین جام و ساقی نہین — جحستل آیا تھا جو وہ رخصت ہوا — حدشتر سے جو یا نے فرصت ہوا

بدر نے کہا اُس سے اے نامدار — سُنا نا نہ بھائی کو یہ حال زار — سُنیگا جو حال اُسپر دھرتراشت — بلاشبہ پھوٹ ریگا سر دھرتراشت

نہوا اُسپہ یہ غم ابھی آشکار — کہ مر جائیگا مفت سینہ فگار — بدر یہ سخن کہکے دل مین اداس — جوآئے شہ کوردیدہ کے پاس

تو دیکھا کہ ہے اک ہجوم زنان — وہ سب روتی ہین وہ چشمون سے دریا ہے اشک — روانی پہ جسکے سمندر کو رشک

نباہی وہ ایوان ماتم سرا — خوشی کا بھلا اُس جگہ ذکر کیا — بدر نے کلام تسلی کیے — مناسب تھے حرف تشفی کے

کہ آیا وہ سنجی بھی نزدیک شاہ — گیا تھا خبر کو سوے رزمگاہ — طپاں تھا مثل سیمل یہان دھرتراشت — غم و رنج سے نیم جان دھرتراشت

سُنایا یہ سنجی نے پھر شہ کو حال — لشکر اور شکل بھی ہوے پایمال — جسے پھر نہ میدان مین اُنکا قدم — گئے ملک ہستی سے سوے عدم

جو باقی رہا ہے یہ نصف النہار — سنو حال جو جودھن نامدار — لڑائی کی آئی نہ پھر اسکو تاب — گریزان ہوا رزم گہ سے شتاب

چھپا ہے وہ بے آبرو آب مین — وہ مچھلی کی صورت ہے تالاب مین — ہوئی فوج میدان مین سب جانثار — فقط تین باقی ہین نامدار

یہ سُنتے ہی میدان مین باہر آئے — ہوا قتل لشکر یہ شنکر نہ تھے — نہ دیکھا جو میدان مین مفرور کو — تری چشم بے نور کے نور کو

لڑائی سے کھینچا اُنھون نے بھی ہاتھ — کہ آقا ہی اپنا نہین اپنے ساتھ — تجسس مین آقا کے ہر سو روان — ملے مجکو وہ راہ مین ناگہان

کیا اُسکا احوال مین نے بیان — کہ تالاب مین ہے وہ اُس جا نہان — حدشتر کو بھی دل سے تھی حب و جو — کہان ہے وہ جودھن جنگجو

پھرے چار سو جنپہ پایانشان — رہے گھات مین اُسکے پانچون جوان — سنو ہستناپور تھا مان کا احوال زار — گیا قرب جودھن دل فگار

نشان پر مرے اُسکو پایا وہان — کہا آپ پانی مین ہین کیون نہان — کہان بچکے جاتے ہین پانچون جوان — یہ اقبال شاہی جو ہے مہربان

کیے اُسنے تالاب سے یہ کلام — نہ دے مجکو تکلیف اے نیکنام — نمایان ہو کیا دیکھیے غیب سے — اسی حال مین مجکو اب چھوڑ دے

جیمن سینم زبان فتن پانڈوان بکنار تالاب و سروون آمدن جرجودھن

ہم آغوش اقبال سے ہین عدو — ملے آب شمشیر سے آبرو

اجل کو شکار اُسکا منظور ہے — نہان تھا وہ جرجودھن نامور — نہ پائی حدشتر نے اصلا خبر

قلم رہے جان مفرور ہے — کنارے سے سنتا تھا وہ گفتگو — کہا بھیم سے آکے سب مو بمو

وہ باتین جو ہوئی تھین تالاب پر — ہوا اک شکاری کا اُس جا گذر — کہا بھیم سے آکے سب مو بمو

قلم لکھے تعداد گردون سوار — گر زندہ بچے رزم مین سہ ہزار — لکھے فیل سوار جو سہ ہزار — بڑھا سات سو کا پھر اسپر شمار
ابھی دونون قسمون مین کم ہین بچاس — مناسب ہی انزون کرے یہ قیاس — کیا اونگلیون پر جو مین نے شمار — پیادے بچے جان سے سو ہزار
سوارون کا بھی اس طرح ہی بیان — پیادون سے آدھے رہے نیم جان

چہیں دوم دریان پنہان شدن جبر جودھن در تالاب

قلم ہی جو فوارۂ آبدار — سنو حال جبر جودھن بخت یار — ہوا تھا جو اس مہر کے سے نہان
بہت دل کو محبوب تھی جان سار — جو تنہا رہا دل ہوا بیقرار — لیا گھر رسیدھا گریزان ہوا
جو آیا تھا سنجی ادھر ناگہان — نظر آئی یہ حالت نیم جان — کہا اس سے سنجی نے ای بیقرار
تراحال اتنا پریشان ہی کیون — اور از رنگ خ یون ہراسان ہی کیون — بتائے اُسے اسنے اپنے پتے
کہا اسقدر تو ہی کیون بیقرار — ہوا کے جو گھوڑے یہ تو ہی سوار — نظر صلح پر تو نے اصلا نہ کی
نہ آیا سخن ایک کا بھی پسند — تکبر کے پردے سے آنکھین تھین بند — سڑی سے بھی بدتر بنایا تجھے
کیا تو نے برباد سب خاندان — ملی خاک مین رونق دودمان — وہ سب پھر گئے تجھسے قتال و جاہ
نہ وہ بزم عشرت نہ وہ رزم ہی — کہان کا ارادہ ہی کیا عزم ہی — جو گذرا وہ گذرا عبث ہی عتاب
نہ چھڑکو مرے زخم پر اب نمک — ستارے پھرے کیا عدو ہی فلک — مٹائے مقدر کو مقدور ہی
یہ ہنگام اب عزر زش کا نہین — قضا چھوڑتی ہی کسی کو کہین — بغل مین چھپا تا ہون مین نقد جان
چھپونگا مین اب جا کے تالاب مین — نہ پہونچیگی ایذا مجھے آب مین — بٹھائیگا رحمت سے جیون مجھے
نہ دیکھیگا کوئی مجھے زینہار — رہیگا مگر مجھپہ سب آشکار — جگہ اسکو افسون نے دی آب مین

چھپنا جبر جودھن کا تالاب مین اور شکست نصیب ہونا

دکھائین ہنر کی وہ صفائی کیان — کہ بھولین جوانون کی چالاکیان — الگ بھیم و جرجودھن ذی ہنر — دل و جان سے تھے مستعد جنگ پر
ہوئین خوب سی ناوک اندازیان — کہ ہر ایک کے دل مین تھا خوف جان — گل زخم سے جسم ہر پہلوان — بنا نخل گل غیرت گلستان
کیا شل نے بھی خوب میدان مین نام — مگر عمر کا روز تھا قرب شام — جدشٹر سے علمون مین کچھ کم نہ تھا — اُسے جان جانے کا بھی غم نہ تھا
یہ کرشن نے یہ کہا بر ملا — کہ آسان نہین شل کا یون مارنا — شجاعت مین تم سب سے بہتر ہو وہ — بہادر شجاع و دلاور ہی وہ
سنا یہ جدشٹر نے جب یہ کلام — کہا دیکھیے شل ہو اوہ تمام — پڑھا کوئی افسون وہین دم کیا — یہ کہکر دلاور نے برچھا لیا
یہ برچھا وہ ہی جو بکھانے خطا — کہ برہما نے اُسکو کیا تھا عطا — جدشٹر نے شل پر یہ بڑھکے وار — جو پہلو کو توڑا ہوا دل کے پار

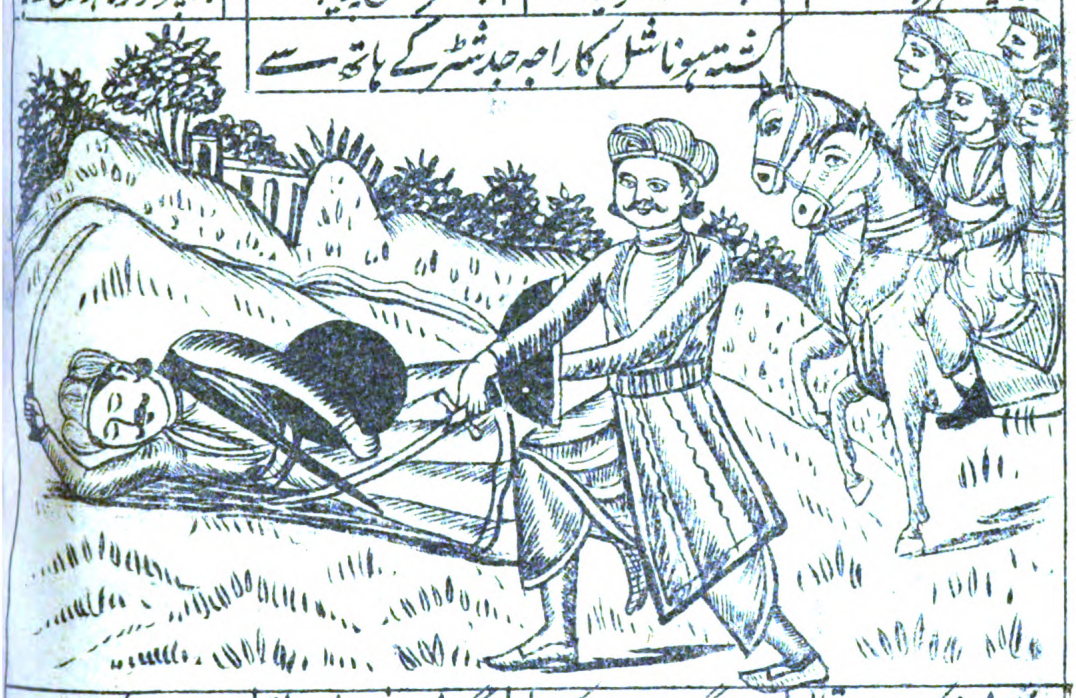

کشتہ ہونا شل کا راجہ جدشٹر کے ہاتھ سے

دم شرع خالق کا جو دھیان تھا — زمین پر گرا اور سجدہ کیا — ہوا گوش اور چشم سے خون روان — روانہ ہوا خلد کو مرغ جان
سنو شل کے بھائی کی اب داستان — کہ دو بھر ہوئی اُسکو بھی اپنی جان — اُسے اپنے بھائی کا دعوے خون — جدشٹر ادھر اُسکا جویا ہوئے
سمع فوج اُسکو بھی مارا وہان — پریشان ہوا لشکر کورووان — وہ حاصل کیا نام سہدیو نے — سکن کا کیا کام سہدیو نے
ترائی کا اس جا ہے احوال طول — قلم نے کیا مختصر کو قبول — پھرے شہب کلک کی اب عنان — کہ بسمل ہی جرجودھن نیم جان
ہوئے قتل میدان مین جو نامدار — عجب ہی بیان ہو جو انکا شمار — جو باقی رہے ہین سنو انکا حال — ترقی یہ تھا کورووان کا زوال
ہوا دوپہر مین یہ سب خاتمہ — نہ ملتے تھے پھر دست و پا قضا — ہزارون کرورون کا خون ہو گیا
جسے چنین مین اُسکے قدم — کہ درپیش تھی سب کو راہ عدم — ہوئے قتل سب اُسکے خویش و تبار — فقط تین باقی رہے نامدار
رہے کیرت و کرپ عالی نژاد — رہا اُستو تھامان کریگا فساد — اودھر تو یہ باقی رہے نامدار — جدشٹر کے لشکر کا لکھون شمار

خیابان نہم از چمنستان سوادہندوستان یعنی شل پرب و بعضے گدا پرب گویند متضمن
برحال جنگ یک روزہ چون منجملہ کرن پرب ست تفریق شمار اشلوک نشدہ

چمن اول در سپہ سالاری شل کشتہ شدن بتہل نوراول

برآمد ہو میدان مین آفتاب — کئی دن ہوے اوجھتا ہے دم — ٹرائی کا اب خاتمہ ہی شتاب
قلم کو ہی اندوہ و رنج والم — قضا آج سر پر ہی اُسکے سوار — قلم دل کو رکھے ذرا مطمئن
سنو حال جو جو دھن نامدار — بنا شل ادھر کا جو سہ دار فوج — طبیعت مین اُٹھی ٹرائی کی موج
یہ تھا لشکر کورووان کا شمار — فقط فیل مست اب رہے ہین ہزار — حساب اُنکا لکھا ذی گیارہ ہزار
لیے موت یے جس گھڑی جا پڑے — تو دو لاکھ اسوار باقی رہے — جو کشتہ ہوے ہونگے وہ جل کے راکھ
جو لشکر کیا شل نے آراستہ — اجل کے لیے کھل گیا راستہ — وہ میدان مین آیا نکل شان سے
نہ اندیشہ اُنکو نہ دل مین دریغ — لیے ہاتھ مین خنجر و گرز و تیغ — اُسے یاد تھے خوب جنگی ہنر
جدہ شتر نے میدان مین کھا قدم — ٹرائی ترقی پہ تھی دمبدم — عجب گرم ہنگامۂ روز بیم
ہوئی اسقدر فوج پامال و پست — جدا جسم سے تھے سر و پا و دست — فدا آسیہ خورشید و نا ہید و ماہ
شجاعت شعار اور عالی نژاد — لیے تیر و خنجر کمان و خدنگ — نہ تھے رزم مین وہ کسی طرح سست
نکل کے جو ہاتھون سے مارے گئے — جدا رخم سے بند بند عضو کا — سراپا تھا سب خاک و خون مین ملا
سنو استوتھا مان ارجن کی جنگ — دلون مین بھرے نوجوانون کے غم — ہر اک شخص سرگرم پیکار و رزم
مخالف مخالف سے تھا جنگجو — دہن زخم کے تھے علمبار جنگ — زمین جوش خون سے ہوئی لالہ رنگ
زبان قلم پر ہی احوال بھیم — نہ تھا جان کا اُسکو کچھ خوف و بیم — پھر اغنیط مین مثل شیر ژیان

کرن نے جو اُسوقت پائی امان — نہ کام آئی کچھ اُسکو تاب و توان — کیا ساتھ پہیے کے ہر چند زور — سو اسخت ناچار مانند مور

نہ نکلا جو پہیہ تو عاجز ہوا — یہ سمجھا کہ آئی ہی بیشک قضا — عنایت کیا تھا جو برہما نے تیر — نہ تھا اور ترکش مین وہ اسکا نظیر

جو ارجن نے چھوڑا اُسے وقت جنگ — ہوا پشت کے پار روے خدنگ — بدن پر جو یہ زخم کاری لگا — ارا بے یہ وہ چرخ کھا کر گرا

ملا کشن نے ہاتھ اُس زخم پر — اُسی وقت اچھا ہوا سر بسر — ہوئی کلفت زخم سب تن سے دور — کیا دل نے قوت سے پیدا سرور

گرا تھا ارا بے یہ جب تیر زن — جھکا کھینچنے کو اُسے پھر کرن — جو ارجن نے پایا وہ فرصت کا وقت — کہا اب نہین ہی مروت کا وقت

کرن پر لگایا اُسی دم خدنگ — ہوا سر وہ گرم میدان جنگ — دو بانشت تھا ہین پیکان کا — کیا تیر نے سر کو تن سے جدا

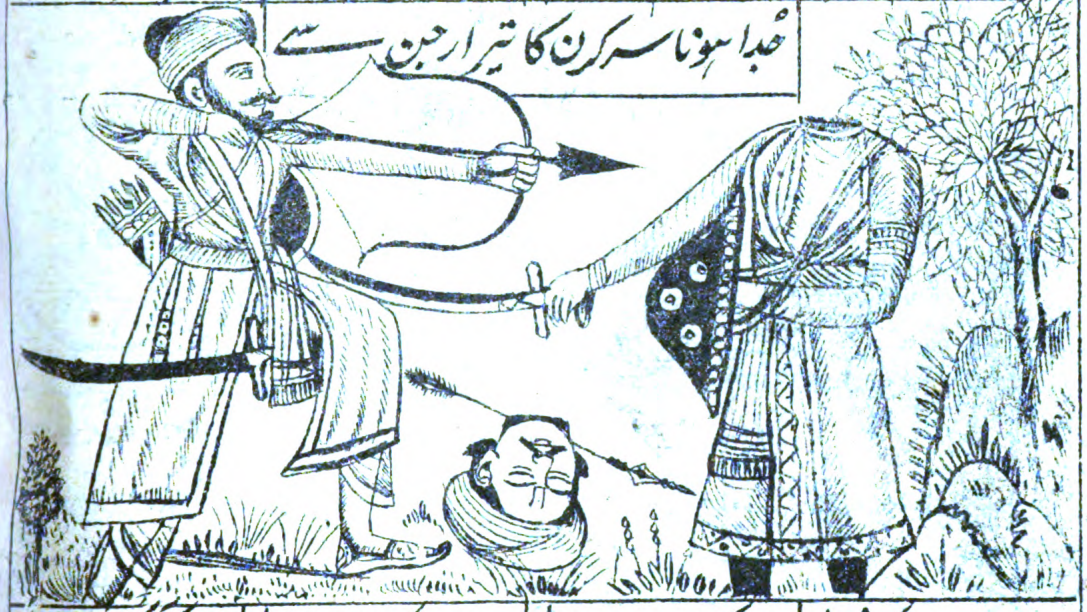

جُدا ہونا سر کرن کا تیر ارجن سے

بدن سے نمایان ہوا ایک نور — ہوا جاکے وہ ملحق جسم ہور — بہت حال تھا کوروان کا تباہ — بھرے اشک انکھون مین اور لب پہ آہ

شکستہ ہوئی بار غم سے کمر — بدن رہگیا کٹ گیا صاف سر — یہ قتل کرن سے پریشان ہوے — کہ میدان سے وہ گریزان ہوے

بہلبان سے جز بودھن پر غرور — یہ بولا کہ جلدی نہ چل بے شعور — کہ کھلجائیگا پردہ اضطراب — ارا بہ روان کرنہ اسدم شتاب

غرض طول سے مختصر ہی کلام — ہوا دست ارجن سے اُسکی قتل عام — ہوے قتل سب راجہ نامدار — ہوا روز ظہر وقت بھی تنگ ہی

لڑائی کا بگڑا ہوا رنگ ہی — بدن سر ہو ٹھون پہ اب جان ہی — فقط ایک دن اور میدان ہی

پھر اجبکہ ارجن اودھر چھپے پھر آفتاب — جُدشٹر نے اُسکو بغل مین لیا — جواہر گہر نقد خلعت دیا

مہر کشن پہ تھا فدا بار بار — قلم شل کو سردار شکر کرے — کچھ اُسکی شجاعت کا بھی دم بھرے

کرن پرب تمام ہوا

دھس جانا ارابہ ارجن کا نصف سر بکشن کی قوت سے اور ڈر جانا تاج کا سر ارجن سے

سہلبان تھا جو شلِ نامدار
ثنا خوان ارجن تھا وہ بار بار
کرن کو وہ تعریف تھی ناگوار
نہ پہلو مین تھا دل کو اجا قرار

وہ نیزہ کرن نے سنبھالا شتاب
کہ اندر سے تھا جو ہوا دستیاب
چڑھا سُنہ پہ نیزے کے جو پہلوان
کف دست سے گر گیا نقد جان

زرہ جوشن و خود و چار آئینہ
تحیر مین سب صورت آئینہ
گرائین صفون پر صفین آن مین
اجل کا اجارہ تھا میدان مین

چمک کر گیا وہ جدھر برق وار
کیا اسپ و سوار دونون کو چار پار
دلاور جو تھا دیونی سے پسر
ہوئی شام نیزے سے اُسکی سحر

ہوا قتل جب دم مین فرزند بھیم
بنا دل جُدا شُتر کا غم سے دو نیم
گرا نیزہ ارجن پہ جب برق وار
بچی جان تھا فضل پروردگار

چمن ہشتم در بیان کشتہ شدن کرن از دست ارجن

قلم اب کرے داستان اختتام
کرن آفتاب لب بام ہی
ترقی پہ جو دن تھا وہ ڈھل گیا
قریب آئی ہی دوسرے دن کی شام

سحر عمر کی اس گھڑی شام ہی
ہوا سے بھی چالاک تر راہوار
دو بر گشتہ قسمت کا تارا ہوا
حسد وہ کہ پیر فلک جل گیا

ارابہ کرن کا تھا جو زرنگار
پڑا پنجہ شیر مین پائے مور
کرن دل مین تھا سخت حیران کار
فلک کا یکایک ستارا ہوا

زمین نے وہ پہیے کو پکڑا بزور
لب گوش تک اُسنے کھینچا خدنگ
یہ چاہا کرن کو نشانہ کرے
لگا کھینچنے چرخ کو ایکبار

کمان پر جو ارجن نے رکھا خدنگ
کہان ہی بھلا راستی کی یہ راہ
دیا تیر زن نے کرن کو جواب
وہین ختم قصہ فسانہ کرے

کرن نے کہا ای شجاعت پناہ
کیا چھ جوانون نے ملکر حلال
مگر راستی ہی ہمارا شعار
نہ تھا اُس گھڑی راستی کا حساب

جو فرزند تھا انجمن خسروان
امان تجکو دی ای کرن اب کی بار

چمن سوم کشتن بھیم سین دوساسن را بموجب عہد خود

روان ہر طرف قلزم خون ناب — جوانون کا زہرہ ہوا آب آب
ادھر بھیم کی اب غضب استان — دوساسن سے دست و گریبان تھا
اودھر لڑ رہے تھے وہ دونون جوان — طلبگار خون دشمن جان تھا
زمین پر بٹھایا نہ اٹھنے دیا — ہوا کثرت زخم سے نیم جان
دوساسن کو مغلوب اسنے کیا — زمین پر وہ تھا سینے پر یہ جوان
بدن سے کیا سر عدو کا جدا — گیا پیش جرجودھن جنگجو
ہوا عہد پورا لہو بھی پیا — بھرا تھا جو ہاتھون مین اسکے لہو
کہا آج مین نے بفضل خدا — مٹھائی نے ہرگز زبان کو مری
دوساسن کو مارا لہو بھی پیا — جو لذت مجھے اس لہو مین ملی
پریشان خاطر ہوے کوروان — بہے ساتھ اشکون کے لخت جگر
وہ کشتہ ہوا یہ ہوے خستہ جان — شکستہ ہوئی بار غم سے کمر

چمن چہارم درمیان جنگ کرن و ارجن

کرن اور ارجن کا پیمان ہم — مرینگے کہ دشمن کو مارینگے ہم
قلم لکھے اب وصف میدان جنگ — کہ ہی بند اسکی صفت مین زبان
کہ چلتے تھے شمشیر و خنجر خدنگ — ہوئین اس طرح ناوک انداز یان
مہادیو برہما ہر اک دیوتا — وہ نقارہ فتح بجوائے خوب
ہوا پر تماشے کو رونق فزا — گل خلد اندر نے برسائے خوب
جو برہما سے آئی ظفر کی ندا — روان تیغ سی ہی زبان قلم
کرون حال تیر افگنی کا رقم — وہ روکے سے اسکے نہ ہرگز رکا
ارا بہ کرن کا تھا جو رزگار — ہٹا سہ قدم پشت پر ایکبار
کیا تیر کا اسپہ ارجن نے وار — سرکشن جی سے کہا یہ سخن
ہوا بست و دو گام وہ پست و پا — سراپا ہین بے شبہ قوت کا گھر
کرن نے لگایا ادھر سے جو تیر — ارا بہ وہ قوت کا کہسار ہی
ہوئی یہ صف جنگ مین دار و گیر — اسی وجہ سے جان پر تھی بنی
اسی شکل پر صورت جنگ تھی — جوارجن کو اس سے نشانہ کیا
زمین مین وہ نصفی فرو ہوگیا — ارا بہ پہ تیرے مین سوار ہون
پہلے وہ جگہ سے یہ دشوار ہی — پھر اپھر وہان سے وہ بے شرم پاش

چمن پنجم درمیان پیچھے کے شکل تیر شدہ در گردش کرن جا گرفتہ

سنو ایک تچھک تھا افعی کا نام — اسی وجہ سے جان پر تھی بنی
بنا تیر کی شکل وہ زہر دار — جوارجن کو اس سے نشانہ کیا
سر کشن پر حال تھا آشکار — زمین مین وہ نصفی فرو ہوگیا
دیا تھا جو اندر نے ارجن کو تاج — پھر اپھر وہان سے وہ بے شرم پاش
اسی تیر دان مین کیا پھر مقام — نہین زہر مین سانپ سے تیز نظیر
جوارجن کو مجھسے نشانہ کرو — کرن نے دیا سانپ کو یہ جواب
کسی سے مدد کا مین طالب نہین — وہ غصہ کہ کھانے لگا پیچ و تاب
اودھر سوے ارجن وہ مار سیاہ — تو ناوک سے اسنے دوپارہ کیا

یہ صدمہ ہی کیا طائر روح کو | جو گذرا ہوا حال منھ سے کہو | جدشٹر نے فرمایا ہی وقت تنگ | کرن اسوقت تھا مان سے کرتا تھا جنگ
ہوا اُنکے ہاتھوں سے یہ حال زار | بیان تم کرو صورت کارزار | مجھے بھیم کی کچھ نہین ہی خبر | خدا جانے اسوقت ہی وہ کدھر
کہا اُسنے ارجن نے بہتر ہی رنگ | کرن سے وہ کرتا ہی اسوقت جنگ | جدشٹر نے جب ہم سخن یہ سُنا | کہا مجکو ای بھائی ثابت ہوا
کہ جنگ کرن کی نہین تجکو تاب | اگر تو ہی ذرہ تو وہ آفتاب | کمر سے سلاحون کو اب کھول کے | سر کیشن جی کو ابھی جاکے دے
کرن سے لڑینگے وہ عالی جناب | یہ اُسکے سوالون کے دینگے جواب | یہ دل سے تھا ارجن کو پیمان صاف | کہیگا جو مجھسے بوقت مصاف
کہ ہتھیار کو ہاتھ سے پھینک دے | کرون سر جدا اُسکا شمشیر سے | یہ سنتے ہی لی ہمیان سے کھینچ تیغ | جدشٹر کا سر کاٹ لے بیدریغ
سر کیشن نے ہاتھ پکڑا کہ ہان | گئے ہین ترے ہوش سدھ کہان | سوا اسکے باتین کہین سخت سست | بنایا بہت طرح اُسکو درست
کیا اُسنے ناچار عذر قصور | مگر عہد تھا کیا کہون اے حضور | خجالت سے اسوقت ہون آب آب | کیا مفت گردن پر اپنی عذاب
جو کچھ حکم عالی ہو لاؤن بجا | ہوا دو گنا ہون مین مین مبتلا | جو دیکھا اسے کرشن نے بیقرار | یہ فرمایا ای ارجن نامدار
کرن کا جو تو کاٹ لا جاکے سر | جدشٹر کا دل اس گھڑی شاد کر | تو بے شبہ ہون رفع دونون گناہ | سوا اسکے کوئی نہین اور راہ
یہ سُنکر جو قدمون پہ ارجن گرا | کیا عذر ہر طرح تقصیر کا | وہی تیغ کھینچی ہوا وہ روان | کرن سے مقابل ہوا نوجوان
پڑا لشکرون مین عجب زلزلا | کہ نازل ہوئی یہ کہان کی بلا | سلح اور ہنر اپنا اُترتے تھے کام | ہوئین صاف صبحین ہزارون کی شام
کیے صرف دونون نے اپنے ہنر | کیے تن جدا سر سے اوتن سے سر | اُٹھایا وہ میدان مین محشر نے سر | کہ فوجین ہوئین دونون زیر و زبر

لڑائی کرن اور ارجن کی کمال خونریزی کے ساتھ اور بارش پھولون کی آسمان سے

ہوا کثرت زخم سے حال غیر — جراحت کے پھولوں میں گلشن کی سیر — کرن پر ہوا اُنسے یوں گلفشان — کہ گنتی سے باری ہے میں لے زبان

نہ ونگا میں چاروں سے ہرگز خبر — فقط قتل ارجن ہی ہے مدنظر — یہ کہکر ہوا اور جانب روان — کیا بھیم کو بھی وہاں نیم جان

ہزاروں کو کشتہ کیا آن میں — صفائی تھی ہر سمت میدان میں — نکل اور سہدیو زخمی ہوئے — بہت اُسکے ہاتھوں سے ہاتھی ہوئے

بہائے ہر اک سمت دریائے خون — زمین رنگ کی ہوئی لالہ گون — گرے راہواروں پہ جب راہوار — ہزاروں پیادے ہوئے شہسوار

گری برق شمشیر جس غول پر — صفائی نظر آئی بالکل اودھر — صفیں صاف کیں تیغ خونخوار نے — قضا کا کیا کام تلوار نے

گرا جس طرف جلکے گرز گران — مٹانا مداروں کا نام و نشان — عجب زخم تھے جسم پر خوں چکاں — گلستان میں شمشاد تھی گلفشاں

ہر اک جسم پر زخم کاری عیاں — رہے تھے گلوں سے وہ سر و روان — نظر آگیا اُسطرف لالہ زار

روان صاف زخموں سے دریائے خون — کہ کس طرح میدان میں ہے لالہ گون — ہزاروں ہی جانثار کشتے ہوئے — یہانتک کہ کشتوں کے پشتے ہوئے

کرن کے ہاتھ سے زخمی ہونا نکل اور سہدیو کا جدشٹر سمیت

قلم لکھے ارجن کی اب داستان — چمن دوم باز آمدن ارجن از جنگ پیش راجہ جدشٹر

قریب آکے ہشیار اُنکو کیا — یہ تھے غش میں بیدار اُنکو کیا — کہا ہائے بھائی یہ کیا حال ہے — جدشٹر کو پایا جو زخمی وہاں

پڑا جسم پر زخم کا جال ہے

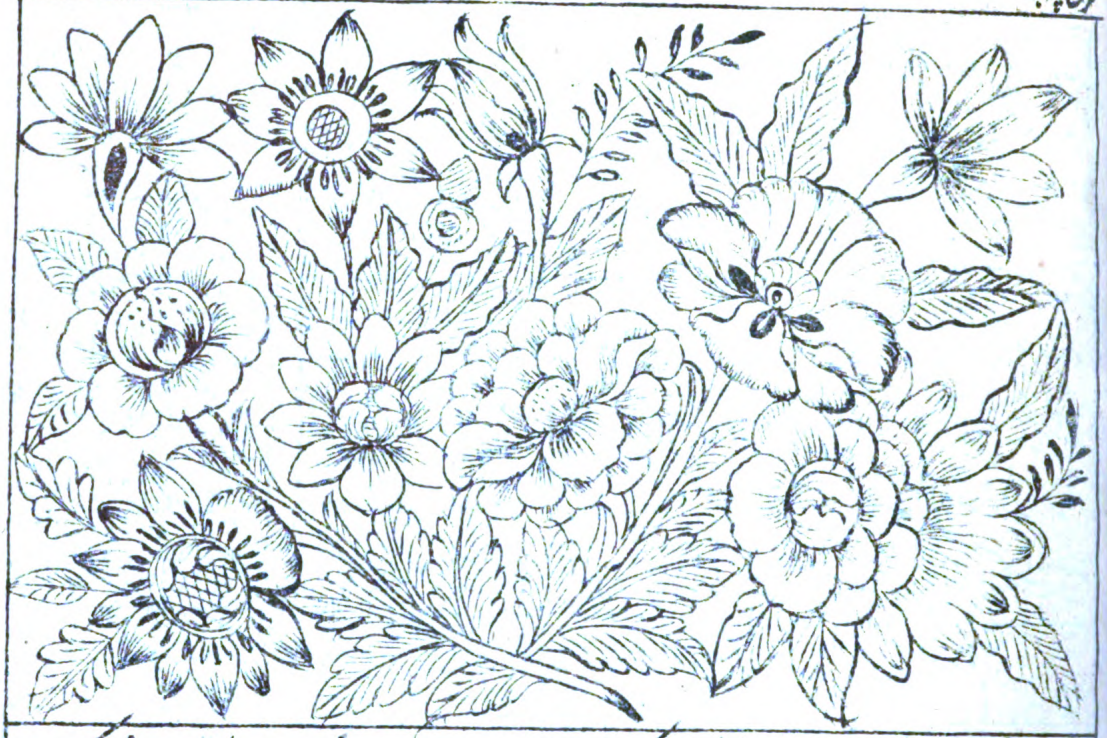

خیابان ہشتم از جمینستان سواد ہندوستان یعنی کرن پرب و درین پرب سہ ہزار و دو صد و بست شلوک ست

چمن اول در بیان سپہ سالاری کرن و جنگ روز اول

قلم لکھے احوال جنگ کرن — تکبر کا پہنے تھا وہ پیرہن
جو سالار لشکر بنایہ جوان — کہ تھی آبرو انکی اب اُسکے ہاتھ
ہوئی صبح جب اُس دو رونہ کی شام — ہوا گرم ہنگامۂ بزم جنگ
کرن اور ارجن کا میدان تھا — قلم کیا کرے شرح اُسکی بیان
ہوا ہر طرف سے وہ تحسین کا شور — چلا خنجر و دشنہ تیر و تبر
چمکتے تھے وہ بیچے برق وار — روانہ ہوے دونوں سوے خیام
رخ مہر تابان ہوا جبکہ زرد — ہوئی گرمی آتش جنگ سرد

روز دوم از جنگ دو روزہ

جو میدان افلاک کا یکہ تاز — گل مہر تابان کی پیدا بہار
خطوط شعاعی سے نیزہ بکف — سلاحون سے آراستہ سب بدن
ارابے پر اپنے ہوا جب سوار — کہ جسکو جڈشٹر سے پیمان تھا
پھر اکجا ہوا وہ سامان جنگ — مٹائے جوانون کے نام و نشان
وہ تونے ہوے تیغ بہو نچا جدھر — لگے زخم جوتن پہ بھاری سے لگے

چمن اول در بیان سپہ سالاری کرن و جنگ روز اول

قوی دل ہوئی خاطر کوروان — عنایات شاہانہ کی اُسکے ساتھ
برآمد ہوا مہر با احتشام — کرن آیا میدان مین شکل نہنگ
ٹرائی کا دونون کو ارمان تھا — ہوئین اسقدر ناوک انداز یان
زبانون پر ہر اک کے تھا وصف زور — دکھائے ہر اک نوجوان نے ہنر
ہوئین جسپہ تحسین ہلانی شار — ہوئی صبح اُس روز اول کی شام

روز دوم از جنگ دو روزہ

برآمد ہوا جنگ کا لیکے ساز — زرہ روشنی کی بدن پر نثار
بنا سینہ و دل کرن کا ہدف — جو فرزند خورشید تھا وہ کرن
دکھائے ہنر نادر روزگار — وہی راجہ شل اُسکا تھا یان تھا
چمکنے لگا پھر وہ میدان جنگ — کرن نے ہزارون کو کاٹا وہان
ہوئی صف کی صف صاف زیر و زبر — جڈشٹر پہ بھی زخم کاری لگے

قلم نے کیا ہی بہت اختصار — لکھون اہل کچھ صورت کارزار — خیایان گو ہو چکا ہی تمام — مگر اُسکو دیتا ہون پھر انتظام

سنین دل سے مشتاق اہل سخن — نئی نظم ہی داستان کہن — یہ ہی ساتک و استو تھامان کا حال — دلاور تھے دونون بہادر کمال

لگائی وہ ساتک نے بڑھکر خدنگ — ہوا قافیہ استو تھامان کا تنگ — یہ بیہوش تھا کچھ جو آیا شعور — ارا یہ ہوا تھا فہ نگون سے چور

منگا کر ہوا دوسرے پر سوار — جو ساتک سے تھا طالب کارزار — کیا ساتک نو جوان نے وہ کام — ارا بے کا قصہ ہوا پھر تمام

مع اسپ تھا بان کشتہ ہوا — وہ میدان لاشون سے پشتہ ہوا — ہوا استو تھامان بھی مجروح و زار — کرون اور کشتون کا بھی کچھ شمار

سنو لشکر کرپ سے اب شمار — ہوے قتل اک الف باہتی سوار — طرف کوروان کے جو تھا برگ سین — پریشان خاطر ہوا برگ سین

ہوئی قتل اسکی سپہ سے ہزار — دلاور یہ سب تھے ارا یہ سوار — سنو قتل فوج سکن کا شمار — کہ پنجاہ الف یکقلم تھے سوار

یہ ساتک نے کارنمایان کیا — دل فوج دشمن پریشان کیا — جو تھا استو تھامان شجاعت شعار — گئی بیہوشی پھر ہوا ہوشیار

لگایا جو ساتک نے اُسپر خدنگ — گتھے صورت شیر دونون نہنگ — کہ پہونچا وہان ارجن نامدار — کیے استو تھامان نے تیرون کے وار

صف آرائی ارجن اور استو تھامان وغیرہ اکثر نامدارون کی

کرے طبع تیرون کا اُسکے شمار — کیا کام اُسنے دم کارزار — لگے تین ارجن پہ دل دوز تیر — یہ ارجن بھی اُس فن مین تھا بے نظیر

دیا صاف تیرون کا اُسکے جواب — دلاور بڑا تھا وہ خانہ خراب — بگل پر حوالہ کیے دس خدنگ — ہوا پانچ سے بھیم کا زرد رنگ

کیے نظر سہدیو کو تیر دو — قیامت بپا فوج مین کیون نہو — جو راجہ تھا اک سور سین اُسکا نام — کیا تیر نے اُسکا قصہ تمام

جدشٹر کو اس بات پر بھی نظر — طرح دو یہ اوستاد کا ہی پسر — ہوا یہ درونہ پرب بھی تمام — کرن کی لڑائی کو دون انتظام

درونہ پرب تمام ہوا

سلاحون کو اپنے دہن مین رکھدیا | ہوے چار زانو وہ رونق فزا | دہن کا کیا سر دو پارہ ہوا | اوڑا طائر جان ستارہ ہوا

کشتہ ہونا درونہ چارج کا دشٹدمن کے ہاتھ سے

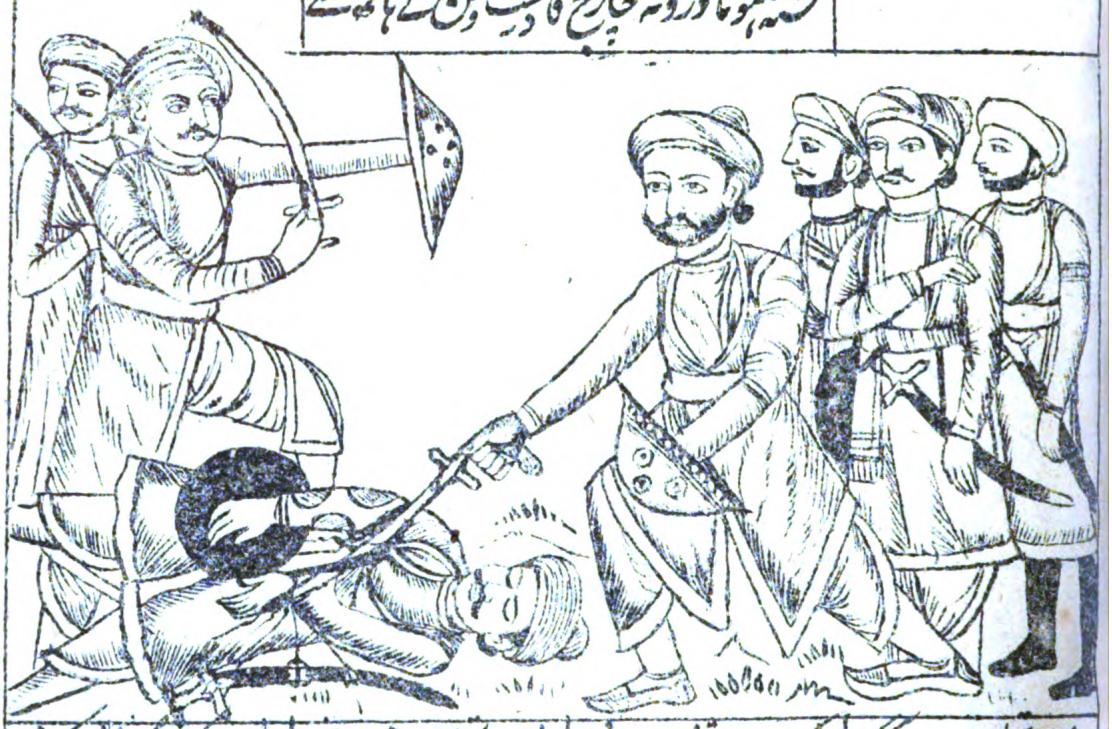

درشٹدمن تھا وہان جلوہ گر | کیا سر جدا تیغ سے بے خطر | جہان تھا وہ جرجو دھن پر غرور | دیا پھینک سر اسنے اسکے حضور

کہا حیف بیٹھا ہے کیا بے خبر | تجھے ناز جسپر تھا ہے اسکا سر | یہ لشکر ہوا دل مین اسکے ہراس | طبیعت ہوئی رنج و غم سے اداس

بڑھا تھا جو زوروں پہ گھوڑے گیا | کلیجے پہ خنجر لگا پھٹ گیا | کہا کٹ گیا فوج کا آج سر | پھری ہمسے افسوس مشکل ظفر

پسر نے یہ حال پدر جب سنا | بدن آتش غم سے جل کر بھنا | بنا سیخ کا بھنکے سینہ کباب | درشٹدمن کا بھنکے سینہ کباب

کہا گر درونہ کا فرزند ہون | یہ کہکر کیا ناوک شعلہ بار | نشانے پہ چھوڑا اسے ایکبار

چھٹا جو کمان سے وہ شعلہ زبان | وہ گرمی ترقی پہ تھی دمبدم | سر کشتن ہی نے کیا یہ کرم

ہوئی گرمی مہر محشر عیان | جو تم سر برہنہ ہو یا پگون جوان | اوتارہ لباس شتی اب بیان

کہا یہ بگوش جدشتر سخن | ترقی پہ ہے آتش شعلہ زن | سب آتش کی گرمی فرو ہوگئی

کرو آگ سے اس گھڑی التجا | ٹلے سر سے آئی ہوئی یہ بلا | جدشٹر نے فوراً یہ تدبیر کی

ہوا گرمی آتش تیز سرد | ہوا تیر آتش فشان اسکا گرد | جو خالی گیا استو تھامان کا وار

روانہ کیا اور اسنے خدنگ | ہوا صاف اکبار میدان جنگ | جو اک جھونکا فوج کشتہ ہوئی

جدشٹر کا لشکر ہوا بدحواس | نمایان ہوے رزمگہ مین بیاس | کہا استو تھامان سے اے نوجوان

یہ ارجن سر کشتن اوتار ہین | ترے سب ہنر اسنے بیکار کین | مددگار ارجن کے ہین کشن جنید | نہ ہوگا بچیگا تیرون سے ہرگز گزند

جو کی گوروان نے یہ اخبار گوش — قفس سے بدن کے اڑا مرغ ہوش — دلون مین بھرے تھے جو قوت کے بل — گئے قتل سے جیدرتھ کے نکل

روز چہارم از جنگ پنج روزہ

جو ہی مہر کا چرخ چارم پہ گھر — ہوا جلوہ افروز وقت سحر

بہ دستور موجود سامان جنگ — مہیا ہوا آکے سب بیدرنگ — شجاعت شعار اور سب پہلوان — بہادر دلاور ہر اک نوجوان

ہوئی حرب ضرب اس طرح کی بہم — قلم کا اولجھتا ہی لکھنے مین دم — ہوئی شام تک ایک جنگ عظیم — کہ سب پہلوانون کے دل تھے دو نیم

مگر رات تک اور دن کے خلاف — رہا گرم بازار جنگ و مصاف — عروس قضا پر جوان تھے نثار — کہ ناگاہ وہ ارجن نامدار

درونہ سے بولا کہ تم اور ہم — شب و روز مرنے کا بھرتے ہین دم — عبث ہی جو ضائع ہو فوج و غا — کہ بے آب و دانہ ہی خلق خدا

جو تھوڑی سی باقی رہی ہی یہ شب — کنارہ کرین سب لڑائی سے اب — خدا نے جو چاہا تو کل بیدریغ — یہی کل ہی میدان یہی کل ہی تیغ

یہ کہتے ہین ساکے کی وہ جنگ تھی — غرض آج کی بات کل پر رہی — گئے اپنے خیمون مین وہ پہلوان — وہان خوب کھانے ہوئے نوشجان

روز پنجم خاتمہ جنگ پنج روزہ

دھرے فرق پر تاج زرنیہ ہور — مزین بدن پر تھی پوشاک نور

سحر تھی حیات درونہ کی شام — قلم سے نہ راست لکھے ہزار

لڑائی کے فن مین یہ استاد تھے — بلاشک پڑی ہی لڑائی کڑی

نہ بولیگا جب تک جدشٹر درغ — لڑائی مین حاصل نہوگا فروغ — یہی اسکی تدبیر ناچار ہی

ہوا جب جدشٹر سے یہ مشورا — کہا لاکھ جان راستی پر فدا — کہ استاد میرا ہی وہ برہمن

تنفر طبیعت کو ہی جھوٹ سے — زبان سے نہ نکلیگا جھوٹا سخن — وہین بھیم کو دی یہ پیغامگی

کہ جس فیل کا استو تھامان ہی نام — خدا جھوٹ کہنے کی عادت نہ دے — کیا یون درونہ سے جاکر بیان

جو تھا استو تھامان تمہارا پسر — سرکشن نے پھر یہ تدبیر کی — کہ ہی بے پسر رایگان زندگی

درونہ نے کچھ بھی نہ کی التفات — کٹا آج میدان مین اسکا سر — سنا بھیم نے اسکو مارا وہان — لڑائی ہی بے فائدہ آپ کی

ہزار صفون کی صفین صاف کین — وہ سمجھا کہ یہ بات ہی واہیات — کہ ہی بے پسر رایگان زندگی

ہوا ایک ساعت مین لاکھون کا حق — شفق گون ہوا خون سے روے زمین — اسی طرح خنجر کا دم تیز تھا

برہمن کو لازم نہین قتل عام — کیا کام لاکھون کا تو نے تمام — گری لاش پر لاش میدان مین — کیا صاف لشکر کو اک آن مین

درونہ نے جسدم سنا یہ سخن — کہا ہر سر بجا یہ سخن — منا سب ہی انسان کو خون خدا — انھون نے درونہ سے اسدم کہا

کیا آنسے آکے جو تحقیق حال — جدشٹر یہ بولے کہ اے خوشخصال — جو وہ استو تھامان ہی مارا گیا — کیا قتل لاکھون کو بے فائدہ

بجانے لگی بوق سب انجمن — ہوا بزم مین شور غل اسقدر — یہ سچ ہی کہ فرزند مارا گیا

[illegible] — ہوئی کچھ نہ تصریح فیل و پسر — وہ ہاتھی تھا لڑکا نہ تھا آپ کا

ہراک کو روان دل سے جو یاے شام
کہین آج کا دن ہو جلدی تمام

اجل کا اجارہ تھا میدان مین
ہزارون کی لی جان اک آن مین

سنو طول فوج عدو کا شمار
کہ جسکا تھا چھ سو کوس اقتدار

نشانے سے تیرون کے وقت مصاف
ارا بے کے آگے ہوئی راہ صاف

چڑھی تھی سر کوروان پر قضا
دکھائی ہزارون کو راہ فنا

کیا جو مشت و لکد سے بدن
کیا چور

سر جیدرتھ ہو جو تن سے جدا
زمین پر نہ رکھنا اُسے اے جوان

جو ارجن نے اُسکا کیا سر جدا
سر کشین نے جو کہا تھا کیا

حمایت کی تھی جیدرتھ پر نظر
نبرد آزما ارجن نامدار

وہ ارجن غرض مثل شیر ژیان
ہوا شکر کوروان مین وان

خس و خار تھے اُسکی نظرون مین سب
جلایا گری جسپہ برق غضب

صفون کو اُلٹتا ہوا یہ جوان
جو پہونچا سر جیدرتھ پر وہان

لگے جیدرتھ پر جو زخم خدنگ
ہوئی روح قالب مین اکبارتنگ

زمین پر نہ رکھنا اُسے اے جوان
اُسے پھینکنا سو ے صحراوہان

زمین پر جو ہاتھون سے رکھیگا سر
جدا تن سے ہو جائیگا اُسکا سر

بلا سر پہ آئی ہوئی ٹل گئی
خدا ساز تدبیر یہ چل گئی

کٹاتے تھے میدان مین اپنے سر
کہین برق سے بڑھ کے دل بیقرار

جلایا گری جسپہ برق غضب
جو پہونچا سر جیدرتھ پر وہان

ہوئی روح قالب مین اکبارتنگ
اُسے پھینکنا سو ے صحراوہان

جدا تن سے ہو جائیگا اُسکا سر
خدا ساز تدبیر یہ چل گئی

جدا ہونا سر جیدرتھ کا ارجن کے ہاتھ سے

بہت دل شکستہ ہوے کوروان — عدد فوج کا ہے یہ تنہا جوان — دغاباز تھے وہ یہ تدبیر کی — گھرا حلقہ فوج مین وہ جری
ہوا اک طرف جید رتھ سد راہ — نہ آئی مدد کو اودھر کی سپاہ — ہوے اک طرف آ کے تھامان کرن — ورونہ وہا روک وہ ہر یہ تلن
نبرد آزمودہ تھے جو پہلوان — ہوے ایک دل اور سب کوروان — ہوے گرد ارجن کے میدان مین — کیا فیصلہ اُسکا اک آن مین
کسی نے کیا تیغ کا بڑھ کے وار — کیا چور نیزے سے سینہ تمام — کسی نے کیا گرز سے بڑھ کے کام
پریشان ہوا مغز ارجن کا آہ — گرا خاک پر وہ بحال تباہ — وہ گرز گران تھا اجل کا پیام — ہوا کام اُس خستہ جان کا تمام
وہ بیچارہ کس کشمکش مین ہوا — دلِ کوروان اب تو ٹھنڈا ہوا — جدشٹر پہ بیٹھا جو وہ تیر غم — ہوا دل مین تازہ ہجوم الم
وہ رونے لگا ابر نیسان کی طرح — روان اشک چشمون سے باران کی طرح — دل زار پہلو کا پیکان تھا — نکلنے کو جان کو بہانہ ستا
گمان قائم خون کا ہر اشک پر — نکلتے تھے چشمون سے لختِ جگر — زبان پر یہ تھے حرف سینہ کباب — کہ ارجن کو اب دونگا کیا مین جواب
ہوا گل شبستان کا اُسکے چراغ — نہ کس طرح شعلہ ہو سینے کا داغ — بہار چمن سب خزان ہو گئی — سیہ حیف تشکل جہان ہو گئی
پھنسا آہ وہ دام مین موت کے — دکھاؤنگا منہ اُسکو کس شکل سے — اُسی وقت ناگاہ آئے بیاس — جدشٹر کو پایا نہایت اداس
بھرا خالی سینے مین ارجن کا غم — فغان شور غل آہ نالہ الم — نظر آیا اُنکو جو یہ حال زار — نہایت طبیعت ہوئی بیقرار
کہا دل کے آرام و لخت جگر — نبی ہے عبث رنج سے جان پر — جو ارجن کے مرنے سے دل ہے ملول — تو مانگو دعا ہو یہ مطلب حصول
جلائے ابھی اُسکو جان آفرین — نہ دل کو کرو غم سے اندوہگین — مگر سب کو مرنا ہے انجام کار — ولاور ہین اس مرگ کے ذوق شمار
فقط محکو ہے دھیان اِسکا سنو — نصیبے کے پھر موت ہو یا نہو — سُنے جب جدشٹر نے شیرین کلام — ہوئی دور وہ تلخی غم تمام
سوا صبر کے اور چارا نہ تھا — کرے کیا قضا پر اجارا نہ تھا — کیا اختیار اپنے دل پر یہ جبر — بن آیا نہ کچھ رکھ لیا سنگ صبر
سُنا جب کہ ارجن نے یہ حال زار — ہوا فرط الفت سے دل بیقرار — نکر تھا دلاور لیا دل کو تھام — نہ خنجر گھسیٹا نہ کھینچی حسام
کہا گر خدا نے ہمی چاہا تو کل — پلاؤنگا دشمن کو جام اجل — تن جید رتھ سے کرون سر جدا — ہوا یہی وہی باعث اُس قتل کا
اگر سو درونہ ہون یا سو کرن — اگر لاکھ ہون کیرت پیلتن — حمایت کرین اُسکی کیا مال ہین — دغاباز سب وہ بدافعال ہین
جو مین نے نہ اِس کام کو کل کیا — تو جل جاؤنگا آگ مین برملا — سُنا کوروان نے جو حال قسم — کیا مشورہ بیٹھ کر یہ بہم
کہ کل جید رتھ کا ہے روز فنا — نشانہ اُنہی کا ہے تیر قضا — پس فوج دینگے کل اُسکو مقام — کرینگے حفاظت کا سب اہتمام
ہم ارجن سے کل ہونگے سینہ سپر — مقابل کو رکھ لینگے تلوار پر

روز سوم از جنگ پنج روزہ

بسیار جو اُسکا تھا آفتاب — گئی شب برآمد ہوا آفتاب — ہوئی صبح جب جید رتھ کی وہ رات — نہ تھی صبح تھی اُسکی شام حیات
نہایت ڈھل گیا تھا دن عمر کا — اُسے ہر طرف ڈھونڈتی تھی قضا — نکل آئے خیمون سے پانچون جوان — زبان پر یہ تھا جید رتھ ہے کہان

مقابل مین آیا جو کوئی عدو — مٹائی دہن تیغ سے آبرو — یہ تھی گو سپندون مین تسکل سنگ
دکھائے وہ شمشیر بران نے کاٹ — لہو سے تھا میدان ہمندر کا گھاٹ — عدم پاس انکو دکھائی دیا
لڑے خوب دل کھول کر شام تک — قضا کو ہوا روز محشر کا شک — روانہ ہوئی سوے آرامگاہ

روز دوم از جنگ پنج روزہ

سحر نے نکالا جو مشرق سے سر — نبا رشک مسلخ وہ میدان جنگ — ہوا تخت زرین پہ خور جلوہ گر
صف آرائی انجمن کی لکھے قلم — کیا ناک مین پہلوانون کا دم — لڑا خوب میدان مین وہ مرد وار — دکھائی قیامت دم کارزار
گری صورت برق جیسے وہ تیغ — جلا خرمن زندگی بیدریغ — قلم لکھے کیا وصف تیر افگنی — ہر اک شخص کی جان پر تھی بنی
کیا جسکے سینے پہ نیزے کو بند — گرا شیشۂ جان پہ سنگ گزند — چمک کر جدھر تیغ برقی چلی — اجل نے پکارا اجلی مین جلی
ہوئی برق خنجر جدھر شعلہ بار — ادھر حل گئی عمر کی کشت زار — درونہ نے دیکھین جو سفاکیان — گری فوج پر برق تیغ و سنان

انجمن کی صف آرائی درونہ کے ساتھ

صف آرائی وہ مل گئی خاک مین — ہوے پہلوانون کے دم ناک مین — عیان دل پر اک صورت غم ہوئی
لڑائی سے اسکی کنارہ کیا — صفت کی طرف یون اشارہ کیا — ریاض شجاعت کا ہی یہ ثمر
فن جنگ مین اسکا ثانی نہین — اٹھائیگا میدان کی سرزمین — دھوین منھ ہوے رنگ فق ہو گئے

خیابان ہفتم از چمنستان سواد ہندوستان یعنی درونہ پرب و درین پرب ہزار و ہفتصد و پنجاہ اشلوک ست

روان یون ہوا اب شہسوار قلم
وہ میدان مین یکہ تازی کرے
کہون تجھ سے جو مون پہ تیغ ستم
یہ آئینہ اس رنگ سے صاف ہی
کدورت کا دل مین نہین کچھ غبار
مدد روز بد مین ہی لازم ضرور
یقین دل کو کامل ہی مرنیکا نام
ظفریاب ہونا بہت دور ہی
سنو حال جو جو دھن خود پسند
کہ بھیکم پتامہ تو زخمی ہوے
سوا آپ کے کون ہی دوسرا
مناسب ہی ہون آپ سردار فوج
ادھر سے جو اصرار یکسر ہوا
دم صبح میدان مین خورشید وار

جمین اول در بیان مقرر شدن سپہ سالاری بہ درونہ اچارج بشکر کوروان

درونہ سے اب جنگ بازی کرے
نصیحت سے فرمائیے بہرہ ور
ہر اک سو کے تن چشم انصاف ہی
صفا وہ کہ ہی ماہ آئینہ وار
نہو جان نثاری مین اصلا قصور
نہ آسیگی کچھ کوشش و جہد کام
ترے اُنسے یہ کسکا مقدور ہی

جمین دوم در بیان جنگ پنج روزہ درونہ اچارج

خوشی دشمنون کے ادھر ہی ہوے
جو ہو اس صف جنگ مین پیشوا
بنین اس گھڑی آپ سالار فوج
رضامند حکم قضا پر ہوا

روز اول از جنگ پنج روزہ

جو بھیکم پتامہ پہ گذرا یہ حال
قصور و خطا سب ہون میرے معاف
جگہ میل نے دل مین پائی نہین
نصیحت ہی جھوٹی نہ راہ وفا
نہ پیچھے ہٹے پانوُن میدان سے
کسی کو نہین اسقدر زور و تاب
دل زار زخمون سے تھا دردمند

جمین دوم در بیان جنگ پنج روزہ درونہ اچارج

شکستہ ادھر ہی کمر فوج کی
نہ جانبازیون مین ہو اسکا دریغ
درشت و من سے تھے اندیشہ مند
بنایا قضا نے جو سالار فوج

کرے پانچ دن کی لڑائی مقام
کرن نے کیا آکے اُنسے سوال
کہا آپنے ہی مرا سینہ صاف
یہ خورشید مین بھی صفائی نہین
رہے کوروان پر دل و جان فدا
خدا تجھپہ ہین کوروان جان سے
سر یکشن وار جن کو جو دے جواب
بس آنکھین ہوئین ناتوانی سے بند
کہا یون درونہ سے اے زورمند
خبر اب نہین پستی و اوج کی
کھنچے مثل برق درخشندہ تیغ
یہ تدبیر آئی نہ اُنکو پسند
دیار فنا مین ملیگا اب اوج
در آیا جو اسپ ہوا پر سوار

لگائے زمین پر جو ارجن نے تیر
بنی اس جگہ باش بے نظیر
وہ تکیہ کہ مسند نشین خوش ہوا
یہ بستر تو قالین دلکش ہوا

ہوئی پیاس سے آب کی انکو چاہ
اٹھائی طرف کو روان کے نگاہ
جو لائے وہ جام مرصع مین آب
نہ آیا وہ ہرگز پسند جناب

کیا ارجن تو جوان سے طلب
سنو حال تیر افگنی کا یہ اب
زمین پر لگائے جو اسنے خدنگ
نکل آیا پانی وہین بید رنگ

ہوا موج زن آکے بھیکم کے پاس
ہوئی سرد یے آب سے دفع پیاس
زبان سے لگائے دُر آبدار
کہ ارجن مرے دل نے پایا قرار

وہ آرام تھا بستر تیر پر
کیے پورے سہ ماہ کامل بسر
شب و سفر رکھتے تھے آنکھون کو بند
فقط دل کو یاد الٰہی پسند

شراب تصوف سے حاصل سرور
بھرا سینہ و دل ہین وحدت کا نور
نہ شادی سے رحمت نہ ایذا سے غم
مجے یاد خالق چہ ہمی یکقلم

آرام کرنا بھیکم پتامہ تیر خوردہ کا تیرون کے بستر پر

بھیکم پرب تمام ہوا

مجروح ہونا بھیکم پتامہ کا ارجن کے تیرون سے

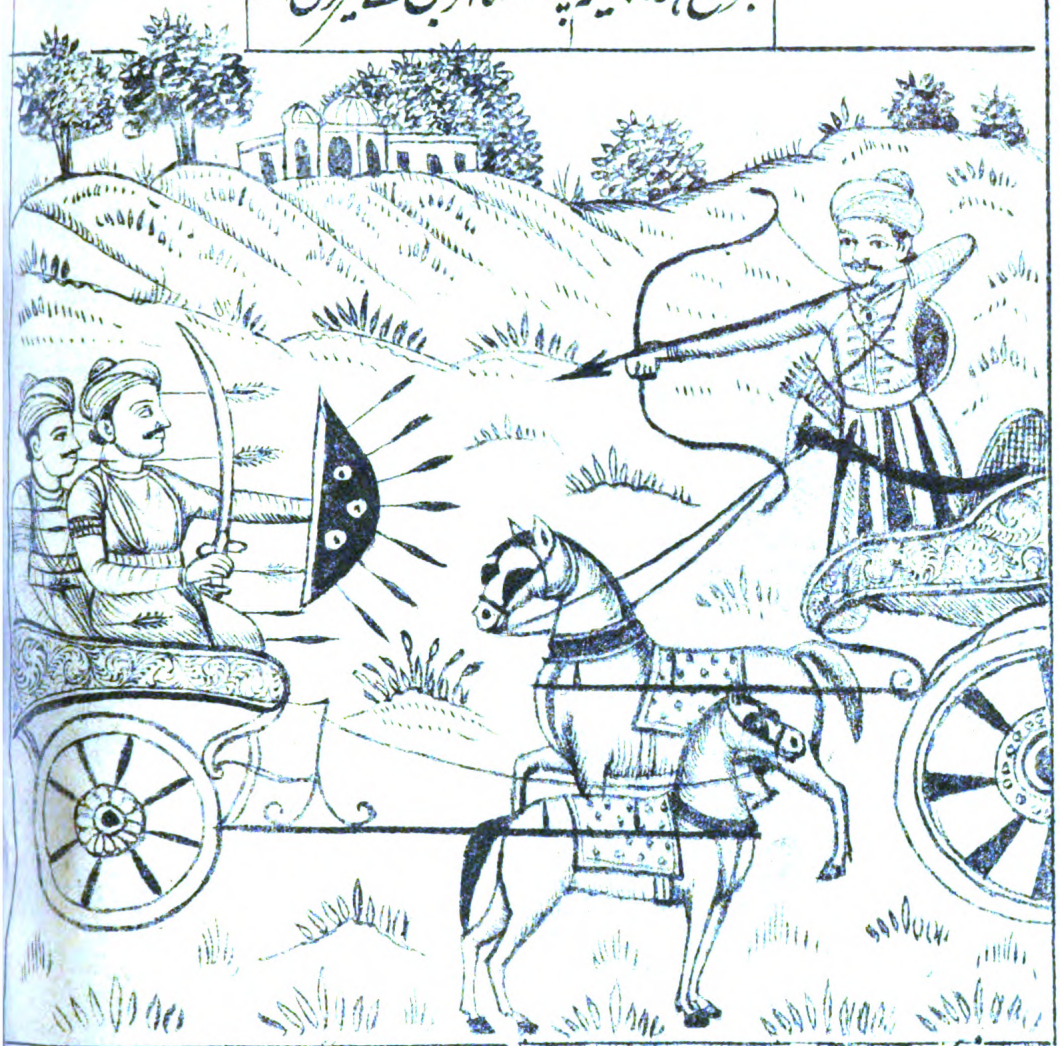

دوساسن نے دیکھا جو یہ حال زار
ہوا درد و غم سے بہت بیقرار
گیا پیش جبر جودھن جنگجو
کہا حال بھیکم کا سب روبرو

وہ لیکر طبیبون کو حاضر ہوا
جو دیکھا تو بھیکم نے اُس سے کہا
نہ احسان کا بوجھ سر پر دھرو
حکیمون کو کچھ دے کے رخصت کرو

یہ سُنکر وہ رونے لگا زار زار
کیے گوہر اشک آمیز نثار
اوگا باغ ماتم مین اک نخل غم
کھلائے نیا گل یہ شاخ ستم

رکھیشر کو گنگا نے بھیجا وہان
اوڑا ہنس بن کر وہ آیا یہان
کیا آ کے بھیکم سے اُسنے بیان
وہ گنگا جو ہے مادر مہربان

مجھے اُسنے بھیجا ہے آیا ہون مین
دم نزع پیغام لایا ہون مین
کہا اب تنزل مین ہے آفتاب
بہت رات سے کم ہے دن کا حساب

ابھی زندہ کھ آپ کو اسقدر
گھٹے شب بڑھے روز ای ذی ہنر
نہ دیکھو گے آنکھون سے مار جیسے
عطا ہوگا اُسدم ثواب عظیم

سخن مان کا بھیکم کو آیا پسند
رہا نیم جان خاک پر دردمند
نہونے دیا جان کو تن سے جدا
مرتب ہو باش مرے واسطے

وہان آئے جب پانڈ کے گلعذار
روان آنسوؤن کے ہوے آبشار
دیا حکم ارجن کو مجروح نے
وہ حاکم تھا معلوم تھی یہ قضا

خداوند ذی شان و عالی تبار — مرا نقد جان ہی قدم پہ نثار — ادھر فوج مین کوئی ایسا نہین — حریف آیکا ہو دم جنگ و کین

زبان سے اب ارشاد وہ کام ہو — کہ جس سے بخیر اپنا انجام ہو — لڑائی کی باقی نہین مجھ مین تاب — کسی طرح اب کاٹیے یہ عذاب

سخن سُنکے بھیکم ہوے خندہ زن — کہا راست ہی ای پسر یہ سخن — مرا قتل بے شبہہ دشوار ہی — مشقت تمھاری یہ بیکار ہی

مگر عہد کا ہی جو ادل پہ رنگ — کرونگا نہ عورت سے میدان مین جنگ — سکنڈی حقیقت مین ہی اصل زن — مقابل ہو مجھسے جو وہ تیرزن

عقب اُسکے ہو ارجن نیکنام — کرے کام تیرون سے میرا تمام — سوا کشن ارجن کے کوئی نہین — جو میدان مین پکڑے مری آستین

ظفر یابی ہونا پھر آسان ہی — ترے ہاتھ پھر صاف میدان ہی — یہ کہکر کیا پھر زبان سے بیان — نہ کہنا کسی سے یہ راز نہان

روز دہم از جنگ دہ روزہ

وہ فوجین ہوئین قتل جب بیشمار — بنا مہر خود خنجر آبدار

لیا مار ہر نجم ستیار کو — بنے برق کوڑے چمکنے لگے — سوارون کے گھوڑے چمکنے لگے

ہٹا یا سیاہ شب تار کو — ہراول بنا لشکر موج کا — لڑائی کا آمادہ ہر پہلیتن

سکنڈی بنا پیش رو فوج کا — عقب اُسکے تھا ارجن تیرزن — کہ بھیکم کا ہی آج قصہ تمام

ہوئی پھر صف جنگ آراستہ — طلبگار پیکار نوخواستہ — لڑائی کا ہر سمت تھا اہتمام

وہ بھیکم پتامہ ہوے جب سوار — اجل نے کہا تم پہ ہی آج وار — رہو سامنے یا چھپو تم کہین — مرے ہاتھ سے آج بچتے نہین

جو بھیکم ہوے سو میدان اون — کہا ساتھ آئے نہ کوئی جوان — اکیلا لڑونگا مین تم سب سے آج — مدد کی نہین مجکو کچھ احتیاج

شجاعت کے دریا دل مین تر نگ — بلاشبہہ خونخوار تھا وہ نہنگ — گرائے زمین پر بہت پہلیتن

جو اُٹھا زمین پر بٹھایا اُسے — بڑھا آگے پیچھے ہٹایا اُسے — گری برق سان جسپہ شمشیر تیز — گئی اُسکے سر پر گذر رستخیز

اجل کی طرح جسپہ نیزہ گرا — یہ جانو کہ دنیا مین پیدا نہ تھا — پڑی وار پر وار تلوار کی — ماین زخم کی بدھیان ہار کی

ہوے خاک مین نوجوان صدہزار — دھنوان ہو گیا چہرہ کارزار — ہیتلی بنی صاف میدان رزم — ہوے قتل لاکھون جوانان نرم

وہ تدبیر شب کو جو آئی تھی ہاتھ — سکنڈی وہ ارجن ہوے ایک ساتھ — دیا چھوڑ بھیکم نے میدان جنگ

ہوئی گرم بازارے جنگ سرد — لگائے سکنڈی نے جسدم خدنگ — ظفر دیوتی جلد پاس آگئی

قلم لکھے ارجن کی چالاکیان — گل سرخ آئے نظر روے زرد — دوا اس مرض کی جو راس آگئی

ہوے جبکہ زخمی وہ عالی نژاد — اُٹھائے جو ہاتھون مین تیر و کمان — ہوا اوٹ مین ارجن کے وہ تیرزن — کیا صاف بھیکم کا چھلنی بدن

یہ سوچے تو اسوقت آئی قضا — دعائے پتا گئی اُنکو یاد — کہ جب تک خدا سے نہ مانگیگا موت — نہ آئیگا ہرگز ترا وقت فوت

قریب آگیا تھا بہت وقت شام — مجد شکر کا حاصل ہوا مدعا — اُسی دم ہوے وہ طلبگار مرگ — نمایان ہوا دیو خونخوار مرگ

برسنے لگا آب باران و ہان — کہا تیرارجن نے قصہ تمام — زمین پر جو وہ زخم کھا کر گرے — نہ اُٹھنے کی تاب آئی تیر بھرے

وہ ماتم کہ رونے لگا آسمان — قلق سے زمین کو ہوا زلزلا — بیان کیا ہوا سوقت کا ماجرا

کئی دن سے ہی قہر اس فوج پر ستارہ مقابل کا ہی اوج پر طرح اس لڑائی کی اچھی نہیں فلک پھر گئے ہین نہ الٹی زمین
رعایت اودھر کی جو منظور ہو کسیکا نہ دونون مین تم ساتھ دو اگر وہ لڑائی سے ہون دست کش نہ باقی رہے صورت کشمکش
تو پھر دیکھیے گا لڑائی کا حال کہ ہوگی اودھر زندگانی وبال جدشٹر کو ہوگا بڑا اضطراب نہ میری لڑائی کی لائیگا تاب
اگر آج ہی بدر کل ہی ہلال رہیگا ترقی پہ ہر دم زوال وہ جانبر ہو مجھسے یہ کیا جان ہے وہ لشکر ہے مین ہون میدان ہے
دکھاؤن لڑائی کے میدان مین فن بغل جھانکے ہر ایک یاوک فگن جو بھیکم کے پاس آیا وہ پرغرور کہین دل کی باتین سب انکے حضور
ہوے سنکے بھیکم بہت خشمناک کہا وہ کرن تو ہے بے شرم پاک نہ تھا جنگ بیراٹ مین کیا کرن شجاعت کے کہتا ہے اب یہ سخن
کیا قید گندھرب نے جب کرن کو شجاعت کرن کی گئی تھی کہان فراموش ارجن کا احسان ہے لڑائی کا اسوقت ارمان ہے
کہو اس سے باتین بگھارے نہین کیا کام تیغ زبان نے کہین سنا کے جب ارجن نے دیودت کے نام کیے قتل گن گن کے دم مین تمام
پریشان خاطر وہ سینہ فگار کرن سے مدد کے ہوے خواستگار کمک سے کرن نے ویان کی گر نہیں وہ میدان مین ٹھہرا نہ وقت ستیز
جو کچھ ہوگا مجھسے وہ دیکھیگا تو بہاؤنگا میدان مین گل لہو نہ گل اٹھ رہیگی لڑائی کی بات کٹے آج کی یہ کسی طرح رات

روز نہم از جنگ دہ روزہ

وہ غصہ کہ سینہ سراسر کباب ہوا گرم بازار جنگ و جدل وہ بھیکم تیا مہ غضبناک تھے بھبوکا بنا چہرۂ آفتاب
جو میدان مین گردون کے آیا نکل لہو سے کیا سرخ میدان جنگ وہ تھا گو سپندون مین شیر ژیان لڑائی مین سب طرح بیباک تھے
دکھاتا تھا چہرہ بھی آتش کا رنگ گرائین صفون کی صفین تیغ سے جو راجہ تھے اس فوج مین نامدار نہ باقی رہا سر کشون کا نشان
ہوئی فوج بھی انکی زیر و زبر گرے نقش پا کی طرح کٹ کے سر صفائی دکھائی وہ تلوار نے ہوے شاہد مرگ سے ہمکنار
اجل بنگیا خنجر آبدار کیے قتل بس ایک دم مین ہزار گرا گر زجسپر ہوے مغز چار کیا قتل لاکھون کو خونخوار نے
کوئی شکل بسمل زمین پر طپان کوئی کثرت زخم سے نیم جان کوئی سو گیا بستر خاک پر لگا تیر جسپر ہوا دل فگار
کسی کے قدم جنگ سے ہٹ گئے کسیکے سر و دست و پا کٹ گئے کوئی تیغ کو تول کر رہ گیا کسی کا ہوا پارہ پارہ جگر
جدشٹر کے لشکر کا تھا رنگ زرد رہے ہوش اکجا نہ وقت نبرد کوئی ٹیک سینہ سپر رہ گیا
خدا ساز وہ دن ہوا اختتام نہ تھی تیر قضا کی وہ فوج شتابی سے تھی بحر فنا کی وہ موج
کیے زخم کاری نے میدان مین کام نہایت قوی دل ہوے کوروان جدشٹر کے لشکر مین سب نیم جان
سر کشن کے جس جگہ تھے خیام جدشٹر نے جا کر کہا وقت شام وہ غلبے پہ ہے لشکر کوروان کہ ہے میرے لشکر کی ہڈھون پہ جان
کیا کام بھیکم تیا مہ نے آج بیان کی نہین تمسے کچھ احتیاج جدشٹر کی تقریر جسدم سنی تشفی پریشان خاطر کو دی
گئے شب کو یہ دونون بھیکم کے پاس کیا کشن جی کا فزون حد سے پاس جدشٹر سے آنے کا پوچھا سبب کہا اسنے احوال رنج و تعب

مجھے بھیم سے دل مین اک خار ہی — گلے کا مرے ہر روش ہار ہی — وہ لائیگا گلشن مین میرے خزان — پر ان مین خاطر ہی ہر پہلوان
کوئی شکل آتی نہین اب نظر — نمودار رہو جس سے شکل ظفر — کہون کیا کہ صدمہ ہی اک روح پر — ہر اسان ہین لشکر مین اہل ہنر
کہا اُس سے بھیکم نے اے پر غرور — لڑائی مین کرتا نہین مین قصور — مجھے جان نثاری مین کیا ہی دریغ — صفائی مین قاصر نہین اپنی تیغ
تشفی بہت کی لگایا گلے — اُسی وقت زخمون پہ مرہم ملے — کہ اچھے ہوے زخم اک آن مین — پڑی جان تازہ وہان جان مین

روز ہفتم از جنگ دہ روزہ

ہوا جلوہ افروز جب آفتاب — گئی سب ضیائے رخ ماہتاب
ہوے پھر لڑائی کو لشکر بہم — تماشے جل بھی دکھانے لگی
چمکنے لگی تیغ میر برق وار — وہان کام کرتی نہ تھی کچھ نظر
رہا دو پہر غلبہ کو روان — لڑی روح سے روح میدان مین
قضا کے بھی چلتے تھے دست و پا — مشقت کی بھی تو ہی کچھ انتہا

روز ہشتم از جنگ دہ روزہ

پھرے اپنے خیمون مین جب وقت شام — دوائے جراحت کا تھا اہتمام
ستارون کے لشکر کو لیکر قمر — لڑائی کا تیار سامان ہوا
زرہ نور کی تن پر آراستہ — لڑائی کو جان باز ہر سو ہے
ہوا کشت و خون کا وہ بازار گرم — کہ ہی مستعد جائزے پر قلم
ہزارون کے ٹھہرے وہان کٹ گئے — دلاور ہر اک جنگی نظری ہوا
ہوا دفتر ہوش سب کا وخورد — رقم ہونگے کشتون کے آگے عدد
بھرے خاک خون کے دامان مین — کسیکو کسی کی نہ تھی کچھ خبر
وہ دریاے لشکر ہوے موج زن — نہ تھی سد راہ عدم شام تک
پھر آئی منازل مین ہر اک سیاہ — پڑے اُنکی عقلون پہ لاکھون فتور
بہم مشورے مین یہ کی گفتگو — روانہ ہی ہستی سے سوئے عدم
بھیشم کی سب تازہ دل ہی سپاہ — کہ اے میر جرجو دھن پلٹین
ابھی پاس بھیکم تیا مہ کے جا — ادھر کی ہوئی فوج سب راگان
بھیشم پر اب تک ہی یہ نظر — لڑے ہمسے کسکا یہ مقدور ہی
پھر اندر کے تم ہو جواب — چمکتی نہین کیون ہی اب برق تیغ

سپہر شجاعت کے ہو آفتاب — لڑائی کی کس بات مین ہی دریغ

خوانمرد و خونخوار دونوں نہنگ — بھرا صاف کشتوں سے میدان جنگ — لگائے وہ لچھمن پہ اِبھمن نے تیر — تنا خوان تھے ہر سمت بر نا و پیر

سُنی اور کی کچھ نہ اپنی کہی — خبر اپنی اِسکو نہ اصلا رہی — یہ دیکھی وہان کر پنے وار دات — نہ سوجھی سوا اسکے کچھ اور گھات

اُٹھا لایا خیمے مین مجروح کو — افاقہ ملا اُس جگہ روح کو — ہوا منتشر سب وہ میدان جنگ — برابر رہا آج میدان جنگ

روز ششم از جنگ دہ روزہ

کیا جامۂ صبح جب زیب تن — چمکتا نہ خورشید کا کیون بدن

ہوا اد ہم نور پر وہ سوار — جمی پھر وہان مجلس کارزار — دم تیغ و خنجر ہین آب اجل — قضا کا وہان تھا امانی عمل

تڑپتے تھے زخمی پڑے جا بجا — عجب رقص بسمل کا سامان تھا — فقط زخم کھانا بجائے طعام — لہو سے بھرا آب شیرین کا جام

اودھر تھا وہ جرجودھن پہلوان — اودھر بھیم میدان مین تیز زن — گتھے تھے وہ دونون بشکل نہنگ — بنا قلزم خون وہ میدان جنگ

دکھائی ہزارون کو راہ فنا — پیا فوج نے آب چاہ فنا — دیا پاٹ کشتون سے میدان جنگ — اجل کے فرشتے کی تھی عقل دنگ

لیا بھیم نے تیر و خنجر سے کام — سنو حال جرجودھن نیکنام — بدن کثرت زخم سے چور چور — لڑائی سے ہو وقت دل دور دور

دہن زخم کے جسم پر جون چکان — بنا خون کا فوارہ وہ پہلوان — نہ آئی تماشے کی جو دل کو تاب — چھپایا پردہ غرب مین آفتاب

مجروح ہونا جرجودھن کا بھیم کے مقابلہ مین

اُٹھایا لڑائی سے فوجون نے ہاتھ — رہی کچھ نہ پرخاش دشمن کے ساتھ — جدشٹر نے خلعت دیا بھیم کو — دوبارہ دم رزم بیدل نہو

وہ مجروح تھا دل مین غصہ بھرا — گیا شب کو بھیکم پتامہ کے پاس — بیان یہ کیا اپنا احوال زار — بدن مارے زخمون کے ہی لالہ زار

وگرنہ قیامت کا سامان تھا — کوئی آن مین صاف میدان تھا — برابر ہا آج میدان جنگ — گئے اپنے خیمون مین تھا وقت تنگ

روز پنجم از جنگ دہ روزہ

گریبان سحر کا دوپارہ ہوا — نہان مہر سے ہر ستارہ ہوا
ہوئی صبح میدان مین نور بار — لیے مہر کا خنجر آبدار — دلاور تھا جو اجمن نوجوان — کروں اُسکی چالاکیون کا بیان
قضا آہ فرصت اُسے دے ندے — دلون کے عدو پھوڑ لین آبلے — خران ہوگا اب اُسکا باغ حیات — اجل آج ہی سے لگائے ہے گھات
ملا دار فانی مین اُسکو قرار — ہر اک لحظہ ہے موت سر پر سوار — اُسے نیک و بد پر نہین ہے نظر — کوئی بے ہنر ہو کہ اہل ہنر
زمین مین ہوے دفن شہ یا قمر — مٹے ظلم گردون سے بھی بے ہنر — فقط کچھ دنون کا یہ مہمان ہے — فدا شاہد جنگ پر جان ہے
دکھائے دلاور شجاعت ہنر — کہ ہے پاس روز قضا کی سحر — جمایا وہ میدان مین اپنا رنگ — دہن زخم کے وصف مین جیتے تنگ
دکھائے ہنر وہ دم کارزار — ہوے دشمن و دوست دل سے نثار — وہ چلتا تھا جو رنگ کا صاف وار — کیا ایک کو دو تو پھر دو کو چار
ہر پہلوان کو کیا جب قلم — گلے پر لیا تیغ نے آکے دم — جو اوتری گلے سے تو کاٹا جگر — شکم دو ہوے کھل گئی بس کمر
بہائے زمین پر وہ دریاے خون — کہ حیرت مین تھا گنبد نیلگون — روان تیغ تھی وہ دم کارزار — زرہ پر نہ جوشن پہ رکھتا تھا وار
گرا خود پہ جسکے گرز گران — ہوئی جان قالب سے اُسکے روان — ہوئی تیر سے چار ٹکڑے سپر — کیے چور خنجر نے سینہ جگر
گرا جسپہ وہ نیزۂ آبدار — جہان مین وہ پیدا نہ تھا زنہار — ہزارون کمند مسلسل مین قید — بنے مرغ جان باز خنجر کے صید
مقابل مین تھا لچھمن ذی ہنر — وہ تھا گلشن جنگ جو کا ثمر — لڑائی کی آتی تھی اُسکو بھی چال — گریبان زمین کا کیا خون سے لال
چھپے جسم تک دامن زخم سے — بنے بحر خون چاک پوشاک کے — سمندر لہو کے تھے کوسون روان
جدا زخم کاری سے تھے بند بند — ہر اک آستین خون سے گلفشان — پس و پیش اُسکو نہ تھا زنہار
یہ تھا رشک خورشید وہ رشک ماہ — بدن کی رگین مرغ جان کو کمند — غرض وہ جوان تھا شجاعت شعار
یہ نور نظر تھا وہ نور نگاہ — سپہر شجاعت کے شمس و قمر — کہان تک کہون اُنکے وصف ہنر

تیر اندازی اجمن کی لچھمن پر

قیامت کا میدان بین سا مان تھا — درونہ بھی از حد پریشان تھا — کھڑو کہ نبے ہین کہان سے یہ چار — نیا ہی طلسمات یہ آشکار

ہر اک نے کیے وہ شجاعت کے کام — پریشان دل کوروان تھے تمام — کسیکا ہنر کام آتا نہ تھا — وہ تھا کون جو زخم کھاتا نہ تھا

ہوئی اسقدر فوج وہ پست پا — نہ باقی رہا جنگ کا حوصلا — غرض شام کا تھا انھین انتظار — چرواتے تھے دم وہ دم کارزار

جوان پیر تھے ایک پر کے تنگ — نہ زور اُنکا چلتا تھا کچھ وقت جنگ — پریشان تھا جو جو ھن نامدار — عروس ظفر پر نہین اختیار

اکیلا وہ بھاری ہی اس فوج پر — ستارہ ہی اقبال کا اوج پر — جو بھیکم نے دیکھا یہ حال تباہ — یہ ترکا قیامت ہی بے اشتباہ

یہ سمجھے کہ ہی دیوتی کا پسر — نہ سر پر کوئی ہوگا اس سے بشر — کنارہ لڑائی سے بہتر ہی آج — سوا اسکے کوئی نہین ہی علاج

سوا اسکے کچھ اور چارہ نہین — دل غیر پر کچھ اجارہ نہین — عجب حال لشکر پریشان تھا — نہ کچھ زور چلتا تھا حیران تھا

کسیکو نہ تھی اُس لڑائی کی تاب — درونہ فقط دے رہے تھے جواب — اودھر سے بھی چلتے تھے تیر بلا — کوئی مار پہچان کوئی اژدہا

کڑی غیرت شکل شیر ژیان — کسی سے تھا دریاے آتش رواں — سنو قصہ بھیکم پر ہنر — محبت کی تھی اس سپہ پر نظر

طلسمات کا فن اسے یاد تھا — اسی وجہ سے اُنکا دل شاد تھا — بھلا یہ بھی تھی کوئی لڑنے کی طرح — درونہ نے دی اُنکے کہنے سے طرح

جنگ کرنا کھڑوکہ کا درونہ اچارج کے ساتھ

کہ بھیکم پتامہ ہوے خندہ زن — زبان سے لٹائے یہ در سخن — یہ پیمان تھا اسکی کشن عالی وقار — مصالح مین نہ تونگا دم کارزار
ادھر مین نے دل مین یہ تھا قرار — کرون تنگ وہ عرصہ کارزار — کہ مین آپ بھی چکر میدان مین — وہین فرق آجاے پیمان مین
بجالاؤن مین شکر پروردگار — رہا قول و پیمان میرا قرار — سنو تم اے ارجن نامدار — گرا پانون پر کشن کے اکبار
کہا میرے سر پر یہ احسان ہو — جو رکھدیجے ہاتھ سے چکر کو — نہ آئے ذرا عہد و پیمان مین فرق — حیا سے ہو خجلت کے دریا مین غرق
کہا کشن نے اے مرے نامدار — لیا چکر جو یہ دم کارزار — ہوا نقض پیمان گوارا مجھے — کرون راز سے اسکے آگہ تجھے
کہ بھیکم کو ہی مجھسے الفت کمال — جو پیمان تھا انکا رکھا بحال — کہ ہر وقت مجھسے اُسے آس ہی — مجھے اپنے بندے کا یہ پاس ہی
جو آیا ذرا اُسکے پیمان مین فرق — حیا کے پسینے مین ہوتا مین غرق — فدا ہر گھڑی اُسپہ یہ جان ہی — جسے صدق دل سے مراد یہان ہی
عداوت سے جو کوئی کرتا ہی یاد — مجھے اُس سے بھی ہی دلی اتحاد — اگر مشک بھی ہو تو کافور ہی — جو ہی دور مجھسے وہ ہی دور ہی
مین سچی محبت کا پابند ہون — فقط صندل گل سے خرسند ہون — پھر ارجن نے اک وار اُسپر کیا — سر کشن نے چکر جب رکھدیا

دیا تھا جو اندر نے اُسکو خدنگ — نشانے پہ چھوڑا اُسے بیدرنگ — گرے سات سو فیل اک وار مین — ہوا شور و غل بزم پیکار مین
ہزارون نے لی راہ ملک عدم — برابر ہوے صف بہ صف سر قلم — جڈھ شسر کا لشکر ہوا شادمان — ہوئی شام خرشدل پھرا یہ جوان

روز چہارم از جنگ دہ روزہ

اٹھایا جو خورشید نے اپنا سر — ستارون کی وہ فوج سب کٹ گئی — دم تیغ خورشید اُٹھے جوان — ہوا چرخ چارم پہ وہ جلوہ گر
سیاہی شب تار کی ہٹ گئی — قضا بھی خریدار انسان ہوئی — وہان جان بیچے ہوے سرفروش — ہتیلی پہ رکھے ہوے نقد جان
بہت جنس خون کی ارزان ہوئی — ہوے ضرب سے چار ٹکڑے جگر — لڑائی کا بازار رونق پذیر — بھرے تھے دلون مین شجاعت کے جوش
لیا کام گرز گران سے اگر — بنا نخل گلزار ہر پہلوان — لہو مین وہ ڈوبی ہوئی تیغ تیز — بپا ایک ہنگامۂ دار و گیر
بدن پر جراحت کے گل تھے عیان — بنے زخم فوارۂ آبشار — ادھر تھا جو وہ دیو فی سے پسر — ہوا برق پر رنگ گل جلوہ ریز
اوگلتی تھی خون خنجر آبدار — ہوے قتل لاکھون دم کارزار — کسیکا نہ چلتا تھا مکر و فسون — شجاعت مین سب سے وہ چالاک تر
طلسم اس طرح کے کیے آشکار — کہین آگ کے اُس سے پیدا فساد — زمین پر تھے سو اج دریاے خون
عیان تیر سے صورت گرد باد — کسی تیر سے منہ برسنے لگا — کوئی تیر کوہ گران بن گیا
کسی تیر سے صاف طوفان کا زور — کہین اُٹھا وہ گرد باد سیاہ — ہوئی رات سے بڑھکے تاریک راہ
بنائے کھڑے کہ نے ہاتھی تھے چار — طلسمی بنائے تھے جو تین دیو — وہ ہمشکل تھے تھا بڑا مکر و ریو
غرض ایک ایرانیت اُسمین تھا فیل — پسر کی سواری کا تھا وہ فیل — دہلتی تھی میدان کی اُس سے زمین
رقم یون ہی اُن تین فیلون کا نام — مہابا بدم انجن اور ایک بام — کھڑے کہ تھا بھگدت سے جبکہ — زمین پر روان نہر خون چار سو

نمایاں ہوا چہرۂ آفتاب — شفق سے ملا خون پہ رنگ شہاب — جما پھر گلستان کا مقتل میں رنگ — ہوا گرم بازار میدان جنگ

برسنے لگا آب شمشیر تیز — مرتب ہوئی خوب بزم ستیز — کوئی تیغ ارجن کا بھرتا تھا دم — کسی کا بدن سے ہوا سر قلم

کسی پر گرا خنجر آبدار — کسی کا خدنگوں سے سینہ فگار — کوئی ضرب نیزہ سے مجروح تھا — کوئی گرز سے جسم بے روح تھا

لڑی خوب دن بھر بہم وہ سپاہ — روز سوم از جنگ دہ روزہ — ہوئی شام کو داخل خیمہ گاہ

چھپا چرخ پر مہر چھپ جلوہ گر — گئی شب ہوئی نور افشاں سحر — مہیا ہوا پھر وہ اسباب رزم

رہے تھے جو کل دست ارجن سے تنگ — در آئے وہ میدان میں شکل نہنگ — جدا شستر کا لشکر کیا پایمال

کوئی غرق بحر فنا میں ہوا — کوئی زخم کاری کو کھا کر مرا — لہو میں کوئی تھا وہاں تر بتر

کسی کے تھی دست گریبان قضا — کھلا چاک ہر دامن زخم کا — کڑی تھی وہ شمشیر بھیکم کی آنچ

بھرے صاف میدان میں دریا خون — نہایت ہوا حال ارجن زبون — دھواں ہو گیا شمع عارض کا رنگ

قدم جم نہ سکتے تھے میدان میں — خلل آ گئے اس کے اوسان میں — سر کیشن جی نے جو دیکھا یہ حال

پریشان ہیں ہوش و حواس اک قلم — زمیں پر ٹھہرتے نہیں اب قدم — سمجھتے تھے بہتر اسے جان سے

بن آئی نہ کچھ چکر اپنا لیا — یہ چاہا کہ بھیکم پہ چھوڑیں وہ ہاتھ — اٹھایا وہاں ہاتھ پیمان سے

ارادہ لڑائی کا دل میں کیا — کریں قتل سب فوج کو اک کے ساتھ

چکر اٹھانا سر کیشن جی کا بھیکم پتامہ پر

ادھر ایک جا جب ہوئے گوروان | کھڑے شکل ہر نجم مین یہ جوان | سہے ایک دل اک زبان سب یہ تیر | برسنے لگا ایک بار ان تیر
نہ تھا بند سو مین اکیلا دلیر | بنا گو سپندون کے گلہ کا شیر | دیے اس طرح کے برابر جواب | کسیکو نہ آئی لڑائی کی تاب
جو میدان مین آ کے ہوئی بزم رزم | کیا پہلے بھیکم پتامہ نے عزم | در آیا جو میدان مین یہ پلٹن | مقابل ہوا ارجن تیغ زن
نمایان ہوئی ایک جنگ مہیب | دکھائے ہنر پہلوانون نے سب | بدن پر وہ زخمون کے تھے گل کھلے | کہ پھولام کے بھاری خلعت ملے
بنے رشک گلدستہ دونون جوان | عجب گلفشان تھے وہ سرو روان | کرے جو بھیکم نے لی تیغ تیز | ہوا گرم ہنگامۂ رستخیز

میدان کارزار اور جنگ بھیکم پتامہ ارجن کے ساتھ

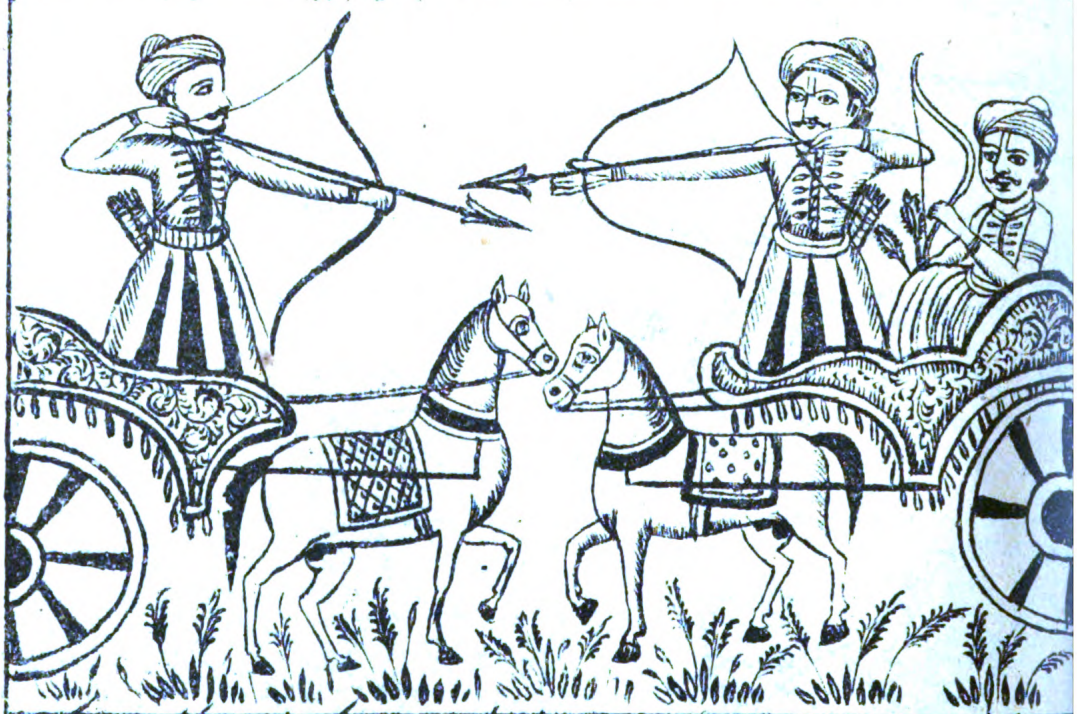

قیامت کا انبار برپا ہوا | روان خون کا ایک دریا ہوا | چھٹے دیکھ کر پہلوانون کے جی
پری کی روش سے جھاڑے جو تیر | ہوے سر جدا کٹ کے مکڑے جگر | گری ایک پر ہو گئے جسم چار
زمین پر گرے راکب و راہوار | ادھر ایک کے دو ادھر دو کے چار | بدن مارے زخمون کے خستہ ہوا
جو دن طے ہوا آ گیا وقت شام | گئے اپنے خیمون مین وہ نیکنام | ہوے دست بھیکم سے سینہ فگار
کہا کشن سے دل کا احوال زار | کہ ہمکو نہین طاقت کارزار | طبیعت لڑائی سے ہے دور دور
مرکشن جی نے دیا یہ جواب | مناسب نہین اسقدر اضطراب | ہراسان نہو وہ بھی ان ہی قریب
ہوئی صبح رنج و محن کی وہ شب | ظفر آخر کار ہوگی نصیب | جدشٹر کا لشکر دل افسردہ سب

روز دوم از جنگ دہ روزہ

دروندنے کانون مین موتی بھرے — خدا دشمنون پر منظفر کرے — مرے پاس جبتک کہ تلوار ہی — کرے قتل کوئی یہ دشوار ہی
اگر میرے کانون مین پہونچی خبر — کہ کشتہ ہوا تیرا لخت جگر — کھڑی ہی قضا ہاتھ باندھے حضور — زمین پر گرونگا مین اُسدم ضرور
یہان سے بھی جو نقد فرصت ملا — خوشی ہوکے کیرت نے دی یہ دعا — جو دشمن ہون تیرے وہ مقہور ہون — زمین پر سے نزدیک تر دور ہون
جدھر شتر پھرائے جو نزدیک شتل — کہا عہد مین ہو نہ ہرگز خلل — لحاظ اسکا لازم ہی اے عقلمند — کرن سے نہ ارجن پہ پہونچے گزند
جدھر شتر ہوکے شتل سے جسدم جدا — یہ دی لشکر کوروان مین صدا — بنا خانہ دل مین ہی اُسکا گھر — جسے ہمسے الفت ہوا ئے ادھر
شہ کورو دیدہ کا نور نظر — حجبین اُسکو کہتے تھے اہل ہنر — ہوا اس طرف آکے رونق فزا — یہ پیدا مگر دوسری زن سے تھا
زرہ جو جدھر شتر کی تھی زیب تن — مخلع ہوا اُس سے وہ تیغ زن — کرن سے کہا جاکے اے نیکنام — سر رکشن کا اب سنو تم کلام
لڑائی سے کچھ دیر انکار ہی — یہ بھیکم سے پیمان و اقرار ہی — لڑائی کی منھ سے کہونگا نہ بات — کہ جب تک ہی باقی تمھاری حیات
جو یہ بات ہی تمکو بد نظر — ہمارے ہی لشکر مین ہو جلوہ گر — پنجھوٹیگا اب دہن کوروان — کرن خشک دل یون ہوا تر زبان
بھلا اس گھڑی اُنسے کیا یون جدا — یہ نقد دل و جان ہی اُنپر فدا — دم رزم سُنیے یہ اُنکا کمال — زبان قلم پر ہی تیرون کا حال
عنایت کیے دیوتون کے خدنگ — بھرا شعبدون کا نیا اُنمین رنگ — جو کھینچا تو سب کو دکھائے نظر — کمان پر کوئی تیر رکھا اگر
ہوا جس گھڑی وہ کمان سے جدا — نظر آئے سو تیر پھر بر ملا — جراحت رسیدہ ہوئے اک ہزار — گیا فوج دشمن مین جب تق وار
کسی تیر مین یہ بھی تاثیر تھی — پھر آیا جگہ اپنے ترکش مین لی — کوئی نہ گیا شکل کوہ گران — کسی سے عیان آتش گلفشان
کسی سے عیان صورت گرد باد — کسی مین نہ جھ خال لاکھون فساد — دکھائے سر فوج طوفان کا زور — کسی سے نمایان ہوا ران کا شور
کوئی تیر ہوا ژدہا یا نہنگ — دکھائے کوئی زلزلہ وقت جنگ — کہ چلتا تھا وار اُسکا بس ایک تیر — کسی تیغ بُران مین دم اسقدر
نہ کرتے تھے پھر دوسری بار کام — کہانتک کہون وصف اُنکے تمام — کیے دور ماہ گلستان کے خار — بہر حال منظور ہی اختصار
جو ہو حال پھر پہلوان کا رقم — تو راہ طوالت کی پھر نے قلم — جو مطلب ہی اُس سے سرو کار ہی — یہ تفصیل نامون کی بیکار ہی
لڑائی یہ جسوقت ہوگی تمام — قلم پھول دیگا دم اختتام — ہوئے قتل جو اُنکا ہوگا شمار — کہ زندہ رہے کسقدر نامدار

چمن چہارم در تفصیل جنگ دہ روزہ بھیکم پتامہ و افتادن بر زمین

قلم اب تو آمادہ جنگ ہی — تماشاے میدان کا آہنگ ہی
سنا تا ہی اُس شہ کو سنجی یہ حال — صف آرائیون سے ہوئے مطمئن
نگہبر کا ہی کوروان پر وبال — لڑائی کا ہی آج پہلا یہ دن — نشان بھی ہوے لشکرون مین علم
جمائے جوانون نے بڑھکے قدم — بجا ہر طرف فوج مین طبل جنگ — لڑائی کی ہر ایک دل مین اُمنگ
فرشتون کے دل مین پڑا زلزلہ — لڑائی کے میدان مین آیا جو بھیم — ہر اک پہلوان کا ہوا دل دونیم
کیا جس گھڑی نالہ ہولناک — گریبان زمین کا ہوا چاک چاک — کسی نے دیا ہاتھ سے نقد ہوش — کسی نے کیے بند سوراخ گوش

مسلح شدن رجپن

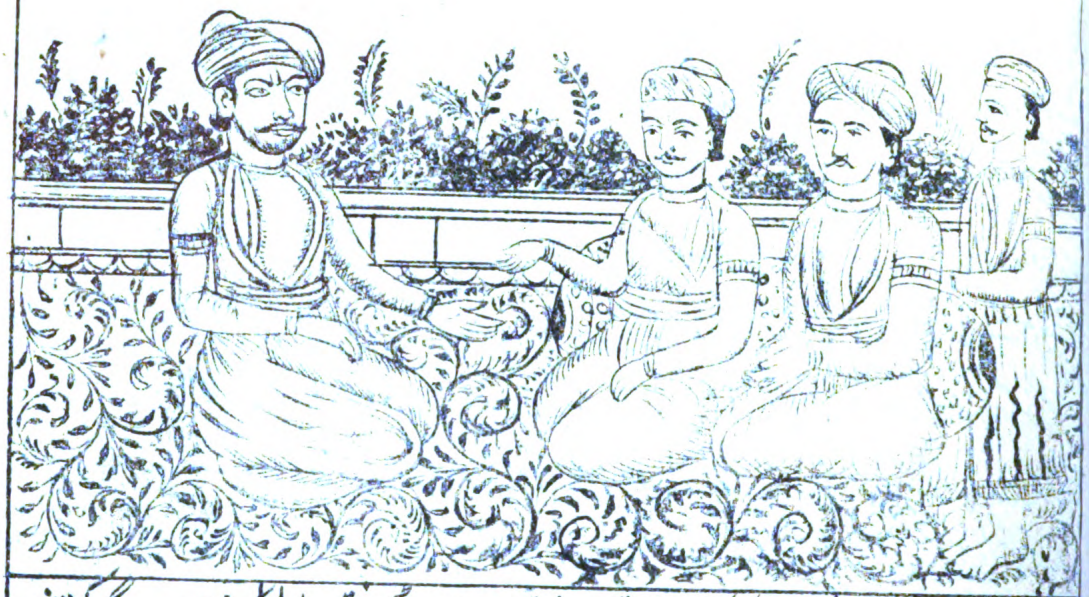

فدا خود پہ کاسہ ماہتاب
وہ چار آئینہ غیرت آفتاب

جدشٹر کا احوال اب ہی بیان
پیادہ چلے جانب کوروان

امان کا طلبگار آتا ہی وہ
کہ پیغام عجز آج لاتا ہی وہ

بجے شادیانے ادھر فتح کے
ہوئی عید دشمن گلوں سے ملے

خوشی سے دل ہر عدو باغ باغ
لڑائی سے حاصل ہوا الفراغ

جدشٹر کو خالق نے دی آبرو
قدمبوس بھیکم کی تھی آرزو

وہ آئے جو بھیکم پتاسہ کے پاس
یہ کی عرض ہی آپ کا مجکو پاس

مرا سر ہی کھینچو جو تیغ دودم
کرو تن سے فرق مبارک قلم

جو کچھ حکم ہو وہ بجا لاؤن مین
قدم چھوڑ کے اب کہان جاؤن مین

اگر تم نہ آتے یہان میرے پاس
غم و رنج ہوتا مجھے بیقیاس

سمجھتا ہون دونون کو یکسان مگر
سیان حسن اخلاق پر ہی نظر

جدشٹر جو رخصت ہوئے شادمان
درونہ کی خدمت مین پہونچے وہان

مگر اس گھڑی جان پر ہی بنی
مقابل ہو جو آپ کے کسکو تاب

فلم سے نہ چھوٹے رہ اقتصا
دلون مین کیا کورو ان نے خیال

ہوے دل مین اپنے وہ دشمن خوشی
وہ نامرد تھے صورت زن خوشی

ہوا شاد جو جو دھن بے خبر
سنائی ہر اک نے نوید ظفر

نہ ملتی تھی دریا عشرت کی تھاہ
نہ وہ جانتے تھے مآل اسکا آہ

کسی سے نہ کہتے تھے اصلا سخن
بندھا صورت غنچہ انکا دہن

مرے آپ سرتاج ہین لاکلام
شہنشاہ ہین آپ ہین ہون غلام

یہ خودی سے ہی بات بیشک بعید
بڑے سے اولجھنا ہی جرم شدید

بہت دل مین بھیکم ہوے شاد کام
جدشٹر سے فرمایا ای نیکنام

دعا ہی یہی ای سعادت شعار
ظفریاب ہو تم دم کارزار

سمجھتا ہون جو تمکو جان و جگر
سبب یہ ہی ای میرے نور نظر

کہا آپ نے کی بجا و بین
مرے علم آنے کی بنیاد ہین

بھلا کس طرح ہونگا مین فتحیاب

سبدل سیان بیکلی سے ہی رنگ — طبیعت ہی غنچے کے مانند تنگ — جو ارجن نے یہ گلفشانی سنی — جو شسٹر کی ساری کہانی سنی

کھلی اس روش صاف بوے سخن — خدا تیرے قامت پہ سرو چمن — خداوا دہی رنگ فتح و ظفر — عبث ہی یہ تھوڑے بہت پر نظر

خدا پر نظر چاہیے ہر گھڑی — رہے آنکھ اُسکے کرم سے لڑی — جو شسٹر کا جو مطمئن دل ہوا — زبان مبارک سے پھر یون کہا

یورشن پرہی اب لشکر کوروان — نشان فوج کا ہوا دھر سے روان — دعا ایک ارجن کو تعلیم کی

اُسے پڑھ کے ارجن ہوا جب سوار — ارا بہ چلا شکل باد بہار — خدا دا دگر دون سے آئی صدا — برآئیگا ارجن دلی مدعا

سنو صورت لشکر کوروان — بزرگ و عزیز آشنا سب وہان — جو ارجن نے دیکھا ادھر کا یہ حال — ہوا دل مین جوش محبت کمال

طبیعت وہین جنگ سے ہٹ گئی — جو نرمی برجھی تھی وہ سب گھٹ گئی — سرکیشن جی سے کیا یہ بیان — نہوگا کبھی مجھسے ای مہربان

اُٹھاؤن عزیزون پہ شمشیر تیز — کرون مفت برپا یہان رستخیز — پدر بے پسر یا پسر بے پدر — نہونگے سر لاش پر نوحہ گر

زن بیوہ روئینگی زار و نزار — نہین مجکو منظور یہ کارزار — پڑے خاک ایسی ہوس پر کہین — نظر ایسے جاہ و حشم پر نہین

بیابان نوردی ہی مجکو قبول — خدا کے لیے ڈالو قصے پہ دھول — طبیعت مین پیدا ہوا کچھ ملال — جو دیکھا سرکیشن جی نے یہ حال

تصوف کے اُسکو سنائے کلام — کیا خوب بیدانت کا اہتمام — خفا صورت جنگ سے جی ہوا — کسی طرح ارجن نہ راضی ہوا

سرکیشن نے پھر یہ دل مین کہا — بگڑتا ہی سب کارخانہ مہنا — کیا جو دہان مبارک کو وا — تو ارجن پہ یہ راز پنہان کھلا

زمین آسمان دونون ہین اُسکا مرتب ہی وہ مجلس کارزار — ہوا قتل سب لشکر کوروان — ظفر یاب ہین پانڈو کے نوجوان

ہوا دل مین ارجن کے آخر یقین — کہ خون دشمنون کا پیگی زمین — بلاشبہہ یہ حکم تقدیر ہی — عبث اب لڑائی مین تاخیر ہی

چھیسواں مستعد شدن ارجن بر جنگ و قتل نمودن جد شسٹر در لشکر کوروان

جو ارجن ہوا مستعد جنگ پر — لیے خنجر و تیغ و تیر و تبر

سپر خود ترکش کمان گرز تیر — کمندا ور جوشن ہر اک بے نظیر — وہ برچھا کہ تیر فلک شرمسا

زرہ بکتر و خود چار آئنہ — جو پہنا فلک نیگیا آئنہ — ہلالی چمکتی تھی مانند برق

فدا تیر ناوک پہ تیر فلک — سراپا تھا دریائے آہن مین غرق — زخ قوس نخجلت سے اُسکے دھوان

بنا برق دم خنجر آبدار — تبر کیا تھا گویا اجل کا ملک — کہ مریخ نے جس سے مانگی امان

فدا اُسکے دشنے پہ شکل ہلال — کہ یون خنجر مہر ہو شرمسار — بنی زلف لیلی شب کا جوا

درازی مین کوتاہ عمر دراز — بیان کس سے ہون وصف گرز گران — ضیا بدر کی چاند کو بھی حصو

وہ نیزہ کہ برق جہندہ فدا — سپر رشک خورشید تابندہ تھے پھول — اجل کی طرف سے وہ پیغا

وہ جوشن عروس قضا کا نگار — سنان اُسکی شکل زبان قضا — کرے کام جسپر نہ تیغ و سنا

گلے مین طلائی زرہ جا لدار — وہ بکتر تجمل جسپر ہے نہ آسمان

نصیحت کسی کی نہ اُسنے سنی — یہانتک کہ نوبت ہوا جنگ کی — یہ ہی خاندان کی خرابی کا وقت — طبیعت کا ہی بیحجابی کا وقت

جو ہو دل کو شوق تماشائے جنگ — تو کہہ مجھسے اسکو رہے دل بیدرنگ — اُٹھاؤن اسیوقت دست دعا — کہ روشن ہون آنکھین بحکم خدا

ہوا اس طرح درفشان بادشاہ — نہین آنکھ کو اس تماشے کی چاہ — لڑائی کا بے لطف ہی دیکھنا — تماشا غریبون کے کیا قتل کا

مگر جان مین طالب ہون اک شخص کا — رہے میرے نزدیک آنکھون کی جا — کہے مجھسے ہر وقت احوال جنگ — رہا کس روش باغ میدان نگار

بیاس نیکو کارنے کی دعا — کہ سنجی کی آنکھون کا پردہ کھلا — خدا نے وہ دیدے دیے دور بین — تماشائے میدان نظر کے قرین

اُسی جا سے سب دیکھتا تھا یہ حال — تماشائے باغ جدال و قتال — جو سنجی کو آنکھین ملین دور بین — بیاس اُس جگہ سے گئے دل حزین

شہنشاہ سنجی سے گویا ہوا — لڑائی کے میدان مین اسوقت جا — نہین ہی ابھی قربت صلح دور — یہ کہنا کہ جبر جودھن پر غرور

بزرگون کے کہنے پہ ہوگا نہ بند — کہ پہونچے نہ اس دو دمان کو گزند — نہ کل پر رہے جو ہی منظور آج — ابھی سہل اس درد کا ہی علاج

وہ سنجی جو آیا سوے رزمگاہ — یہ دیکھا کہ ہر جمع فوج و سپاہ — صف جنگ آراستہ ہر طرف — سوار و پیادہ کھڑے صف بہ صف

نصیحت کا اب وقت باقی نہین — پھر آیا وہان سے وہ اندوہگین — کہا اس طرح اے مرے بادشاہ — نصیحت کی فوجون سے ہی نبد راہ

سو شرق ہی اب بخ کورواں — تماشے کو ہین جمع پیر و جواں — جدشٹر کے نشکار کا سُنکے شور — مہیا ہی سب طرح اسباب حرب

صف آرائیان سب طرح ہوچکین — وہ اب ہاتھ جانون سے بھی دھوچکین — سنو مجھسے بھیکم کا اب یہ کلام — جدشٹر کے نزدیک بھیجا پیام

نہ قدمون سے چھوٹے رہ راستی — کہ صورت بگڑ جائیگی جنگ کی — نہو حرف حیلہ دم کارزار — مقابل سوارون کے آئین سوار

پیادے پیادے کے ہون روبرو — امان خواہ سے بھی نہون جنگجو — بہلبان پہ ہاتھ چھوڑا نجائے — مگر اس گھڑی تیغ جب وہ اٹھائے

جو ہتھیار رکھ دے دم کارزار — مناسب نہین جو کرین اُسپہ وار — چھپے جبکہ خورشید ہو وقت شام — نہ لین رات بھر پھر لڑائی کا نام

ملاقات الفت کی باہم رہے — نہ وہ رنج و کلفت نہ وہ غم رہے — جدشٹر نے جسدم سُنا یہ پیام — کہا مین ہون بھیکم کا ادنے غلام

سر آنکھون سے ہی حکم اُنکا قبول — نہ اس حکم سے ہوگا ہرگز عدول — ہوے جب کہ بھیکم پتامہ سوار — تصدق تھی گھوڑے پہ ہار بہار

علم اسپ کو پہلے بوسہ دیا — اُٹھایا پھر اس طرح دست دعا — رہ راستی پر ہو جسکا قدم — عرق بس ظفر سے رہے دو بہم

قلم اسپ انگشت پیر ہی سوار — چمون دم دربیان سوار شدن ارجن و فرمون سرکیشن پوچھی گیتا — چلے کیون نہ بہرنگ باد بہار

گلستان میدان کا لکھتا ہون حال — کہ دل سُننے والون کا اب ہو نہال — گل زخم سے جسم ہون لالہ زار — جمے صاف میدان مین رنگ بہار

دم تیغ ہی نہر خون ہو رواں — لہو سے دہن زخم کے گلفشان — پئے جنگ ہوتا ہی ارجن سوار — عدو کو خزان کی دکھائے بہار

جو فوجین مقابل ہوئین دو بدو — سنو مجھسے اب رزم کی گفتگو — جدشٹر نے اکبار دیکھا وہان — کہ کثرت پہ ہی لشکر کورواں

ہوا تردد سے اندوہ ناک — کہا گوش ارجن مین سینہ ہی چاک — وہ سر سبز ہی باغ فوج عدو — روش چہرہ گل کی ہی تازہ رو

خیابان ششم از چمنستان سوم دہندوستا یعنی بھیکم پرب مین پرمانج ہزار ہشت صد و ہشتا دو چہار شلوک ست

روان اب ہوا ہی نشان قلم	چمن اول در بیان ابتدائے صف آرائی جنگ و دیگر لوازم آن	صفون مین ہی سطرون کی شکل علم
دکھائے ورق اب چمن کی بہار	گلستان سعدی ہوا سپر نثار	صف آرائی لفظون کی منظور ہی
ہوا دونون فوجون کا اکہا ہجوم	پڑی تھی لڑائی کی میدان مین دھوم	ہوئی اسقدر جمع جنگی سپاہ
ہوا اس فلک مین تخلل پڑا	نشان ناف گاو زمین پر گرا	سوارون کی کثرت ہو کس سے بیان
زمین کثرت نقش سم سے فلک	کہ کس طرح ہو چرخ کا اسپہ شنگ	چھپی گرد سے صورت آسمان
جو اکہا ہوا ساز میدان جنگ	زمین کثرت فوج سے سخت تنگ	وہ حلقہ سپاہون کا بالا ہوا
	بیاس آئے نزد شہ کوروان	کہا تیرا فرزند ہی نوجوان
	آنا بیاس جی کا دھرتراشٹ کے پاس	

دلون مین نئے ہونگے پیدا ہراس — کہ اکجا رہینگے نہ فوج حواس — خدا نے دیا آج ہمکو وہ اوج — دہل جائیگی خوف سے تیری فوج
کیے نرم مین تیز اُسنے کلام — زبان مُنھ مین تھی خنجر بے نیام — کہا تھا جو مغرور نے سب کہا — نہ تمیز تھی نیک و بد کی ذرا
سُنا بھیم نے جس گھڑی یہ پیام — بنی صبح پیش نظر اُسکے شام — سر کشن جی کا بہت پاس تھا — وہ غصہ کہ دل تھام کر رہگیا
نہ آئی اودھر کشن کے دل کو تاب — دیا ایلچی کو یہ شافی جواب — زبان کا نہین ہی لڑائی مین کام — سُنانا اُسے یہ جواب پیام
جلائینگے اس طرح ہم وہ سیاہ — کہ جلجائے آتش مین جس طرح کاہ — کرے بھیم خون دو سو سن کو نوش — ذرا کھول دیفائد منع کے گوش
شکستہ کرے اُسکے زانو کو بھیم — کلیجہ کرے خنجر غم دو نیم — تکبر دکھائیگا اب روز بد — زمین پر بٹھائیگا بغض و حسد
نہ ڈھونڈھے ملیگا نشان نام کو — ملیگا وہ ہاتھ اپنے انجام کو — ہوا یہ سخن جب سراپا تمام — کیے اس سے ارجن نے پھر یہ کلام
مثل ہی کہ ترکی کا ترکی جواب — چڑھی ہی تکبر کی اُسکو شراب — یہ کہنا ذرا جنگ جو سے ضرور — اگر قوت غیر پر ہی غرور
تو پردے مین جا بیٹھ مثل زنان — لڑائی کی بیکار ہی داستان — فن جنگ سے کیا ہی تجکو جنبہ — سمجھے اوڑھنی چاہیے اور گھبرو
ذرا ہوش مین آ خدا کے لیے — نوالہ بنا تو قضا کے لیے — پڑا ہی حواس مخر دمین خلل — ترے سر پر اسوار ہی اب اجل
تکبر کی بو مغز مین ہی چڑھی — سمجھتا ہی تو آپ کو بھی جری — تو دھوتی مین پیشاب ہوگا خطا — جو دیکھیگا مُنھ تیغ کی دھار کا
درونہ مین اُستاد بھیکم بزرگ — عنایت ہی سب پر اُنکی سترگ — اگر آئینگے مُنھ پہ وقت ستیز — نہ چھوڑونگا مین پہلے شمشیر تیز
اگر پیشدستی وہ فرمائینگے — تو خدمت ہم اُنکی بجالائینگے — الوک اُس جگہہ سے جو رخصت ہوا — جدشٹر نے لشکر مین اپنے کہا
سنو تم ہر کورو ان کا یہ حال — کیا کورو ان نے یہ سب سے سوال — کرو مجھسے مقدار مدت بیان — کہ یہ فتح کی دن مین ہوگی عیان
درونہ و جر جو دھن پر غضب — ہوے اک مہینے کے مہلت طلب — اُنھون نے کیا وعدہ دو ماہ کا — کرونگا مقابل کی ساری سپاہ
کرن نے کہا پانچ دن مین تباہ — کیا وعدہ بھیکم نے دور و زکا — کہ اتنی سپہ کی حقیقت ہی کیا
سمجھے بھی ہی لشکر سے اپنے سوال — کہ کر دن مین ہونگے عدو پایمال — چلا پہلے ارجن بھی سمت کی راہ — اگر میرے شامل ہی فضل الٰہ
مہادیو نے جو کیا ہی عطا — اُسے زور و قوت سے ای پادشا — گھڑی بھر مین یہ لشکر کورو ان — کرونگا زمین پر سب بے نشان
جدشٹر نے جسدم سنا یہ کلام — ہوا اُسکے نام خدا شاد کام — دیا حکم لشکر مین وقت سحر — پڑے چوب نقارہ کوچ پر
مثل لڑائی مین بیکار ہی — قضا سر پہ دشمن کے اسوار ہی — جب آتے ہین انسان کے ایام بد — تو ہوتا ہی پیدا یہ بغض و حسد
لڑائی کا ہوتا ہی جب گھر مین دخل — مناسب تھا جو عاجزی کر چکے — بظاہر تو قدمون پہ سر دھر چکے
ہوا ہی اُنھین صلح سے اب گریز — چھڑی ہی بغاوت کی ہر طرح تیز — بہر حال اپنا خوش انجام ہی — سحر عمر دشمن کی اب شام ہی

اودم پرب تمام ہوا

کبیر اس طرح سے ہوئے درفشان — کرا ہی مجھے تیری خطا ہی یہان — نہ کیون حق تعالے سے کی یہ دعا — کہ عورت کو جامہ ملے مرد کا
فراموش کی قدرت ذوالجلال — کیا اُسکی جانب کمی کا خیال — عوض اُسکے دیتا ہون یہ بد دعا — خدا سے ہی مجکو یہی التجا
کہ جسوقت تک زخم کاری نہ کھائے — وہ بھیکم سر جنگ مارا نجائے — سکنڈی رہے مرد میدان جنگ — لباس زنی کا نہ بدلے یہ رنگ

سنون دونون طرفون کی فوجون کا حال — چمن پانچ دہم تفصیل اسمائے راجہ ہائے اطراف کہ برائے کمک جمع شدند

لکھون نام شاہون کے تفصیل وار — کرا فوج کملی کا بھی ہو شمار — جو سردار تھے جانب کوروان — قلم نام کرتا ہی اُنکے بیان
اودھر کیرتی سر برا مددگار تھے — کمر جید رتھ باندھے تیار تھے — جو بھگدت تھا راجہ کامرو — شجاعت کے لشکر مین سکا غلو
لیے فوج اوجین کا بادشاہ — سرکمشن کی تھی مہیا سپاہ — پُر سرما کی پکی وہ فوج سب — قرینے سے آراستہ با ادب
شہنشاہ ٹٹھ بھی ہمراہ تھا — وہ شل بھی مع فوج رونق فزا — جدشٹر کی جانب جو سردار تھے — سرکمشن پہلے مددگار تھے
جو راسندھ کا پور سہدیو نام — شہنشاہ بیراٹ عالیمقام — لیے شاہ جیدھان لشکر سیاہ — بنی فوج دُرپد کی پشت پناہ
صف آرا تھا فرزند سسیال کا — لڑائی کا لشکر سب آراستا — کہان تک قلم لکھے اب نام نام — ہر اک ہمت تھا فوج کا ازدہام
وہ لشکر فزون حد سے اکجا ہوا — زمین کو تپ و لرزہ پیدا ہوا — وہ لرزان ہوئے تھرتھرانے لگے — طلبگار وہ تشنہ لب خون کے

قلم کو ہی منظور اب سرکشی — چمن شانزدہم در بیان کرستادن جرجودھن الوک را پیش پانڈوان — کہ آتا ہی ہنگام لشکر کشی

جو مغرور نے جمع لشکر کیا — تو بھیکم پتامہ کو افسر کیا — سکن کا تھا بھائی الوک اُسکا نام — جدشٹر سے جاکر کہا یہ پیام
کہ اے دیدہ پانڈ کی روشنی — اُٹھائی ہی محنت بیابان کی — ہوئی دُرپدی کی جو بے حرمتی — اُسے جانتا ہی تمہارا ہی جی
وہ بے آبروئی کرو دل مین یاد — طبیعت مین پیدا ہو جس سے عناد — یہ بیٹھے ہو کیا عاجزون کی طرح — بس اُٹھو پڑے جنگ کی اب طرح
اگر خانہ چھتری سے ہو تم — تو میدان سے کیون باتے ہو دم — مناسب ہی اب جنبش دست و پا — مہیا ہی سامان رزم و وغا
گریز اب لڑائی سے اچھی نہین — ملیگی نہ بے جنگ تل بھر زمین — تامل تساہل ہی اب یہ فضول — نہ کچھ ہوگا بے جنگ ہرگز حصول
نظر آئیگی اب دم کارزار — شجاعت کے گلشن کی فصل بہار — جو شمشیر لینگے در دست کرن — تو میدان مین ہوگا لہو موج زن
وہ کاٹیگی لکڑی ہی کیرت کی تیغ — کہ کاٹیگی افواج دست دریغ — جو وہ استو تھا مان ہی عالی وقار — لڑائی مین اُس سے نہ پاؤگے وار
دو ساسن کے علمون سے کچھ ہو خبر — اکیلا ہی بھاری وہ اس فوج پر — نہین اُنسے بڑھکر کوئی نامدار — جو بھیکم پتامہ ہین عالی وقار
دم رزم آئینگے میدان مین — صفائی بتائینگے اک آن مین — نہ نکلیگا مُنھ سے سخن روبرو — نہ بانی جو چاہو کرو گفتگو
لڑائی پہ باندھینگے جسدم کمر — تو کھلجائینگے اُنکے وصف ہنر — وہ مغلوب ہون تمسے دشوار ہی — تمھاری سپر اُنکی تلوار ہی
شجاعت سے شل کی نہین کچھ خبر — اکیلا ہی کافی ہی وہ نامور — سوارون کا کیا ذکر منکور ہی — پیادہ ہر اک فوج مین سو رتھ

ملا دونگا مین خاک مین خاندان — نئی دل لگی خوب سوجھی تجھے — دیا غم کا یہ داغ تازہ مجھے
کوئی اس طرح کا بھی کرتا ہی کام — چکھاؤن عوض اسکے تجھکو مزا — کہ حاصل ہو کردار بد کی سزا
سنو اول مین وہ دی ہی مینے قرار — زمین پر نہ رکھونگا باقی نشان — ہوئی عیش و عشرت مری رائیگان
جو مکار دُرپد مین پہونچا وکیل — سخن سنج یون تھا وہ شاہ جلیل — جو آئے تو یہ امر ہوا آشکار
ولیکن ہوا دل پہ صدمہ عظیم — عبث مین ہوا دشمن خاندان — بچیگی نہ اب اسکے ہاتھون سے جان
اٹھائی ہی جو بیٹھے بیٹھے بلا — بلائی ہی ہاتھون سے اپنے قضا — نہ ڈالے خدا دن یہ انسان پر
سخن سازی شاہ سمجھا وکیل — پھرا وہ خجالت سے ہوکر ذلیل — زمین و فلک پر ٹھکانا نہین
خرابی کا باعث ہی میرا وجود — اور اڑ رنگ چہرے سے مانند دود — پڑا غلغلہ شہ کے ایوان مین
ہوا اُسکا بھی آب و دانہ حرام — کیا ترک جنگل مین آب و طعام — کہ شاگرد تھا وہ مہادیو کا
سکنڈی پہ کچھ رحم آیا اُسے — وہین مرد زن سے بنایا اُسے — بنی صورت مرد وہ سہ بقا
مگر جچھ نے یہ کہا تھا سخن — کہ یہ شرط ہی میری اے گلبدن — بہر نوع ہو جائے رفع فتور
سراپا ہو جسوقت مطلب روا — نہ دشمن کا باقی رہے دغدغا — دغا کی نہ تم راہ چلنا یہان
کہین سر سون آنکھون مین پھوڑے نہین — خبردار یہ یاد بھولے نہین — بیابان سے گھر کا رستہ لیا
ہوا حال دختر سے دُرپد خبر — بجالایا شکر خدا سر بسر — تدارک تھا یہ حال افشا نہو
ادھر شاہ کے پاس پہونچا وکیل — حقیقتاہ سنکر ہوا دل علیل — ہوا شاہ دُرپد سے آکے دوچار
بدل جنگ پہ زہر کھائے ہوے — نشان غم سے اپنا مٹائے ہوے — کیا شاہ نے دور وہ ہوسا
سکنڈی کو پایا غرض مرد وار — خجالت سے دل مین ہوا شرمسار — کہان تھی طبیعت کہان تھا مزاج
ہنسینگے یہ سب شخص اہل عقل پر — سنائی تھی کیسی یہ جھوٹی خبر — نہ کیون تلخ ہو زندگانی اُسے
کیے عذر دُرپد سے اس شاہ نے — یہ بتلا دیا عقل گمراہ نے — کیا پیشکش مال و اسباب زر
جو خاطر ہوئی مطمئن شاہ کی — چمن جہاں دیدہ مرد بیان — سکنڈی تا قتل بھیجکر پیغام — پھرا اپنی اقلیم کی راہ لی

قلم لکھے اس جچھ کی داستان — ہوا دور مردی کا تن سے نشان — بیابان مین رہتا تھا وہ مثل شیر — وہان جا نکلتے تھے اکثر کبیر
ہمیشہ وہ ہوتا تھا اُنسے دوچار — بیابان مین آئے جو یہ ایکبار — نہ پائی وہان جچھ کی کچھ خبر — نہ آیا وہ اپنی جگہ پر نظر
بیابان مین ڈھونڈھتے تھے نشان — عوض مرد کے زن کو پایا وہان — کہا اُسنے سب اپنا احوال زار — کہ یہ ماجرا آیا بر روے کار

نہون عمر بھر اپنی مین کتخدا — مجھے پاس ہی عہد کا قول کا — مین اس امر مین سخت مجبور ہون — بہت زن کے نزدیک سے دور ہون
ہوئی جنگ پر مستعد بے قصور — رہا مین بھی لڑنے کو اُنکے حضور — رہی بیس اور آٹھ دن رزمگاہ — قضا مانگتی تھی خدا سے پناہ
نمودار دس ہوئے بید رنگ — ہوئی اُنکے کہنے سے موقوف جنگ — جو اُس گل کا مطلب حاصل ہوا — ملون اور بھی رنج سے دل ہوا
نبی دل سے دشمن مری جان کی — مہادیو نے مشکل آسان کی — عبادت سے اُسکی ہوئے شاد کام — لیا یہ زبان مبارک سے کام
کہ مین دل سے دیتا ہون تجکو دعا — چڑھائیگی تو جب شراب قضا — تولد ترا ہوگا دُرپد کے گھر — یہ قسمت کی دیتا ہون آگے خبر
خدا اپنی اُسدم دکھائیگا سان — بنائیگا زن سے تجھے پہلوان — مگر جان جھیلم کی تو ہی عدو — نہوگی کبھی اُس سے مغلوب تو

ہوئی گھر مین دُرپد کے پیدا وہ حور — تہین سر زمین پیدا شد ہن کنڈی نجانہ رابہ دریا و مردشمن بدعا بجھیچ — فدا اُسکی صورت پہ مہتاب ہو
ہوئی اُسکی شائع جہان مین خبر — تولد ہوا گھر مین شہ کے پسر — حقیقت مین دختر تھی وہ گلعذار — پسر کا دیا شاہ نے اشتہار
سکنڈی کیا اُسکا مشہور نام — لڑائی کے فن بھی سکھائے تمام — وہ رہتی تھی اُس گھر مین مشکل پسر — کیے خوب تعلیم جنگی ہنر

پیدا ہونا سکنڈی کا

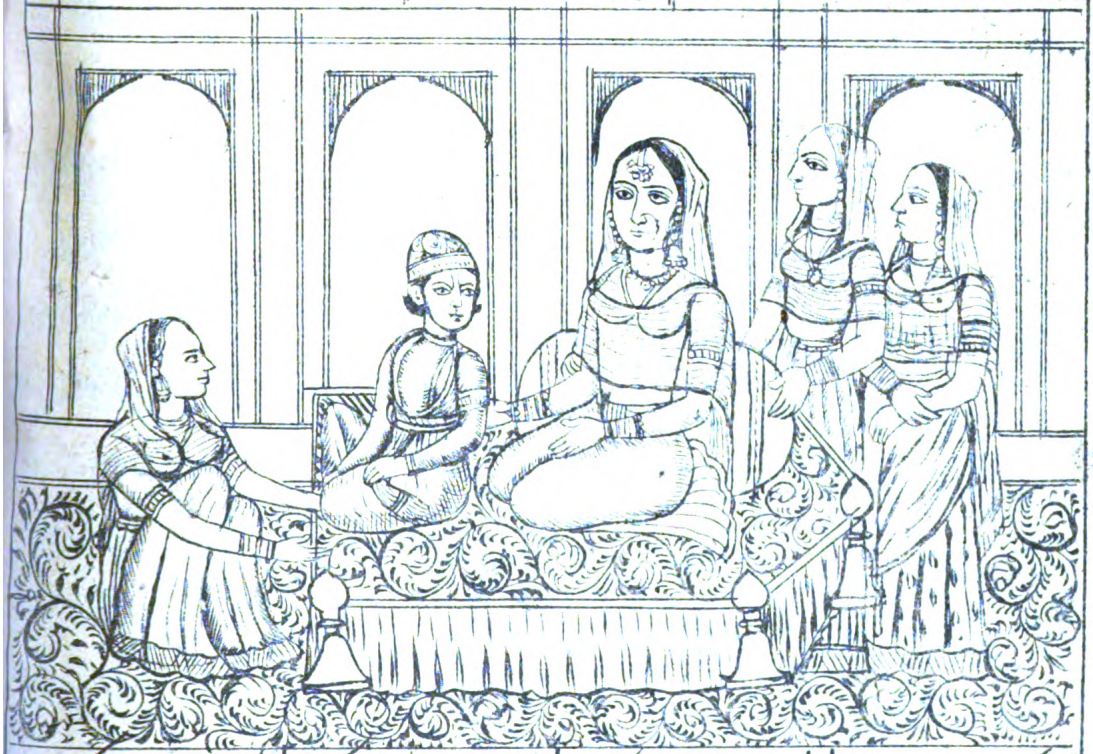

قلم لکھے کاغذ پہ شان خدا — ہوئی دختر شاہ سے کتخدا — جو یہ دونون خلوت مین کجا ہوے — نشان مرد مین زن کے پیدا ہوے
ہوئی شاہ ثانی کو اُسکی خبر — کہ دختر ہی دُرپد کا بھی وہ پسر — ہوا لال غصے سے وہ پرغضب — ہوا دل مین بیتاب رنج و تعب
وہان ترک سب آ بے دانہ کیا — وکیل اِس طرف کو روانہ کیا — کہ با فوج جرار آتے ہین ہم — قضا کو ترے سر پہ لاتے ہین ہم

چھپن یازدہم درمیان آمدن کوروان بھیکم پتامہ را برافراختن خود

جدشٹر نے سالار لشکر کیا — اُسے سرفرازی کا خلعت دیا
سدرشٹر گوروان کا بھی حال — کہ آپ کے ہاتھ ہی زندگی
سخن سنج ہین اِس طرح جان نثار — تو لڑنے کو ہم لوگ تیار ہون
گہر سنج بھیکم پتامہ ہوے — مرا اُس طرف کوئی ہمسر نہین
اگر ایک ہو ارجن نوجوان — تکبر کے عیبون سے ہی وہ بری
رہ رسم الفت کا پابند ہی — نہ آئیگا لڑنے کو وہ میرے پاس
جو آراستہ بزم پیکار ہی — بزرگانہ شفقت کرونگا ضرور
وہ سینے کا ہی میرے راحت فزا — نہین محکو منظور یہ افسری
اگر اُسنے میدان مین رکھا قدم — یہ کی عرض ای بادشاہ زمن
یہ اقرار مضبوط کرتا ہون مین — نہ لونگا مین شمشیر و خنجر سنان
لڑائی کا کیا ذکر ندکور ہی — زبان مبارک سے پھر یہ کہا
کرونگا نہ عورت سے میدان مین جنگ — نہونگا کبھی اُس سے مین جنگجو
یہ احوال جب جنگجو نے سنا — بظاہر تو ہی مرد ناوک فگن
قلم لکھے اب مرد عورت کا حال — کہ ہو سُننے والون کو حیرت کمال

چھپن دوازدہم درمیان شرح دادن بھیکم پتامہ قصہ سکنڈی

وہ بھیکم پتامہ ہوے نکتہ سنج — سمبر سے لایا تھا اک دن یہان
جو فرزند سنتن کا تھا نیکخو — لکھے حال انبا کا اسدم قلم
اُسے سلسلہ عقد کا سال سے — اُسے قرب شوہر روانہ کیا
کہی اُسنے الفت کی اُسپر نظر — کہون کیا کہ بس جیتے ہی جی موئی
فزون رنج سے تھا پریشان حال — ملے خاک مین نوجوانی کے دن
بیابان مین پھرتی تھی وہ خستہ جان — حقیقی تھا اُس ماہ کا وہ پدر
جو احوال دختر سے آگہ ہوا — اُسی وقت مجکو بلایا وہان
کیا مجھسے ارشاد یہ گلعذار — مصیبت مین ہی مبتلا بے قصور
کوئی اِسکا وارث ٹھہرتا نہین — کہ ہی عہد و اقرار کا مجھپہ فرض

سخن نے گہر کا لٹایا یہ گنج — اُسے سرفرازی کا خلعت دیا
جو شاہ بنارس کے تھین لڑکیان — کہ اب آپ کے ہاتھ ہی زندگی
ہوئین اُسکو منسوب وہ ماہرو — تو لڑنے کو ہم لوگ تیار ہون
ہوا مین جب آگاہ احوال سے — مرا اُس طرف کوئی ہمسر نہین
دیا گھر مین اپنے نہ رہنے کو گھر — تکبر کے عیبون سے ہی وہ بری
ہوا دل پر اِس غم سے صدمہ کمال — نہ آئیگا لڑنے کو وہ میرے پاس
ملا نا گہان عابد باہنر — بزرگانہ شفقت کرونگا ضرور
پرسرام نے سُنکے وہ داستان — نہین محکو منظور یہ افسری
کہین چارہ غم دل سے ہوا سکے دور — یہ کی عرض ای بادشاہ زمن
پرسرام سے کی وہان مین نے عرض — نہ لونگا مین شمشیر و خنجر سنان

ارابے پہ اپنے ہوئے وہ سوار — فدا جسکی سرعت پہ بادِ بہار — بٹھایا کرن کو بھی پہلو کے پاس — نصیحت کی باتین کہین تیکھیں

جدشٹر کا تو ہی جو بھائی بڑا — یہ اُسپر نہین راز بستہ کھلا — اگر تجکو منظور ہو آشتی — خبر دون جدشٹر کو اس بات کی

بٹھائے تجھے تخت شاہی پہ آج — ترے نام زد ہونگین ملک و تاج — دل و جان سے خدمت بجا لائے وہ — رہ و رسم الفت بجا لائے وہ

کہا اُسنے مین سخت بیکار ہون — کہ اب کوروان کا نمکخوار ہون — مناسب نہین ترک رفاقت کرون — نہ اسوقت پاس محبت کرون

پھرون اُنسے اسوقت مین حیف ہے — یہ خنجر ہے یہ گرز یہ سیف ہے — یہ کہکر ہوا وہ کرن جب وداع — ہوئی صلح کے سارے مطلب وداع

چمن نہم در بیان گفتگو کنتی از کرن کہ از پانڈوان جنگ نکند

قلم حال کنتی کرے اب رقم — جو دیکھا کہ فوجین ہوئین ہم بہم

مہیا ہے سامان پیکار و جنگ — لڑائی مین باقی نہین کچھ درنگ — اب گنگا آئی برنج و محن — عبادت یہان کر رہا تھا کرن

جو مادر کو جوشِ محبت ہوا — پسر پر دوپٹے کا سایہ کیا — عبادت سے فارغ ہوا جب کرن — لٹائے زبان سے یہ دُرِ سخن

کہ تو کون ہے اے زن نیکنام — یہان تیرے آنے کا ہے کون کام — کرن سے وہ کنتی ہوئی تر زبان — کہ مین ہون تری مادر مہربان

کرن نے سنا جب یہ شیرین کلام — کہا میری ماں کا تو ادھا ہی نام — کہ ناگاہ سورج ہوا درفشان — پدر ہین ہون یہ مادر مہربان

سخن اسکا تو سن بگوش قبول — کہ حکم سے اسکے ہرگز عدول — کرن کو جو یہ حال ثابت ہوا — کہا مان و جان میرا تم پر فدا

عبارت جو ہو اسکو لاؤن بجا — مجھے دل کا معلوم ہو مدعا — کہا مان نے اے میرے جان جگر — جو آنکھون کے ہین نور پانچون پسر

مناسب نہین اُنسے پیکار رزم — طبیعت سے ہو قتل کا دور عزم — کرن نے کہا مادر مہربان — کرونگا نہ مین قتل پانچون جوان

فقط ایک ارجن کا مین ہون عدو — زمین پر گراؤنگا اُسکا لہو — نہین کام ہے مجکو سوگند سے — جدشٹر نکل بھیم ہدیو سے

مناسب نہین ہمین اصرار اور — ذرا دل مین فرمائیے آپ غور — تو مین ہون پسر پانچون آپکا — اگر قتل ارجن کو مین نے کیا

کیا قتل ارجن نے مجکو اگر — سلامت ہین بیشک وہ پانچون پسر — بہانے لگی اشک مثل سحاب — جو کنتی نے پایا پسر سے جواب

ہوا دل کو اک تازہ رنج و تعب — خدا سے کیا ہاتھ اُٹھا کر طلب — لے اُسکو دست کرن سے اہان — جو فرزند ہے ارجن نوجوان

چمن دہم باز آمدن سریکشن از ہستناپور و سر دادن کروان پانڈوان را و شتافتن در جنگ

لشکر کشین کی اب سنو داستان — جدشٹر کے لشکر مین آئے یہان

کہا سنو کوروان کا وہ حال — لڑائی کا ہے اُنکے سر مین خیال — نصیحت کسی کی وہ سنتے نہین — بھرے ہین دلون مین وہی بغض و کین

لڑائی پر اب صلح کا ہے قرار — یہ عقدہ کھلیگا دم کارزار — وہان ایک میدان ہے کورکھیت — خدا جانے کیا ہونیوالا ہے کھیت

وہان جمع ہے اُنکی افواج سب — تامل نہین ہے لڑائی مین اب — سنا کوروان کا جدشٹر نے ڈھنگ — ہوا دل سے آمادۂ رزم و جنگ

درشٹ دمن جو ہنرمند تھا — کسی فن مین ہرگز نہ وہ بند تھا — صف آرائی فوج سے بہرہ مند تھا — نہ وہ جنگ مین تھا کسی طرح

وہ شاہین طاؤس مہ بازو کلنگ — ہنر مین لڑائی کے اوستاد تھا — لڑائی کا انداز سب یاد

سرکیشن پھر شہ سے گویا ہوے — رہ آشتی کے وہ جویا ہوے — کرن اور جودھن پہ غرور — دوساسن سکن کا ہی سب یہ فتور

مناسب ہی زندان دکھاوا انھین — کرو قید سیدھا بناوا انھین — مناسب ہی آپس مین ہو آشتی — نکل آئے صورت کہین صلح کی

دگر نہ برا اسکا انجام ہی — سحر روز حشرت کی اب شام ہی — تکبر کے ہی نشہ سے عقل گم — جو قسمت دکھائیگی دیکھوگے تم

ہوا فہر مین سُنکے وہ جنگجو — خفا اُٹھ گیا سُنکے یہ گفتگو — شہنشاہ از خود فراموش تھا — پسر کی محبت کا اک جوش تھا

جو مجلس سے وہ خشمگین اُٹھ گیا — جہین مشتمل دربیان ارادہ کرن جودھن سرکیشن چند جیو — دوساسن کرن سے یہ مشورہ کیا

سرکیشن کو قید کر لیجیے — جُدشٹر کو بے قوتی دیجیے — جو یہ قصد بیکار اُسنے کیا — سرکیشن کو حال روشن ہوا

یہ سرمہ دیا چشم بے نور مین — سمائی ہی کیا قلب مغرور مین — پھرا سر ہی اب تیرے فرزند کا — مرے قید کرنے کا ہی مشورا

سمجھتا نہین اپنا وہ نیک بد — عدو جان کے ہین یہ غیظ و حسد — اکیلا نہین پیچھے دیکھو یہان — کہ کھلجائے تم سب پہ راز نہان

پس پشت کی کوروان نے نگاہ — یہ دیکھا جدشٹر کی سب ہی سپاہ — مہیا ہین سب پانڈ کے نوجوان — بہت دیوتا بھی ہین حاضر وہان

ہوا دل کو پیدا وہ خوف عظیم — کلیجہ ہوا دشمنون کا دو نیم — سرکیشن اُٹھے وہان سے چلے — کف دست اُن دشمنون کے ملے

رخصت ہونا سرکیشن کا دھرتراشٹ سے اور بٹھالینا کرن کو ارابہ پر

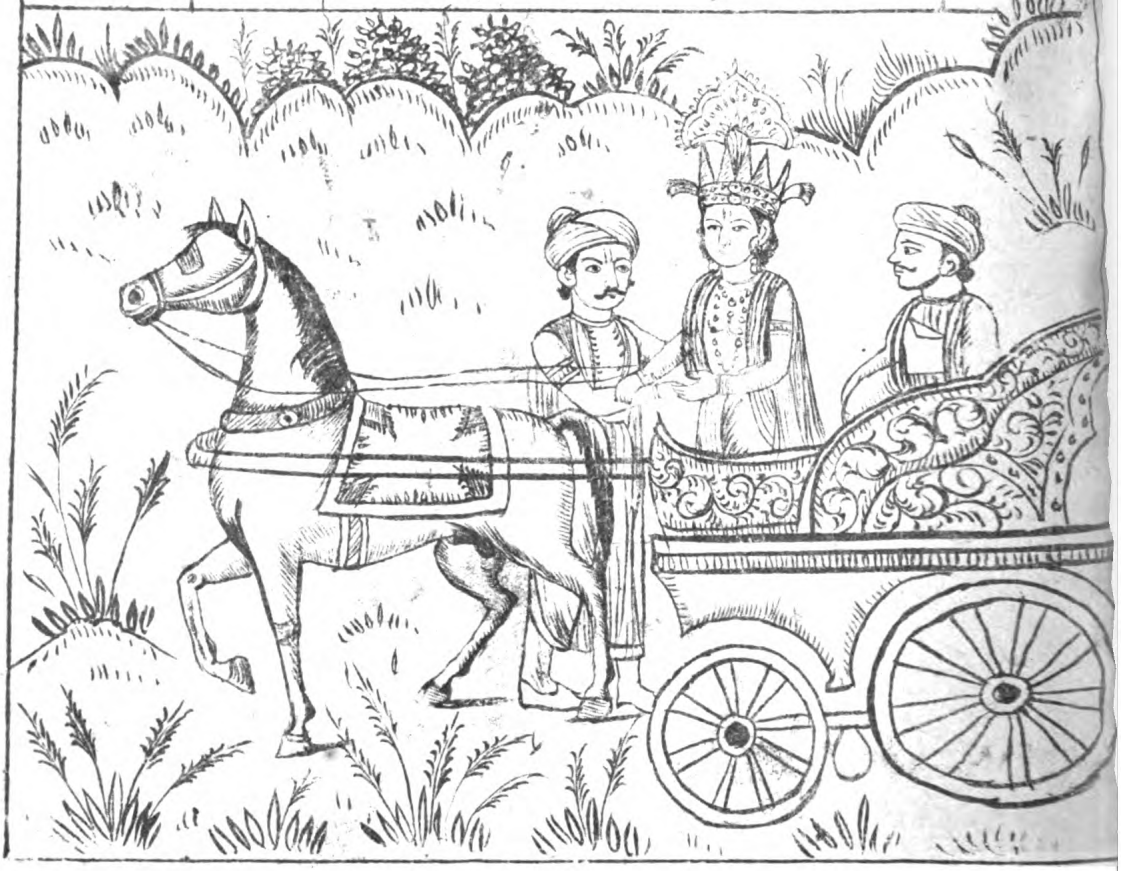

ہوا حاضر بزم جو پرغرور — عیان اُسکے چہرے سے رنگ فتور — سرکیشن پر حال سب کھل گیا — فراست سے مفہوم مطلب کیا

جو اُٹھے وہان سے وہ عالی جناب — تو برج بدر کے بنے آفتاب — ملاقات کنتی سے حال ہوئی — رہا وہ گرفتار منکل سہوئی

سُنایا اُسے اُسکے بیٹون کا حال — ہوئی جوش الفت سے گریان کمال — کیا کشن سے درد اپنا بیان — ہوئی اس طرح وہ بھی گوہر فشان

عروج اُنکے اقبال کا ہی قریب — چمکتا ہی اب کچھ دنون نصیب — غم ہجر ہوتا ہی نزدیک دور — نظر یاب آتے ہین آنکھون کے نور

سُنائے تسلی کے مضمون سب — سخن تھے تشفی کے افسون سب — جہان تھا وہ جبر جودھن پرغرور — وہان لائے تشریف پھر یہ حضور

لگیں تھین وہان کرسیان رنگا رنگ — ہوئی اُسپہ رونق فزائے بہار — تکبر تھا اُس جنگجو کو کمال — نہ تھا انکے آنے کا دل مین خیال

مگر حسب دستور پیش نظر — کیے پیشکش میوۂ خشک و تر — سرکیشن کو بھی محبت کی چاہ — نہ ڈالی کسی چیز پر بھی نگاہ

سخن سنج وہ جنگجو یون ہوا — یہ کھاتے نہین آپ ہی وجہ کیا — جواب اس طرح کشن جی نے دیا — زمانہ ہی اس بات کو جانتا

کوئی اور کے گھر مین کھاتا ہی تب — جو ہوتے ہین حاصل یہ دونون سبب — محبت سے آپسمین ہو اتحاد — نہو بدمزاجی سے باہم فساد

وگرنہ وہ محتاج ہو یا غریب — بھرے پیٹ اپنا وہ خالی نصیب — بخوبی تجھے حال معلوم ہی — مرا حال جو کچھ ہی مفہوم ہی

نہین ہون کسی طرح محتاج مین — گدا کو کرون بادشہ آج مین — رہی رسم الفت وہ ہی اب کہان — کیا تو نے کہنا مرا رایگان

مین کہتا تھا مطلب کا تیرے سخن — کہین دور ہون اس سے رنج و محن — مرا اسمین ہرگز نہ تھا فائدا — مگر سب پہ فضل ہی جسم خدا

یہ کہکر جو اُٹھے وہان سے جناب — برآمد ہوے صورت آفتاب — سکان بدر پھر کیا سرفراز — کسی شی کا اُنسے نہ تھا احتراز

جو کچھ ساگ پات اُسنے انکو دیا — بصد شوق و لذت تناول کیا — ہوا رایگان اُنکا سامان وہ — ہوا اُنکے کوروان کے نہ مہمان وہ

چہیمن مقیم آمدن سرکیشن بر دوم بدیونجانہ دھرمراج و سپیدن احوال بپرام

جو گھر مین بدر کے ہوئی صبح شب — سنو اور سرون کا احوال اب

زبان آوری کچھ کرے اب قلم — برہمن رو نقد بھی پاچکے

شہنشاہ کا خاص دیوان عام — سرکیشن تشریف لائے وہان — کرین اور تجھے ساتھ سب کورو ان

پرسرام جی اور نارد بیاس — ہوئی منعقد بزم عالی وہان — صفت مین ہی عاجز قلم کی زبان

کہے کرشن نے اُس گھڑی یہ سخن — سنین جتنے ہین صاحب انجمن — نہ آپسمین ہو قصد رنجش فساد

مخاطب ہو کے شاہ سے وہ حضور — یقین ہی کہ جبر جودھن پرغرور — کرے خانوادے کو تیرے تباہ — ضلالت کی آئی پسند اُسکو راہ

دو ساسن کرن ہاتھ جنگ مین — سکن کے تبائے ہوے دشمن ہین — اس آغاز کا ہی اب انجام یہ — مٹا دیگا ہر ایک کو یہ جہ

پرسرام نے بھی کہا ہان ضرور — خراب آدمی کو ہی کرتا غرور — سُنا جنگجو نے نہ ہرگز سخن

کہا جنگ سے اب نہین اجتناب — جو نکلے ادھر سے اودھر آفتاب — نہ اُٹھیگا ہرگز یہ بازار جنگ — دل و جان سے مین ہون خریدار جنگ

وہ ہنگام پہنچا ہوا آکے قریب — کہون کیا کہ بیتے ہین اُنکے نصیب — سُنا یا شہ کور کو یہ پیام — کرن کے بھی کانون مین پہونچے کلام

یہ آنکھون کا دیکھا ہوا حال ہی — شنیدہ نہ کانون کا احوال ہی — سُنی جس گھڑی شہ نے یہ داستان — ہوا دہشت و بیم سے خستہ جان

اُڑا رنگ چہرے کا مانند دود — یقین تھا کہ یہ ہوگا بیشک نمود — کیا کاندھاری کو اُس جا طلب — سُنایا وہ احوال پر درد سب

پسر سے کہا رو برو ہے بیاس — مرے دل مین پیدا ہوا ہی ہراس — مناسب جُدا شُتر سے ہی آشتی — نکل آئے صورت کہین صلح کی

ہر اک شخص قسمت سے ناچار ہی — چہین شتم فرستادن راجہ جُدا شُتر سر سرکشین بازگشت کوروان بوکالت — یہان فکر و تدبیر بیکار ہی

جو پھر کر وہ سنجی نہ آیا یہان — جواب اُس طرف سے نہ لایا یہان — جُدا شُتر کے دل مین یہ تھا اضطراب — نہ آیا اودھر سے ابھی تک جواب

سرکشین جی تھے جو مختار کار — وکالت کا عہدہ کیا اختیار — ہوے ہستنا پور کو وہ روان — سواری کی شوکت ہو کس سے بیان

تزک اور سامان شاہانہ سب — سوار و پیادہ ہر اک باادب — جو اُس جنگ جو کو یہ پہونچی خبر — کیے پیشکش نقد و اسباب و زر

ارابے وہ آراستہ زرنگار — گہر لال یاقوت اُنپر نثار — وہ اسپان چالاک و فیلان مست — بلندی مین تھا کوہ البرز پست

مطلا وہ زیور سے دوسو کنیز — حسین و خردمند ہر دل عزیز — بدل رسم و آئین تھا مدنظر — روانہ کیا نذر کو پیشتر

سنو دوسرے دن وہ سب کوروان — ہوے اُنکے لانے کو آگے روان — نہ تھا اُنمین جز جو دِ حسن پر غرور — سوا اُسکے تھے جملہ حاضر حضور

جو دلیا نخانہ تھا اُس شاہ کا — مکان جنان سے بھی آراستا — بہ تعظیم و تکریم لائے اُنھین — مکان رشک جنت دکھائے اُنھین

ہوے تخت شاہی پہ وہ جلوہ گر — تصدق کیے اُنپہ لعل و گہر — شہ کور دیدہ کا پوچھو نہ حال — ہوا رنگ گل غنچہ ٔ دل نہال

کبھی اُنکے قدمون پہ رکھتا تھا سر — کف پا کبھی ملتا کبھی چشم تر — کبھی پوچھتا تھا وہ صحت کا حال — کبھی مہربانی کا اُس سے سوال

تشریف لانا سرکشین جی کا دھرتراشٹ کے پاس وکیل کے ہانند

آنا سنجی کا پانڈوان کے پاس

سر کیشن جی کے سنو اب کلام
سنایا یہ سنجی کو اپنا پیام
وہ دل ہین ہمارے تو یہ ہین جگر

یہ ہی پاس آئے نہ وقت زبون
کہ پہونچے بہم نوبت کشت وخون
وہ الفت مین لڑکون کے ہی بگل

بنے جس طرح اُسکو سمجھاؤ تم
وہ گمراہ ہی راہ پر لاؤ تم
ملا لقمہ انعام خلعت ہوا

ہوا داخل لشکر کوروان
سنو گوش دل سے یہان کا بیان
بیان سب کیا حال اُسکا حضور

سُنایا مفصل جواب پیام
نصیحت کے بھی تھے زبان پر کلام
نصیحت کی قدرت سے کوسون دور

خرابی تھی قسمت مین اُسکے بدی
کسی کی نصیحت نہ ہرگز سنی
اُسی طرح دل طالب کارزار

لڑائی سے تھی جو طبیعت لڑی
زبان پر وہی بات ہر دم گڑی
تو خالی نظر آیا گھر مال کا

بدی تھی جو بربادی خاندان
پھرائے بھلا دل مین نیکی کہان
سنایا جو سنجی نے وہ حال سب

کہا پھر مفصل کر اُسکا بیان
جو کچھ حال دیکھا سُنا ہو وہان
مصمم لڑائی کا آہنگ ہی

بھلا کسقدر ہوگی فوج وسپاہ
سمندر کی کچھ ہاتھ آئی ہی تھاہ
کہا کیا سناؤن مین اُسکے ابد

مفصل وہانکا تو یہ حال ہی
سخن شاہ کا اُسنے جب یہ سنا
وہ تخت مرصع پہ رونق فز

وہان جلوہ گر ارجن اور اُردپی
خلاصہ یہ خلوت کا احوال ہی
سر کیشن جی کا سنو ماجرا

وہان بھی پہونچا جو سب الطلب
مرتب عجب صحبت مے کشی
پیا پی وہ چلتے تھے جام شراب

یہ آنکھون سے دیکھا ہی سامان سب
یہ آنکھون سے دیکھا ہی سامان سب
عنایت تھی ہر لحظہ بدنظر

یہ فرمایا مجھسے کہ اے نامہ دار
مرتب ہوئی جب وہ بزم قمار
اُٹھایا وہان کوروان نے فساد

اُسی دم کیا دل مین اپنے قرار
زمین خون دشمن سے ہو لالہ زار
کروان بحر خون وہ زمین پر روان

کہ انسو بہائین زن کور

مرفہ وہان سے ہوا نیکنام — کیا لشکر کوروان مین بمقام — کرون کثرت فوج کا کیا بیان — مفصل جو لکھون تو ہو داستان
قیام ایک جا اسکا دشوار تھا — عجب موج زن بحر زخار تھا — نواحی ممالک مین جو اور تھے — یہ لشکر وہان پر زور کش ہوے
جریدہ فقط افسران سپاہ — ہوے حاضر خدمت بادشاہ — ہوئی جمع اس درجہ فوج کثیر — نہ دیکھی فلک نے بھی جسکی نظیر
جدشٹر تھا ایوان شاہی کی شمع — ہوئی سات اکھونی فوج جمع — روانہ ادھر موج پر موج تھی — ادھر یازدہ چھونی فوج تھی

چمن چہارم در بیان بھیجنا جدشٹر راجہ کا سنجی وشا کو مجلس دھرشٹ ولد راجہ پانڈو مین پیام

جدشٹر کا بھیجا ہوا برہمن — زبان آور و خوش بیان خوش سخن
ہوا داخل مجلس کوروان — بہ آداب شاہی کیا سب بیان — زبان پر سخن سنجی کے یہ کلام — سنایا جدشٹر کا اسنے پیام
اگر تمکو منظور ہی آشتی — ہمین بھی نہین آرزو جنگ کی — طبیعت اگر ہی طلبگار جنگ — تو حاضر ہین میدان مین ہم بیدرنگ
کسی بات مین ہم نہین تمسے بند — یہ ہین تیغ و خنجر یہ گرز و کمند — یہ پیغام بھیکم نے جسدم سنا — بہت حسن اخلاق پر خوش ہوا
زبان پر تھا انکے شجاعت کا حرف — سخاوت مروت محبت کا حرف — کرن وصف سنکر ہوا خشمناک — اوڑانے لگا خاص مجلس مین خاک
یہانتک کہ جامے سے باہر ہوا — کہا خوب میدان نہین گھر ہوا — دکھاؤنگا اکدم مین انکو عدم
وہ بیچارہ کیا جانے میدان جنگ — عبادت کا آتا ہی بے شبہ ڈھنگ — یہ مداحی زیبا نہین آپ کو — جو آیا ہو قاصد وہ مداح ہو
قلم لکھا حال جدشٹر — کہ کس درجہ تھی غفلت دھرشٹ — سر بزم کانون سنا جو یہ حال — کہا یون کرن سے کہان ہی خیال
یہ بھیکم پتامہ جو سرتاج ہین — یہ بڑھ بڑھ کے تو انسے باتین نکل — کہ رتبون سے اسکے نہین تو خبر
نصیحت کے کچھ تیرے محتاج ہین — کہا جا سنجی جدشٹر کے پاس — بہرحال وہ عذر ماضی کرے
جو پیدا ہوا دل مین سنکے ہراس — انھین صلح پر جلد راضی کرے — کہ منظور ہی ہمکو انکی خوشی
پیام آشتی کا سنا نے وہان — بنے جس طرح پھیر لائے یہان — نکل آئیگی صورت آشتی — ہوا کی طرح سے جو اٹھا قدم

چمن پنجم در بیان سنجی نزد پانڈوان رسانیدن پیغام دھرشٹ یافتن جواب

احوال سنجی کا لکھے قلم — مکان فلک فردوس منزل ہوا — پیام زبانی کیا سب ادا — چچا کے بلانے کا مطلب کہا
جدشٹر کے لشکر مین داخل ہوا — کیے ایلچی سے یہ شیرین کلام — لڑائی سے پہلے تو ہی اختراز — بہرحال منظور ہی ہمکو ساز
جدشٹر نے جسدم سنا وہ پیام — کہ ناحق یہ خون خلائق نہو — فقط باپ کا حصہ مطلوب ہی — خوشی سے عنایت کرین خوب ہی
یہ کہنا لڑائی کا شائق نہو — رضامند ہون فیصلہ ہی ادھر — اگر جنگ ہی اُنکے مدنظر — تو خدمت سے ہمکو نہین درگذر
ہم و بیش پر بھی نہین کچھ نظر — لڑائی کے میدان کی دل کو جا — کسی طرح ہمکو نہین اب گریز — رضامند ہین صلح ہو یا ستیز
جو پیکار جو ہین وہ فرزند شاہ — فقط خاطر خلق ہی دلنشین — جو کرنال تک دین ہمین پانچ گانون — تو آگے بڑھائین نہ ہم ہاتھ پانون
بھلا پھر کہان رفع تکرار ہی — لڑائی سے ہرگز نہین ہی گریز — قیامت بپا ہوگی وقت ستیز

چھیاسیوم آمدن ارجن برائے مدد پانڈوان و ملاقات کردن جرجودھن

بڑھے تین سو اور پورے پچاس — رقم کر گئے ہین یہ اہل قیاس
سوار ان ہی قلم کثرت فوج مین — زمین آسمان ہونگے زیر و زبر
سنو مادری کا جو بھائی تھا شکل — مع فوج دریا صفت تھا روان
سوا ہستناپور مین جب گذر — نہ باقی رہی بیوفائی کی رسم
دقیقہ دقائق سے چھوڑا نہین — بہر حال ہون آپکا مین غلام
جو پہلے مرے گھر مین آئے ہین آپ — رہین آپ لشکر مین ہو آبرو
اطاعت سے باہر نہونگا کبھی — نہ پیش آئیگا کوئی امر خلاف
کہانتک مین لکھون یہ احوال طول — پھرا ؤنگا تمسے یہ اقرار ہی
یہ کہکر ادھر وہ روانہ ہوا — سنو اب ملاقات کی داستان
ملے گلشن پانڈ کے گلعذار — سنائی وہ گذری ہوئی داستان
جدشٹر تھا سلطان اقلیم دین — ملے کو جوانی کرن کی اگر
یہ ہی آپ کے بات امکان مین — جدشٹر کا مطلب ہو اسے حصول

ملا طم پڑا کوچہ موج مین — جو باندھی ہی شکر کشتی پر کمر
شجاعت کی کشور مین اسکا عمل — مدد کو جدشٹر کی وہ نوجوان
ملا آکے جرجودھن نامور — بجا لایا وہ آشنائی کی رسم
ذرا منھ کو خدمت سے موڑا نہین — کیے شکل سے خلوت مین کچھ کلام
محبت سے تشریف لائے ہین آپ — مرے دل مین اب ہی یہی آرزو
جواب آپ کو مین نہ دونگا کبھی — کرونگا نہ مین حکم سے انحراف
خوشی سے کیا شکل نے کہنا قبول — جدشٹر کا پر شوق دیدار ہی
ہر اک سمت اسکا فسانہ ہوا — جدشٹر جہان تھا یہ پہنچا وہان
کیے گوہر و نقد شکل پر نثار — کیا شکل نے بھی حال اپنا بیان
کہا نقض پیمان مناسب نہین — رہے دھیان دل مین مگر اسقدر
رہے دل ٹھکانا اسکا میدان مین — کیا اس سخن کو جوشکل نے قبول

داخل ہونا شکل کا فوج لشکر کوروان مین

آنا جُرجودھن اور ارجن کا سرکشن جی کے پاس واسطے طلب مدد کے

مخاطب ہوئے آپ پہلے ادھر | رعایت ہے دشمن کی مدنظر | سرکشن جی یون ہوئے درفشان | نظر آیا پہلے مجھے وہ جوان
برابر سمجھتے ہین دونون کو ہم | کوئی اپنے آگے نہین بیش و کم | مدد کے لڑائی مین ہونگے شکار | سلح مین نہ لگا دم کارزار
جسے فوج جرار کی چاہ ہو | ابھی حکم دون اُسکے ہمراہ ہو | رہون مین کھیلا مقابل کے پاس | جگر جس طرح سے رہے بل کے پاس
کرو اسمین باہم جو دونون قتال | اُسے دونون مین سے کسی سے وصول | اِس ارجن کو تھی کشن جی پہ نظر | وہ مغرور راضی ہوا فوج پر
ملی فوج اُسکو تو رخصت ہوا | یہ سمجھا برآیا دلی مدعا | کیا جا کے بلبھدر سے پھر سوال | مدد کیجیے چل کے وقت جدال
جدھشٹر سے تھا ابھی میدان جنگ | مہیا ہے سب طرح سامان جنگ | ملا اِس سخن کا وہان سے جواب | مجھے اِس لڑائی سے ہے اجتناب
سنو شاہ بیراٹ کی داستان | بہ تقریب شادی گیا تھا وہان | سر بزم بیٹھے تھے سب خاص و عام | بڑی جشن شادی مین تھی دھوم دھام
کہے تیری جانب سے مین نے کلام | کسی نے نہ اُسپر کیا التیام | سر انجمن شمع سان سر دھنا | کسی نے سخن کو نہ ہرگز سُنا
مجھے دونون طرفون سے ہے اب گریز | رہے صلح آپسمین یا ہو ستیز | اگر نیکنامی کی ہے تمکو چاہ | نہ چھوڑین قدم راستبازی کی راہ
پھر آیا وہ مغرور کیرت کے پاس | بہت کچھ کیا اُسکے آنے کا پاس | کیا لشکر اک چھوہنی اسکے ساتھ | ظفر ہے خداوند خلق کے ہاتھ
کہے کم لکھے اب چھوہنی کا شمار | کہ ہوتے ہین کتنے پیادے سوار | ارادے کے ہوار سب تیز رو | وہ اکیس الف اور تھے اچھ سو
ہے رتھی اور ستر کی اُسپر رقم | کیا فیل سوارون کا جب شمار | ہوے یہ بھی اتنے دم کارزار
ہوے شصت الف اور صد سوار | پیادون کا لکھا ہون اب میں شمار | کہ تھے ایک لاکھ اور وہ نو ہزار

رہے دور خونریزی و کارزار — وگرنہ خزاں ہوگی ساری بہار — سُنے بادشاہوں نے جب یہ سخن — کہا راستی کا یہی ہے چلن

جو مجلس مین بیٹھے تھے جلوہ گر — لگے یون زبان سے گہر — جوے سے جدشٹر کو کیا کام تھا — نہ تھا دھیان آغاز و انجام کا

نہین کوروان کو ملامت کی جا — مزا یہ جوے کھیلنے کا ملا — دیا انکو ساتک نے بڑھ کر جواب — عبث آپ کھاتے ہین یون پیچ و تاب

نظر کعبتین و غل پر نہین — یہ بیکار ہے سب چنان و رنین — یقین ہے کہ جو دھن بے ہنر — نہوگا رضامند اس صلح پر

مناسب ہے اب کیجیے اُس سے جنگ — طبیعت بھی ہے کثرت غم سے تنگ — جدشٹر کو دین تخت شاہی پہ جا — جو کچھ انپہ ہونا تھا وہ ہو چکا

پسند آیا دربد کو یہ خوش کلام — کہا سب سے بہتر ہے اسی کا نام — کرین اور راجاؤن کو اطلاع — کہ ہو اک جگہ فوج کا اجتماع

جنھین ہمسے ہے رشتہ دوستی — کرین وہ بھی دشمن پہ لشکر کشی — سوا اسکے تجویز ہو برہمن — خرد مند ہو اور شیرین سخن

طلاقت لسانی بھی رکھتا ہو وہ — دراخوش بیانی بھی رکھتا ہو وہ — اُسے بھیجیے ہستنا پور مین — کہے جاکے بزم شہ کور مین

ابھی سب طرح دل پہ ہے اختیار — کہ ہو رفع یہ قصۂ کارزار — بزرگون کو پہونچائے جاکر پیام — کہے ہمسے بھی اُنکے آکر پیام

محبت پہ پھیکم کو مائل کرے — لڑائی کی آسان مشکل کرے — پڑے دشمنون مین اگر تفرقا — تو حاصل ہو اپنا دلی مدعا

سرکیشن کو بات آئی پسند — روانہ ہوا قاصد ہوشمند — سنو شاہ بیراٹ کا ماجرا — کہ دل کوروان کی طرف سے پھرا

دل و جان سے تھا جنگ کا دل مین عزم — جو اٹھی وہ جشن عروسی کی بزم — لڑائی کا سامان تھا مدنظر — یہی فکر تھی دل مین آٹھون پہر

جو راجہ تھے اکجا وہ خصت ہوے — سرکیشن بھی اپنے گھر کو گئے

چمن دوم در فتن جدشٹر جودھن در دوار کابر ے اطلب مدد و نزد سرکیشن

قلم اپنا جو یاے پیکار ہے — مضامین کے لشکر کا سردار ہے — سنو حال جدشٹر جودھن بے ہنر — نہ تھی اُسکو انجام کی کچھ خبر

ہوئی اُسکو اس بات کی اطلاع — کہ اُس سمت ہے فوج کا اجتماع — لڑائی کا سامان مہیا ہے — جدشٹر بھی جویاے پیکار ہے

ہر اک نوجوان ہے طلبگار جنگ — کہین جاید ہو گرم بازار جنگ — صلاح اُسکی آئی یہ دل کو پسند — کہ چلیے قریب سرکیشن چند

کہ اُنکو بلا لائیے اپنے گھر — شریک و مددگار ہون وہ ادھر — بلانے کو اُنکے روانہ ہوا — کیا اپنے دل سے جو یہ شور برپا

جدشٹر نے بھی جب سنی یہ خبر — گیا کشن کو لینے وہ نامور — اُنہی وقت ارجن کو بھیجا کہ ہان — سرکیشن کو ساتھ لائے یہان

گئے اُنکے لینے کو دونون جوان — مگر ایک ہی وقت پہنچے وہان — وہ تھے شاہد خواب سے ہمکنار

مدمغ تھا جو جودھن خوش کلام — کیا اُنکے بالین کی جانب مقام — یہ ارجن تھا جو عقلمند و فہیم — ہوا با ادب سوے پائین مقیم

سرکیشن اُٹھے جو آرام سے — کہا ارجن نیک انجام سے — جدشٹر کا پیغام لائے ہو تم

نہ کھولے تھے لب سنے بہر جواب — یہان کون مطلب کو آئے ہو تم — قریب آیا ننگا مہ کارزار

وہ مغرور بولا کہ عالی جناب — لڑائی کا باہم ہوا ہے قرار — طبیعت مین پیدا ہے رنج و ملال

کمک آپ سے مجکو درکار ہے — یہ بندہ مدد کا طلبگار ہے — مگر دل کو ہے یہ تعجب کمال

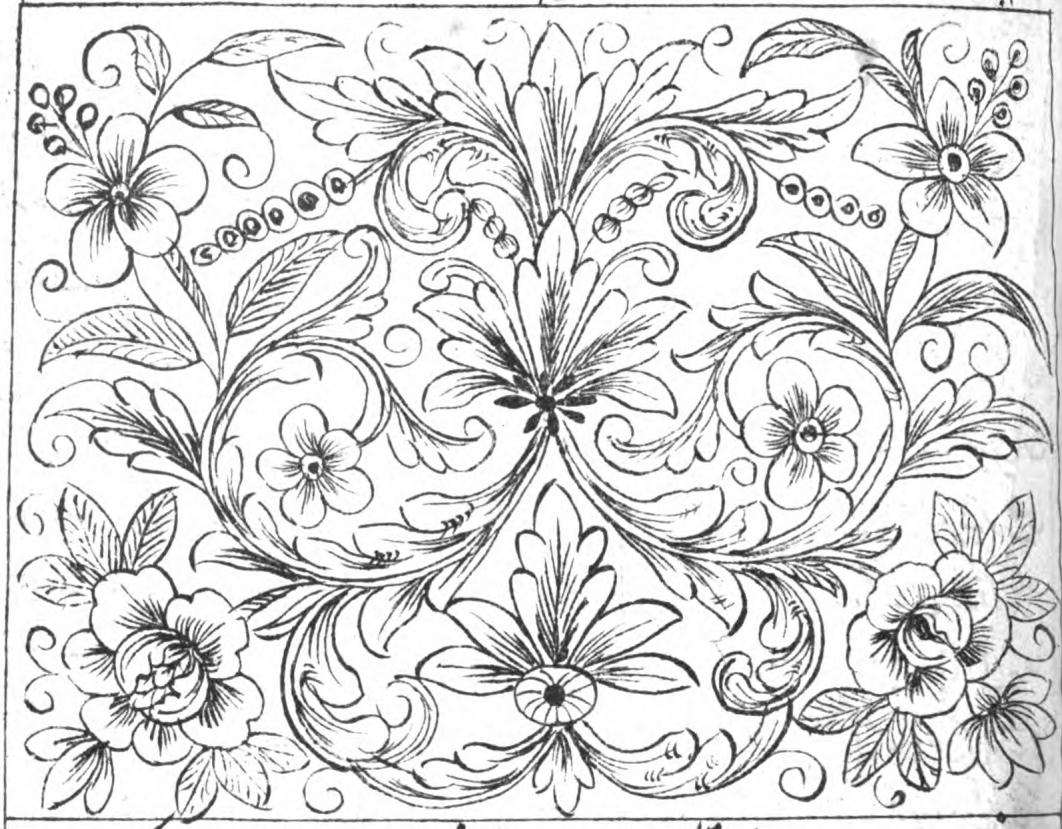

خیابان پنجم از چمنستان سواد ہندوستان یعنی اودم پرب دربین پرب ششم ہزار و شش صد اشلوک ست

چمن اول ابتدا کردن سرکشین چند گفتگو در باب سلطنت میدان جنگ

قلم کا نہو میرے میدان تنگ — زبان پر اب اُسکے ہی مضمون جنگ
وہ الفاظ کی ہون صف آرائیان — ہر اک مطر ہو تیغ سے بھی رواں — مضامین کی سینہ شگافی کرے — قدم آگے میدان مین اب دھرے
یہ بخشیگری ہی جو زیر قلم — ہوے اسم نام اورون کے رقم — دلاور نہ میدان مین مخفی ہوے — جو مذکور تھے اہم نذری ہوے
رہے جائزہ اب ہی منظور نظر — نہ کیون طول مضمون ہون مختصر — جو لکھون جدا حال ہر فرد کا — تو دفتر ہو بخشیگری کا جدا
ہر اک خیر حاضر ہوا ہر طرف — جو حاضر تھے حاضر رہے ہر طرف — سپاہی وہ ایسے کہ ہنگام جنگ — مبدل نہو جنکے چہرے کا رنگ
قلم پر مرے شہسواری نثار — بیاض مضامین بنے ہین سوار — قلم کو ہی منظور لشکر کشی — دکھائے ذرا اپنی بھی ہر کشی
کرے ایک جا دونون طرفون کی فوج — حیا سے ہو پانی سمندر کی موج — نگہداشت ہی لشکر جنگ کی — لڑائی ہو انکی نئے رنگ کی
قلم کو کام منشی گری کا کرے — یہ نثار ہو نظم کا دم بھرے — صف آرائی ہر طرح منظور ہی — سخن آشتی کا بہت دور ہی
وہ جشن عروسی ہوا اختتام — لیا کشن جی نے زبان سے یہ کام — کہ یہ گلشن پانڈ کے گلعذار — نہین دل سے ہین طالب کارزار
ہوے ہاتھ سے کوروان کے تباہ — دکھائی اُنھون نے بیابان کی راہ — دغا سے لیا جیت سب ملک و مال — کرا اُن غریبون کا پونچا یہ حال
پھرے کوہ و جنگل مین تیرہ برس — نہ تھا کوئی احوال کا دسترس — سناسب ہی وہ نصف اقلیم ہو — ندد و مال کی جملہ تقسیم ہو

جو یہ شخص ہی آپ سے ہمکلام — یہی ہی یہی ارجن نیکنام — یہی دیوتا تھا مددگار جنگ — ہوے کوروان سکے اپاہتھوں سے تنگ

دیا شاہزادے نے سب کا نشان — ہوا راجہ بیراٹ بھی شادمان — بجالایا وہ عذر تقصیر کا — کیا شکر احسان ارجن ادا

جو بدشٹر کی خدمت کو سمجھا وہ فخر — کہ راجاؤن کا بیگمان تھا وہ فخر — نہایت تھا ارجن کے احسان مین نیچ — یہ تجویز اُس شہ کو آئی پسند

کہ جو اُسکی ہی دختر گلعذار — وہ ارجن سے منسوب ہو یہی بار — سُنی اپنی شادی کی جب گفتگو — ہوا دُرفشان ارجن نیک خو

کہ شاگرد میری ہی وہ گلبدن — کیا اُسکو تعلیم گانے کا فن — مرے ساتھ شادی مناسب نہین — ہوا اسی زمانے مین اب یہ کہین

جو کچھ مقتضی ہو بدشٹر کی رائے — وہ مقبول ہی اُسکا ہون خاک پاے — بدشٹر سے شادی کا آیا سوال — کہا کشن پر اسکا ہی انفصال

اُسی وقت قاصد سو دوار کا — بلانے کو اُنکے روانہ ہوا — کہ بیراٹ مین ہین وہ عالی گہر

ہوا تیرھوان سال بھی اختتام — چلے اپنے گھر سے بعد احتشام — منازل کو طے کرکے آئے یہان — ہوے دیکھکر یکدگر شادمان

ہی شاہ بیراٹ کو آبرو — عجب رونق جشن تھی چار سو — پریر و جو تھی شاہ کی گلعذار — ہوئی اُسکی ارجن سے شادی قرار

بہا بزم شادی کا ہر مت رنگ — نمایان تھا جشن عروسی کا ڈھنگ — ہوا جمع سب بادشاہی جلوس — سبھی آئے شہنشاہ ایران دطوس

جو پائی تھی شادی کی ساعت قرار — کیے گوہر و زر جواہر نثار — بندھا ساتھ ارجن کے اُس گل کا عقد — بندھا ساتھ اُس گل کے بلبل کا عقد

فلک نے خلعت سے سب خاص و عام — زر و طفل پیر و جوان شادکام — خوشی دوستون کو بھی حاصل کمال — مگر دشمنون کے دلون مین ملال

سمارے ہون بدلی سے اب آشکار — دلون سے کہین دور ہو یہ غبار — ترقی پر اقبال ہی آج کل — پڑے عیش مین دشمنون کے خلل

بہت عاجزی بھی یہ اچھی نہین — کرین اک جگہ آسمان و زمین — اُٹھائے ہین جو دشمنون کے ستم — بیان مین ہی عاجز زبان قلم

فلک دے اُنھین اب سزاے غرور — حکومت مین اُنکے پڑے اب فتور — عدو اپنے ہی ہاتھ سے مُنھ کی کھائین — کہ بیٹھے ہی بیٹھے وہ دولت اُٹھائین

کہین دو برایا نہ نکبت ہون اب — سبب کے کوئی پیدا سبب — ہوے غم کے تیر دن سے چھلنی جگر

عدو اس طرح اُنکے مقسوم ہین — جو حاکم تھے عالم کے محکوم ہین — غریب الوطن نیکے ہون وہ نہان — یہ انصاف اے چرخ دون تھا کہان

ہوا دفتر رنج و غم اختتام — یہ ناحق ہی شایان زبان و کلام — زمانہ مصیبت کا طے ہو چکا — مناسب ہی اب جنبش دست و پا

بیراٹ پرب تمام ہوا

کسی کی نہ کچھ چلیگی بات پیش — ہر اک کا وش اُسکی ہے تقدیر کا پیش — سر بزم آیا جو فرزند شاہ — پڑی روے پر خون سے چہرہ نگاہ

کہا کس سے یہ جرم سرزد ہوا — کہ ظلم و ستم کا جو مورد ہوا — کہا شاہ بیراٹ نے اے پسر — ہوا مجھسے یہ جرم کیا اسکا ڈر

پسر نے کہا اے شہ بے خبر — بقا ہو اگر اپنی مد نظر — ابھی اسکے قدموں پہ رکھدو سر اپنا — گنہگار بن اپنی تقصیر پر

سُنا میں نے احوال اس مرد کا — یہ مرہم ہے ہر زخم کے درد کا — سُنا شاہ نے جب گھڑی یہ سخن — لگا خوف سے تھرتھرانے بدن

کہا اس سے بیشک گنہگار ہوں — سزا دیجیے میں خطاوار ہوں — خطا جرم تقصیر اب ہو معاف — زبان پر نہ آئیگا حرف خلاف

سُنے جب یہ شہزادے نے شہ کے کلام — کہا اے شہنشاہ عالی مقام — پراگندگی دور کردوں سب — کہ ہے ترک مدت سے قہر و غضب

جو گرتا کہیں اس زمیں پر یہ خون — تو بیشک سر سے واسطے تمہارے بون — ہوئی خون کی جب گھڑی یہ شست و شو — جٹا شٹر کو تازہ ملی آبرو

پھر آیا وہ جٹا شٹر اسر بزم میں — جو فرزند کے ساتھ تھا رزم میں — کہا پدر سے پسر نے یہ قصہ کہا — پدر کا پدر جو ثنا خوان ہوا

ہوا کورو اں پر جو میں فتحیاب — مددگار میرا تھا اک دیوتا — اُسی کے سبب سے مظفر ہوا — لڑائی میں کی میں جو جانکاہیاں — مجھے تاب و طاقت نہیں اسقدر — ملا تا وہاں کوروان سے نظر

خیال ہوگا وہ دیوتا تاب و تب — اسی شہر میں ہے وہ عالی نصیب — بہت نقد و انعام و خلعت دیا — بالیاں کو مجلس سے رخصت کیا

چمن نہم اظہار پانڈوان و عقد لبتن راجہ دختر دروپد با ایشان

قلم ہو گئے اب بصیت کے دن — بہر حال خاطر رہے مطمئن

گہ اب ہے ہنگام لشکر کشی — نہیں دشمنوں کو مقام کلام

جو وہ عہد و پیمان تھے پورے ہوئے — کہ مشتاق ہیں جسکے سُننے کو کان

لڑائی کے آلیسین شور ہوئے — سنو ایک دن کی عجب داستان

ہوا فصل گل کی روش آشکار — رخ مہر جسکی ضیا سے ادا ہے

کیا غسل پہنا وہ پُر زر لباس — ہوئے سر بجیب و آراستہ

سراپا تھا پیراستہ ساز جنگ — کیا مجلس شاہ کا راستہ

جو پہنچا وہاں تختگہ کے قریب — کیا تخت شاہی پہ اپنے جلوس

مرتب ہوئی ایک بزم عروس — کہا اُس جوان سے تجھے کیا ہوا

وہ بھائی تھے چاروں جو اہل ہنر — طبیعت ہوئی اس طرح بے قرار

جدا کرسیوں پر ہوئے جلوہ گر — جو دیکھا شہنشہ نے یہ ماجرا

خطا تجھسے سرزد ہوئی ہے بسر — نمک کا بھی واجب ہے انسان کو پاس

کرے راج نوکر کا یہ حوصلا — جو بھیم نے اُنسے سنے یہ کلام

جو ہے تخت شاہی پہ اک جلوہ گر — کہا اے شہنشاہ عالی مقام

یہ وہ شخص ہے جسے عالم خبر — جو مٹھی میں کھاتے تھے اُسکے طعام

جٹا شٹر اسی شخص کا نام ہے — ہزاروں برہمن کا تھا اژدہام

بھیم آغاز ہے یہ خوش انجام ہے — ہوا دُر فشاں یوں کہ ہے بیتمام

سُنے راجہ بیراٹ نے یہ کلام — دیا شاہزادے نے شہ کو جواب

مجھے دروپدی کا بھی دو اب نشان — مناسب نہیں اسقدر اضطراب

کریگا وہی گرم میدان کو سرد — کریگا وہی فوج دشمن کو گرد — وہی پہلوانون کو دیگا جواب — لڑائی مین ہوگا وہی فتحیاب

نہ تھا اُس سے آگے وہ شاہ زمن — سخن اُسکے سُنکر ہوا خندہ زن — کہ اتنے مین آئی خبر فتح کی — ہوا شاہ بیراٹ کا دل تنی

صفت شاہزادے کی کرنے لگا — دم اُسکی شجاعت کا بھرنے لگا — جدشٹر کے دل کو نہ پھر آئی تاب — دیا شاہ بیراٹ کو یہ جواب

جہان رونق افزا ہوا بھنڈرا — بجے شادیانے نہ کیون فتح کا — یہان شادیانے بجے فتح کے — جوانون کو بھاری ہے خلعت برے

شفتہ کو چوسر کا جو شوق تھا — جدشٹر سے اُسوقت تھا کھیلتا — زبان پہ وہی حرف تھا بار بار — شجاعت کا اُسکی زبان پر شمار

کہا پھر جدشٹر نے اے بادشاہ — نہ دے وصف فرزند کو لب پہ راہ — یہ بھنڈرا کی ہین ساری چالاکیان — بڑا تیر افگن ہے وہ نوجوان

بھلا دوسرا کون رکھتا تھا جان — جو بھیم سے ہوتا وہان ہمعنان — سوا اُسکے ہے دوسرے کی مجال — کہ دے کورون کو جواب سوال

ہوا شاہ بیراٹ یہ سُنکے خاک — کیا جسم کا پیرہن چاک چاک — غضب سے روشن ہے ظاہر کمال — نہ آئی مگر دل کو غصے کی تاب

ہوا بھنکے وہ سوختہ دل کباب — جو یاد اُسے تھے ہاتھون پینے نگار — وہین کھنچہ مارے اُسے ایکبار

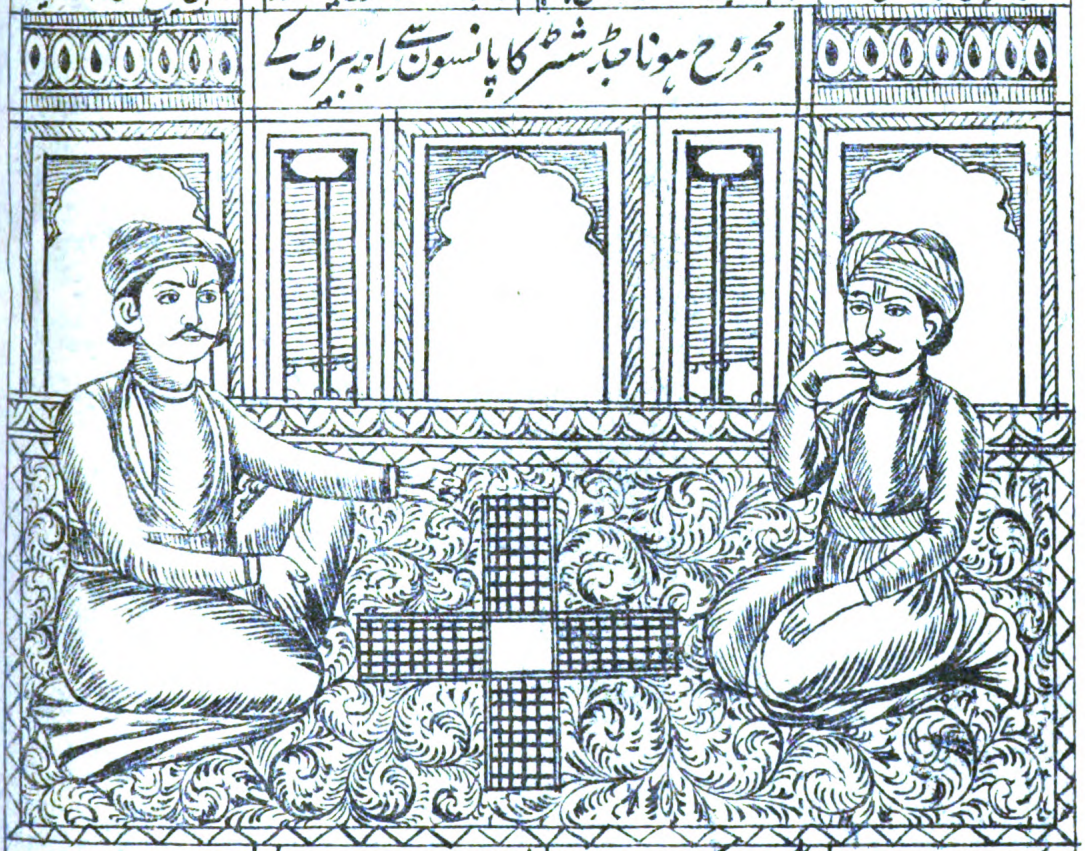

مجروح ہونا جدشٹر کا پانسون سے راجہ بیراٹ کے

لہو ناک سے دم مین جاری ہوا — مگر یہ بھی کچھ فضل باری ہوا — نظر آیا جسدم یہ حال زبون — لیا دُرپدی نے دوپٹے پہ خون

اودھر بزم مین تھا یہ حال تباہ — اودھر آیا دھیورڈھی یہ بادشاہ — جدشٹر بڑا دور اندیش تھا — کشکچی کو تھا حکم اُسنے دیا

اکیلا وہ شہزادہ آئے یہان — نہ بھنڈر پہ ہووے یہ قصہ عیان — وہ دیکھیگا پہروے پہ خون اگر — کریگا ابھی راج زیر و زبر

کوئی شاہد مرگ سے ہم بغل — کسی کے برابر عروس اجل — پیا تیغ نے جامے شربت لہو — عجب جشن تھا دھوم تھی چار سو
قدم پر کیا سر کشی نے نثار — کسی نے لیا تیغ کا منھ پہ وار — گلے مین کوئی پہنے زخمون کے ہار — بدن زخمیون کے بنے لالہ زار
کرون مطلب طول کو اختصار — ہوے ایک سے آکے چارون دوچار — نرکھتا تھا تیر افگنی مین نظیر — روانہ کیا پہلے ارجن نے تیر
درونہ کے زیر قدم وہ گرا — کہ آنکھون سے ہے شوق پابوس کا — خدنگ آیا پھر دوسرا قرب گوش — سخن خیریت کا کہا قرب گوش
قلم لکھے ارجن کے وصف ہنر — نہ آیا جو جرجودھن اسکو نظر — بھلبان سے اپنے ہوا تر زبان — کہان ہے وہ جرجودھن پہلوان
یقین ہے مواشی وہی لیگیا — کھڑا ہوگا لشکر سے اپنے جدا — تجسس مین اسکے یہ ہر سو دوان — کہان ہے کہان ہے کہان ہے کہان
خدا ساز پہونچا جو اسکے قریب — مقابل ہوا آکے وہ بدنصیب — ہوئی بس اسی جا پر آغاز جنگ — مہیا تھا میدان مین ساز جنگ
وہ ارجن نے کینا وکی اندازیان — ہراسان تھا جو دھن نیم جان — پریشان کیا دفتر فوج کو — کیا پست دشمن کے سر اوج کو
درونہ کرن کرپ عالی نسب — دوساسن وہ بھیکم تیامہ بھی سب — نہایت ہوے دست ارجن سے تنگ — نباقتل گہ صاف میدان جنگ
یہ دیتا تھا تنہا ہر اک کو جواب — ستارون مین تھا صورت ماہتاب — وہ شمشیر و خنجر وہ تیر و سنان — وہ نیزہ وہ دشنہ وہ گرز گران
بہل جانفشانی مین مصروف سب — دم رزم تھے خون کے تشنہ لب — وہ تھا گرم ہنگامۂ رستخیز — کسی نے پیا آب شمشیر تیز
کسی پر پھرا خنجر آبدار — ہوا کھل کے سینہ شگفتہ انار — ہوا تیر دل دوز پہلو کے پار — سنان سے کسی کا تھا سینہ فگار
کسی پر وہ نیزہ گرا برق وار — اجل بنگیا دشنہ آبدار — کیا گرز نے روز میدان یہ حال — کسی کے پڑی کاسۂ سر مین یال
جو بھیکم تیامہ نے دیکھا یہ حال — کہ لشکر ہوا سر بسر پایمال — درونہ کرن سے کیا مشورا — دگرگون ہے اب رنگ اس فوج کا
ہوے قتل میدان مین لاکھون جوان — لبون پر ہے مردان لشکر کی جان — لڑائی کی بگڑی ہوئی ہر طرح — مناسب ہے اسوقت رینا طرح

چمن ششم در بیان معاودت ارجن بافتح و ظفر

ہوا سرد ہنگامۂ رزمگاہ — وہ ہتھیار رکھے تھے جس نخل پر — چھری سب نے ہر میت زدہ وہ سیاہ
جو میدان مین ارجن ہوا فتحیاب — چمکتا تھا مثل صورت آفتاب — پھر آیا وہان ارجن ذی ہنر
اسی طرح سب کھد یا ساز جنگ — جو پہنے تھا پہلے لیا ساز جنگ — لڑائی گئی وقت فرصت ہوا
جو اول تھا زیب بدن پھر ہین — اسی طرح اسکو کیا زیب تن — ہوا جانب شہر جلدی دوان
شہنشاہ بھی ہمعنان ظفر — ہوا گھر مین داخل لٹائے گہر — ترددہوا دل کو پیدا کمال
کہا ہون بھلبان سے اندیشہ مند — نہ پہونچے کوئی سخت دل پر گزند — اُسے ناچنے اور گانے سے کام
ہنر آزمودون کا میدان ہے — سر کیشن جی اب نگہبان ہے — نہ اس طرح سے کھائے پیچ و تاب
ابھی شاہزادہ تو ہے خرد سال — وہ کیا جانے اس رزم میدان کا حال — وہ کیا شاہزادہ وہ کریگا تمام

ارا یہ کمان ہی یہ میری عجیب — کہ آتی ہی اُس سے صدائے مہیب — نہ ڈرنا اُس آواز پر شور سے — صدائے مہیب آئیگی زور سے

یہ کہکر بجایا وہ مہرہ سفید — کہ تھا در مکنون بحر امید — کمان کو جو دی چاشنی ایکبار — گریبان زمین کا ہوا تار تار

ہوئی ہولناک ایک پیدا صدا — زمین و زمان مین پڑا غلغلہ — ہوگا وہ زمین کا گیا دل دہل — فرشتون کی راحت مین یا آ خلل

جوانون کا زہرہ ہوا آب آب — پڑا فوج دشمن مین بھی اضطراب — ڈرا دل مین مجرد دھن پہلیتن — وہ دہشت کہ لرزان تھا صاحبدلان

یہ کی عرض بھیکم سے ای نیکنام — ہوا تیرہوان سال کیا اختتام — کہ باقی ہین کچھ روز اقرار مین — تنزل پڑا ہی دل زار مین

دیا اُسکو بھیکم نے ایسا جواب — کہ بیکار ہی اب ترا اضطراب — یہ باتین تو اب کام آتی نہین — مقدر کا لکھا مٹاتی نہین

جو بیراٹ پر کی ہی لشکر کشی — پھر ینگے نہیں آج تازندگی — قدم بے لڑے اب ہٹینگا نہین — جوان رزم سے بھاگتے ہین کہین

وہین چار حصے کیے فوج کے — سمندر مین ٹکڑے ہوئے موج کے — سنو حال جو دھن بے وفا — ہوا ایک حصے کو لیکر جدا

مقرر ہوئی کچھ سپہ سو کے شہر — کہ نازل کمک کی نہ پائے قہر — نبے لشکر نصف کے فوج دار — ہوئے دونون حصون مین سردار چار

سمندر ہوا پر پیادے سوار — بڑھا لشکر جنگ کا جب نشان — ضیا اُسکی ہر سمت تھی گلفشان

جما اُس روش رنگ میدان رزم — کہ جسطرح جشن عروسی کی بزم — اجل ہر جوان سے ہم آغوش تھی — خوشی زندگی کی فراموش تھی

کوئی ہم بغل بستر خواب سے — ہم آغوش کوئی سر خاک سے — کوئی سایہ تیغ مین سو رہا — کوئی نقد جان ہاتھ سے کھو رہا

آشکار ہونا جوہر شمشیر ارجن کورون کے مقابل

آنا ارجن کا پسر بیراٹ کے ساتھ میدان جنگ مین ارابہ اسوار

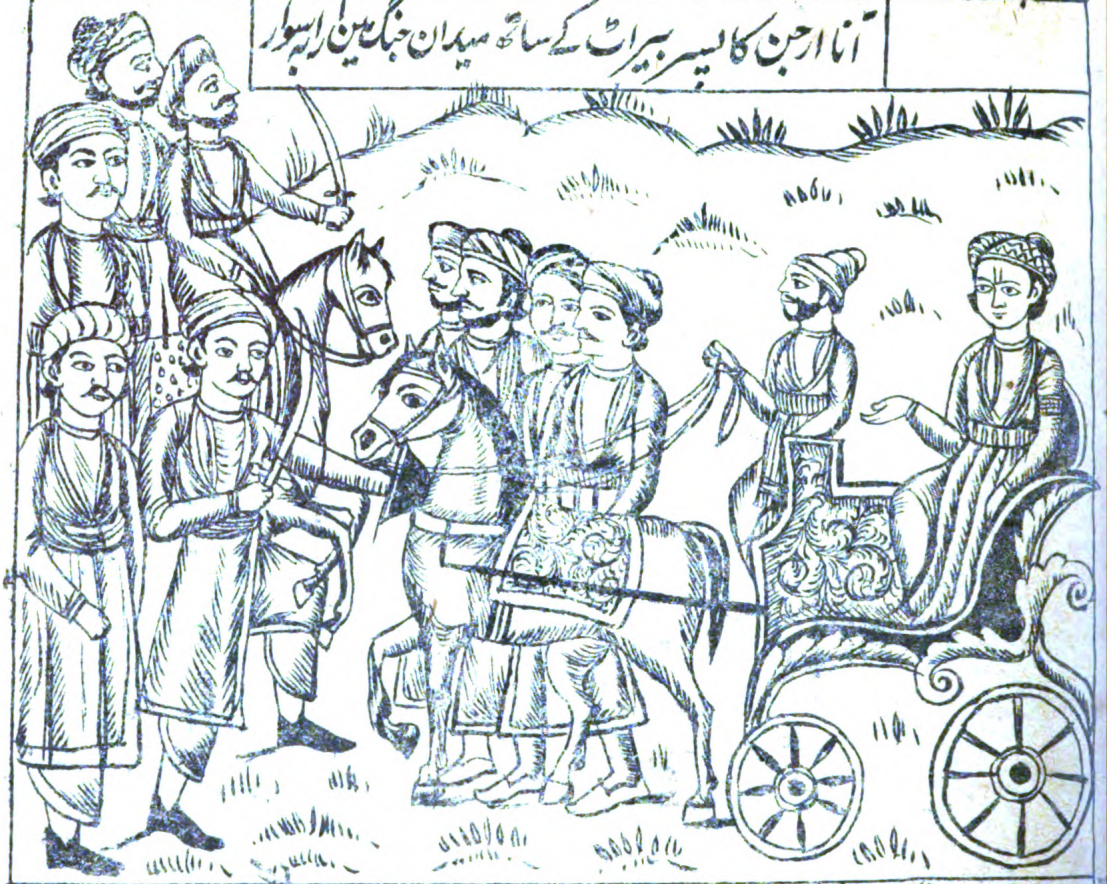

ڈرا اسقدر رنگ رخ اوڑ گیا — لڑائی کے میدان سے مُنہ موڑ گیا — زمین پر گرا ہو کے بیہوش وہ — وہ دہشت بنا خود فراموش وہ

جو کچھ دیر مین وہ ہوا ہوش یار — تو ارجن سے بولا مین تجھپر نثار — کہین گھر مین پہونچا دے جلدی مجھے — کہ انعام و خلعت مین دونگا تجھے

بچا دے کسی طرح یہ جان زار — طبیعت پہ ہرگز نہین اختیار — لگا خوف سے تھرتھرانے بدن — سُنا پر نہ ارجن نے اُسکا سخن

ارابے پہ وہ نوجوان تھا سوار — گریزان ہوا کود کر ایکبار — جو ارجن کو یہ حال آیا نظر — لیے ہاتھ مین دوڑ کر ہو سے سمر

زبردست تھا کھینچ لایا اُسے — اُٹھا کر اُسی پر بٹھایا اُسے — کہا اُس سے اے کودک بے ہنر — لڑائی سے ڈرتا ہے کر اسقدر

ذرا ہوش مین آ کے انسان بن — عوض میرے تو ہی بہلبان بن — دکھاتا ہون تجھکو گلستان جنگ — رخ ہر عدو سے اُڑاتا ہون رنگ

نظر آئے مقتل مین تازہ بہار — گل زخم سے جسم ہون لالہ زار — نظر آئے سطح زمین لالہ گون — روان زخم گہ مین ہو دریائے خون

یہ کہکر وہ آیا قریب درخت — کہ رکھا تھا جسپر لڑائی کا رخت — لڑائی کے معلوم تجھے خوب ڈھنگ — بدن پر کیا راست وہ ساز جنگ

کہا شاہزادی سے اے گلعذار — مین ارجن ہون دشت نکھار نہار — کسی شخص پر راز افشا نہو — رہے دھیان تا فتنہ برپا نہو

جو ارجن نے ہتھیار اپنے لیے — اشارے کے ساتھی وہان غیب سے — کہون اُسکی برق کی تعریف کیا — کہا اُس سے اے کودک گلعذار

بنی شکل اسپہ ہنومان کی — نظر آئی جسکو پڑی جان کی — ہوا اُسپہ اسوار وہ شہسوار

مگر بھیس بدلے ہوے ہر جوان — لگا ہون سے پر دے مین نیند تا جان — جو آگے لڑائی کو فوجین ہوئین — تلاطم مین دریا کی موجین ہوئین

ہوئی بزم پیکار آراستہ — صفین دونون جانب سے پیراستہ — جو میدان مین آکے وہ دو دل ہوے — نمودار ساون کے بادل ہوے

دکھایا وہ تیغ ہلالی نے رنگ — چمن چاندنی کا تھا میدان جنگ — یہانتک ہوے زخم تن خونچکان — زمین رزم کی بنگئی گلستان

عجب لہلہاتے تھے زخمون کے پھول — تماشاے گلزار جنت حصول — گلستان لشکر پہ سب جان نثار — کسی کو خزان اور کسی کو بہار

جو میدان مین گتھون کے گتھے ہوے — چراغ حیات انکے گشتے ہوے — زمین پر لہو کی رواں جو یبار — گلستان مقتل مین تھی آبشار

ہوے دامن زخم ضربون سے چاک — لہو نے کیا تر گریبان خاک — حجابا وہ سوسر مہ نے رنگ جنگ — ہوا شاہ بیراٹ پر وقت تنگ

یہ بلبل پھنسا دام صیاد مین — پڑا بادشہ دست جلاد مین — جڈشٹر نے دیکھا جو یہ حال زار — کہا بھیم سے اے مرے غمگسار

شہنشہ کے ہم تم نمکخوار ہین — بہرحال اُسکے خبردار ہین — نہین ہے دل زار کو اب قرار — کہ آقا کو دیکھین گرفتار وزار

یہی جان نثاری کا ہنگام ہے — نشان مٹ گیا گر یہان نام ہے — یہ کہکر نکل آئے چاروں جوان — لگے گونجنے شکل شیر ژیان

جڈشٹر نے کی ایسی بان آوری — ہوے قتل و مجروح لاکھون جری — گرائے زمین پر ہزارون جوان — اودھر بھیم نے کمین وہ چلا کیان

لیا کام وہ گرز و شمشیر سے — نہ تھے ہوش پر جا و یہان ایک کے — سراسیمہ دل تھا پریشان ہوا — وہ سردار لشکر ہراسان ہوا

کیا بھیم نے حال اُسکا زبون — گرا رتھ سے وہ خاک پر سرنگون — سر مو نہ کام آیا اُسکا ہنر — لیے ہاتھ مین بھیم نے موے سر

چھٹا شاہ بیراٹ بھی قید سے — اوڑا باز شاہین کے صید سے — رہائی سے جسدم لڑے تھے نصیب — مقید جڈشٹر کے آیا قریب

جڈشٹر سے کہا اُس نے یون تر زبان — برابر ہی مردے کے جو ہی اسیر — متبرا ہی کمینون سے میرا ضمیر

سنو حال جو جودھن پر ہنر — مقید تھا آزاد اُسکو کیا — وہ رنجور تھا شاد اُسکو کیا — وہ مرہون احسان ہوا مو بمو — مگر خاک مین مل گئی آبرو

چمن پنجم آمدن جرجودھن و شہر بیراٹ و مقرر شدن ارجن بہ بہلبانی شہزادہ

چمن پنجم آمدن جرجودھن و شہر بیراٹ و مقرر شدن ارجن بہ بہلبانی شہزادہ

سنو حال جرجودھن پر ہنر — چمن پنجم آمدن جرجودھن و شہر بیراٹ و مقرر شدن ارجن بہ بہلبانی شہزادہ — نہ تھی اُسکو اِس بات سے کچھ خبر

مواشی جو چرتے تھے سوے شمال — پکڑ لیگیا اُسکو یہ بدخصال — سُنا جو سر بزم اُسنے یہ حال

در آیا محل مین وہ پیش زنان — ہوا خشک نی کی طرح تر زبان — رسید شاہ بیراٹ کا خورد سال — دکھاتا ابھی اپنے جنگی ہنر

ابھی چھین لاتا نشان و علم — بتاتا تا غنیمون کو راہ عدم — بہلبان ارجن کا ہی بہنوا — جو سیر ندھری نے سنا یہ سخن — تو بلبل کی صورت ہوئی نغمہ زن

بہلبان ارجن کا ہی بہنوا — وہ تیر افگنی مین ہی کامل بڑا — جو اس کام پر وہ رضامند ہو — تو رونق لڑائی کی وہ چند ہو

سُنا دختر شاہ نے یہ کلام — بلا کے کیا اُسکو راضی تمام — زرہ خود بکتر خدنگ او کمان — مسلح ہوا یہ مخنث جوان

کیا شاہزادے کو اُسپر سوار — روان تھا ہوا کی طرح تند و تیز — بھرا دل مین ہر طرح غرم ستیز

در آیا جو میدان مین نوجوان — نظر آئے جسدم دو یا سن کرن — در و نہ و جرجودھن پیلتن

نہ پایا نشان فوش ہوکے کوروان — مگر دل مین حیرت زبان پر بیان — بیابان مین شیرون نے کھایا انھین — عدم چوٹیون نے دکھایا انھین

کسی نے کیا کام اُنکا تمام — ہوے دل مین اپنے عدو شاد کام — درونہ نے جسدم سُنا یہ سخن — کہا اس طرح کے ہین وہ تیرزن

کرین شیر یا دز و جنگو تلف — سُنا وینگے شیرون کی صف کی صف — یہ بھیکم پتامہ نے سُنکر کلام — کہا سچ ہی ایسے ہین وہ نیکنام

زمین پر جہان وہ اقامت کرین — وہان کی ہر اک دور آفت کرین — عذابون سے بھی پاک ہو سرزمین — جہان پر قدم رکھین وہ مہ جبین

کہا کرپ نے بھی بہ شیرین کلام — ہوے اُنکے ایام نکبت تمام — طلوع اُنکے اقبال کا ہی قریب — چمکنے ہی اب چاہتا ہی نصیب

اگر ہاتھ آجاے اُنکا پتا — تو پیغام دین کوروان صلح کا — سوا صلح کے کوئی چارہ نہین — نہین سرخ ہوگی لہو سے زمین

قلم لکھے سو سرمہ کی داستان — کیا اس طرح کوروان سے بیان — عبث غنچہ دل مین یہ خار ہی — تلاش اُنکی اب ل کو بیکار ہی

ہمارے تو دل مین ہی اب قصد جنگ — کرین شاہ بیراٹ پر وقت تنگ — ہو اسلطنت کا مدار المہام — کیا پانچ گندھرب نے اُسکا کام

مناسب ہی اب فوج لشکر کشی — کہ اُسکو نہین طاقت سرکشی — دو حصہ کیا فوج کو ایکبار — ستارون سے بڑھ کے پیادے سوار

قلم کیا کرے اُسکا وصف سپاہ — کہ تھا ہفت اقلیم کا بادشاہ — کہان تک کہون فوج کا احتشام — زمین نے دیا چھوڑ اپنا مقام

وہ گھوڑون کے نعلون سے اُلوے ہوے — اُٹھاے ستم چین بہ ابرو ہوے — یہان سے بڑھا جب نشان فوج کا — تلاطم تھا دریاے پُر موج کا

زمین پر وہ جیحون کی صورت روان — بنے نقش سُم سے زمین آسمان — جو پہونچے سر ملک بیراٹ پر — وہ لشکر ہوا کچھ ادھر کچھ ادھر

ہوئی شاہ بیراٹ کو بھی خبر — پڑ جنگ اُٹھا وہ سینہ سپر — چلی ساتھ اُسکے وہ فوج کثیر — نہ جسکا تھا دنیا مین ہرگز نظیر

جدھ شتر نکل بھیم سہدیو نے — لیے ساز جنگ اپنی سرکار سے — چلے ساتھ راجہ کے چارون جوان — شجاعت کے جنگل مین شیر ژیان

غرم جنگ کرنا کوروان کا ملک بیراٹ مین

یہ زاری کچھ اب کام آتی نہین — سمجھ بچھلی بگڑی بناتی نہین — جلانے کو جب لیچلے لاش کو — وہان کا یہ مضمون مجھسے سنو
وہ بھائی ہوے دشمن دُرپدی — سہائی دل زار مین یہ بدی — رسن سے کسا اُسکو ہمراہ لاش — کہ تھی باعث ماتم جان خراش
پڑا دُرپدی پر جو یہ وقت تنگ — ہوا اور ہی بزم ماتم کا ڈھنگ — عجب نخل ماتم مین یہ گل کھلا — ثمر تازہ اُن دشمنون کو ملا
سُنی بھیم نے دُرپدی کی صدا — وہ سوتا تھا جاگا برآمد ہوا — جلانے کا مُردون کے تھا جو مقام — ہوا اُس طرف کو روان تیز گام
پریشان بُنے پر کیے سر کے بال — کر افشا کسی پر نہوا اسکا حال — زمین سے لیا پہلوان نے اکھاڑ — بسرنگ گل بوستان ایک تاڑ
خسان کر دیا دشمنون کا چمن — نہ چھوڑا بساط و پنجے مین ایک تن — چراغ حیات عدو گل کیا — نیا خار غم بادشا کو دیا
نکالا دل دُرپدی سے غبار — رہائی ملی قید سے یکبار — جو پھر شہر مین آئی وہ خستہ حال — ہر اک شخص دُرتا تھا دل مین کمال
ملاتا تھا کوئی نہ اُس سے نظر — دلون مین سمائے ہوے سب کے ڈر — اودھر شاہ بیراٹ اندیشہ مند — نہ پہونچے کہین سلطنت پر گزند
کہا اپنی رانی سے جس طور ہو — خدا کے لیے اسکو رخصت کرو — کوئی اور آفت نہ برپا کرے — نمودار محشر کا فتنا کرے
مقام اسکا اب گھر مین اچھا نہین — مری جان کی ہے وہ دشمن کہین — محل مین جو داخل ہوئی خستہ حال — کہا اُس سے رانی نے اے خوش خصال
کہ رہنا ترا گھر مین اچھا نہین — بلا شاہ پر ہو نہ نازل کہین — کیا بے برادر مجھے تونے آج — نہو کل تری وجہ برباد راج
یہ سُنکر دیا دُرپدی نے جواب — تامل کی جا ہے نہ کر اضطراب — کہ ہین سیزدہ روز اس سال مین — گذر جائین وہ بھی اسی حال مین
یہ سُنکے وہ رانی تو دم لے رہی — وہ دن جس گھڑی طے ہوے مہربان — وہ خود مجھکو ہمراہ لیجائینگے — تماشا نیا تجکو دکھلائینگے

چمن چہارم در بیان آنحضرت صلعم و ہمبستر شدن با اسیر دہم و بمبر سیدن باب ظہور پانڈوان

یہ سنکے وہ رانی تو دم لے رہی — چمن مین رہے شاہد گل کھلے — ہوا ے چمن ہو گئین عطر بیز — زبان قلم خار سے بھی ہو تیز
زبان قلم شکل بلبل کھلے — لب غنچہ سے ہو عیان بوے گل — رہیگی یہ کب تک نہان بوے گل — بیابان مین گذرے ہیں یہ برس — گلستان کی دل کو ہے اب ہوس
میسر ہو گلگشت اب باغ کی — کہ کچھ سیر بھاتی نہین راغ کی — نکالے چمن سے خزان کو بہار — کہین ہون بیابان نورد اُسکا
قریب انقضاے جو پہونچا وہ سال — ہوا کورووان کو بہت کچھ ملال — ہوئی مشورون مین یہ گفتگو — روانہ ہون جاسوس اب چار سو
جُدا شکر کی ہر سمت ہو اب تلاش — دل زار سے دور ہو یہ خراش — یہ تشویش بھی دل کی سب دور ہو — طبیعت بہر حال مسرور ہو
تھے جو کہ جاسوس چالاک تھے — بہت شوخ و عیار و بیباک تھے — گئے قاف تک شہر و صحرا پھرے — ہوا کی طرح کوہ و دریا پھرے
عدو سے خدا نے چھپایا انھین — ہر اک سمت ڈھونڈھا نہ پایا انھین — کہا آکے اُنکی نہیں ہے خبر — خدا جانے وہ بے وطن ہین کدھر
شب و روز چھانی خدائی تمام — نشان اُنکا پایا نہ ظاہر ہی نام — نہین اُنکا روے زمین پر نشان — سنو ملک بیراٹ کی اک خبر
ہوا طرفہ اُس شہر مین سانحا — جو گذرا تھا وہ سو سب کہا — ہوے پانچ گندھرب ظاہر وہان — مٹا شہ کے سالون کا نام و نشان

کیا ہاتھ دامن کی جانب دراز — تھا جی مین کچھ خوف افشار کا — ہوئی برق غصے سے یہ خوشخصال — لگایا طمانچہ کیا منہ کو لال

پھری اُس مکان سے وہ روتی ہوئی — مُنہ اشکون کے دریا سے دھوتی ہوئی — وہ احوال پُر درد شہ سے کہا

کرنا گاہ وہ بیحیا سایہ وار — عقب اُس پری کے ہوا آشکار — لیے ہاتھ مین بال اُس ماہ کے

خدا بیکسون کا ہی فریادرس — سوا اُسکے کوئی نہین دادرس — اُنھون نے دیے اُسپہ مشت گران

زمین پر گرا وہ جوان سر کے بھل — پڑا ہوش کے قافلے مین خلل — ملی ہاتھ سے بھیم کے یہ سزا

قتل ہونا کیچک کا بھیم کے ہاتھ سے

خزان ہو گیا وقت باغ حیات — ہوا دم مین گشتہ چراغ حیات — یہان پر بہت طول تھی داستان — حقیقت مین زائد تھا اُسکا بیان

قلم کیا لکھے بزم ماتم کا حال — چمین سوگ درمیان گشتہ شدن برادران کیچک کہ نود و پنج بودند از دست بھیم مین — ہر اک زخم سے تیغ غم کے نڈھال

بزخ صبح سے شب نے لی اولٹی نقاب — برآمد ہوا چرخ پر آفتاب — کہ بھائی زن شہ کا مارا گیا

کرون بھائیون کا اب اُسکے بیان — صد و پنج گنتی مین تھے وہ جوان — فلک کے بھی کانون کا پردہ پھٹا

وہ ایوان شاہی تھا ماتم سرا — دل زار مین سب کے اک غم بھرا — اوگا نخل ماتم عجب باغ تھا

وہ رانی نہایت پریشان تھی — کہ اپنے کیے سے پشیمان تھی — عبث ہو دل زار اب بیقرار

جورانی نے دیکھا یہ حال زبون — رہ بھائی کو پیدا ہوا ہی جنون — شراب محبت مین سرشار ہی — نہین جسکی دارو وہ آزار ہی

ابھی اس مرض کا ہی آسان علاج — بتیگا نہ پھر کچھ جو بگڑا مزاج — کہا اپنے بھائی سے ای بیقرار — مرا نقد جان ہی یہ تجھپر نثار

کوئی ہاتھ سے دل کو دیتا ہی کھو — بلا سُنت کی سر پہ لیتا ہی یون — اُسے کیجیے رتی ہون تیرے قریب — مگر دیکھیے کیا دکھائے نصیب

کہ ہمراہ مین اُسکے گندھرپ پانچ — جلا دیگی اُس آگ کی تجکو آنچ — جو کھجک کے سر پر چڑھی تھی قضا — بہن کی تسلی سے دل خوش ہوا

کہا جاکے سیرندھری سے یہ ان — دل و جان ہے ہر آرزوے وصال — پھنسا ہون ترے عشق کے دام مین — گئی جان میری اب اس کام مین

سُنے اُسنے کیچک کے جسدم کلام — کہا جیا دے زبان مین لجام — ملا دونگی سب خاک مین آبرو — سنو ہی محبت اپنی جان کا عدو

تری ہے گندھرپ سے ہو قضا — خبردار ہو ہوش مین اپنے آ — کہ تھا عشق کیچک کا دل مین خیال

کیے کچھ نہ سیرندھری سے کلام — دیا بادہ مے کا ایک جام — ہوئی غمزدہ وہ اپنے دل مین اداس

کہا اُس سے ای قازم اتحاد — کہ ہے سخت بے شرم وہ بدنہاد — عدو آبرو کا ہی وہ بدنصیب

وہ بولی کہ بھائی کی ہی کیا مجال — اُٹھائے نظرون مین آنکھین نکال — لیا جام مے اور روتی چلی

خدا پر نظر تھی قدم راہ مین — دل زار تھا یاد اللہ مین — مدد کیجیے میری اسدم شتاب

وہ خورشید اس طرح گویا ہوا — کہ اے رشک مہ دل مین تو غم نکھا — مرے دو نگہبان ہین تیرے ساتھ

نہ آئینگے پیر وہ کسیکی نظر — وہ روتی ہوئی آئی جب اُسکے گھر — دکھانے لگا وہ فراز و نشیب

لانا جام مے دُرپدی کا کیچک کے پاس

آنا پانچون بھائیون کا راجہ بیراٹ کے پاس دوسرے لباس مین

ملازم جو نشتر کی سرکار مین — ہمین یار تھے اُسکے دربار مین — بہت عزت و مال پیدا کیا — زر و نقد و اسباب لجا کیا

ہوے وہ گرفتار رنج و محن — گئے سوے صحرا غریب الوطن — گئے اُس زر و نقد مین چند سال — تصرف ہوا جملہ اسباب و مال

نہایت ہوا جب پریشان حال — کیا تنگدستی نے جینا وبال — ہوے سخت محتاج آئے یہان — سخاوت کرم کی سُنی داستان

ملی تنگدستی سے ہمکو نجات — یہان رہکر ین چند روزہ حیات — شہنشاہ وہ تھا مسافر نواز — کیا اُن غریبون کو بھی سرفراز

جو نشتر نے ظاہر کیا گنگ نام — کیا بھیم کوشہ نے مطبخ سپرد — ملو سے مسلّحے ہوا تھا وہ گرد

نکل نے کیا اگر بانگ اپنا نام — وہ سہدیو تھا جو بنا گاؤبان — کیا آستم نام اپنا عیان

جو ارجن لباس مخنث مین تھا — معلم بنا دختر شاہ کا — کہ گانا سکھائے اُسے راہ کا

جو رانی تھی سندیسہ اُس شاہ کی — عیان اُسکا سیندھری نام تھا — سپرد اُسکو بھی ایسا ہی کام تھا

جو نوکر ہوے وہ غریب الوطن — ملے خوب انعام و خلعت یہان — مگر چشم دشمن سے ہر دم نہان

زبان قلم پر ہی اب یہ کلام — مجمل ذکر ربیان ترفیقہ شدن کیچک برادر رانی بر جمال دریدی — کہ کیچک تھا رانی کے بھائی کا نام

ہوا دریدی کا خریدار وہ — دیا دل بنا عاشق زار وہ — مجھے الفت دریدی ہر کمال

خدنگ محبت سے دل چور ہی — خرد میرے نزدیک سے دور ہی — کہین بڑھ کے مسمل سے ہی بیقرار

اگر وصل اُسکا نہ حاصل ہوا — تو جینا مرا سخت مشکل ہوا — گنہ تیری گردن پہ دھر جاؤنگا

کہا اپنی خواہر سے جا کر حال — دل زار پر اب نہین اختیار — رہا دور اُس سے تو مر جاؤنگا

خیابان چہارم از چمنستان سوادِ ہندوستان یعنی بیراٹ پرب درین پرب دو ہزار و پنجاہ اشلوک است

چمن اول در بیان رفتن پانڈوان در شہر بیراٹ و تبدیل نمودن اسلحہ خود

دہ بارہ برس جب ہوئے اختتام
بدل اُنکو چھپنے کا تھا اہتمام

ہوا ملک بیراٹ عزمِ سفر
سُنائے نصیحت کے اُسنے سخن

چلے اُس جگہ سے یہ عالی مقام
نہان اس طرح جیسے مرغ نگاہ

ہوئے طے بیابان و دریا و کوہ
قلم لکھے اب داستانِ عجیب

کنارے پر اُس شہر کے وقتِ شام
اوتارا بدن سے جو پہنے تھے رخت

دل دوربین نے کیا یہ بیان
کیے اپنے ہتھیار باہم شمار

حفاظت سے اُس نخل پر رکھدئے
کیا شاخ مین اُسکو آویختا

کہا یہ سخن باصدائے بلند
رہے اک زمانے پہ روشن یہ حال

ہوئی شہر مین شہرت اس بات کی
سمجھتے تھے سب اپنی جان کا ضرر

ہوا اس طرف سے جو دل مطمئن
لباس بدن کو بھی بدلا تمام

گئے شاہ بیراٹ کے جب پاس
کہ رکھتے تھے ہم پاس سب مال

مرخص ہوئے دھوم سے بے وطن
نہان اس طرح جیسے مرغ نگاہ

شب و روز کرتے تھے یہ قطع راہ
قلم لکھے اب داستانِ عجیب

وہان جا کے بیٹھے وہ زیر درخت
اوتارا بدن سے جو پہنے تھے رخت

یہ تجویز پائی جو دل سے قرار
کیے اپنے ہتھیار باہم شمار

کہ اک لاش مردے کی لائے اُٹھا
کیا شاخ مین اُسکو آویختا

جلائینگے اس لاش کو بعد سال
رہے اک زمانے پہ روشن یہ حال

بچاتا تھا کوئی بھی گر دو بجر
سمجھتے تھے سب اپنی جان کا ضرر

کیے اُن شریفون نے تبدیل نام
لباس بدن کو بھی بدلا تمام

کیا اس طرح اپنا اظہار حال
کہ رکھتے تھے ہم پاس سب مال

پرے دشمنون کی نہ انیز نظر
نہان اس طرح جیسے مرغ نگاہ

مگر چشم دشمن سے پردہ تمام
شب و روز کرتے تھے یہ قطع راہ

نہ وہ فرشاہی نہ شان و شکوہ
جو اقلیم بیراٹ آئی قریب

جلانے کا مردون کے تھا جو مقام
وہان جا کے بیٹھے وہ زیر درخت

یہان کیجیے ساز ہیدان نہان
یہ تجویز پائی جو دل سے قرار

طلسمات تازہ نمایان کیے
کہ اک لاش مردے کی لائے اُٹھا

برہن دن یہان جان کا ہے گزند
جلائینگے اس لاش کو بعد سال

دہلتے تھے سینون مین دل سبھی کے
بچاتا تھا کوئی بھی گر دو بجر

سمائی طبیعت مین یہ ایکدان
کیے اُن شریفون نے تبدیل نام

نہ وہ نام اُنکا نہ وہ تھا لباس
کیا اس طرح اپنا اظہار حال

ہوشیار ہونا اُن چاروں کا اور چقماق برہمن کے ہاتھ آنا بچھ سے

کہا بچھ نے دھرم ہی میرا نام — فقط امتحان سے تھا اسوقت کام — جو یہ عقل نیت ہی اب تک درست — ترے کام سب ننگ بیشک درست

ہوئی گردش بخت و قسمت تمام — اب ایام محنت کا ہی اختتام — دعا ہی مری تیرہویں سال سے — نہ پہچانے کوئی اس احوال سے

یہ مژدہ سنایا وہ چقماق دی — خوشی ہو کے راجہ جدھر سے نلی — مکان فرودگش پر آئے جوان — ہوئی دُرپدی بھی بہت شادمان

برہمن کو چقماق حاصل ہوئی — خدا ساز آسان مشکل ہوئی — قلم اور قصہ کو دے انتظام — خیابان یہ بھی ہوا اختتام

ارن پرب تمام ہوا

پڑی ناگہان کان مین صدا — جدشٹر نے شکریہ اُس سے کہا — جو کرتا ہی در پردہ سب سے سوال — یہ کون مجھیر کھلے اسکا حال

نمایان ہو گر صورت آفتاب — تو ہیگے سوالون کا دون جواب — وہ ظاہر ہوا نیکے شکل مہیب — کہا مجھ ہون اور آیا قریب

کیے اُسنے انمین ۱۹ اُنسے سوال — کہا پہلے اُس مجھنے اے جناب — روان حکم سے کس کے ہی آفتاب

برہمن ہی کس شے سے ساودی — یہ انسان کس چیز سے ہی شریف — نہین اور مخلوق جسکی حریف

کسے کہنا اس بات کا ہی بجا — جو انسان کو بہرہ ہی تمیز سے — بھلا عقل آتی ہی کس چیز سے

برہمن کو کہتے ہین کیون دیوتا — یہ انسان ہو کس چیز سے سرشار — ملے سیر کو خلد روز شمار

بھلا کیا علامت ہی نادان کی — کہ جیسے سے گھٹے قدر انسان کی — کہ سوتے مین آنکھین رہین کس کیا

وہ ہی کونسا تخم اے اہل دین — زمین پہ جو بوئے سے جمتا نہین — نہین جسکے دل ہی وہ ہی کون شخ

سفر مین ہی انسان کا کون یار — رہا گھر وہان کون ہی دوستدار — پس مرگ ہی ساتھ تربت مین کون

بھلا کون ہی جملہ خوبی کی اصل — بیان کیجیے اسکی بھی مجھسے نقل — سخاوت شجاعت مدارات مین

وہ سرمایہ ہی کون اے مہربان — ملے سیر کو جس سے باغ جنان — جدشٹر نے پہلے کیا یہ کلام

تبایا خدا کو دیا یہ جواب — روان حکم سے اسکے ہی آفتاب — ترسا دتریون مین ہی اسکی دھوم

سوم ہی عبادت چہارم ہی صبر — رہے نفس پر جسکے ہاتھون سے جبر — بزرگون کی خدمت کا یہ ہی ثمر

ششم ہون برہمن مین علم و عمل — سنو مجھسے اب پانچوین کی خبر — سخاوت سے راحت ملے خلق کو

نہم مچھلی ہی تخم بریان دہم — سخن سا توان مجھسے اب یہ سنو — نہم مچھلی ہی تخم بریان دہم

رہا چودھوان ہی زمان سازگار — سنو اور باقی جواب اُسکے تم — رہا چودھوان ہی رفیق اور یار

قلم لکھے اب سترہ کا حساب — مثل ٹھیک ہی سولھوین کا جواب — رہا پندرہ اُسکو کہیے طبیب

عبادت ہی اُنیسوین کا حساب — سخاوت ہی اٹھارھوین کا جواب — درست اعتقاد اور راسخ یقین

بھلا مجھسے کچھ مانگ اے نیکنام — زبان نے ثنا کے یہ در کلام — سے مجھ کو جب جواب سوال

دل غمزدہ میرا مسرور ہو — افاقہ مین آئین یہ غم دور ہو — کہا دست قدرت ہی اتنی اگر

صدف کی طرح کھولا درج دہن — سنا جب جدشٹر نے اُسکا سخن — کہا مجھ نے اتنا ہی اختیار

شگفتہ ہو دل اُسکا مانند گل — جو ہی دوسرا جان سے بھائی نکل — پرونے لگا گوہر شاہوار

اُسی دم وہ چاروں ہوے ہوشیار — ہوا مجھ ہمت پر اسکی نثار — نہ خلق خدا مجکو مطعون کرے

ہوشیار ہونا اُن چاروں کا اور چقماق برہمن کے ہاتھ آنا بچھ سے

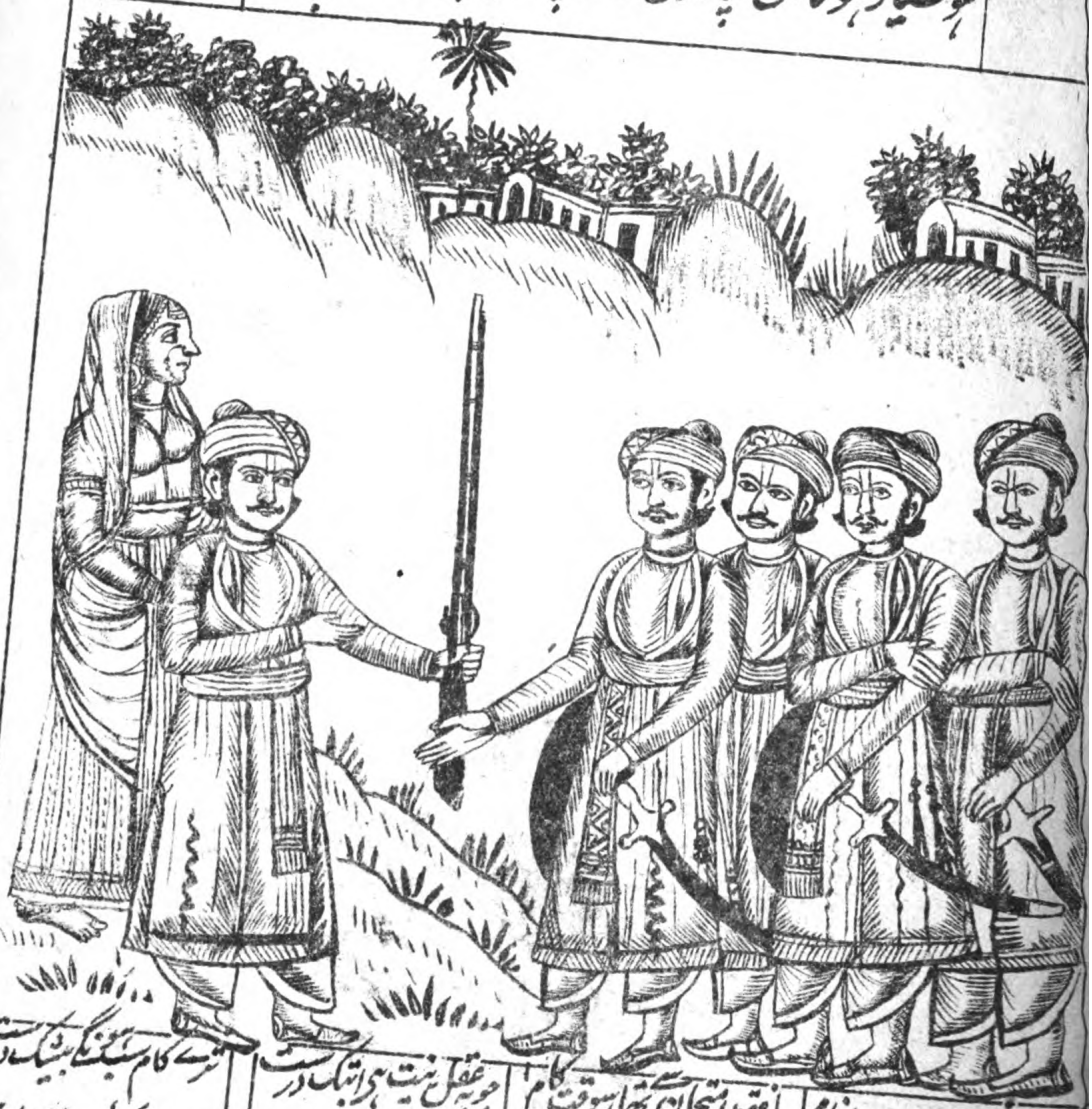

کہا بچھ نے دھرم ہی میرا نام — فقط امتحان سے تھا اِسوقت کام — جو یہ عقل نیت ہے اب تک درست — ترے کام سب ہونگے بیشک درست
ہوئی گردش بخت و قسمت تمام — اب ایام محنت کا ہے اختتام — دعا ہے مری تیرھویں سال سے — نہ پہچانے کوئی اِس احوال سے
یہ مژدہ سُنایا وہ چقماق دی — خوشی ہو کے راجہ جدشٹر نے لی — مکان فروکش پرائے جوان — ہوئی دُر بدی بھی بہت شادمان
برہمن کو چقماق حاصل ہوئی — خدا ساز آسان مشکل ہوئی — قلم اور قصہ کو دے انتظام — خیابان یہ بھی ہوا اختتام

اران پرب تمام ہوا

پڑی ناگہان کان مین وہ صدا
جدشٹر نے سنکر یہ اُس سے کہا
یہ کون مجھپر کھلا اسکا حال

نمایان ہو گر صورتِ آفتاب
تو بیشک سوالون کا دونگا جواب
کہا مجھ سے ہون اور آیا ہون میں

کیے اُسنے اُنیس ۱۹ اُسسے سوال
سنو اُن سوالون کا اب مجھسے حال
رہون آسمان حکم سے کس کے ہی آفتاب

برہمن ہی کس شے سے ساوتری
کہ حاصل ہی سب مین اُسے برتری
نہین اور مخلوق جسکی حریف

کسے کہنا اس بات کا ہی بجا
یہ انسان کس چیز سے ہی شریف
بھلا عقل آتی ہی کس چیز سے

برہمن کو کہتے ہین کیون دیوتا
جو انسان کو بہرہ ہی تمیز سے
ملے سیر کو خلد روز شمار

بھلا کیا علامت ہی نادان کی
یہ انسان ہو کس چیز سے سرشار
کہ سوتے مین آنکھین رہین جسکی وا

وہ ہی کونسا تخم اہی اہل دین
بتاؤ وہ ہی بحر ہستی مین کیا
نہین جسکے دل ہی وہ ہی کون ہی

سفر مین ہی انسان کا کون یار
جو چلنے مین بڑھتا ہی وہ کون ہی
پس مرگ ہی ساتھ تربت مین کون

بھلا کون ہی جملہ خوبی کی اصل
شبِ روز ہی رنج و زحمت مین کون
سخاوت شجاعت مدارات مین

وہ سرمایہ ہی کون اہی مہربان
کہو رستگاری ہی کس بات مین
جدشٹر نے پہلے کیا یہ کلام

بتایا خدا کو دیا یہ جواب
ہوے مجھکے جب سے سوال اختتام
تو ساوتریون مین ہر اسکی دھو

سوم ہی عبادت چہارم ہی صبر
دوم ہو برہمن کو حاصل علوم
بزرگون کی خدمت کا یہ ہی ثمر

ششم ہون برہمن مین علم و عمل
سنو مجھسے اب پانچوین کی خبر
سخاوت سے راحت ملے خلق کو

سخن ساتوان مجھسے اب یہ سنو
نہم مچھلی ہی تخم بریان دہم
سنو اور باقی جواب اُسکے تم

رہا چودھوان ہی زن سازگار
سنو تیرھوان ہی رفیق اور یار
قلم لکھے اب سترہ کا حساب

عمل نیک ہی سولھوین کا جواب
عبادت ہی اُنیسوین کا حساب
سخاوت ہی اٹھارھوین کا جواب

زبان نے لگائے یہ در کلام
بھلا مجھسے کچھ مانگ اے نیکنام
افاقے مین آئین یہ غم دور ہو

دل غمزدہ میرا مسرور ہو
سنا جب جدشٹر نے اسکا سخن
صدف کی طرح کھولا درج دہن

جو ہی دوسری جان سے بھائی نکل
شگفتہ ہو دل اُسکا مانند گل
ہوا مجھپہ بہت پیار اسکی نثار

اُسی دم وہ چارون ہوے ہوشیار

کہ وار دہوا ایک زناّر دار — کہا یون جد شٹر سے اے شہریار
مرے پاس حقماق تھی برق دم — تباتی تھی صیدون کو راہ عدم

ہوا ایک جنگل مین میرا گذر — درخت تنومند آیا نظر
سر شاخ مین تھی وہ لٹکی ہوئی — طبیعت مری صاف کھٹکی ہوئی

ہرن ایک آیا جو زیر شجر — ملا شاخ سے اُسنے جو اپنا سر
ہوئی اُسکی شاخون مین حقماق بند — وہ دہشت ہوئی دل کو پہونچا گزند

ہوا کی طرح صاف رم کر گیا — برہمن پہ ناحق ستم کر گیا
خدا نے ہی دی دست قدرت تمھین — سخاوت شجاوت مروت تمھین

مٹاؤ دل زار سے میرے داغ — لگاؤ مری چیر کا تم سراغ
یہ سنکے جو اُٹھے وہ پانچون جوان — تجسس مین تھے شکل دریا روان

قضا کار پہونچے ہرن کے قریب — قلم لکھے اب ماجرے غریب
یہ تیر افگنی مین تھے سب بے نظیر — برسنے لگا اُسپہ باران تیر

نہ پہونچا کسی طرح زخم خدنگ — ہوئی ناوک اندازون کی عقل دنگ
بہت دل مین پانچون جوان تھے اداس — جد شٹر ہوا پیاس سے بدحواس

نکل ہر طرف موج زن بہر آب — کوان تھا نہ دریا نہ شکل سحاب
پھرا چار سو آب کی چاہ مین — ملا ایک قطرہ نہ اُس راہ مین

کہین دور آیا نظر اُسکو آب — صفا وہ مخیل چشمہ آفتاب
کنارے سے جسدم ہوا ہمکنار — یہ چاہا بھرے ساغر آبدار

کہ ناگاہ کانون مین آئی صدا — تامل کر اے نوجوان تو ذرا
پھر اُسوقت پانی مین تو ہاتھ ڈال — نکل کچھ نہ سمجھا اُس آواز کو
مجھے پہلے دے لے جواب سوال

نکل کے جو آنے مین توقف ہوا — وہ جسوقت پانی کے پہونچا قریب
ہوئی بیہشی صاف اُسکو نصیب

ہوا ارجن و بھیم کا بھی یہ حال — وہی بیہشی کا پڑا اُنپہ جال
ہوا وہ بھی اس رنج مین مبتلا — اُسی طرح محبوس دام بلا

وہی بیہشی کا پڑا اُنپہ جال — پڑے تھے لب آب یہ بدحواس
کہ آیا جد شٹر بھی پانی کے پاس

بیہوش ہونا ارجن و بھیم اور نکل اور سہدیو کا تالاب پر اور پہونچنا راجہ جد شٹر کا تجسس مین اور نکلنا بچھ کا

ہوا کی طرح آئی شوہر کے پاس — برآئی خدا داد وہ دل کی آس — وہ شوہر جو مردہ تھا زندہ ملا — فقط خواب غفلت کا لب پر گلا

ہرا کی آنکھ اندھوں کی روشن ہوئی — فدا اُسپہ شہلا گلشن ہوئی — ہوئی سلطنت بھی سر نو نصیب — الم دور پہونچا خوشی تھی قریب

خدا نے دیئے اُنکو سو سو پسر — چمن ہی دوم آمدن اندر بصور — برہمن پیش کرن برد زرہ گوشوارہ

سنو ایک شب کی نئی داستان — رقم سے ہو روشن قلم کی زبان — برہمن بنا ایک شب آفتاب — کرن سے کہا آکے مابین خواب

نہیں تو کسی شئی کے دینے مین بند — زرہ گوشوارہ ہو اندر پسند — وہ شکل برہمن کریگا سوال — نہ دینا رہے اسکا دل مین خیال

کرن نے کہا یہ بہت ہو محال — کروں گا نہ مین رد اُسکا سوال — جو خورشید پر راز پنہان کھلا — کہ یہ آفتاب سپہر سخا

یقین ہو کریگا نہ رد سوال — کہا پھر کرن سے کہ اے خوش خصال — زرہ گوشوارہ جو کرنا عطا — خبردار ہرگز نہ کھانا خطا

عوض اسکے لینا کچھ اُس سے ضرور — کہ آسان مشکل ہو اُنکے حضور — سلح اُنسے ہو کوئی گر دستیاب — سوال عدو کا وہ دیگا جواب

ہوئی وہ شب خواب جب بہم سحر — برہمن کی صورت جو آیا نظر — زرہ گوشوارہ کرن سے لیا — مگر ایک برچھا عوض مین دیا

سُنایا سخن یون دوم کارزار — یہ برچھا کریگا نہ ارجن پہ وار — سوا اُسکے اورون پہ ہی اختیار — نہ یہ بند ہوگا دم کارزار

قلم سیر جنگل کی کب تک کرے — چمن ہی سوم ختم شد سال دوازدہم — آمدن دھرم بصورت بچہ

ہوا بارھوان سال جب اختتام — نمایان ہوا روز گذری وہ شام — پریشانی و محنت و رنج پر — اک افسوس کھاتے تھے عالی گہر

آنا ایک برہمن کا جنگل مین پاس راجہ جدشٹر کے جسمے جو مین چقماق کے

قضانے کہا اے زنِ پارسا — اجل نے کیا تجھسے شوہر جدا — سوا اُسکے جو کچھ کہ دشوار ہو — زبانِ مبارک سے اظہار ہو
خدا سے کروں اُسکو کیسے طلب — ہوئی گلفشاں اِس روش غنچہ لب — کھلیں آنکھیں شوہر کے مان باپ کی — کہ ہی کور چشمی سے تنگ اُنکا جی
قضانے جو مانگی خدا سے دعا — ملا عین دل کا اُسے مدعا — ہوئی اُس جگہ سے اجل پھر روان — زن پارسا پیچھے اُسکے دوان
اجل نے کہا اب ہی کیا مدعا — نچھوڑیگی شوہر کو تیرے قضا — کہا زن نے آسان وہ مشکل ہوئی — کہ بینائی آنکھون کو حاصل ہوئی
مگر چاہیے اُنکو اب تخت و تاج — تزک جاہ و حشمت کی ہی احتیاج — کہا اُسنے دیگا خدائے کریم — گلستان مین آئیگی بادِ نسیم
یہ کہکر چلی پیشتر پھر قضا — کہا زن نے اک اور ہی مدعا — پدر پر کرے لطف ربِ قدیر — کہ پیدا ہوا اولاد اُسکے کثیر
دعا دے کے آگے ہوئی وہ روان — نچھوڑا مگر زن نے پیچھا وہان — اجل نے جو دیکھا کہ یہ سایہ وار — نہین چھوڑتی ہی عقب زینہار
کہا یہ سخن آنا بیکار ہی — کہ جی اُٹھنا مردے کا دشوار ہی — سوا اُسکے جینے کے جو کچھ ہو کام — وہ دینے کو موجود ہون لا کلام
کہا بطن میرے سے ہون سو پسر — زنِ پارسا بولی پھر اے اجل — پڑے آبرو مین نہ میری خلل
نچھوٹے مگر مجھسے راہِ جلال — اجل نے کہا تونے کی مجھسے چال — دیا تونے مجکو نرالا فریب — مگر مطمئن ہو دلِ ناشکیب
چھٹا مرغ شاہین کی صید سے — رہا جان شوہر ہوئی قید سے — زن پارسا نے جو پائی مراد — دل غم رسیدہ ہوا شاد شاد

زندہ ہونا شوہر ساوتری کا

شادی ساوتری کی بسبر راجہ دمن کے ساتھ

سنو طول مطلب سے ہو مدعا — خلاصہ ہوئی رسم شادی ادا — بندھا عقد اُس کل کا اِس کل کے ساتھ — بہت مال و اسباب زر آیا ہاتھ

وہ دختر نہایت تھی شائستہ کار — لباس فقیری کیا اختیار — بدن سے کیا اپنے زیور جدا — شب و روز شوہر پہ دل سے فدا

مگر ہر گھڑی تھا دنوں کا شمار — اجل کا شب و روز تھا انتظار — غذا کی بھی تقلیل نظر — عبادت میں مشغول آٹھوں پہر

وہ مدت کے دن جب کہ آئے قریب — ہوئی غمزدہ وہ زن خوش نصیب — گیا سال آیا وہ روز اجل — یہ تدبیر کیا اُسنے کی برمحل

کہ دونوں ہو سوئے صحرا روان — تجسس میں ہیزم کی ہر سو دوان — مگر سنوا اُسکے تھا شوہر کا نام — شکار افگنی سے وہ رکھتا تھا کام

نمایاں ہوئی شان پروردگار — زمین پر گرا کھا کے غش ایکبار — لیا زن نے زانو پہ شوہر کا سر — کہ ناگاہ یہ شکل آئی نظر

نمایاں ہوا ایک جانب سے مرد — بدن پر زمین تھی پوشاک زرد — مگر پاس رکھتا تھا اپنے کمند — در آیا قریب زن درد مند

ہوا اُسکا ہیئت سے کچھ رنگ زرد — برآمد ہوا ناف سے اُسکے مرد — بقدر نر انگشت تھا اُسکا قد — ضیا میں وہ خورشید برج اسد

جو اُس شخص نے اُسپہ پھینکی کمند — ہوا قید وہ یہ ہوئی درد مند — جو سمجھی کہ شوہر کی ہے یہ قضا — چلی اُسکے پیچھے زن پارسا

اجل نے بھی دیکھا کہ آتی ہے زن — یہ اپنی زبان سے سنایا سخن — کہ آ نامرے ساتھ بیکار ہے — رہائی مقید کی دشوار ہے

یہ سُنکر وہ عورت ہوئی تر زبان — ترے پاس ہے میرے شوہر کی جان — بدن میں ہے جب تک کہ جان نزار — نہ چھوڑوں گی پیچھا ترا زینہا

سنا مارکنڈے نے جب یہ سوال — کہا دور دل سے ہو رنج و ملال — سنایا وہ سب قصۂ رام چند — رہے چار دہ سال صحرا پسند
وطن اور گھر بار چھوڑا تمام — غریب اقربا ایک آیا نہ کام — نہ چھوڑا مگر انکا سیتا نے ساتھ — بیابان کی خدمت تھی لچھمن کے ہاتھ
کیا بات پر باپ کے ترک راج — نظر پھیرنہ کی جانب تخت و تاج — فقیروں سے بڑھ کر پریشان حال — پہنے بدن پر درختوں کی چھال
بیابان کے پھل بجائے طعام — خدا کی عبادت تھی ہر صبح و شام — بیابان سے اپنے گھر لیگیا — وہ راون بھی سیتا کو ہر لیگیا
ہوا اور بھی اُنکے جانے سے غم — لگے اور سینے پہ تیر الم — ہوا دل کو اک تازہ رنج فراق — لگا ہاتھ صحرا مین گنج فراق
تجسس مین صحرا لگے چھاننے — شب و روز دریا لگے چھاننے — دکھایا غم ہجر نے روز بد — لڑائی مین کی بندروں نے مدد
وہ تھا زور و قوت ہنومان مین — دیا پھونک لنکا کو اک آن مین — کیا قتل دیوؤں کی افواج کو — تبہ کر دیا اک قلم راج کو
ہوا شہر لنکا مین وہ قتل عام — مٹا لوح ہستی سے راون کا نام — وہ سیتا جو گم تھین ہوئین سیتا — گہن سے چھٹا یک بیک آفتاب
جو صحرا نوردی ہوئی اختتام — سحر سے مبدل ہوئی غم کی شام — وطن مین پھر آئے ملا اُنکو راج — وہی عیش و عشرت وہی تخت و تاج
جو کچھ اُنپہ گذرا وہ مرقوم ہی — یہ احوال سب نظم مین ہی رقم — مسیحی کے آیا ہی زیر قلم
بیابان نوردی کا کچھ غم نہین — چمن ہی و یکم در بیان گفتن مارکنڈے حکایت دختری کہ زن صالح بود — طبیعت زمانے سے برہم نہین

مگر رُبدی کا ہی اک درد و غم — وفادار نے ہین اُٹھائے الم — یہ رنج و الم دل مین ہین بیقیاس — اسی درد سے ہی طبیعت اوداس
دیا مارکنڈے نے اسکا جواب — حقیقت مین یہ رنج ہی بیحساب — سنو ایک راجہ کی تم داستان — نہ تھا اُسکے فرزند آرام جان
عبادت مین اوقات تھے اُسکی صرف — سنو ایک دن کا یہ حال شگرف — کہا اُس سے اے شاہ عالی وقار
مقدر مین تیرے نہین ہی پسر — مگر ہوگی لڑکی بہ شکل قمر — تری سلطنت کا ہی اُس سے قیام
جو پیدا ہوئی دختر ماہ رو — ملی اُسکو اس نام سے آبرو — پدر فکر شادی مین تھا بیقرار
کہ ناگاہ نارد نے آکر کہا — یہان اک دیت سین ہی بادشاہ — زمانے کے ہاتھون سے وہ تنگ ہی — کہ گردون دیوان بر سر جنگ ہی
بیابان مین ہی وہ گوشہ نشین — پسر اور زن اُسکے اُسکے قرین — وہ فرزند ہی سب طرح باہنر — صفات حمیدہ ہین پیش نظر
مگر اُسمین ہی ایک عیب قوی — کہ باقی برس دن کی ہی زندگی — نہ اُسنے کیا اس سخن پر خیال
بدل اور شوہر کی تھی جسکو جو — یہ گویا ہوئی مان سے وہ ماہرو — سنو کان سے اور شوہر کا نام
وہ انسان جو پاکیزہ اخلاق ہی — صفات حمیدہ مین بھی طاق ہی — بدی آگے جو کچھ ہوا اعمال کی
سنا مان نے دختر کا جب یہ کلام — کہا جاکے راجہ سے اُسکا پیام — ہوا اُس بیابان سے کوچ روان
مگر ساتھ تھی دختر رشک ماہ — جلو مین سوار ہے اقبال و جاہ — محافے مین رانی بھی ہمراہ تھی — وہ راز نہان سے نہ آگاہ تھی

قضا کی طرح پہونچے اک آن مین | ارا بہ لیا گھیر میدان مین | جو آنکھین ہوئین بیدرتھ سے دوچار | کیا گرم ہنگامۂ کارزار
لڑائی کی مطلق نہ لایا وہ تاب | گریزان ہوا معرکے سے شتاب | مگر بھیم وارجن سے بچتا تھا کب | تعاقب کیا اور کہا بے ادب
بھلا بھاگ کے تو کہان جائیگا | عبث ٹھوکرین کھاکے مرجائیگا | سخن تھا زبان پر کہ پہونچا قریب | پھنسا اُنکے پنجون مین وہ بدنصیب
دیے اُسکے بالون کو وہ پیچتاب | گرا رتھ کے نیچے وہ خانہ خراب | نہ باقی تھے دہشت سے ہوش وحواس | جو قیدی کو لائے جڈشٹر کے پاس

گرفتار آنا بیدرتھ کا راجہ جڈشٹر کے پاس

تو بولا جڈشٹر سے ہون مین غلام | سزا پائی جیسا کیا زشت کام | بہت عذر خواہی سے آیا جو پیش | جڈشٹر کے دل سے ہوا دور تیش
کہا خیر جا اب خطا کی معاف | کہ دورت تھی اُسکو یہ تھے سینہ صاف | جو بندِ گران سے رہائی ملی | تو سیدھی بیابان کی راہ لی
نہایت اُسے شاق تھی زندگی | کہ ذلت سے حاصل ہوئی مخلصی | عبادت کو دریا پہ بیٹھا وہان | مہادیو اُسپر ہوے مہربان
سلح ایک اُسوقت اُسکو دیا | زبان نے مگر یہ اشارہ کیا | دم رزم ارجن نہ کام آئیگا | یہ بیکار ہوگا خطا کھائیگا
سوا اُسکے اورون کی ہی یہ اجل | نکلجائیگا فوج دشمن کا بل | جو حاصل ہوا دل کا یہ مدعا | گھر آیا وہان سے قوی دل ہوا

چمن ہی ام دربیان گفتن مارکنڈے حکایت ی رام چندر جی

جڈشٹر کو تھا رنج عسرت کمال | کہا مارکنڈے سے اُنھون نے حال
غم ورنج ہر روز دیتا ہی چرخ | عوض کب کا یہ ہمسے لیتا ہی چرخ | زبان مبارک سے ارشاد ہو | کہ دل قید کلفت سے آزاد ہو
کسی اور پر یہ مصیبت پڑے | کسی اور پر بھی یہ آفت پڑے | یہ نازل ہوئی ہی کسی پر بلا | پریشان یون جنگلون مین پھرا

ہوے بند صد حیف ابواب خیر
نہین پاس کچھ اپنے اسباب خیر

اگر مینوالی مین ہو خیر تم
بہت اجر اسکے ہین بیحاہی غم

پریشان تھا خرمن اوقات کا
وہ فاقون سے تھا مورد آفات کا

کئی دن نہ حاصل ہوا کچھ طعام
بڑی رنج و غم سے کٹی صبح و شام

کہ ناگاہ دریا سا پہونچے وہان
برہمن کی صورت پئے امتحان

جو مرد خدا تھا وہ زنار دار
کہا بھوک سے تم نہو بیقرار

نہ حاصل ہوئی اُسکو آسودگی
شکایت زبان پر رہی بھوک کی

انھون نے کیا سب تناول طعام
بچھوڑا وہان ایک حصے کا نام

دعا ہی مری روز اسید ہم
خدا دیگا اسکی جزائے عظیم

جدشٹر نے جب یہ سُنی داستان
یہ کی عرض اُنسے کہ اے مہربان

زبان مبارک سے بولے بیاس
دروغ آنے پائے نہ ہونٹھون کے پاس

مگر ظاہر و باطن اُسکا ہو پاک
کسیکا نہ دل اُس سے ہو دردناک

جدشٹر نے اک روز دیکھا یہ خواب
چمن بست و نہم در بیان بردن جیدرتھ دریدی را

بری عرض کرتے ہین وہ دلفگار
ہزارون ہرن ہوگئے ہین شکار

گئی نیند اُٹھے جو وقت سحر
تلاش اور صحرا کی مدنظر

تجسس مین صحرا کے ہر سو دوان
زمین پر وہ دریا کی صورت رواں

ہوا اُس جگہ جیدرتھ کا گذر
رخ دریدی پر گئی جو نظر

سکندا دریدی نے جو اسکا حال
ہوئی آگ کی شکل غصے سے لال

رے سر پہ ہے آج شامت سوار
کہ اقبال ادبار سے ہے دوچار

بھا ہی ترے جان کی تاک مین
یہ ملجائیگی آبرو خاک مین

دیتے نظر کا جو مجروح تھا
بدن جوش الفت سے بے روح تھا

یا منع ہر چند اُسے دھوم نے
سُنا کچھ نہ اُس زشت مقسوم نے

ک کر جو آیا بہ رنگ صبا
بیان دھوم نے ماجرا سب کیا

بیاس اس طرح سے ہوے تر زبان
سنو ایک مفلوک تھا برہمن

بسر اپنی اوقات کرتا مدام
اُسے پیشہ خوشہ چینی سے کام

خدا ساز تھوڑا سا غلہ ملا
زبانون پر افلاس و غم کا گلا

کہ فاقون سے اُنکے تھا افزون شمار
کئی دن کا فاقہ کیا آشکار

جو حصہ تھا اپنا کھلایا اُسے
بڑی خاطرین کین بٹھایا اُسے

پکایا تھا جو کچھ کیا اُسکی نذر
سمجھتا تھا وہ ہر برہمن کی قدر

تو یہ گفتگو اُس برہمن سے کی
جو حاصل ہوئی دل کو آسودگی

ملا اُس برہمن کو جنت مین گھر
یہ نخل سخاوت نے بخشا ثمر

کہو باعث رستگاری ہی کیا
سخاوت سے بڑھ کے سبب دوسرا

نہ دیکھے خزان اُس سے گلزار خلق
نہ چاہے کبھی دل سے آزار خلق

ملے باغ جنت اُسے لاکلام
سوا اسکے کشتہ ہو زیر حسام

دل گلہ آہوان ہی کباب
چمن بست و نہم در بیان بردن جیدرتھ دریدی را

نہ یہ نسل ہو منقطع بے قصور
ہزارون ہرن ہوگئے ہین شکار

وہ مرتاض تھے اور اہل علوم
ترحم بھی واجب ہی ہم پر ضرور

ہوئی دریدی پر یہ نازل بلا
نبے دریدی کے گمہبان دھوم

ہوا اُس سے یہ عقد کا خواستگار
سنو ایک دن کا نیا ماجرا

دیے سخت تر یہ کیا کو جواب
کیا تیر الفت نے سینہ فگار

جو ہی پاس غیرت تو کا فور ہو
نہ آئی دل زار کو اُسکی تاب

گھڑی بھر مین عزت اور تر جائیگی
مرے پاس سے جا کہین دور ہو

بٹھایا ارابے پہ اُس حور کو
جدشٹر کو جب یہ خبر جائیگی

یہ سمجھا کہ بھل سکا ہی کچھ زبون
نہ تھا پاس انجام مغرور کو

تجسس مین اُسکے ہوے سب روان
جدشٹر نے دیکھا وہان بدشگون

سُنی بھیم وارجن نے یہ داستان

آنا جرجودھن کا اپنے گھر مین

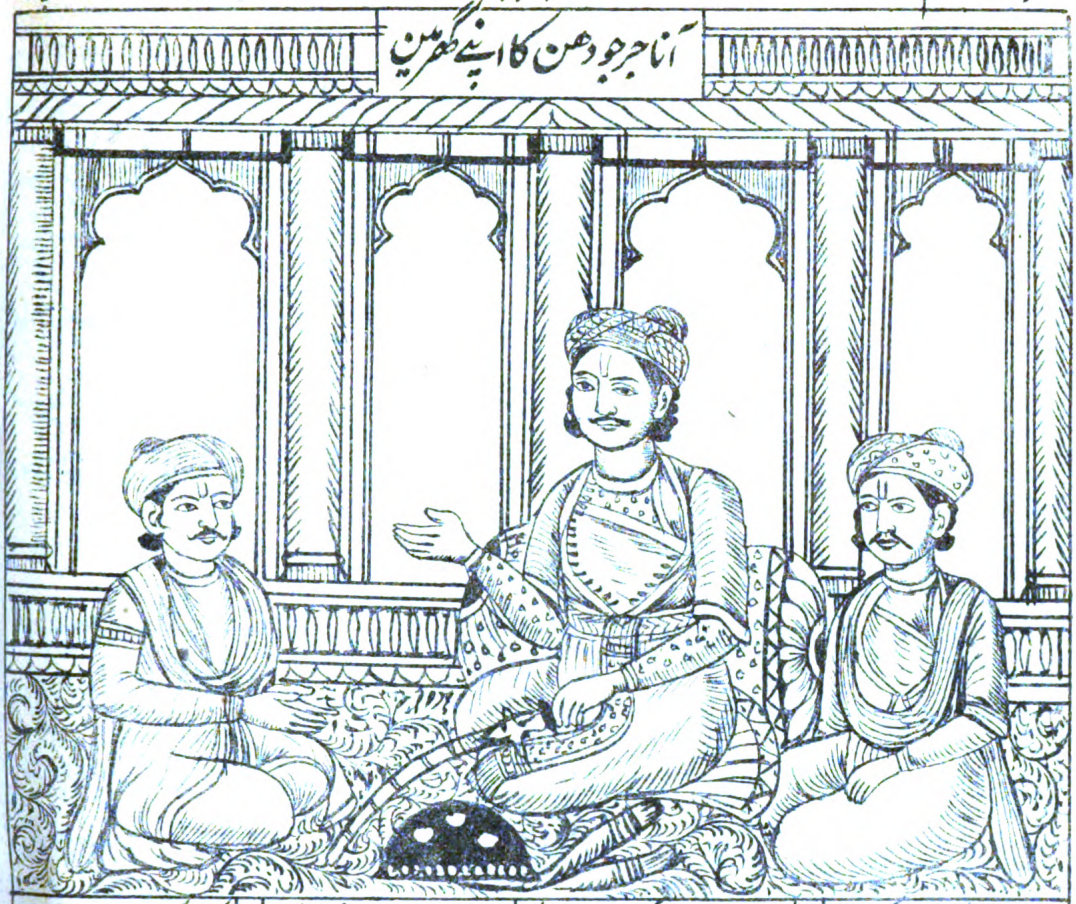

عداوت پر اُسکو نہ تھی کچھ نظر — وگرنہ بنی تھی ہر اک جان پر — رہائی وہان سخت دشوار تھی — ہر اک فکر و تدبیر بیکار تھی

کہا پھر کرن نے کہ اے شہریار — چمن بست و ہفتم جگ راجسو کہ جرجودھن نمودہ — سراپا ہوے دور دل سے غبار

دیا آپ بھی جگ کو انتظام — جدشٹر اسی سے ہوا نیکنام — پسند طبیعت ہوا یہ سخن — مرتب ہوئی جگ کی انجمن

کرن شکل ارجن پھر اچار سو — وہ راجاؤن کو لایا یا آبرو — مہیا ہوا جملہ سامان وہان — ہوے ایک جا آکے مہمان وہان

جدشٹر کو قاصد بلانے گیا — نہ آئے جواب اس طرح سے دیا — کرینگے نہ اب فرق وعدے مین ہم — نہ دیکھینگے بستی مین چل کر قدم

لڑائی کا میدان منظور ہی — ملاقات اب جگ کی دور ہی — بنا جس طرح سے دیا انتظام — خلاصہ ہوا جگ کا اختتام

مہیا وہ اسباب جاہ و حشم — بہ تفصیل سب حال گر ہو رقم — بہ سرعت زبانی فراموش ہو — زبان قلم تھک کے خاموش ہو

لٹائے یہان تک وہ لعل و گہر — بنا کان زر ہر برہمن کا گھر — دیا اسقدر نقد و اسباب و مال — کہ لینا ہوا اُسکا سب کو وبال

چمن بست و ہشتم دربیان رسیدن بیاس گفتن حکایت برہمن محتاج

زمین پر تھے اک جا وہ انبار زر — کہ گاؤ زمین کی بنی جان پر

قلم کو ہی سیر بیابان پسند — جو کامک مین رہتے تھے وہ دردمند — ولون پر تھا اک رنج دن رات حیف

بیاس ایک دن پھر جو آکے وہان — کیا حال عسرت سب اُسنے بیان — گذرتی تھی عشرت مین اوقات حیف — طبیعت ہی افلاس سے بیقرار

جدشٹر نے سب کو چھوڑا یا وہان — وہ مہمان تھے یہ بنا میزبان — ادا سب ہوئی میہمانی کی رسم — بجالائے یہ مہربانی کی رسم

روانہ ہوے جب وے سوے وطن — ہوئی دروپدی آئینہ کچھ خندہ زن — جدشٹر نے یون منع اسکو کیا — یہ ہنگام خندہ نہین دلربا

بعید آدمیت سے یہ بات ہی — چمن بست بہشتم دبیان خجالت کشیدن جرجودھن و شستن کنار گنگ — جہان مین کبھی دن کبھی رات ہی

خجالت کشیدہ ہی اسدم قلم — کرے شرمساری کی حالت رقم — سنو حال جرجودھن شرمگین — شب و روز اندوہ دل مین مکین

چھوڑا یا جدشٹر نے زندان سے — کیا زیر بار اسنے احسان سے — اسی سے وہ بحر ندامت مین غرق — خجالت سے دریاے غیرت مین غرق

جو ہمراہ تھی فوج رخصت ہوئی — کہ تجویز ترک حکومت ہوئی — روانہ کیا جائین سب نے گھر — عبادت کو بیٹھا لب گنگ پر

ندامت ہوئی سخت دل کو حصول — کرے کیون نہ گوشہ نشینی قبول — جدشٹر ہوا باعث مخلصی — نکیون تلخ ہو شربت زندگی

کرن آشنا تھا نہ اس حال سے — نہ آگاہ تھا غم کے احوال سے — جہان تھا یہ جرجودھن خستہ دل — خجالت زدہ شرمسار و خجل

وہان آکے تعریف کرنے لگا — دم اسکی شجاعت کا بھرنے لگا — کیا تمنے گندھرب کا سامنا — یہ مغلوب کرنا بڑا کام تھا

جو خستہ جگر نے سنے یہ سخن — بدرجہ جو خاطر شکستہ ہون مین — خجالت کے زخمون سے خستہ ہون مین

طبیعت مین ہی اپنی تجویز آج — اسے جانشین اپنا اب کیجیے — بیابان کا راستہ لیجیے

دوساسن کو اب دیجیے تخت و تاج — یہ جینا نہین موت ہی دہر مین — خجالت ہوئی سخت دل کو حصول

دکھائینگے کیا جل کے منہ شہر مین — نہایت ہی اس غم سے خاطر ملول — نہایت ہی اپنا پریشان حال

نکیون زندگی دل کو ہو ناپسند — ہوے ہم جدشٹر کے احسان مین بند — مرے جی کو ہی زندگانی وبال

دوساسن نے جسدم سنے یہ کلام — لیا ابر نیسان کا آنکھون سے کام — مژہ عین دریا بہانے لگے — وہ اشکون کا طوفان اٹھانے لگے

کہا مجھسے سرزد نہوا قصور — کرون سلطنت مین تمہارے حضور — دل و جان سے سب بھائی تم پر فدا — دکھاتے ہین دشمن کو بحر فنا

مٹا دینگے اک دن مین سب آبرو — ہوا جسم مین غم سے پانی لہو — کرن نے بھی اپنی بچھائی بساط — کہا جاے اندوہ آئے نشاط

عبث ہی یہ بیہودہ دل پہ خیال — کرو دور دل سے یہ رنج و ملال — اُنھون نے جو امداد کی اسقدر — رعیت کے مانند ہین سر بسر

رعایا اگر خیر خواہی کرے — نہ احسان کا بوجھ سر پر دھرے — سمجھتے ہین اس بات مین افتخار — عنایت کے رہتے ہین امیدوار

بھرا تھا جو باتون مین اعجاز خوب — کرن نے ملا روغن قاز خوب — دل غمزدہ سے نکالا وہ خار — کیا دور خجلت کا سارا غبار

یہ کہکر وہ افسون پڑھنے لگا — عبادت کا مضمون پڑھنے لگا — جنون کا خدا ساز فرمان روا — قریب کرن آکے حاضر ہوا

کہا مین کرونگا مدد وقت جنگ — نہو دل مین وہ خستہ دل اپنے تنگ — کرون حشر برپا وہ میدان مین — کہ ہو جاے سب فیصلہ آن مین

دکھاؤنگا سب دشمنون کو عدم — یہ سنکر وہ بیدل قوی دل ہوا — وہان سے روان سوے منزل ہوا

دیا تازہ بھیکم پتاسہ نے داغ — جدشٹر کی خوش نیتی یہ بھی تھی — جو زندان دشمن سے مہلت ملی

جڈشٹر کے پاس آیا روتا ہوا — رخ آب خجالت سے دھوتا ہوا — کیا حال اپنا مفصل بیان — پڑے جاکے زندان مین کورؤان

نہین کوئی اِس جا تمھارے سوا — کرو دور اُنکے سرون سے بلا — سنا بھیم نے جب اسیری کا حال — ہوا غنچہ دل خوشی سے نہال

کہا خوب پائی حسد کی سزا — یہی تھی بس اعمال بد کی سزا — جڈشٹر کو آیا سخن ناپسند — کہا اُس سے خاموش اے عقلمند

اگر ہمسے اور اُنسے ہی کچھ کلام — نہین اُسکا ہی اِس گھڑی انتظام — لڑین جسقدر چاہین آپسمین ہم — کسیکو نہین رنج دانندہ و غم

اگر غیر اُنپر کرے بد نگاہ — سزا دین اُسے چل کے بے اشتباہ — اُنھین قید دیکھین گوارا نہین — طبیعت پر اِس جا اجارا نہین

ہوے پھر وہ ارجن سے یون نکتہ سنج — دلاور ہی تو دور کر اُنکا رنج — کیا چاہیے بھائیون کو رہا — بلا مین ہین محبس کے وہ مبتلا

زبان آوری کا وہ ہوا اہتمام — نکل آئے شیرین کلامی سے کام — اگر ہو وہ گندھرپ جو ہے جنگ — نہ کرنا لڑائی مین ہرگز درنگ

یہ سُنکر دلاور وہان سے چلا — وہ ناوک کی صورت کمان سے چلا — جو گندھرپ کے پاس آیا جوان — کلام آشتی کے کیے سب بیان

کیا عذر ارجن نہ اُسنے قبول — ہوا آشتی سے نہ مطلب حصول — کیا قافیہ اُسکا ارجن نے تنگ — ہوا گرم بازار پیکار و جنگ

خلاصہ وہ گندھرپ عالی مقام — ہوا آکے ارجن سے یون ہمکلام — کہ اندر کی مجکو اجازت نہین — جو تمسے لڑون یہ مروت نہین

رہائی جڈشٹر کے ہی اختیار — اسیرون کو اُنپر کرونگا نثار — یہ کہکر جڈشٹر کے پاس آئے وہ — اسیرون کو بھی ساتھ ہی لائے وہ

گرفتار کرلانا گندھرپون کو جرجودھن سمیت ارجن کا راجہ جڈشٹر کے پاس

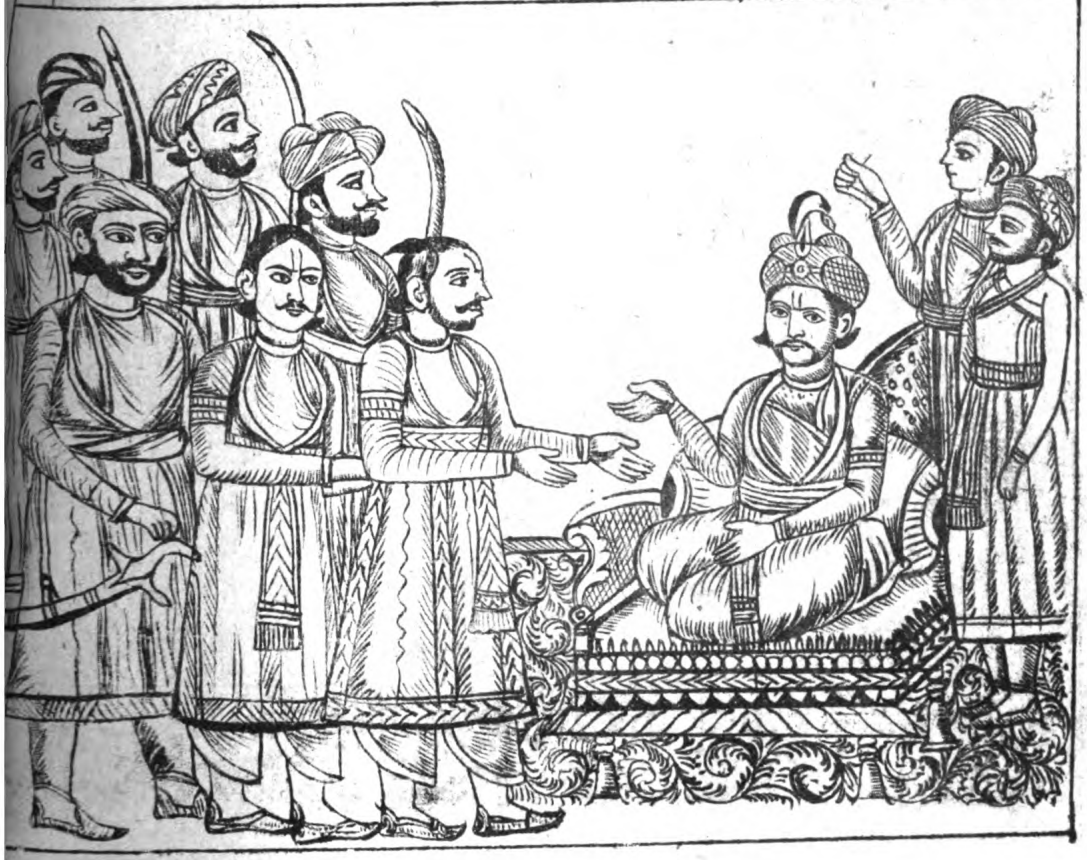

ہمین اُن غریبون سے مطلب نہین
برادر ہین ہم نیش عقرب نہین
پڑے کان مین جب دُرِ شاہوار
کہا کور دیدہ نے ہی اختیار

جو تھا شاہ جرجودھن دل سیاہ
روانہ ہوا لیکے فوج دسیاہ
ہوئین منتظر لیکن طرح تو سہی
مگر دل مین رکھتا تھا کینہ نہان

جدشٹر یہ وہ زہر کھائے ہوے
زمین سر پہ ناحق اُٹھائے ہوے
مقرر تھی صحرا مین جائے قرار
شب و روز در پیش سیر و شکار

گذرتے تھے عشرت مین آٹھون پہر
وہان ناچ اور رنگ شام و سحر
غرض ایک دن انکے خدمتگزار
کہ حاصل تھا سب طرح کا اختیار

یہ چاہا بنائین وہان اک مکان
زمین سے ہو رفعت مین پست آسمان
بیابان مین ایک تالاب تھا
مصفا گہر سے کہین آب تھا

وہان چیر مین ایک گندھرب تھا
بنا تھا وہ مختار تالاب کا
اُسی کے نگہبان مامور تھے
بہت قوم انسان سے دور تھے

ہوے اُنکے لوگون سے جو یہ جنگ
جو اس دشمن جان نے دیکھا یہ رنگ
سمائی تھی سر مین تکبر کی بو
ہوا فوج گندھرب کے روبرو

جو افواج گندھرب تھی تیز دست
کیا اُسکے لشکر کو پامال و پست
گرفتار دام بلا مین کیا
کسیکو وہان سے نہ جانے دیا

گرفتار ہونا جرجودھن کا فوج گندھرب مین

علم اب کرے قید یون کو رہا
جو ہے جرجودھن پہ غرور
کہ نازل ہی زندان کی آفت بلا
پریشان خاطر تھے دل منتشر

چھنا جب وہ جرجودھن سے یہ غرور
جمین بست و پنجم رہا گردانیدن ارجن جرجودھن را بحکم راجہ جدشٹر
پڑا عیش و آرام مین اک فتور
اسکن جو وہان سے بچا بھاگ کر

تحیر کے دریا مین تھا غوطہ زن — کہا اُس سے قصاب نے یہ سخن — یہ سب فیض خدمت ہمارے پتا کا

مین خود جانور ذبح کرتا نہین — مصفا جو ہی قلب کا آئینا — زبان پر برہمن کی ہی بددعا

پھر اب اودھر سے عنان قلم — چھری اُسکی گردن پہ دھرتا نہین — سدا مول لاکر مجھے بیچنا — چلے داستان مین زبان قلم

چمن بست وچہارم رسین جبر جودھن در کامک بن و گرفتار شدن بست گندھرپان — آنا جبر جودھن کا کامک بن مین

سنائے نئے حال نیرنگ چرخ — نہین ایک انداز پر رنگ چرخ — دغا جو ستم کار اہل دغا

سُنی اُسنے ارجن کی جو داستان — ہوا گوش زد ہر ہنر کا بیان — ملاقات اندر سے حاصل ہوئی

ملا دیوتون سے بھی ساماں جنگ — مہیا ہی اسباب میدان جنگ — تصور ہوا دل مین یون شعلہ ریز

غریبون کا صحرا مین ہی اب مقام — نہ لشکر نہ حشمت نہ کچھ احتشام — وہ بے فوج ہین اور بیابان ہی

ابھی سہل اس کا ہی علاج — نہین فوج و لشکر کی کچھ احتیاج — کہ پہونچیگا اس خاندان پر ضرر

یہ آتش اڑا ئیگی چنگاریان — بچیگا نہ جلنے سے یہ دودمان — کہا باپ سے اپنے اسنے عقلمند

جو کامک مین ہی گلہ مادہ گاؤ — نہ اس وقت مین کھا گئے ہون اگر تاؤ — سنون مفت مین رائگان کیون رہین

اگر نیکم ہوا ئیگا صرف جائیگا ہم — انھین اپنی آنکھون سے دیکھا ئینگے ہم — طبیعت تھی بدنامیون سے خجل

کہا مجکو پہونچی ہی یہ سخت خبر — کہ ارجن نے سیکھے ہین جنگی ہنر — سکھا ئین کسے ناوک انداز نے

جدا شہر نکل آ رہے پانڈو بھیم — بیابان کامک مین ہین سب مقیم — سزا دین تیری فوج کو خوب وہ

اودھر سے نہ تم دل شکستہ پھرو — سقید پھرو دست بستہ پھرو — روان یون ہوئی اسکی تیغ زبان

بیابان مین ہین وہ گوشہ نشین — سکن ایک تھا دشمن خاندان — لڑائی نہ آپسمین تکرار ہی

طبیعت نہ تھی لیکن انجام مین — اُٹھائی جو نخوت سے سر پر زمین — وہ زنہار داروں کو تکلیف دی — سمجھا مشقت کہارون کی لی

برہمن نے دی جل کے یہ بد دعا — مین انسان سے بنگیا اژدہا — ترے ہاتھون لکھی تھی میری نجات — دعا دل سے دیتا ہون اے نیک ذات

ہر اک بات مین تم رہو کامیاب — گہن سے جدا ہون کہین آفتاب — خدا دشمنون پر مظفر کرے — تجھے بادشاہون کا افسر کرے

نہ پوچھو اب آگے غریبون کا حال — چمپن بست وسوم بیان حکایت کہ زن از خدمت شوہر گوسعادت بکف آورد — ہوا خی وہان موسم برشکال

قلم لکھے اب اور کچھ داستان — سنین دل سے مشتاق تازہ بیان — جو کامک مین رہتے تھے وہ بے وطن — بیابان بنا صاف رشک چمن

سنو مارکنڈے جو آئے وہان — سر مکتین تشریف لائے وہان — سنائی انھین خیریت کی خبر — کہ اچھے ہین سب پانڈو پدی کے پسر

بہر حال برہمن بھی ہی شاد کام — گذرتی تھی عشرت مین ہر صبح و شام — لکھون مارکنڈے کی اب داستان — جد شٹر سے قصے کیے وہ بیان

سراسر بھری جسمین مطلب کی بات — کہ سننے سے انسان کی ہو نجات — انھین داستانون سے ہی داستان — فوائد سے خالی نہین یہ بیان

سنو ایک عابد کا کوشک تھا نام — مگر اُسکا زیر شجر تھا مقام — کسی جانور نے جو بیٹ کی — بنا جل کے مانند اخگر کباب

بھری قہر کی جو اُٹھائی نظر — جلے آتش خشم سے بال و پر — گرا نخل سے مرغ بنکر کباب — سر راہ تھا اک برہمن کا گھر

تنک ظرف تھا عابد زندہ دل — ہوا شہر مین بعد چندے گذر — اسے بھیک کا منتظر کر گئی

کیا در پہ عابد نے جا کے سوال — وہ ٹھہرا کے عابد کو اندر گئی — بناتی تھی وہ اپنے انجام کو

اطاعت پہ شوہر کے دل سے فدا — عبادت سمجھتی تھی اس کام کو — جناب خدا مین تھی مقبول وہ

شب و روز کرتی تھی دلداریان — ہوئی کار شوہر مین مشغول وہ — کیا دیر تک بھیک کا انتظار

وہ خدمت سے شوہر کے حاصل کمال — یہ عابد رہا در پہ امیدوار — لگی دیر غصہ ہوا شعلہ بار

جو فارغ ہوئی کار شوہر سے وہ — برآمد ہوئی لیکے کچھ گھر سے وہ — بھبھوکا بنا جل کے دل ایکبار

نظر آئی جسدم وہ رشک قمر — چھٹا آتشین اُسکا تیر نظر — جلا آتش خشم سے جو وہان

زبان سے نکالے سخنہائے گرم — کہا اُس عفیفہ نے ہی جائے شرم — نہین ہون مین وہ طائر سوختہ جان

نہین ہی یہان گرم ہونے کی جا — مناسب ہی ٹھنڈی ہو گرمی ذرا — حرارت فقیرون کو زیبا نہین — غریبون پہ آتا ہی غصہ کہین

اودھ مین ہی گھر ایک صیاد کا — وہ شاگرد ہی کامل استاد کا — وہان جاؤ تلقین کر لیگا تجھے — جلانا کچھ آسان نہین ہی مجھے

اُسی دم ہوا وہ رکھیشہ روان — ہوا کی طرح جلد پہونچا وہان — نظر آیا اک شخص احباب مین — وہ مشغول تھا کار قصاب مین

ہوئین جب کہ عابد سے آنکھین دوچار — کہا دیر سے تھا ترا انتظار — اُسی وقت سے ہی ترا انتظار

سخن اُسنے قصاب کا جب سُنا — دل آئینے کی شکل حیران ہوا — خداداد اُسکا صفا ہی ضمیر — بہت آپ کو اُسنے جانا حقیر

وہان سے ہوکے وہ مسافر روان — تجسس مین ارجن کے ہر سو دوان — بہت دیوتا بھی ملے راہ مین — بڑی شان و قدرت ہی اللہ مین
ہوا ایک جا اُن سبھون کا مقام — بیابان مین جمع تھے خاص و عام — کنا گاہ ایرابت اندر کا فیل — روان اس طرح جس طرح رود نیل
پڑی جھول اُسپر جواہر نگار — ہوا اُس بیابان مین آشکار — عجب دبدبہ طرفہ شان و شکوہ — سراپا بلندی مین ہمشکل کوہ
ارابہ عقب مین سے رشک بہار — مرصع مطلا جواہر نگار — بڑی شان سے اُسپر ارجن سوار — ہوئے کہین تیز رو راہوار
سراپا وہ بحر جواہر مین غرق — چمکتا تھا زیور ہر اک مثل برق — بدن پر وہ ملبوس تھا نور کا — خجل جس سے جلوہ ہوا سور کا
قریب جدشٹر جو آیا وہ ماہ — ہوا سب کو خورشید کا اشتباہ — سیاہی شب ہجر کی کھو گئی — وہ خورشید نکلا سحر ہو گئی
نکل بھیم سہدیو تھے سب نہال — رکھیشر ہمن ہر اک شادکام — سناتے تھے قصے نئے صبح و شام — سنے جو سبھون نے اٹھائی للک
وہان ذکر خالق تھا شام و سحر — خوشی مین گذرتے تھے اُنھون کے پہر — کہ آواز نقارہائے فلک — جھکایا سر تسلیم کو عجز سے
تو کیا دیکھتے ہین سوے آسمان — سواری ہی اندر کی با غرو شان — مؤدب جو اُٹھے یہ تعظیم کو — اُسی سمت زمین کی ہوا کھائے
جدشٹر یہ اندر ہوے مہربان — زبان کرم سے کیا یون بیان — بیابان کا مک ہین اب جائیے — بہار آئیگی اس خزان مین ضرور
ون آتے ہین نزدیک اقبال کے — غم و رنج ہو جائینگے دل سے دور — وہ خانہ شماری ہین ہوگی کرور
یہ کہکر پھر ارجن سے بولے وہان — مچایا ہی دریا پہ دیوون نے شور — ہر اک دیو طاقت مین معزز ہی
بنی جس طرح ہی وہان جان پر — مجھے اُنکی نابود منظور ہی — سٹائیگا تو اُنکا نام و نشان
سٹائیگا تو اُنکا نام و نشان — ہنر کا بھی ہو جائیگا امتحان — ارابہ سواری کا اپنا دیا — اُسی سمت دریا روانہ کیا
قلم لکھے ارجن کی چالاکیان — دکھائین وہ دیوون کو سفاکیان — بلا سے غریبون نے پائی امان
ظفریاب آیا جو اندر کے پاس — خوشی اُسکو حاصل ہوئی بیقیاس — بڑا بھاری خصمت کا خلعت ملا
نہایت جدشٹر کو تھا انتظار — کہ وارد ہوا ارجن نامدار — بنا پھر بیابان رشک چمن
رکھیشر مکانون کو رخصت ہوے — وہ لو مس بھی جو یا فرصت ہوے — سنو ایک دن کا یہ حال عجیب
کنا گاہ اُٹھا وہان اک غبار — ہوا اُن غریبون کو کچھ انتشار — جدشٹر کو پیدا ہوا اک ہراس
جو راہ تجسس مین رکھا قدم — یہ دیکھا کیا اژدہے نے ستم — عیان ہی فقط جسم مین شکل فرق
زبان کو نہ تھی گفتگو کی مجال — گلا تک ہی چاہ دہن مین وہ غرق — لگائی اُسے بڑھ کے اک پشت پا
بہت بھیم کا تھا پریشان حال — جدشٹر کے دل کو جو صدمہ ہوا — بنا آدمی زاد وہ اژدہا
اُس اژدر نے طاقت مین پایا خلل — یہ خورشید مشرق سے آیا نکل — قدم پر جدشٹر کے سر رکھدیا — ستارہ چمکتا تھا اجلال کا
کہا میرے قبضے مین تھا آگے راج — خدا نے دیا تھا مجھے تخت و تاج — بدرجہ تھا اوج اپنے اقبال کا

ادھر آجوڑنے کا ارمان ہی | یہی گو یہی صاف میدان ہی | پھر اوہ لڑائی کا سامان ہوا | عجب گرم کشتی کا میدان ہوا
برابر رہے جنگ مین دو پہر | نہ اسکو ضرر تھا نہ اُسکو ضرر | مگر بھیم اس فن مین اُستاد تھا | لڑائی کا ہر اک ہنر یاد تھا
سراک پیچ سے باندھ لایا اُسے | اُٹھا کے زمین پر گرایا اُسے | بنا جائیہ جسم پیوند خاک | گریبان غم سے ہوا چاک چاک

کشتہ ہونا دیو کا بھیم کے ہاتھ سے

ہوئی پاک اس دیو سے کائنات | چمن بست و دوم آمد ارجن ز نزد راجہ اندر بہ پیش سال دسیں کہ تین دہ سوم | ملی قید سے قیدیون کو نجات
قلم کو ہوا بے اشتیاق وصال | جد شستر کو تھی یاد ارجن کمال | جد شستر نے چھوڑا وہان کا مقام | کیا بدر کا آسرم مین قیام
وہان برگ بر نام تھا برہمن | بنے میہمان اُسکے یہ بے وطن | بہت طرح کہن اُسنے دلجوئیان | زبان سے کیا روز چارم بیان
مجھے آپ کا حال معلوم ہی | کہ دل ہجر ارجن سے مغموم ہی | مجھے بھی ہی اُس گم شدہ کی تلاش | یہ دل غم فرقت سے ہی پاش پاش

بٹھایا بعزت اُسے اپنے پاس — کہا دل مین لانا نہ ہرگز ہراس — ہزارون دیے پھول خصمت کیا — ہرآیا دلی بھیم کا مدعا

جو پھولون سے اُس گل کا دامن بھرا — بنا نگہت گل روانہ ہوا — دل دُرپدی سے نکالا وہ خار — طبیعت ہوئی کھل کے باغ و بہار

نگہبان باغ کبیر ایک دیو — چمن بست و یکم در بیان کشتن دیو کہ ہمراہ باغبان کبیر آمدہ بود — بھرے اُسمین دنیا کے سب بکر دیو

جٹا مر تھا نام اُس بد انجام کا — سزاوار کیون ہو نہ دشنام کا — تو سے فزون قلب اُسکا سیاہ — جد شٹر یہ تھی دشمنی کی نگاہ

یہ شکل برہمن وہ آیا وہان — جہان تھے بیابان مین چاروں جوان — جد شٹر تھے عیار سے بے خبر — برہمن کی خاطر تھی مد نظر

جگہ اُسکو دی لطف سے بزم مین — وہ خونخوار تھا قتل کے عزم مین — رفاقت مین دن رات رہنے لگا — نئی بات مطلب کی کہنے لگا

جد شٹر کے دل مین کیا اپنا گھر — سخن کر کے لب پہ شام و سحر — دکھاتا تھا ہر روز اک سبز باغ — مگر دل تھا لالے کے مانند داغ

شب و روز جویا فرصت مدام — سٹا دیکھے صاف چاروں کے نام — وہ آٹھون پہر اِس شش و پنج مین — طبیعت تفکر سے اک رنج مین

یہ ڈر تھا نہ دل کا ہو مطلب عیان — چھپائے تھا دل مین وہ راز نہان — دل اُسکا نہ تھا فکر سے مطمئن — خدا ساز فرصت ملی ایک دن

ہوا تھا جو وہ دیو نی سے اسیر — اُسے یاد تھے دیو کے سب ہنر — گیا بھیم کے ساتھ بہر شکار — کیا دیو نے اُن غریبون پہ وار

ہلڑک کو اُٹھائے گیا ناگہان — پھنسی دُرپدی بھی بلا مین وہان — نکل پنجۂ دیو سے چھوٹ گیا — سب اسباب ہوش و خرد لُٹ گیا

تجسس مین تھا بھیم کے وہ روان — تھکے پانون ہرگز نہ پایا نشان — کسی سے سُنی بھیم نے جب خبر — تفحص مین دوڑا اِدھر اور اُدھر

تجسس مین چھانے بیابان تمام — کیے کوہ کے قطع دامان تمام — کہ ناگاہ وہ دیو آیا نظر — پکارا کہ جاتا ہے تو اب کدھر

اُٹھا لیجانا دیو کا چار بھائیون کو سوائے بھیم کے

سُنا اپنے مطلب کا جب یہ سخن
اُٹھانے لگا دُم کو وہ پیل تن
دلِ بھیم کو سخت حیرت ہوئی

یہ بندر نہین کوئی اسرار ہی
بلا مین یہ رستہ گرفتار ہی
خوشامد سے کام اِس گھڑی لیجیے

کہا اُس سے تقصیر سب معاف
بیان کیجیے ماجرا صاف صاف
مرا نام ہنومنت ہی دل پسند

کہا بھیم نے تم ہو میرے بزرگ
ہوا مجھسے بیجا گناہِ سترگ
جو قدر آپ کا جنگل مین تھا

ہنومان نے وہ کیا قد بلند
کہ کوتاہ تھی وہم کی بھی کمند
عیان آفتاب قیامت کا جھنگ

ضیا ہر بُنِ مو سے پیدا ہوئی
چمک برق کی اُس پہ شیدا ہوئی
رہی کچھ نہ پھر اپنے تن کی خبر

نہ باقی رہی تاب و مدارا کی
کیا بند آنکھون کو اکبارگی
نیے جس طرح تھے ضعیف و نزار

زبان مثلِ خیساں ہوئی درفشان
مین دیتا ہون بچھڑون کا بچھون تجھے
کہ ہے جس سے گلزار جنت کو داغ

تجھے چاہیین پھول اجس رنگ کے
ہزارون ہین گلشن مین اُس رنگ کے
فقط روغنِ قاز ملنا وہان

نکل آئیگا جا پلو سی سے کام
نہ کہنا زبان سے کوئی بد کلام
ہوا کی طرح پھر ہوا وہ روان

جو پہنچا وہ نزدیک باغ کبیر
ملا جب کہ ہنومت سے یہ نشان
وہ دہشت سے کیلاس پر چڑھ گئے

در آیا درِ باغ مین مثلِ شیر
وہان جو مقرر نگہبان تھے
گئے سامنے سے کسافت کے دن

ہوا جلوہ افروز اک حوض پر
نہا دھو کے جب دل ہوا مطمئن
بُلایا وہین بھیم کو اپنے گھر

ہر اک باغبان سر کو دھننے لگا
ہوئی صاحبِ باغ کو یہ خبر

گلچینی بھیم سین کی باغ مین راجہ کُبیر کے

رقم وصف کیا ہون وہان جائے آب — رواں آبشارون مین عطر و گلاب — وہ سطح زمین غیرت گل زمین — بنے عطر وان غنچہ ریاحین

کیا اُن گلون نے جو اُسپر مقام — چمن گشتم در بیان ملاقات بھیم سین با ہنومنت — تماشائی خلد برین صبح و شام

چلی ایک دن وہ معطر ہوا — ہوے گلستان جنت فدا — اُدھر لائی اک پھول باد صبا — گل مہر نگہت پر اُسکے فدا

ہر اک برگ اُس گل کا خوشبو گاہ — گرا اُڑ پڑی کے وہ پیش نظر — جو اُس پھول مین پتیان تھین ہزار — فدا مثل بلبل ہوے ایکبار

سمایا جو آنکھون مین وہ رنگ گل — کھلا غنچہ دل بھی ہم رنگ گل — ہوئی اور گل کی اُسے آرزو — سُنائی یہی بھیم کو گفتگو

جو اِس رنگ کے پھول لاوے مجھے — خوشی ہون گا سے لگاؤن تجھے — کہا بھیم نے لیجیے ایسے پھول — نہو غنچگی سے طبیعت ملول

جدھر سے کہ آتی تھی اُس جا نسیم — قدم زن ہوا اُس طرف کو یہ بھیم — ملا دیو یا جیسے مارا اُسے — ہوا سدرہ جو سوار اُسے

اِسی طرح پہونچا وہ اک کوہ پر — پڑی ایک بیمون پر اُسکی نظر — رگون سے بنا رشک مسطر بدن

مگر سو رہا تھا اُسی راہ مین — کسے دخل تھا شان اللہ مین — جگایا اُسے بھیم نے خواب سے — اُٹھایا اُسے بھیم نے خواب سے

ہوا دو تا آنکھون سے خواب گران — کہا اُسنے یون بھیم سے اے جوان — فرشتون کے اس جا بھی جلتے ہین پر

گئی نیند ناحق جگایا مجھے — رہے یاد ایسی ہزارون تجھے — کہا بھیم نے ہون مین فرزند باد — مگر قول استاد ہی مجھکو یاد

جگانے کا اِس دم یہ تھا مدعا — کہ ہی لانگھنا منع جاندار کا — خفا اسقدر ہمسے ناحق نہو

سمجھتے نہین زور ہنومنت ہم — مٹا دین ابھی شور ہنومنت ہم — کہا کون ہنومنت اے بیل تن

کہا وہ ہی ہنومنت عالم پسند — جسے چاہتے تھے سری رام چند — کیا ناتوانی نے مجھکو تمام

چلون دو قدم راہ دشوار ہی — تن زار یہ استخوان زار ہی — ذرا اُسکے دم کو اُٹھا دیجیے

سونا ایک بندر کا درمیان راہ کے اور ہمکلام ہونا بھیم کا اُس سے جگا کر

ہوے حمل کے جب کہ وہ دن تمام — حقیقت اپنی ماں سے ہر اِک نے کہی — ہر اِک زن کے پیدا ہوا اِک پسر — ہر اِک اُنمیں تھا رشکِ شمس و قمر

وہ خلد راجہ کو بعد فنا — ہوا وہ بجاے پدر پادشا — ملا تھا برہمن کو دورخ میں گھر — ہوا اُسکا حامی پسر کا پدر

قلم لکھے صحرا نوردوں کا حال — لکھے قصہ و داستان کا مآل — بیابان و کوہ اُنکے زیرِ قدم — نیا آب و دانہ وہاں دمبدم

تماشے پہاڑوں سے کہ مدِ نظر — ہوا نا گہاں اُس جگہ پر گذر — جہاں چشمہ لایا تھا آبِ حیات — چوپی لے تو پائے قضا سے نجات

وہاں گندہ معدن جو اِک کوہ تھا — مقام اُن غریبوں نے اُس جا کیا — ہوا خوب آندھی کا اِک روز زور — بلا کی ہوا مثلِ زورِ شور

کھڑے تھے یہ بے برگ زیرِ درخت — برسنے لگا ایک بارانِ سخت — کوئی دامنِ کوہ میں جا چھپا — کوئی گوشۂ غار میں آ چھپا

کیا اپنا بازار سردی نے گرم — زمیں زور سیلاب سے سخت نرم — وہ ٹھنڈک بدن پر تھرتھرانے لگے — کسی کے بجی عضانہ قابو میں تھے

گریبان ہوا چاک آرام کا — وہاں نام تھا خاک آرام کا — جو دیکھی اُنھوں نے نہ جاے اماں — ہوے بھیگتے بھاگتے سب رواں

وہ سردی بدن کپکپا تھا تمام — حفاظت کا وہ ڈھونڈھتے تھے مقام — ہوئی تھی نہ اِک کوس بھی قطع راہ — دکھایا فلک نے یہ روزِ سیاہ

کہ ہمراہ تھی اُنکے جو دُرِ یدی — وہ بیہوش ہو کر زمیں پر گری — جدشٹر کو پیدا عجب غم ہوا — ہر اِک دیدہ اشکوں سے پُرنم ہوا

بنی چادرِ آب ہر آستین — ہوئی موجِ زن آنسوؤں سے زمین — بنی رشکِ فوارۂ مژگانِ چشم — گہربار اشکوں سے عمانِ چشم

ہوا تا بجو وہ دیوتی سے پسر — کیا بھیم نے یاد آیا نظر — وہیں اودھشٹر بازو پہ سب کو لیا — خجالت سے پانی ہوا کر گیا

ہوے جو وہ کوہ و صحرا تمام — گئے کوہِ پربدری جسکا نام — قلم سے ہوں کیا وصف اُسکے رقم — چمن جسکا ہر اِک ہے رشکِ ارم

خدا جانے کیا وہ دامانِ کوہ — فلک مرتبہ اور عالی شکوہ — کہ گاہ گشت سے دور ہوتا تھا خار — شگفتہ ہر اِک سمت تازہ بہار

صفا ہر روش صاف چہرہ ماہ سے — رواں آبشاریں جدا راہ سے — چمن عندلیبوں سے گلزار سب — تماشائی تھے نقش و دیوار سب

لیجانا کٹھروکہ کا بھیم کو کوہ بدری پر گلگشت کے واسطے

جو پیدا ہوا ماہ روسے پسر
تو کہکر ارتھے عفو سب سر پسر

جنک نام راجہ تھا عالی تبار
عدالت سخاوت تھی اُسپر نثار

خدا نے عطا کی بزرگی نہ حلم
برہمن سے کرتا تھا وہ بحث علم

مرید رکھیشر تھا جو بید خوان
اُسے بھی کیا غرق اُسنے وہان

گیا پاس راجہ کے وہ باہر
ہوا بحث مین غالب اُس نند پر

برن سے ہوا نند جو خواستگار
ہوے آب سے برہمن آشکار

بچی نند کے ہاتھ سے اُسکی جان
ملی غرق ہونے سے اُسکو امان

مگر دل مین فرزند سے دُکھ تھا
خزان دیدہ پھولون کا یہ باغ تھا

عبادت کو صحرا کی جانب گیا
برآیا خدا داد وہ مدعا

کیے اُسپر افسون تھے اُسنے دم
جو پھونچا وہان راجہ ذی ہم

اُٹھا کر کیا نوش پانی کا جام
ہوا جبکہ اک سال پورا تمام

ہوا ایک ساعت مین وہ نوجوان
مگر نام تھا مان دھاتا عیان

وہ سونک جو رکھتا تھا سونیان
جحیت اُس سے پیدا ہوا ہیمگان

برہمن وہان ایک تھا انگ نام
کیا جگ کا اُس طرح اہتمام

جحیت اُسکا پہلا جو فرزند تھا
برہمن نے لحم اُسکا قیمہ کیا

ہوا اشٹکا بکر اُسکا مشہور نام
وہان بھائی تھا ایک نند اُسکا نام

غرض علم مین جسکے پاتا تھا فرق
ہوا اشٹکا بکر الغرض جب جوان

نکالا زبان سے یہ اُسنے سخن
ہوا بحث مین غالب اُس نند پر

ہوے آب سے برہمن آشکار
جو تھا غرق اُس بید خوان کا پدر

جو تھا نسل اجھوا کے سے جو بناس
خزانہ بہت فوج تھی بیقیاس

وزیرون کو وہ سونپ کر اپنا راج
خزانہ سپہ ملک اور تخت و تاج

وہان بھرگ عابد کا جیتھا مقام
دھرا تھا بھرا ایک پانی کا جام

زبان تشنگی سے بہت خشک تھی
رکھیشر کی اُسنے اجازت یہ لی

سپہ ایک پہلو سے پیدا ہوا
ضمیر اُسکی وہ مہر شید ہوا

جو سونک تھا قندھار کا بادشاہ
کیا قتل اُسکو ملا مال و جاہ

وہ سب رانیون سے ہوین پیدا آپ
ہوئین رانیان سب وہان اکٹھا

ہوئین اُسکی خوشبو سے سب حاملا

جنک کرنا راجہ سونک کا

ہوا الغرض مشورہ یہ وہان — جو صحرا سے سنکی رکھ آئین یہان — تو یہ مشکل سخت آسان ہو گچھ — خیان غیب سے مشکل اران ہو گچھ

وہان ایک مکار تھی پیرزن — اُسے یاد تھے دلربائی کے فن — وہ رکھتی تھی ہر مشکل پر اختیار — نہ تھا ایک صورت پر اُسکو قرار

جو اس فن مین مشاق تھے اُسکے ہاتھ — لگا لائی عابد کو وہ اپنے ساتھ — بہ اعزاز و اکرام پیش آیا شاہ — بہ توقیر دربار مین لایا شاہ

جو پہونچا نشانے پہ تیر دعا — بر آیا بہ فضل خدا مدعا — فلک نے بھی برسایا یاران آب — نظر آیا ہر سمت سامان آب

مٹا قحط کا صاف نام و نشان — وہ راجہ نہایت ہوا شادمان — پری رو تھی اک دختر خوشجمال — اُسے بدر سے بڑھ کے حاصل کمال

جو عقد کھیشتر مین آئی وہ ماہ — ملی شوکت و حشمت و غز و جاہ — بسر اُس پری سے ہوید اہوا — عروس عبادت پہ شیدا ہوا

پیدا ہونا اشٹابکر کا

رکھیشتر اودک نام مشہور تھا — چمن نوز دہم در بیان ظہور یافتن اشٹابکر — وہ دنیا کی لذات سے دور تھا

کہودا کہ مرید نکو نام تھا — اُسے خدمت پیر سے کام تھا — بدل حسن اُس مہ کا محبوب تھا

ہوئی حاملہ جب وہ رشک قمر — پدر کا معلم تھا اکثر پسر — یہ دختر سے عابد کی منسوب تھا — جو وہ بید پڑھتا تھا شام و سحر

اسی وجہ فرزند سے تھا خفا — زبان مبارک سے دی بد دعا — یہ دیتا تھا غلطی پر اُسکو خبر

شکم سے جو مادر کے اظہار ہو — ہر اک عضو فرزند کج دار ہو

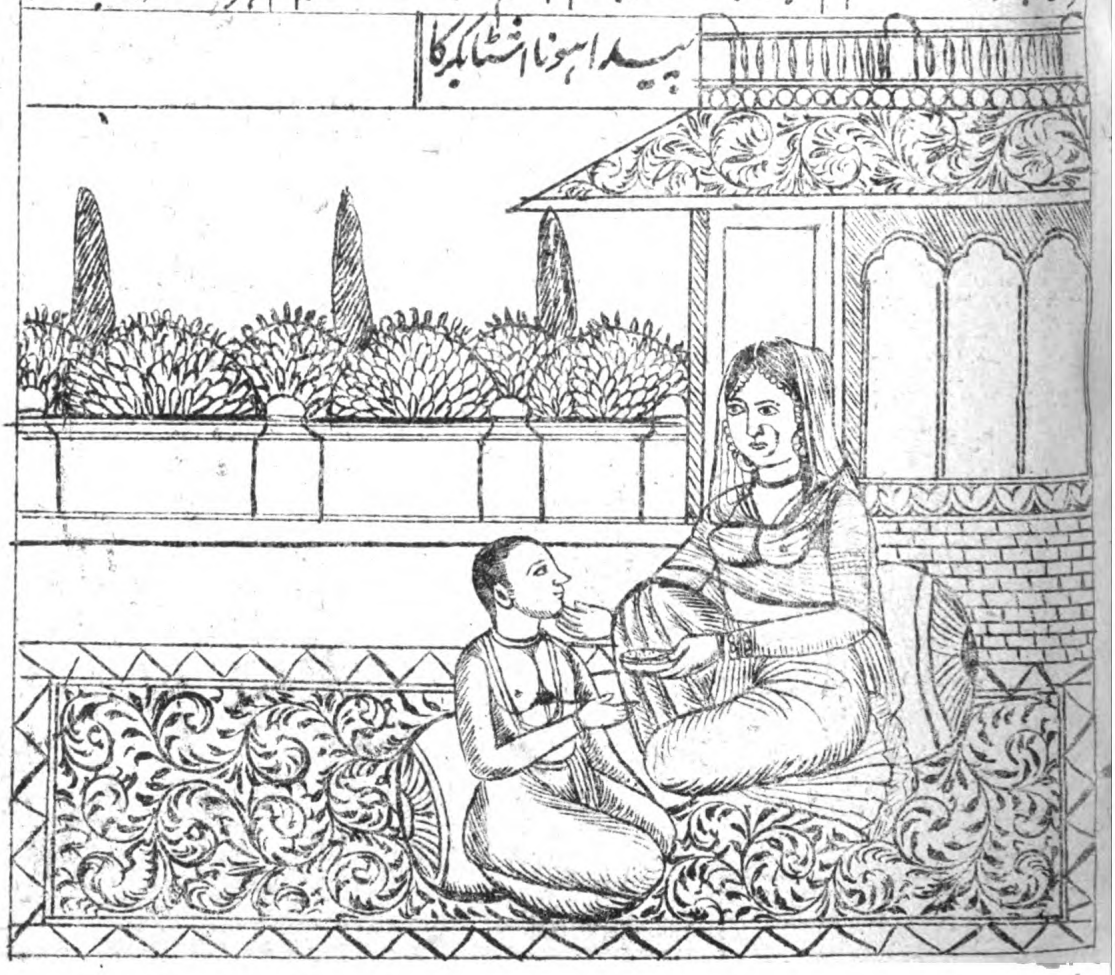

عبادت کرنا مہادیو کا کیلاس پر

ہوے خوش مہادیو بے انتہا — بر آیا سراپا دلی مدعا — عذاب کبیرہ سے چھوٹی وہ خاک — ہوے سوختہ سب گناہوں سے پاک

سنو حال سینگی رکھے باخدا — چمن ہیجدم دربیان پیدائش سینگی رکھ — وہ کس طرح ہرنی سے پیدا ہوا

پھر اس رکھیشر کا مرتاض تھا — وہ دنیا کی صورت سے بیزار تھا — عبادت لب گنگ کرتا تھا وہ — دم صبر ہر وقت بھرتا تھا وہ

ہوا ایک دن اُرسی کا گذر — پڑی مہر و الفت کی اُسپر نظر — کیا جسم میں آب انسان نے جوش — ہوئی چادر اُسپر عجب عیب پوش

نظر دق کی تھی مہربانی کے ساتھ — کیا نوش ہرنی نے پانی کے ساتھ — اُسے دی تھی برہما نے یہ بد دعا — کہ یہ اُنچہرہ پر تھی نازل بلا

پس بعد میعاد پیدا ہوا — سر شاخ سر میں ہویدا ہوا — دیا نام سینگی کہ اُسکا قرار — بیابان نشین تھا عبادت شعار

شہنشاہ تھا نوم پاد اُسکا نام — وہ بدعت کہ لاکھوں برہمن تمام — گریزاں ہر اک شہر کو چھوڑ کر — پریشان و حیران تھے سب سر بسر

وہ راجہ تھا اس فکر میں صبح و شام — نہ بند ہتا تھا کچھ جگ کا انتظام — نہ آئی نظر شکل بابش وہان — نہ آئی نظر شکل بابش وہان

جو راجہ نے دیکھا بڑا یہ فساد — کیا اُسنے زنہار داروں کو یاد — گرفتار راجہ تھا اس قہر میں — برہمن پھرے اُسکے غرض شہر میں

پہونچنا انسومان کا پاتال مین کپل دیو کے مکان پر

ہوا عجز سے اسکے وہ شاد کام — عنایت کیا اشوب نے لجام
دیا اُسنے اسکا جواب سوال — یہ زندہ ہوں ہوتے ہی یہ محال
مہادیو خوشنود ہونگے کمال — سنینگے بگوتی عنایت سوال
یہ راز نہان جب ہوا آشکار — تو لایا وہان سے یہان راسول
پسر کو عنایت کیا تخت و تاج — یہ راجہ بنا اور ملا اُسکو راج
دلیپ اُس پسر سے ہوا آشکار — ہوا سلطنت کا اُسے اختیار
وزیروں کو وہ سونپ کر تخت و تاج — کیا الغرض اُسنے بھی ترک راج
کہا گر عبادت ہے مد نظر — تو جا کر مہادیو کو شاد کر
کرین تجھپہ گر لطف کی وہ نگاہ — چلونگی جو گردون سے یہ لیکر ماہ

کہا اُسنے پھر اُسے ای نامور — پسر سے ترے ایک ہوگا پسر
وہ گنگا کو لائیگا بیشک یہان — پسر سے پدر بھی ہوا شاد کام
پدر کو عنایت تھی مد نظر — ہوا بھاگیرتھ اس پسر سے عیان
عبادت تھی مد نظر صبح و شام — ہوئی اُس سے گنگا بہت شاد کام
چلونگی جو گردون سے یہ لیکر زمین — نسنبھالیگی ہرگز نہ مجکو زمین
ہزاروں برس تک نے شام و سحر — عبادت ہوگی جا کے کیلاس پر

عنایت کی یہان جلوں پر نظر — عبادت کریگا وہ شام و سحر
گنہ سے چھٹینگے یہ سب نوجوان — ہوا جگ اشمید کا اختتام
گیا سوے مہر اوہ سب چھوڑ کر — عداوت کا اُسکی ہو کس سے بیان
ہوئی اُس سے گنگا بہت شاد کام — نسنبھالیگی ہرگز نہ مجکو زمین
عبادت ہوگی جا کے کیلاس پر

جہاں تھا بندھا جاگ کا راہوار
جلے تھے جہاں پر وہ ساٹھون ہزار
گیا پاس عابد کے تعظیم کی
خوشامد سے پیش آیا تکریم کی

خوشامد سے پیش آیا تکریم کی
گیا پاس عابد کے تعظیم کی
جلے تھے جہاں پر وہ ساٹھون ہزار
جہاں تھا بندھا جاگ کا راہوار

جو راجہ ودھی سے لیے استخوان
غرض جب ایا ہے برہما وہان
ہوا یکقلم ختم قصہ تمام
جو باقی رہے قتل سے دیوزاد
گرا شیشہ جان پہ ہر اک کے سنگ
ہوئے بچے وزن سے بالکل تباہ
کہ اس کوہ سے تنگ تھا آفتاب
کشادہ رہا کوچہ مہر و ماہ
کھلی راہ جیسا ہوا خود پسند
ہوئی دیوتون کو تمنائے آب
رواں ہوگا آبے ان ایک دن
وہ راجہ تھا صاحب کمال تھے دنیا کے بیچ
دعائے مہادیو کا تھا یہ ظہور
کہ ہے شصت الف اس رقم کا شمار
وہ ظالم نہایت بداندیش تھا
ہوا بانی اشمید کا لاکلام
یہ رہوار ناگاہ پہونچا وہان
تجسس میں پھرتے تھے ہر چار سو
رکھیشر کی اصلا نہ تعظیم کی
نظر میں بھرا شعلۂ قہر تھا
یہ ہیر کا تھا فرزند معتوب کا
غرض یہ بھی پہونچا وہان ایکبار

جو راجہ ودھی سے لیے استخوان
غرض جب ایا ہے برہما وہان
ہوا یکقلم ختم قصہ تمام
جو باقی رہے قتل سے دیوزاد
گرا شیشہ جان پہ ہر اک کے سنگ
ہوئے بچے وزن سے بالکل تباہ
کہ اس کوہ سے تنگ تھا آفتاب
کشادہ رہا کوچہ مہر و ماہ
کھلی راہ جیسا ہوا خود پسند
ہوئی دیوتون کو تمنائے آب
رواں ہوگا آبے ان ایک دن
وہ راجہ تھا صاحب کمال تھے دنیا کے بیچ
دعائے مہادیو کا تھا یہ ظہور
کہ ہے شصت الف اس رقم کا شمار
وہ ظالم نہایت بداندیش تھا
ہوا بانی اشمید کا لاکلام
یہ رہوار ناگاہ پہونچا وہان
تجسس میں پھرتے تھے ہر چار سو
رکھیشر کی اصلا نہ تعظیم کی
نظر میں بھرا شعلۂ قہر تھا
یہ ہیر کا تھا فرزند معتوب کا
غرض یہ بھی پہونچا وہان ایکبار

اودھر زور کچھ بس نہ جبھی دیا
ہوا یکقلم ختم قصہ تمام
چھپے آب دریا مین سب بیدھڑک
گرا شیشہ جان پہ ہر اک کے سنگ
ہوئے بچے وزن سے بالکل تباہ
کہ اس کوہ سے تنگ تھا آفتاب
کشادہ رہا کوچہ مہر و ماہ
کھلی راہ جیسا ہوا خود پسند
ہوئی دیوتون کو تمنائے آب
رواں ہوگا آبے ان ایک دن
وہ راجہ تھا صاحب کمال تھے دنیا کے بیچ
دعائے مہادیو کا تھا یہ ظہور
کہ ہے شصت الف اس رقم کا شمار
وہ ظالم نہایت بداندیش تھا
ہوا بانی اشمید کا لاکلام
یہ رہوار ناگاہ پہونچا وہان
تجسس میں پھرتے تھے ہر چار سو
رکھیشر کی اصلا نہ تعظیم کی
نظر میں بھرا شعلۂ قہر تھا
یہ ہیر کا تھا فرزند معتوب کا
غرض یہ بھی پہونچا وہان ایکبار

غرض حسب ایاے برہما وہان
جو اندر نے پایا بنا پیشوا
کوئی مکر و افسون نہ کچھ آیا کام
جو باقی رہے قتل سے دیوزاد
جہان اُنکے ہاتھون سے آیا تنگ
نہ پائی جو دیوون نے جاے پناہ
رقم بند کا اس طرح ہے حساب
سہیل اُس جگہ بھی ہوا سد راہ
نہ آؤن مین جب تک نہو نا بلند
چھپے اس بلا سے مہ و آفتاب
پریشان نہو خاطر مطمئن

چمن شان نزد ہم دریان آوردن بھاگیرتھ گنگا را از آسمان

شجر مین نہ گل بے ثمر باغ تھا
کہ تھا اسم اسمنجس اُسکا عیان
کیے اُسنے عالم پہ ظلم شدید
دیا آخرکار گھر سے نکال
لیے لشکر و فوج کو سر بسر
یہ گھوڑا خدا ساز غائب ہوا
رکھیشر کپل تھا جہان جلوہ گر
گرے اُسپہ آکبار سب نوجوان
سگر نے سنی جس گھڑی یہ خبر
رواں تھا زمین پر بحکم پدر
جلے آتش قہر مین سب بسیر
جو ضد پدر تھا یہ نیکو سیر

گمر پاس تھین دو زن شرمگین
ہوے دوسری زن سے پھر اُنکا
ستمگار بد خو جفا کیش تھا
خدا ساز وہ راجہ نیکنام
وہ ہمراہ گھوڑے کے سب تھے روان
ہر اک نور دیدہ نے کی جب وجو
غرض شامت ان سب پہ سوار تھی
کہ ناگاہ عابد نے کی چشم وا
بسر جا پہ انسومان نام تھا
کہ پیدا کرے جگ کا راہوار
گیا پاس عابد کے تعظیم کی

جب شکر کا موسم سے یہ دیکھا سوال — چمپن پانزدہم حال لال و پاتاب و عقد بتن سہیل با دختر راجہ بھیدرت — کہین آپ پاتاب کا مجھسے حال

جواب اب رکھیشر کا مجھسے سنو — لہ لال و پاتاب بھائی تھے دو — پکاتا تھا یہ لحم پاتاب کا — برہمن کو دیتا تھا بہر غذا

تسکم سیر جب ہو گیا برہمن — تو پاتاب کا لب پہ آیا سخن — تسکم چاک کر کے وہ آیا نکل — طریقہ تھا یہ روز کا بر محل

برہمن تھے ہاتھون سے تنگ — نہ جمتا تھا آرام کا کوئی رنگ — سہیل ایک دن سوے صحرا گیا — رکھیشر تھا بہر تماشا گیا

کنوئین مین جوان تین آئے نظر — پدر جد تھا اور اسکے جد کا پدر — جو دیکھا کہ لٹکے ہین وہ سر نگون — پریشان ہراسان بحال زبون

سبب پوچھا گویا ہوے — پسر سے پسر کے وہ جو یا ہوے — نہین ہی جو اولاد تیرے پسر — بنی ہی اسی کے لیے جان پر

یہ سنکر ہوا غم سے دل پاش پاش — ہوئی عورت خوبرو کی تلاش — وہان بھیدرت نام تھا بادشاہ — وہ رکھتا تھا اک دختر رشک ماہ

اسی کی دعا سے وہ چمکا تھا نور — ریاضت کا اسکے ہوا یہ ظہور — سراپا بنا رو کش آفتاب — جوانی پہ آیا جو حسن شباب

سہیل اس پہ پیرو کا شوہر بنا — جو بگڑا تھا مدت سے وہ گھر بنا — زن ماہرو تھی جو شوہر پرست — کیے دلولے سب جوانی کے پست

گئی سوے صحرا وہ شوہر کے ساتھ — رہی صورت رشتہ گوہر کے ساتھ — شب و روز خدمتگزاری سے کام — وہ کرتی تھی دلداری اسکی مدام

ہوئی آتش خواہش اک دن تیز — مگر کی پریوش نے اس سے گریز — ہوئی اپنے شوہر سے گوہر فشان — فقیری مین ہی لطف صحبت کہان

اگر لطف دنیا ہی مد نظر — تو پیدا کرو مال و اسباب و زر — سہیل اپنی زوجہ کا سنکر کلام — چلا یا وہان پر یہ سودے خام

کہ لال سے جا کے کیا یہ سوال — مجھے چاہیے جاہ و مال و منال — بہت اسنے توقیر و تنظیم کی — یہ مرتاض کامل تھا تکریم کی

مگر برہمن کا بدل تھا عدو — سنائے تھا اس بات پر آبرو — جو تھا اسکو درپیش فرزوال — کیا اپنے بھائی کو اسنے حلال

دیا حکم لائے پکا کردہ گوشت — رکھیشر ہوے سیر کھا کردہ گوشت — تسکم سے ہو پاتاب جلدی عیان — ہوا مہیم پاتاب بے مال و گنج

پکارا کیے یار یہ بر ملا — نہ پاتاب سے ہرگز آئی صدا — سہیل اس طرح پر ہوا نکتہ سنج — ہوئی موج زن آنسوون سے زمین

یہ سنکر سخن دل مین جو ڈر گیا — وہ دہشت بھی زندہ ہی مر گیا — ادھر غم سے دل سخت اندوہگین — ہوئی موج زن آنسوون سے زمین

دیے بے عدد گوہر و مال و زر — بنایا اسے غیرت تاجور — جلایا دیا اپنی زوجہ کو مال — ہوا فارغ البال فرخندہ فال

ہوئی کشمکش رنج و محنت کی دور — سیر ہوئی صحبت رشک حور — جو نیسان سے قطرہ صدف مین گرا — چھٹا تیر جاے بدن مین گرا

جمایا وہین حمل نے اپنا رنگ — نظر آئے سب طرح فرحت کے ڈھنگ — جو اس حمل کو ہوے ہفت سال — تو پیدا ہوا گل سے اک نونہال

ہر اک عید سے آشنا تھا پسر — وہ تھا بطن مادر سے صاحب ہنر — ہوا سا توان سال آغاز جب — پدر لیگیا ساتھ جنگل مین تب

قلم حال ست جگا لکھتا ہی اب — چمپن شانزدہم دریان کشتہ شدن برتر سر دیو از دست راجہ اندر — سنین گوش دل سے یہ جواب سب

کہ برتر سر اک دیو کا نام تھا — جفا جو ستمگار خود کام تھا — بہت زور و قوت مین مغرور تھا — شہنشاہ دیوان وہ مشہور تھا

دہان کی سنو مجھسے اب داستان — رکھیشر جو ن کا وہان تھا مکان — پسر بھرگ کا تھا یہ عالی وقار — قناعت گزین تھا عبادت شعار

عبادت مین کین تپسیا مین — بنا خاک تودہ وہ صاحب ہنر — نہ کچھ اُسکو دنیا نہ دولت سے کام — کیا تھا بیابان مین اُسنے مقام

نہ پروائے حشمت نہ جویائے مال — ریاضت مین ہر طرح حاصل کمال — ہوا راجہ سرجات کا جو گذر — تماشائے صحرا تھا مدِ نظر

چہار اُلف ہمراہ تھین رانیان — قلم کیا کرے وصف اُنکا بیان — وہ پھرتی تھین صحرا مین ہر چار سو — سنو قصہ دختر ماہرو

قریب رکھیشر جو آئی وہ حور — نہ سمجھی کہ ہی عابد بے قصور — اُسے خاک تودہ ہی آیا نظر — مگر آنکھین اندر سے تھین جلوہ گر

یہی سمجھی دل مین کہ ہی کوئی چیز — سفال شکستہ سے وہ بے تمیز — لگی کھودنے اُسکو بے اختیار — وہ آنکھون سے اندھا ہوا ایکبار

جو لڑکی سے سرزد ہوا یہ گناہ — کیا قہر نے حال راجہ تباہ — ہوا سارے لشکر کو درد شکم — عیان بے سبب قہر اُسپر دم

نہ آئی دوا ایک بھی اُنکو راس — ارا کین راجہ تھے سب بدحواس — کھلا رفتہ رفتہ وہ راز نہان — ہوا جرم دختر سے اُسکی عیان

ہوئی باعث عارضہ وہ خطا — گیا پاس عابد کے وہ بادشا — سر عجز سے عذر لایا وہ پیش — ہوا دور سینے سے عابد کے رنج

وہ دختر کے لینے پہ راضی ہوا — معاف اُسپہ سب جرم ماضی ہوا — ہوئی دور سب کے سرون سے بلا — مٹا بے دوا سب کا وہ عارضہ

یہ دختر نہایت تھی شوہر پرست — در لذت دعیش بر خود بہ بست — بیابان مین دونون تھے شقہ حال — نہ سامان راحت نہ اسباب مال

وہان آئے ناگاہ اسنی کمار — اُنھون نے جو دیکھا یہ حال زار — رکھیشر کو دیکھا نہایت تھا پیر — کمان سخت تھی اور تھا سست تیر

بہت ضعف و پیری سے زار و نحیف — ہر اک عضو بیکار ایسے ضعیف — وہ لذات صحبت سے محروم تھے — مگر نوجوان اُنکے مقسوم تھے

ضعیفی پہ رحم آگیا ایکبار — دعا کی خدا سے ہوے خواستگار — جوانی کا اِس پیر کو کام دے — کہ ہو قوت باہ حاصل اُسے

دعا سے ہوا نوجوان مرد پیر — بشکل کمان بن گیا سخت تیر — سنا یہ پدر نے پسر کے حال — ہوئی اُسکے دل کو بھی فرحت کمال

نہایت تھا مشکور اسنی کمار — نہ کیونکر ہو مد نظر افتخار — کیا جگ مین حصہ اُنکا جدا — ہوا دل مین اندر نہایت خفا

ہوا اِس سبب دل کو رنج و تعب — گرائی رکھیشر پہ برق غضب — ہوا اُس رکھیشر کو بھی کچھ ملال — ریاضت مین حاصل تھا از بس کمال

کیا ہوم آتش ہوئی شعلہ بار — مہیب اُس سے انسان ہوا آشکار — درازی مین لب لیسے دیکھے نہ سر — وہ بالائے گردون یہ زیر زمین

خدا کا غضب مُنھ مین وہ چار دانت — کہ تھے پیستے اُنپہ کہسار دانت — ہر اک طول مین چار سو کوس تھا — کمند تصور بھی یا بوس تھا

رسائی مین دو لاکھ کوس اُسکے ہاتھ — لکھین عقل کے پانون پہونچے نہ ساتھ — سہ مہر تھے دونون آنکھون کی جا — زبان مین چمک برق سے تھی سوا

زبردست تھا زیر اندر ہوا — جو پیش آیا وہ معرکہ سر ہوا — امان کا ہوا اُس سے وہ خواستگار — کیا حصہ دینا اُنھین اختیار

جو آتش سے پیدا ہوا تھا یہ مرد — ہوئی آبرو اُس سے اندر کی گرد — جو فارغ ہوا یہ جوان مہیب — ہوئی راجہ اندر کو ذلت نصیب

رکھیشر نے تب چار حصے کیے — قمار اور زن گاؤمی کو دیے — غرض جگ کا بھی ہوا اختتام — نہ کیون طول سے مختصر ہو کلام

کہ ناگہ پہونچے وہان — بہت تھے جدشٹر پہ وہ مہربان — نہایت کیے صرف لطف و کرم — بھری سب مطلب عنان قلم
یہ بہاس چھتر اک جگہ کا ہی نام — کیا جاکے راجہ نے اسمین مقام — ریاضت مین کین محنتین بیشمار — عبادت مین مشغول لیل و نہار
کیا ترک ہر اک نے آب و طعام — نہ تھا دل کو للذات دنیا کے کام — مرتب کیا بیٹھنے کو مکان — جہان چار سو آگ تھی گلفشان
وہان پنچ اگن تاپتے تھے وہ لوگ — پسند آگئے جو گیون کے یہ جوگ — غریبون کے چمکے ہوئے تھے نصیب — بہت دوار کا تھی وہان سے قریب

پنچ اگن تاپنا پانڈون کا اور آنا دوارکا سے سرکشن وغیرہ کا

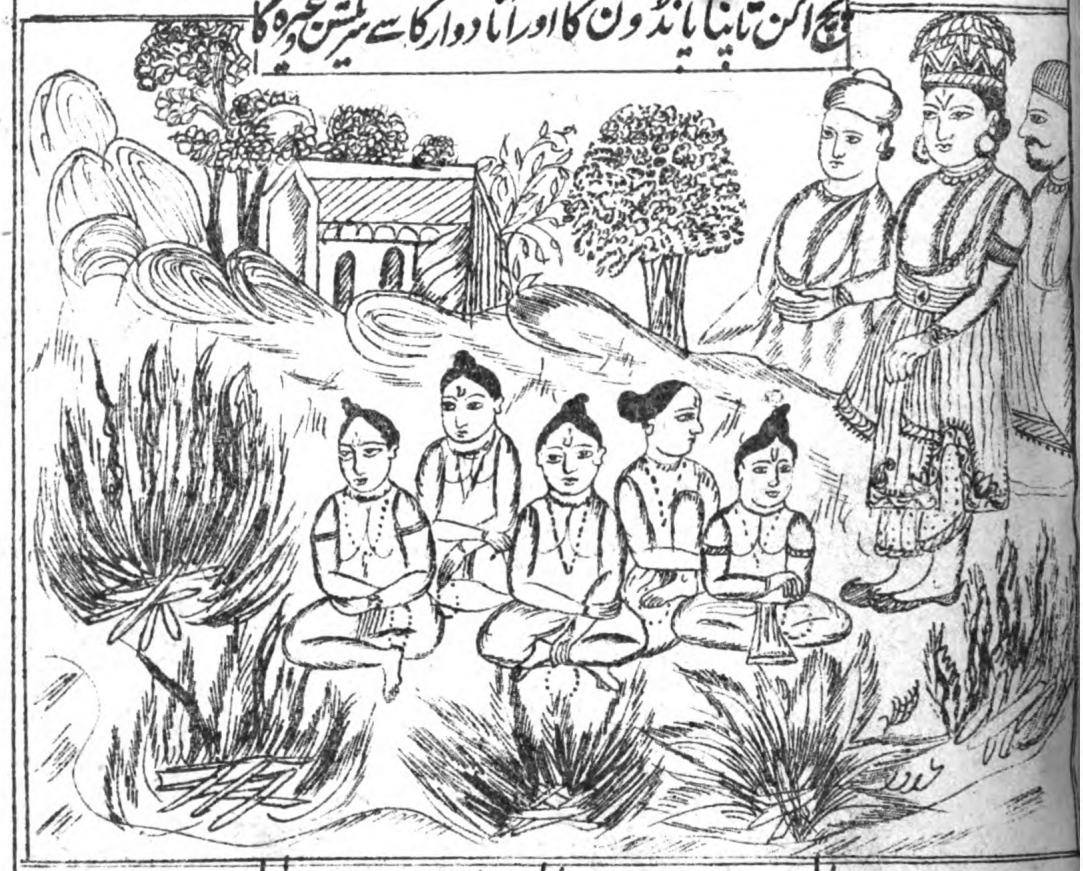

سرکشن بھی سنکے آئے وہان — ہوے جلوہ گر اور سب جادوان — جدشٹر کا دیکھا جو یہ حال زار — سرکشن کا دل ہوا بیقرار
بھر آئے محبت سے آنکھون مین اشک — گہر کو صدف کے ہوا سخت رشک — کیا غم نے ساتک کا بھی سینہ چاک — نہ لایا ذرا تاب وہ خشمناک
کہا گر اجازت ہو مجھ زار کو — جہنم دکھاؤن بد اطوار کو — اکیلا کرون دشمنون کو ہلاک — ابھی ڈال دون سارے لشکر پہ خاک
عنایت اجازت ہو مجکو اگر — بٹھاؤن جدشٹر کو مین تخت پر — سرکشن جی یون ہوے دُرفشان — یقین ہے مرے دل کو ای نوجوان
ابھی دشمنون کو کریگا تباہ — دکھائیگا ان سب کو روز سیاہ — مگر میرے دل مین ہی یہ پیش و پس — جدشٹر نہ مانیگا بارہ برس
دو زنجیر یمان کا پابند ہی — بیابان نوردی مین خرسند ہی — کہا یہ وہن کالیا راستا — جدشٹر عبادت مین مشغول تھا
عبادت مین تھے محنتین خوب کرب — چلے اس جگہ سے یہ سوے جنوب — وہ کوس کھیشر جو جہراہ تھے — جہان بھدر ورج کرہ تھا لگے

اسی فکر مین تھا وہ عالی تبار — کہ رومس ہوے آکے اک دن دوچار
سنائی وہ ارجن کی سب داستان — کیا سب حال اُسکا بیان
خوشی سے کہ سب آنا ظاہر کیے — ہنر سیکھنے کا کہا حال سب
شجاعت مین یکتا ہی وہ نوجوان — کرن سے وہ قوت مین افزون ہی آپ
وہ حاصل ہی تیر اندازی مین کمال — سمجھتا ہی بھنگی سے کم دیو کو
زبان منھ مین ہی اُسکے وصفون سے لال — دکھاتا ہی راہ عدم دیو کو
کمندو کمان تیر و ترکش لیے — غریب الوطن سنکے تازہ خبر
کوئی اُسکو جچتا نہین پہلوان — خوشی سے قوی دل ہوے یک دگر

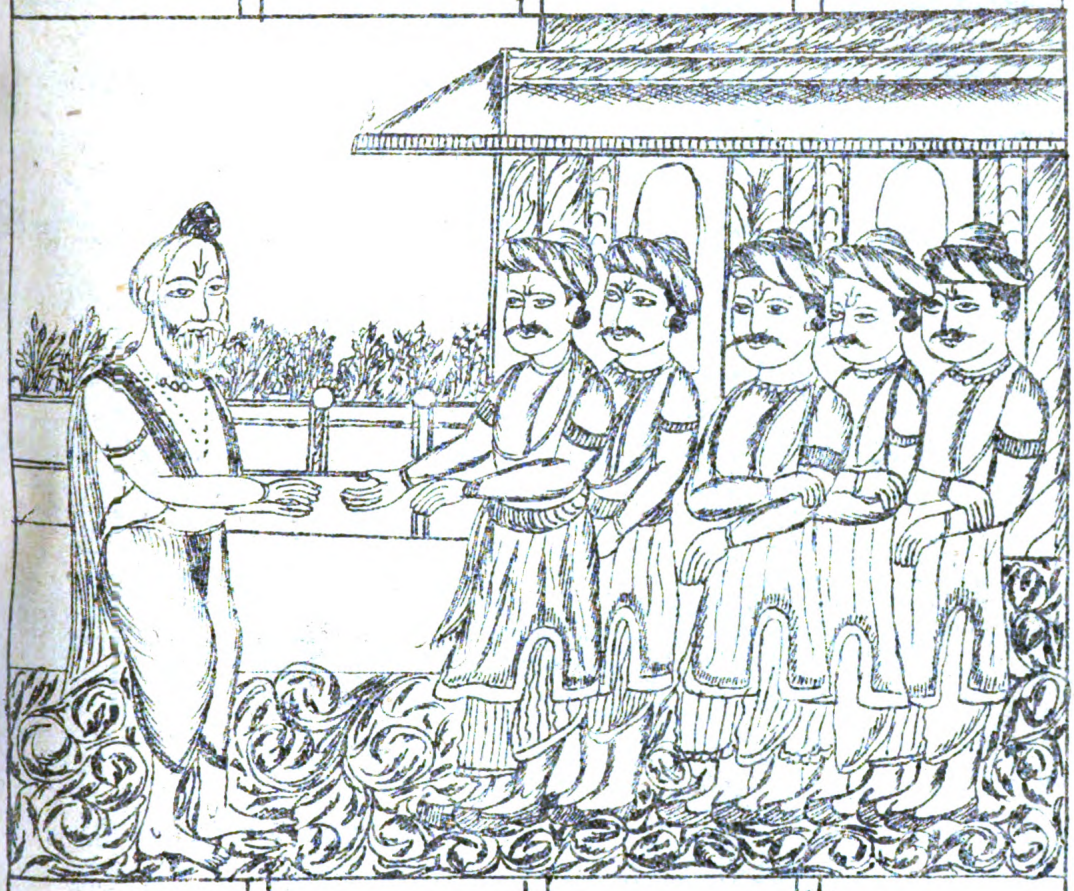

تہیہ سفر کا جو درپیش تھا — رکھیشر کو بھی ساتھ اپنے لیا — ہوے سوے مشرق وہان سے روان — بہت طول ہی مختصر داستان
قلم کو ہی مد نظر انتخاب — وہ مضمون لایا جو ہین لاجواب — شجر پھول پھل برگ چھوڑے یہان — عروس سخن کا ہی بالکل بیان
مکرر جو مضمون بیکار تھے — سخن زار مین وہ خس و خار تھے — نہ کھینچا اُسے رشتۂ نظم مین — نہ لایا اُسے رشتۂ نظم مین
جو خوش رنگ تھے اُس گلستان مین پھول — وہ لایا کہ ہون بلبلون کو قبول — بہار سخن رنگ مضمون مین ہی — کشش طرفہ اس سحر و فسون مین ہی
قلم اپنا ہی غیرت شاخ گل — چمن چہار دہم ربیان کی مدن — پرسرام اور سیدن سرشن یادوم ملاقات پانڈون — نہ کیون باندھے وہ تازہ پھولون کی پل
سمندر مین جو تھے دُرشاہوار — قلم نے کیے داستان پر نثار — طبیعت ہی اب اس طرح موج زن — چلے سوے مشرق جو وہ بے وطن
گئے پہلے وہ جانب کوہسار — پہ اگ اور جنا کی دیکھی بہار — سنین سبا معین اب جا بجا — پرسرام کا دل مین آیا خیال

جدائی سے ارجن کی وہ بے وطن
شب و روز محبوس رنج و محن

کرنا گاہ نارد پھر آئے وہان
عبادت نہین کوئی اس سے زیاد

رہے آپ نہ دل کا ہر دم صفا
رہین دور دنیا کے مکر و فسون

طبع سے رہے ہر طرح احتراز
نہ آئین قریب اُسکے دنیا کے غم

کر و تم بھی اب تیرتھون کا طواف
زبان پر رہے ذکر نام خدا

قدم راہ مذہب پر اپنے دھرو
نہ آئے کبھی عیش و راحت مین حرف

یہ دنیا کے سب کھیل ہین بے ثبات
مئی ہجر مین اسکے ہو اک سرور

خلاصہ وہ نارد نے ترغیب دی
کہ حاصل کرے نخل دین کا ثمر

نے دھوم اس امر مین جب کفیل
ہوا اُنکے تفویض امر جلیل

جدشٹر کو اس دن سے آٹھون پہر
جو ارجن بھی ہوتا تو کیا خوب تھا

چمن دو از دہم ز سیدن نارد شتن پانڈوان و ترغیب دادن ایشان را بزیارت معابد

زبان مبارک پہ یہ داستان
زیارت سے ہی تیرتھون کے مفاد

کہ درست کو ہرگز نہ دے اسمین جا
نہ آئے زبان پر کلام زبون

خیال زبون سے نہو دل کو ساز
رہے دل مین یاد خدا دم بدم

مکان غم و رنج ہو جائے صاف
یہی زندگانی کا کچھ ہی مزا

عبادت کر و بت پرستی کر و
جو ہو اسمین عمر گرانمایہ صرف

فنا ہو گی اک روز سب کائنات
مزا ہر رہے اسکی قربت سے دور

پھر کر اُٹھا سُنکے جدشٹر کا جی
ہوا مستعد چست باندھی کمر

چمن سیزدہم رسیدن نارد نزد یانڈوان و گفتگو کردن با ایشان در باب تشریف لانا بومس رکھیشر

تہے سفر کے تھے مدِ نظر
تصور مگر دل مین اپنے کیا

تشریف لانا بومس رکھیشر کا پانڈون کے پاس

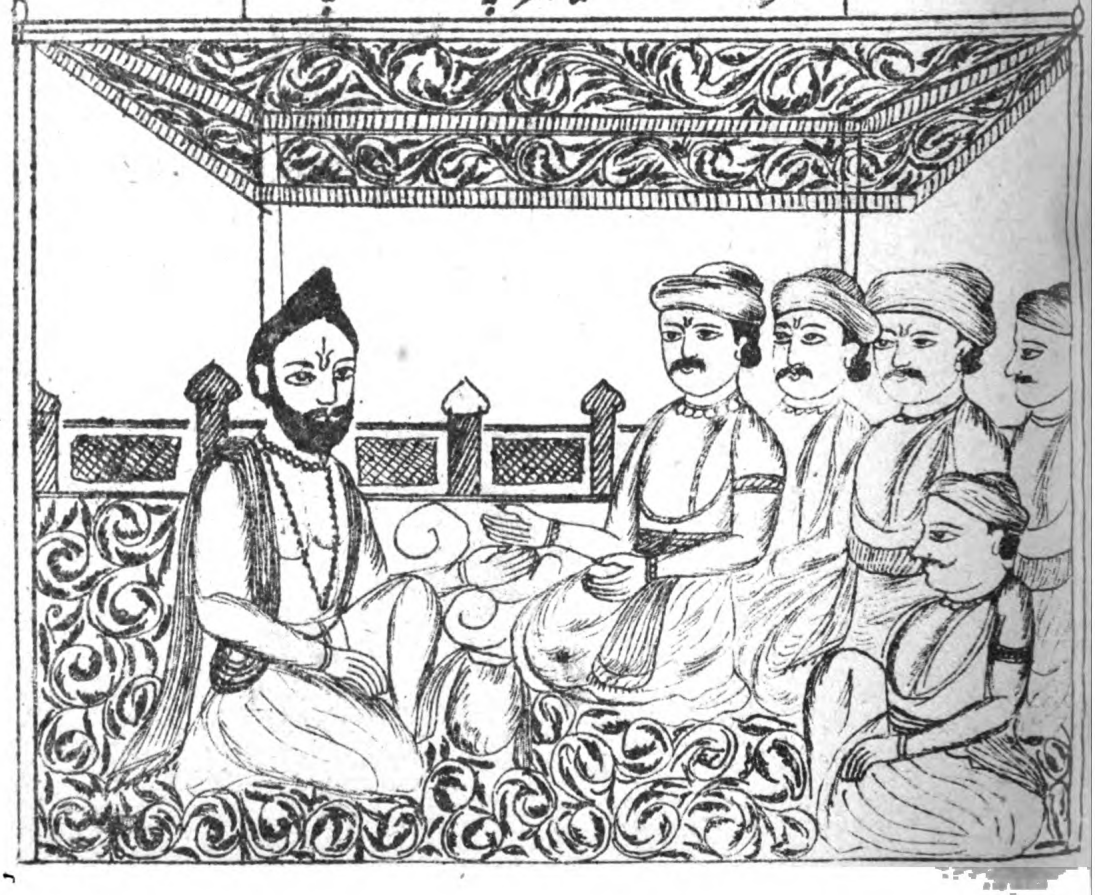

عبادت کرے اُسکی تو خوب ہی — اُسے خاکساری ہی محبوب ہی — غم و رنج کے دن گذر جائینگے — پھر ایام عیش و طرب آئینگے
وہ سنجی تھا آگاہ اِس حال سے — خبردار ارجن کے احوال سے — تسلی وہ دیتا سراکشین کا — سب ارجن کے علموں کا بھی سیکھنا
مہادیو جی کا بھی ہوا نہال — کہیر اور اندر کے ملنے کا حال — کہا شاہ نے چشم سے موبمو — بدن میں ہوا خشک غم سے لہو
ہوا اسقدر غلبۂ اضطرار — نہ تھا ایک دم جی کو اصلا قرار — تاسف سے تھا کاٹتا پشت دست — وہ اوج طبیعت ہوا اب کے پست
اٹھاؤں عنایات شہ کی لک کی — ہمین بارہ برہم دہم درمیان آمدن برہ دس رکھیشر نزد پانڈوان بیان منقولہ راجہ نل — کہ تازہ ہو کچھ شہسواروں کا جی
بیابان مین وہ بے وطن صبح و شام — عبادت مین مشغول رہتے مدام — کہ ناگاہ اک زاہد خوش کلام — برہ دس نامے مین مشہور نام

عبادت کرنا پانچون بھائیون کا صحرا مین اور آنا برہ دس رکھیشر کا ملاقات کے واسطے

جب شتر سے آکے ملاقات کی — کرم لطف بخشش عنایات کی — کیے دور اُنکے دلون سے ملال
سُنائی غرض نل کی بھی داستان — جو فیضی نے قصہ کیا ہی بیان — سنائے بہت شاہ پیشین کے حال — ندیکھا تھا جو دن دکھایا اُسے
جلاے وطن اور حال قمار — بیابان مین گذرے وہ لیل و نہار — مصیبت نے کیسا ستایا اُسے — وہ پڑنا ہرا اک عیش مین تفرقا
وہ افعی کا قصہ وہ اژدر کا حال — اُٹھائی وہ ذاقون سے ایذا کمال — دمن کا بھی جنگل مین ہونا جدا — مفصل ہر سب بلدمن مین بیان
زمانے مین یہ حال اظہار ہی — مگر بیان اُسکا بیکار ہی — وہ ماہی بیجان کا ہونا روان — ذرا شاد و خوش طبع غمگین ہوئی — جب شتر کو کچھ سُنکے تسکین ہوئی

یہ سمجھا کہ طرفہ ہوئی دل لگی | شکستہ نہ خاطر ہو مہمان کی | دعا سے نہ ارجن کا دل ہو ملول | یہ قصہ ہنسی مین نہو جائے طول
نہ اس رنج سے اور پہونچے گزند | طبیعت ہوئی سخت اندیشہ مند | بلایا اُسی وقت ارجن کو پاس | کہا اُس دعا سے نہو دل اُداس
لباس محنت بھی کام آئیگا | چمن دیہم دربیان رسیدن تو مس رکھیشر مرسوب گفتہ راجہ اندر نزد پانڈوان | دل آخر کو اس سے مزا پائیگا
قلم لکھے تو مس رکھیشر کا حال | کہ تھے مرد مرتاض واہل کمال | ہوا بزم اندر مین اک دن گذر | پڑی روے ارجن پہ ناگہ نظر

پہونچنا ارجن کا اندر لوک مین

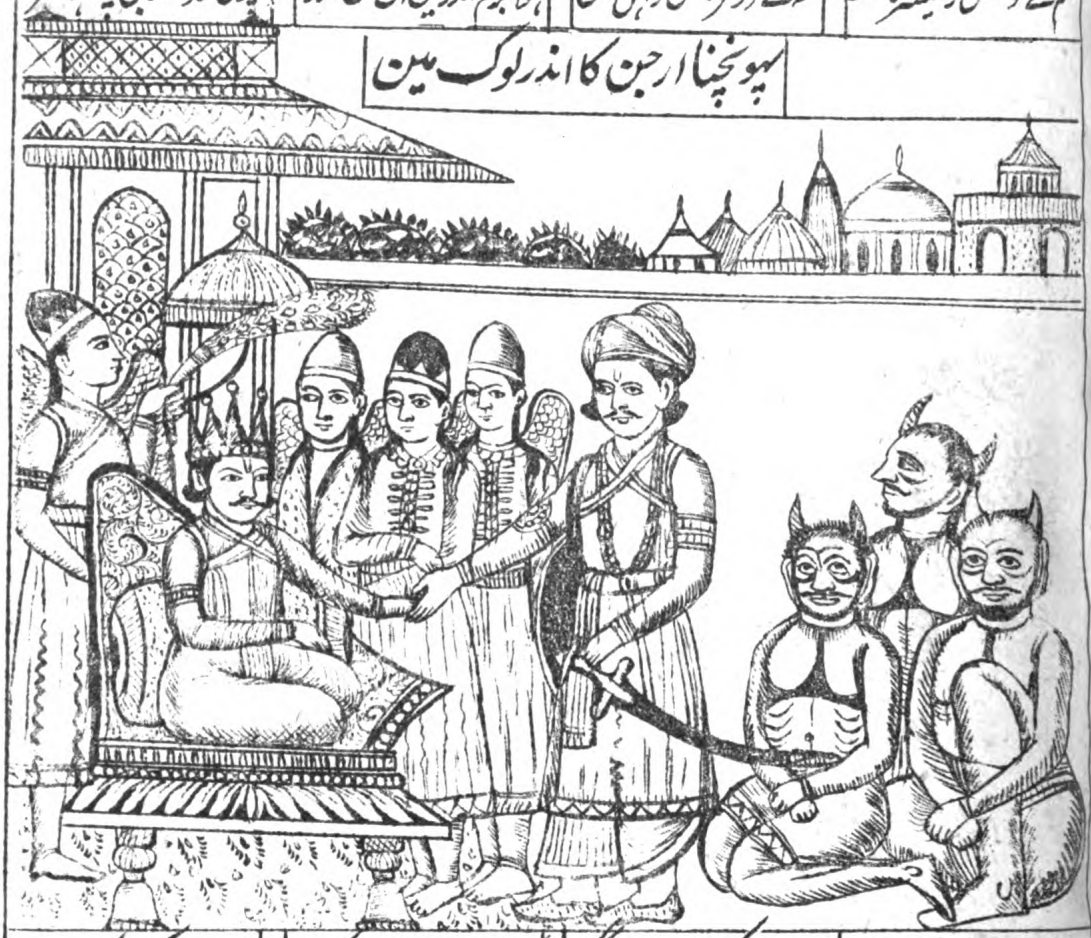

بنا آئنہ خانہ حیرت سے دل | رہا دیر تک سوچ مین پا بہ گل | کہا بزم اندر مین ارجن کہان | سبب اسکے آنے کا کیا ہی یہان
دیا اُسکے اندر نے اُنکو جواب | مقام تعجب نہین اے جناب | یہ نارائن و نر کا اوتار ہی | سلاحون کا بیشک طلبگار ہی
محبت تھی ارجن سے مجکو کمال | کیا کثرت رنج نے پایمال | چچازاد بھائی ہوے ہین عدو | نہین اُنکو ہی دہشت آبرو
قریب آکے پہونچا ہی ہنگام جنگ | دکھائیگا گردون نہین وقت تنگ | جو پانچون برادر ہین صحرا نورد | ظفریاب ہونگے وہ روز نبرد
ملین اچھے ہتھیار ہی جسقدر | کہ نابود ہو لشکر جنگ جو | رہے اُنپہ لطف و کرم کی نظر | بیابان مین وہ کرتے ہین ون بسر
جٹا شنکر کے پاس آپ اب جائیے | کرم حال پر اُنکے فرمائیے | سعادت کی سیرین دکھاوے اُنھین | عبادت کی راہین بتاوے اُنھین
نہو رائیگان صرف عمر عزیز | بیابان مین حاصل تو ہو کوئی چیز | لباس آدمی کا یہ ملتا نہین | ثواب اوج سے ہوتا ہی حاصل کہین

یہ کہکر عنایت کیا وہ عصا — بدن سے کمند ایک حاصل ہوئی — بلا سر پہ دشمن کے نازل ہوئی
کبیر سخی نے دیا ایک تیر — بنایا سپاہی اُسے بے نظیر — ارا بہ نہ جب تک کہ آئے یہان
خبردار ہرگز نہ جانا کہین — نہ اس بات مین فرق لانا کہین — نظر سے چھپے کیا فسانہ ہوے
وہان پر جو ارجن اکیلا رہا — ارا بہ وہ آیا برنگ صبا — سواری کے اوصاف ہون کیا بیان
جسے دس ہزار اسپ ہون کھینچتے — ہوا سے نہ کس طرح باتین کرے — سمند قمر ہر قدم پر نثار
ہوا کی طرح جو اوڑا آن مین — تو آیا وہ اندر کے ایوان مین — بٹھایا اُسے تخت پر اپنے پاس
صفت بزم اندر کی مین کیا کہون — بہت کم ہی جو کچھ کہ زیادہ کہون — تماشے یہ ملتے ہین تقدیر سے
مکان ایک سے ایک فرحت کا گھر — تصدق تھے روزنہ شمس و قمر — خدا لاکھ جان سے بہار جنان
بنا صحن بھی رشک باغ ثمن — فدا فرش پر چاندنی کے چمن — کہ حورون کے دل مین تھا حسرت سے داغ
چمن بندیون کا کہوں سے بیان — ہوئین خوب مہمان کی دلجوئیان — رہے حال پر مہربان دیوتا
رہا گھر مین اندر کے وہ ہفتہ مقدر — کہ سیکھے ہر اک دیوتا سے ہنر — نہایت خوش آواز شیرین سخن
سنو ایک شب کی نئی داستان — کہ تھا بزم اندر مین یہ مہمان — نیا ناچنے اور گانے کا ڈھنگ
وہ تھی آشنا سُر سے اور تال سے — بجاتی تھی گھنگرو نئی چال سے — فلک تھم رہا مجلس رقص مین
جو ارجن کو آیا وہ گانا پسند — نہ دم بھر ہوے صوت سے ہونٹھ بند — قرینے سے روشن ہوا حال
کہ ارجن کا دل اسپہ مائل ہوا — جگر تیغ ابرو سے گھائل ہوا — ہر بزم انعام بھی پا چکی
دیا حکم یہ جاے اُسکے قریب — جو وہ شاد ہوا سکا چاہے نصیب — دکھائی بہت صورت دلبری
ادا ناز عشوہ کرشمہ کیا — بہت چاہ کی ہاتھ مین دل لیا — ہوا اُس پری سے نہ اصلا خبر
جو اُس گل نے دیکھا یہ رنگ جوان — پریشان ہوئی مثل برگ خزان — دعا تجکو دیتی ہون اے بے وطن
جو صحبت سے میری کیا ہی گریز — لگا دل پہ اک نشتر خار تیز — لباس مخنث مین رہے خدا
یہ کہکر سخن اُٹھی وہ ماہرو — سُنائی سب اندر کو یہ گفتگو — تنفر کیا مجسے اُسنے کمال
مزا کچھ بھی صحبت مین اُٹھا نہین — نہین مرد اس ڈھب کا دیکھا کہین — یہان تک کہ جامے سے باہر ہوئی
مرے مُنھ سے نکلی دعاے زبون — یہی عقل ناقص ہوئی رہنمون — رہیگا لباس مخنث مین تو
طبیعت نہوگی ذرا مطمئن — نہ کم ہوگا اک سال مین ایک دن — طبیعت نہایت ہوئی بیقرار

پوجا کرنا ارجن کا مورت کو اور نظر آنا گل پرستش کا سر بھیل پر

سر بھیل پر ہین وہ پوجا کے پھول
کیا ذہن عالی نے اُسکو قبول
مہادیو بیشک ہی یہ نوجوان
زبان ادب سے ہوا مدح خوان

جو سر زد ہوا مجسے اِسدم قصور
نہ سمجھا کہ ناوک فگن ہین حضور
اگر جانتا یہ سنوتی خطا
گنہگار ہون آپکا دوسزا

ہرے شکل اصلی سے وہ آشکار
کہا اُس سے کس شی کا ہی خواستگار
پرستش سے تیری رضامند ہون
بہر حال مین تجسے خرسند ہون

جو ارجن نے پایا اُنھین مہربان
کیا اپنا مطلب مفصل بیان
سلاحون کی ہی آرزو آپ سے
اسی شی کی ہی جستجو آپ سے

ستم بے سبب ظالمون نے کیے
جڈشٹر کو کیا کیا نہ صدمے دیے
سر بزم عزت کے خواہان ہوے
عدو مال کے دشمن جان ہوے

مہادیو نے جو سُنا حال زار
غریبی پہ رحم آگیا ایکبار
عطا وہ کیے اسلحہ تھے جو خوب
کہ چور نگ ہون دشمنون کے قلوب

دیا ایک تیر اور آتش فشان
سراپا تھا وہ غیرت کہکشان
کہ دشمن پہ جسدم روانہ کرے
جگر سینہ پہلو نشانہ کرے

جو منظور ہو پھیر لے راہ سے
نہ پہونچے ضرر اُسکو بدخواہ سے
یہ تیر افگنی کا بتایا طریق
نصیبون سے ملتا ہی ایسا شفیق

دیے اور ہتھیار بھی لاجواب
چمکن نہم درخشان طالع شدن جم وبران وکبیر بردن اندر ارجن را در کمان خود
فتردن خنجر مہر سے آب وتاب

زبان سے مہادیو پنہان ہوے
نہان آنکھ سے صورت جان ہوے
برن آمدے اور اندر وجم وکبیر

کیے جسنے ارجن سے پہلے کلام
کہ مژدہ سُنا تا ہون ای نیکنام
بیابان مین تھا جسکا جگہ وہ ہولیر
زمین خون سے اُسکے ہو لالہ زار

ترے دشمنون کا ہو سینہ فگار

نہ دینا وہان ماہرویون کو دل — کہ ہم اس بیابان مین ہین بیکل
یہ کہکر سخن اسکو رخصت کیا — گوارا غم و رنج و فرقت کیا
اٹھائی طرف آسمان کے نظر — ہمانچل کی لی ایک دم مین خبر
پہاڑ ایک تھا اندر کیل اسکا نام — وہانپر جو پہونچا یہ عالی مقام
کہ ناگاہ گردون سے آئی صدا — ٹھہر اسی جا ہی تیرا بجا
کہا ہنس کے اندر ہمارا ہی نام — مگر آپ کا اس جگہ کیا ہی کام
جوائے ہو کس شی کی ہی جست و جو — کہو کون مطلب ہی کیا آرزو
عدو درپے جان ہی بے اشتباہ — دغل سے دکھائی بیابان کی راہ
اٹھایا وہ نخل عداوت سے سر — یہ حاصل ہوا اسکا ہمکو ثمر
ہوئی روز دیتا ہی ایذا فلک — دکھاتا ہی کیا کیا تماشا فلک
کہا سنکے اندر نے ای خوش خصال — اگر یون مہادیو خوش کیا محال

جمین مشتم در بیان نوشنود شدن مہادیو از عبادت ارجن و ظاہر شدن بشکل بھیل

ہوے جب کہ اندر نظر سے نہان — عبادت مین مصروف ہر صبح و شام
پسند آئی تقلیل آب و طعام — کہ ناگاہ ہمشکل خوک ایک دیو
مگر نام تھا اسکا مشہور تھا — بڑھا آگے ارجن پہ حملہ کیا
کہ ناگاہ مہادیو ہمشکل بھیل — بہرحال سب دیوتون مین جلیل
عبث تیر جوڑا ہی اس صید پر — ابھی مین بھلا دونگا سارے ہنر
روانہ کیے تیر اس خوک پر — خدا کی نئی شان آئی نظر
ہوا ارجن کو غصے کی آئی نہ تاب — ہوا صید کی طرح بھنکر کباب
ہر اک تیر نے کی سراپا خطا — بدن پر نہ اس بھیل کے چبھو گیا
خدا جانے یہ شخص ہی کون شی — مہادیو ہی یا کہ گندھرپ ہی
ہوئین اسقدر ناوک انداز یان — کہ تیر فلک کو بھی حیرت وہان
جو کچھ دیر مین یہ ہوا ہوشیار — خدنگ الم سے تھا سینہ فگار
جھکایا سر عجز سجدہ کیا — بہت دیر تک اسکو پوجا کیا

سنو بھائیون کی فراموش یاد — ابھی توڑتا ہی سر بد نہاد
جو سیکھا تھا ارجن نے افسون پڑھا — جو لکھا تھا سینے مین منتر ون پڑھا
ہوئی قطع جسدم پہاڑون کی راہ — ہوا پر روان تھا مثال نگاہ
یہ چاہا کہ آگے بڑھاؤن قدم — نسیم صبا کو دکھاؤن قدم
ہمایا جو ارجن نے اس جا قدم — کیا شخص تو رسیدہ مونے کرم
بتاؤ پتا جلد گھر ہی کہان — کہ آئینہ ہو ہم پہ نام و نشان
کہا محکو ہتھیار کی چاہ ہی — کہ مد نظر قتل بدخواہ ہی
غم و رنج سے دل پریشان ہی — جدا عیش و عشرت کا سامان ہی
یہ حاصل ہوا اسکا ہمکو ثمر — اٹھاتے ہین جنگل مین رنج و تعب
نظر رحم کی مجھپہ فرمایئے — غم و رنج احوال پر کھایئے
تو سب اسلحہ خوب ہون دستیاب — کرو اسکی تدبیر اب تم شتاب

قلم لکھے ارجن کی اب داستان

بھرے جسم مین سر بسر کر دیا — حدت تا کرے خوک کو بیگمان
کہ ناگاہ مہادیو ہمشکل بھیل — کمان بانس کی لیکے پہونچے وہان
کیے تیر اس خوک پر — کیا پر نہ ارجن نے اسکا خیال
اودھر بھیل نے بھی لگایا خدنگ — نشانہ ہوا خوک وہ بید رنگ
لگائے کئی تیر اس بھیل پر — ہوا دو گھڑی تا کہ وہ کچھ خبر
ہوا سخت حیران یہ تیر زن — کیے دل سے اپنے یہ اسدم سخن
یہ کہکر سخن پھر لگائے خدنگ — ہوا کید گرگرم باز ار جنگ
لگا تیر بیہوش ارجن گرا — کچھ اس شخص نے بھی تامل کیا
زمین سے گل صاف و پاکیزہ لی — بنائی جو مورت مہادیو کی
اٹھایا جو سجدے سے ارجن نے سر — نیا گل شگفتہ یہ آیا نظر

کیا غسل پوجا سے فارغ ہوا	سلاحون کو اپنے بدن پر سجا	ہر اک سمت طلبگار رخصت ہوا
	روانہ ہونا ارجن کا آسمان کی طرف	

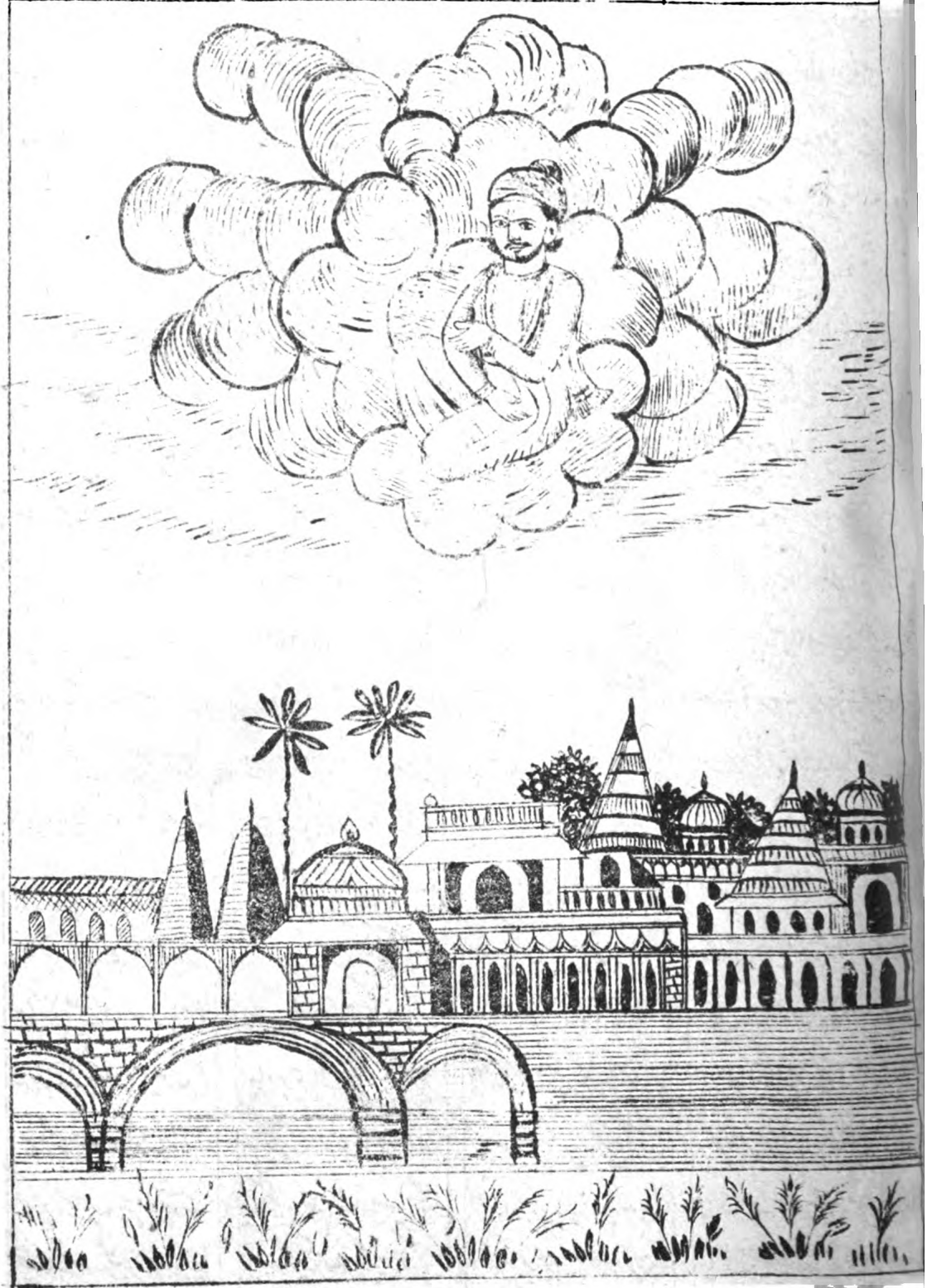

فقط اسکادل پر غم و درد ہی — اسی آگ سے آہ بھی سرد ہی — یہ صبر و تحمل کیا ہی پسند — نہ کس طرح دشمن سے بچونگے گزند
غضب رحم دونون ہون جب یکجا مین — تو جائز حکومت کے ہون راہ مین — دیا جب جدشٹر نے اسکا جواب — قلم اب کرے طول کو انتخاب
کہا جانتا ہون مین انجام کار — فنا ہی فنا ہی نہین ہی قرار — جو کچھ لوح تقدیر مین ہی رقم — نہین اسمین ہوتا ہی کچھ پیش و کم
کبھی روئے سے راج ملتا نہین — کہ بے حکم پتا بھی ہلتا نہین — جو صحرا نوردی ہی تقدیر مین — تمنائے یہ طاقت ہی تدبیر مین
مناسب ہی انسان نہو بیقرار — نہین رنج و راحت کو اصلا قرار — یہ رنج و الم سب چلے جائینگے — خوشی کے وہ دن پھر نظر آئینگے
مرے دل پہ اس بات کا ہی یقین — غم و رنج و عیش و طرب کچھ نہین — بھلا کیون نہ صبر و قناعت کرون — تمنائے خشمت مین ناحق مرون
تمھین بھی مناسب ہی ہر طرح صبر — اٹھاؤ بیابان نوردی سے جبر — سنے دروپدی نے جو ایسے کلام — کیے شکر گویا ہوئی نیکنام
تجھے حق نے بخشی ہی توفیق نیک — خدا نے عطا کی ہی توفیق نیک — تمنا تھی مجکو اسی بات کی — خداوند خالق نے خود تجکو دی
یہ دنیا حقیقت مین بے اصل ہی — جہان وصل ہی ساتھی فصل ہی — اگر آدمی کی ہو نیت بخیر — گلستان جنت کی حاصل ہو سیر
مگر بھیم کو سنکے آئی نہ تاب — جلال آگیا صورت آفتاب — چلا تیش کھا کر بشکل نہنگ — کہا جاکے کرتا ہون دشمن سے جنگ
خدا داد ہوتی ہی فتح و شکست — کرے حوصلے کو نہ انسان پست — جدشٹر نے آہستہ اس سے کہا — تامل کی جا وقت ہی صبر کا
جدا ہو اگر تن سے اک بار برق — نہ لائینگے ہم عہد و پیمان مین فرق — کسے دل مین ہی سلطنت کی ہوس — پھرینگے بیابان مین بارہ برس
جو پھر بخت اپنا مددگار ہی — بہر حال فضل خدایا رہی — خوض اپنا لینگے عدو سے ضرور — ملا دینگے ہم خاک مین بے غرور
پھر آئینگے قبضے مین تاج و نگین — نہ بھجائیگا سر پہ کوئی زمین — جو تلوار دیگی جواب سوال — دھرینگے عدو خوف سے منھ پہ بھال
مقابل پر آفت وہ ڈھائینگے ہم — کہ دریا لہو کے بہائینگے ہم — نہ دشمن کا کھینگے باقی نشان — تہ خاک کر دینگے فوج گران
وہ ٹکرا کے سر آپ مر جائینگے — چمن بفتہم آمدن بیاس نزد پانڈوان و رفتن ارجن نزد الہ اندر — بچینگے نہ زندہ جدھر جائینگے
قلم کو ہی منظور سیر فلک — کہ قبضے مین ہین اسکے جن و ملک — بیابان مین آنے جو اک دن بیاس — جدشٹر نے حد سے کیا بڑھکے پاس
یہ مژدہ سنایا کہ غم دور ہی — خوشی آتی ہی رنج کافور ہی — غریبون کو ہر طرح تسکین دی — تسلی دل زار کی خوب کی
بتایا جدشٹر کو افسون ایک — کہ تھا اسم اعظم سے مضمون ایک — جہان چاہے تاثیر افسون سے جائے — خبر دو جہان کی کوئی دم مین لائے
یہ مژدہ سنا کے وہ راہی ہوئے — یہ افسون بتلا کے وہ راہی ہوئے — لب سرستی پر تھا انکا مقام — عبادت مین مشغول ہر صبح و شام
کچھ اس ماجرے کو جو دو قصہ ہوا — جدشٹر نے ارجن سے اک دن کہا — خدا کی اس افسون مین شان ہی — فلک پیرسائی ہو آسان ہی
یہ ہی دل مین تو پاس اندر کے جا — سلح ہون وہانسے اگر دستیاب — تو دل دشمنون کا ہو جلکر کباب
کسی دن لڑائی مین آئینگے کام — کرینگے وہ دشمن کا قصہ تمام — جو ارجن نے یہ حکم نازل ہوا — شگفتہ بہ رنگ سمن دل ہوا

نہ آنے کا اپنے ہوا یہ سبب — مگر تجکو فکر دہ ستاتے ہین اب — کہ جسطرح روئی تھی تو زار زار — کیا خنجر غم نے سینہ فگار
سوا اس سے بھی ہر زن کو روان — نظر آئے مقتل مین بے خانمان — اُٹھائین غم و رنج سے سر بخاک — کرین تیر اندوہ سینون کو چاک
نظر آئے اُنکو زمانہ سیاہ — کرین موت کی لاش شوہر پہ چاہ — اُٹھائین جو کچھ کہ تو نے الم — فزون اس سے اُنکو ہوا وہ ستم
سرکشین جب کہ چکے یہ سخن — درشت و من نے کیا وا دہن — سکنڈی کی ہی میرے ہاتھون قضا — کرونگا درونہ کا مین سر جدا
بلاؤنگا بھیکم کو جام اجل — مین ڈالونگا عیش عدو مین خلل — کرن کو دکھا یگا ارجن عدم — کریگا سر فوج دشمن قلم
رہا ایک جر جودھن پر غرور — اُسے بھیم کشتہ کریگا ضرور — رضائے خدا پر رضا مند رہ — یہ غم دور کر دل مین خرسند رہ
یہ کہکر روانہ ہوا اپنے گھر — بہن کے لیے ساتھ پانچون پسر — سرکشین انجمن کو لے اُسکے ساتھ — جدشٹر کی فتح و ظفر اُنکے ہاتھ

چہارم ششم در بیان ملاقات یانڈوان با مارکنڈے رکھیشیر

قلم کو ہی شوق بیابان و دشت — کرے اب بیابان غربت مین گشت
ہوے بے وطن سب سے جسدم جدا — زبان پر تھا ہر وقت شکر خدا — ہوا ایک جنگل مین اک دن گذر — تاسف بہت اپنے احوال پر
وہان ایک عابد تھے دیرینہ سال — ملکو کارنیکو سیر خوش خصال — سخن سنج صاحب ہنر خوش کلام — عیان مارکنڈے تھا عابد کا نام
صفت اُنکی لکھون یہ بیکار ہی — بزرگی کا سب حال اظہار ہی — خبردار ہر علم و فن سے کمال — عیان صاف دل پیر زمانے کا حال
بہت طرح انپر تھے لطف و کرم — خبردار احوال سے دمبدم — کبھی اُنسے کہتے تھے بندہ نواز — اسی مین ہی کچھ حکمت کارساز
نہ صحرا نوردی سے دل ہو ملول — خوشی رنج کے بعد ہوگی حصول — ہر اک حال مین اُنکے غمخوار تھے — شب و روز اُنکے خبردار تھے
ہنسے ایک دن خود بخود ناگہان — جدشٹر نے پوچھا کہ اے مہربان — یہ بیوجہ ہنسنے کا کیا ہی سبب — بیان کیجیے اسکا احوال اب
سنا مارکنڈے نے جسدم سوال — ہوا شکل گل غنچہ دل نہال — وہ بلبل کی صورت ہوے گلفشان — سنائی جدشٹر کو یہ داستان
رہتے ہین ایک دن رام چند — بیابان نوردی سے تھے دردمند — بدن پہ ملے تھے اسی طرح خاک — جدائی سے گھر کے تھے درد ناک
فقیرانہ پہنے ہوے پیرہن — چمکتا تھا کندن سا رنگ بدن — جو بھائی تھے لچھمن وہ تھے اُنکے ساتھ — لیے ہاتھ مین اپنے سیتا کا ہاتھ
اٹھاتے تھے صحرا مین رنج و الم — پہاڑ اور صحرا تھا زیر قدم — مناسب ہی تم بھی نہو دل مین تنگ — اسی طرح باغ جہان کا ہی رنگ
کبھی فصل گل کی چمن مین بہار — کبھی خشک سبزہ خزان کا غبار — کبھی نخل عریان کبھی سبز پوش — کبھی نغمہ زن گاہ بلبل خموش
جہان مین ہی آرام و محنت کا ساتھ — خدا نے کیا رنج و راحت کا ساتھ — گلستان مین تیرے بہار آئیگی — خزان صاف کافور ہو جائیگی
گذر جائینگے رنج و محنت کے دن — قلم دُر پدی کا بھی لکھتا ہی حال — جدشٹر سے اکدن کیا یہ سوال
کر شوکت کے جانے کا کچھ غم نہین — طلبگار ملک و حشم ہم نہین — مگر دل مین ہی اب یہ رنج و محن — فقط مرگچھالے ہین زیب بدن
سمجھا وہ جر جودھن سنگدل — نہ دل مین ہوا اپنے مرد ک خجل — دوبا سن کرن خندہ زن حال پر — اُنھین گریہ لازم تھا احوال پر

لگا ہاتھ از انوپہ سر بار ہاتھ — دھرے اُسکے سر پر تھا ادبار ہاتھ — رکھیشر نے پایا نہ جسدم جواب — ہوا آتش خشم سے دل کباب

کہا تیرے زانو کو توڑیگا بھیم — نہین تجکو کچھ دہشت روز بیم — سنے کور دیدہ نے جسدم سخن — کھڑے ہو گئے مانو بوے بدن

بدن خون سے تھر تھرانے لگا — وہ اشکون کے دریا بہانے لگا — سمجھتا تھا کاری ہی زخم سخن — دھواں نکلیا مانو رنگ بدن

ذرا عذر تقصیر لایا بجا — مگر چھوڑتی کب ہے اُسکو قضا — رکھیشر نے پھر یہ کہا برملا — کریگا نہ کہنے پہ گر وہ عمل

تو دیکھیگا ثمر دعاے زبون — چمون بچم و بیان سمین سرکشین بملاقات پانڈوان در جنگل دفعہ اول — کچھ جائیگا پیش مکر فسون

قلم لکھے ہجر و نور دون کا حال — سنائے یہ قصہ یہ ملال — بیابان کے جانے کی جسدم خبر — بہ اطراف عالم ہوئی منتشر

جو دشمن تھے اُنکے وہ نالان ہوے — ہت بہت آئے ملاقات کو — کوئی دن کو آیا کوئی رات کو

آنا سرکیشن کا راجہ جٹدشٹر کے پاس جنگل مین پہلی مرتبہ

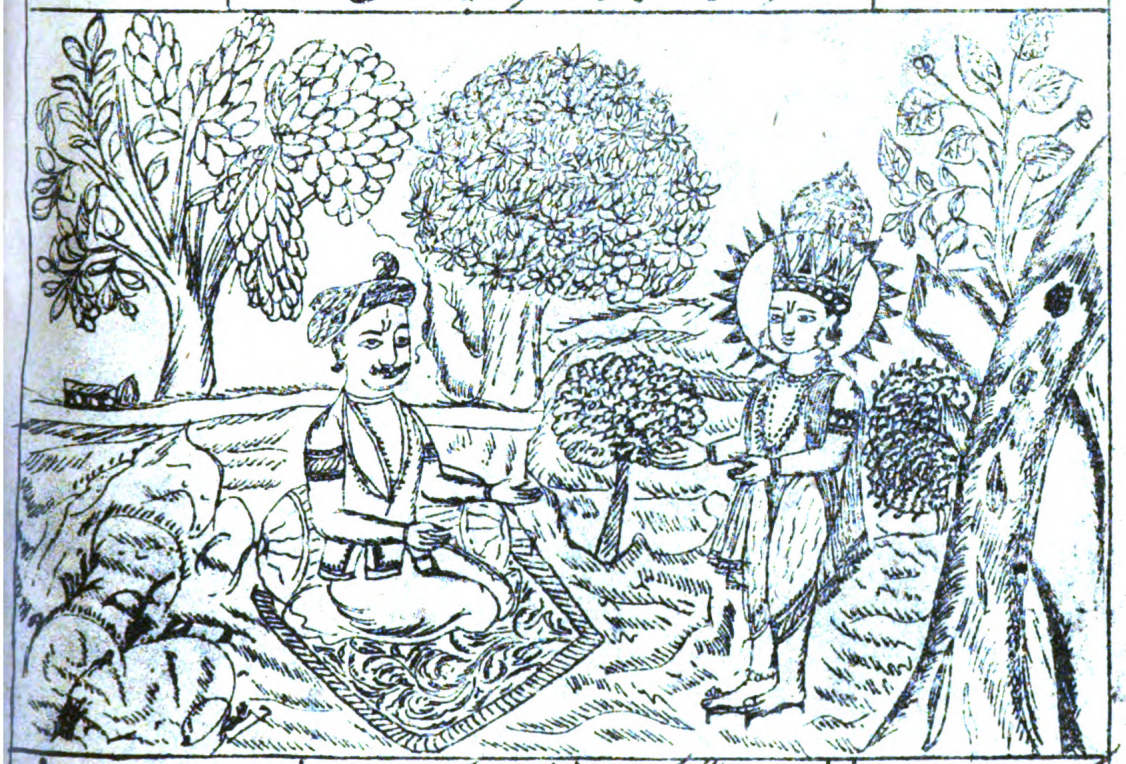

سرکیشن بھی رونق افزا ہوے — اسی طرح سب لوگ اکٹھا ہوے — ہوے جمع کامک مین سب دستیار — غریزا قریبا مہربان یار غار

سرکیشن جسوقت آئے وہان — سنو اُس جگہ کی بھی اب داستان — جٹدشٹر کا دیکھا جو حال زبون — وہ غصہ سے آنکھون مین بھر آیا خون

غضب چھا گیا چہرے پہ تھا اشکبار — زبان مبارک سے بے اختیار — برآمد ہوا یہ سخن ناگہان — دکھائیگا نزدیک تر آسمان

کہ خون عمدہ سے زمین ہوگی سرخ — گریبان کیا آستین ہوگی سرخ — سنو دُرپدی سے کیے جو کلام — فنا ہونگے تیرے وہ دشمن تمام

یہ چاہا تھا پہونچون بوقت قمار — دکھاؤن نئی شان پروردگار — مگر جنگ مین سال دس سال کی — رہی ہمکو آنے کی فرصت نہ تھی

رکھیشر ہی اک میتری جنکا نام | کرینگے وہ ٹر کون سے آکر کلام | یہ کہکر نظر سے ہوے وہ نہان | سنو اُن رکھیشر کی اب داستان
جہان دھرتراشٹ اور اُسکے پسر | چمن چہارم دربیان آمدن میتری رکھیشر و نصیحت کردن جرجودھن | مہ و نجم کی طرح تھے جلوہ گر
نمایان ہوے وہ رکھیشر وہان | بٹھایا اُنھین سب نے باعزوشان | جو بیٹھا تھا جرجودھن پر غرور | کہا اُس سے زاہد نے اے بے شعور

آنا میتری نام رکھیشر کا ستیاپور مین فہمایش جرجودھن کے واسطے

جو شر کو تونے کیا بے وطن | اُٹھائے وہ صحرا مین رنج و محن | خوشی سے مزے تو اُڑائے یہان | بیابان مین وہ خاک چھانے وہان
خوشی سے میسر یہان پانچ رنگ | وہان پاس ہین شیر اسہو پلنگ | غذائے مکلف یہان بر محل | وہان اُنکو کھانے کو جنگل کے پھل
یہان ہی میسر گلستان کی سیر | وہان ہر گھڑی ہی بیابان کی سیر | یہان ہی مکان غیرت اوج عرش | وہان ریگ تفتہ پہ تنکو نکا فرش
بھرے ہین یہان گاؤ تکیون مین پر | وہان خاک تودہ ہی بالین سر | یہان ہی فرش قالین و سند جدا | وہان خاک بستر ہی خس بوریا
کنول در جلتے ہین شب کو یہان | عوض اُسکے دھونی ہی روشن وہان | یہان ہی بدن پر مکلف لباس | وہان پوست آہو کا ملبوس پاس
یہان عطر ملنے کو مئی رہان | وہان رنج غربت ہی فرحت یہان | مناسب ہی تو اُس سے اب صلح کر | زبون جو درخت حسد کا ثمر
بھلا اپنے حق مین یہ کانٹے نہ بو | خبردار جامے سے باہر نہو | نیا گل کھلائیگا اک دن غرور | خزان ہوگی فصل گلستان ضرور
وہ سنتا نہ تھا گفتگوے عتاب | بھری اُسکی آنکھون مین کیف شراب | نہ نکلا زبان سے جواب سخن | رہا بند غنچہ کی صورت دہن

مجھے اُنکے آنے کی پروا نہیں — خیال آبرو کا بھی اصلا نہیں — یہ باتین مین لاتا ہون کیون درمیان مین — پریشان پھرین وہ بیابان مین

واہ جان ہے تو اُنکا ہی دو ستمار — وہان جا یہان رو تجھے اختیار — بدر نے سُنے جب کلام ترش — وہین رنگ پانی کے جام ترش

طبیعت جو ہاتھون سے جاتی رہی — بہت دیر تک غصہ کھاتی رہی — نمایان تھی آنکھون سے شکل ملال — ہوئین تھرہ کے خون کبوتر سے لال

جو اُٹھا بھوین وہ چڑھائے ہوئے — کدورت سے مُنھ کو بنائے ہوئے — ہوئی غصہ و رنج مین شب تمام — سحر بھی نظر آئی مانند شام

جو برخاستہ آب و دانہ ہوا — بدر سوے کامک روانہ ہوا — سُنا کور دیدہ نے حال بدر — ہوا اُسپہ ظاہر ملال بدر

اُسے خوف تھا ہی سر سان ہوا — دل زار غمگین پریشان ہوا — کہا شہ نے سنجی سے اے غمگسار — بدر کی ہی فرقت سے دل بیقرار

روانہ ہوا وہ مجد شتر کے پاس — نہ کیون اور پیدا ہو دل کو ہراس — دو دل یکشود بر کند کوہ را — پراگندگی آرد انبوہ را

کیا اس غم نو نے کھانا حرام — بڑے خوف و دہشت کا ہی یہ مقام — ابھی پھیر لا جا بیابان سے — ملادے اُسے مجھ پریشان سے

بیابان کو سنجی روانہ ہوا — روان تیر سے نشانہ ہوا — بدر سے کیے سنجی نے یہ کلام — اُنھون نے نگاہ عنایات کی

مناسب تھی جو خاطر میہمان — بجا لایا بالطف یہ میزبان — کہ ہی منتظر شاہ عالی مقام

زبانی یہ پیغام لایا ہون مین — بلانے کو بھیجا ہی آیا ہون مین — ہوئی دور فرقت ملایا انھین

سنو حال جو جو دھن پر مغرور — اسی فکر مین تھا اُٹھاؤن فتور — بدل تھا وہ آمادہ اس بات پر — نظر تھی شب و روز اس گھات پر

کرے فوج و لشکر مین وہ بے وطن — بیابان مین پانچ سر دار یکزن — پلائین اُنھین آب شمشیر تیز — مٹے دل سے اکبار خون ستیز

کہین دور ہو دشت انتقام — بیابان مین ہو کام اُنکا تمام — ابھی قتل پانچون کا آسان ہی — کہ بے زور ہر اک پریشان ہی

مٹا دین نشان صفحہ دہر سے — نکالا یہ تدبیر اس شہر سے — کہ دل دور ہوتا ہی ناوک کا تیر

جنے رنج و ایذاے دل دیجیے — تغافل اور دھر سے نہ پھیر کیجیے — بدوزد طمع دیدہ ہو شمند

کہ ناگاہ آئے وہان ہیر یاس — کرن نے بھی کی مشورت یہ پسند — دکھائیگی قدرت کے تقدیر کھیل

کہا کور دیدہ سے اے بے ہراس — پڑا تیرے کانون مین غفلت کا تیل — نظر نیک و بد تجکو آتا نہین — کہ چھایا ہی آنکھون مین غفلت کا حجاب

اُٹھائی ہی بیوجہ سر پر زمین — کریگی یہ بیٹون کی الفت خراب — پھرین دشت مین پانڈ کے گلعذار — وہ لائینگے اپنے چمن مین خزان

دغا باز تیرے ہین سرور وان — دغا سے دکھایا ہی صحرا اُنھین — بہم قتل کے اُنکے اصرار تھے

وصیت سے جو در آئین تو خوب — بیابان نوردی مین بھی خار تھے — کہ اے خاندان کے مرے آفتاب

گوارا نہین اُنکو ہو کچھ ملال — اُنھین دوست اپنا بنائین تو خوب — دیا کور دیدہ نے ہنسکر جواب — کہ ناحق وہ ہون دل مین اندوہگین

محبت ہی گر کون سے دل کو نہین — مین کچھ اُنسے بھلا کہونگا نہین — بلاشبہہ ہوگا یہ خانہ خراب

نصیحت کرو تم بلاؤ اُنھین — دیا نیک اندیش نے پھر جواب — طلبین وہ جو باہم ملاؤ اُنھین

ملنا ایک دیگ راجہ جدشٹر کو سورج نارائن سے

بیابان تو دی ہین آنیکی کام ملینگے تکلف کے اُس سے طعام نہ اُس روز پھر کام وہ آئیگی
جدشٹر تھے جو تنگدستی سے تنگ خوشی سے چکھنے لگا مُنہ کا رنگ مگر دُرپدی کھانا جب کھا ئیگی
وہان جاکے کچھ روز مسکن کیا بیابان کو رشک گلشن کیا بیابان کا مک تھا اُس راہ مین محبت تھی اُسکی دل شاہ مین
پریشان خاطر ہوئی مطمئن برہمن ہزارون جو ہمراہ تھے بدلداری خاطر شاہ تھے

چمن سوم دربیان رفتن بدربیش پانڈوان در کامک بن

قلم لکھے اب حالتِ دھرترا شٹ بیان کیا کرے ذلت دھرترا شٹ ہوا سخت بدنام وہ چار سو گذرتے تھے یاد الٰہی مین دن
برادن خدا نے دکھایا اُسے ہر اک طرح اندھا بنایا اُسے عدو ننگے پانڈو کے نیکنام نگاہون سے سب کے گری آبرو
بدر سے کیا مشورہ ایک روز مٹا دے کسی طرح جینے کا سوز یہ غم دور ہو اُسکی تدبیر ست نہ کیون دل مین ہو دہشت انتقام
بدر نے کہا غم نہ کچھ کھائیے بیابان سے اُنکو بلوائیے بہم صورتِ صلح ہو آشکار مگر کوئی جیتا ہی تقدیر سے
یہ لڑکون کی الفت نہ آنیکی کام مٹا دینگے نام و نشان وہ تمام سمائی ہی کیا جانیے دل مین کیا والا خزان ہوگی ساری بہار
نہین ہی ذرا نیکے بد کا خیال اٹھاوگے اک ذرا یہ کمال یہ غفلت کے پردے ہوئے آنکھون دور کچھ انجام اپنا نہین سوجھتا
وہ شہ خواب غفلت مین مدہوش تھا وہ دیوانہ از خود فراموش تھا نہ تھا اپنے انجام کا کچھ خیال نہو عین حرب مین سر پہ افتور
کہا اپنے لڑکون سے ہے مجکو کام فدا اُنپہ ہی جان و دل صبح و شام وہ بیدل ہون ہرگز نگوارا نہین ہوا دل کو اس گفتگو سے ملال
جدشٹر کا اُنمین اجارا نہین

خیابان سوم از چمنستان سواد ہندوستان یعنی ارن پرب و درین پرب پانچ ہزار ہشت صد و شصت و چہار شلوک است

قلم کیون نہ اب انکساری کرے — سُنے جو یہ احوال زاری کرے

چمن اول در بیان بر آمدن پانڈوان براے صحرا نوردی دوازدہ سال

شمالی جو دروازہ شہر تھا — اُسی در سے ہوتے تھے مجرم خارج
اُسی رہ سے اخراج اُنکا ہوا — گنہگارون کے واسطے تھا وہ در

نہ ڈالے خدا دشمنون پر یہ دن — کسی طرح ہرگز نہ تھا کچھ ہراس
پریشان نہ یون ہون دل مطمئن — لڑائی کے ہتھیار تھے انکے پاس

پیادہ قدم زن ہر اک شہسوار — ہوا سایہ نخل اُس جا نصیب
کف پاے گلرنگ مین زخم خار — کنارے جو گنگا کے پہونچے غریب

بچھونے کی جا فرش برگ شجر — دلون پر نہ تھا اُنکے رنج و تعب
غذا کو بیابان کے تازے ثمر — ہوئی صبح اختر شماری مین شب

یہ چاہا کہ آگے اُٹھائین قدم — مگر دل مین تھا اِس سبب سے الم
چمن دوم تعلیم کردن دھوم یکصد و ہشت نام آفتاب

ہزارون جو ہمراہ ہین برہمن — کہ اِس درد کا پاس چارا نہین
اُٹھائینگے غربت مین رنج و محن — وہ تکلیف کھینچین گوارا نہین

جو مین تنگدستی سے ہون جان بلب — کرے بھوک شدت کی بیان اُنھین
ترستا ہی دل کوڑی کوڑی کو اب — اِن آنکھون سے دیکھون مین عریان اُنھین

جدشٹر کا اس غم سے تھا دل ملول — اُنھین ہجر ہرگز نہ منظور تھا
جدائی نہ انکی تھی اُنکو قبول — جدشٹر سخاوت مین مشہور تھا

جو مدت کے تھے سب برہمن رفیق — جدشٹر کے دل مین ہوا جب یقین
سمجھتے تھے راجہ کو اپنا شفیق — نہ جائینگے ہرگز برہمن کہین

مصمم اُنھین ساتھ کا عزم ہی — کیے دھوم سے اِس طرح کے کلام
مرے ساتھ یہ بزم کی بزم ہی — کہ ہمراہ ہین یہ برہمن تمام

مرے حال پر ہی عنایت اُنھین — سکھائے جدشٹر کو سورج کے نام
تمیدیت کی ہی رفاقت اُنھین — کہ سورج نمایان ہو ناگہان

لکھی اُنکی تعداد لکھتا ہی اب — سُنے دھوم نے جس گھڑی یہ کلام
ہے ایک سو آٹھ وہ نام سب — جدشٹر کے وہ نام ورد زبان

جدشٹر کے مطلب سے ماہر ہوے — عنایت ہوئی ایک دیگر مسی
ہوئی سب کی وہ عیش زندگی

مکان بدر مین دہ مان کو گھر — نہ پہونچے کسی طرح اسکو ضرر — پیادہ چلے گھر سے پانچون جوان — اگر ساتھ تھی وہ زن خستہ جان
چلے گلشن شہر سے جب وہ گل — قیامت کا اٹھا وہان شور و غل — زن و مرد ہر ایک تھا اشکبار — کہ جاتی ہی گلشن سے فصل بہار
جو ہمدم تھے اینکے پریشان تھے — دل آئینے کی شکل حیران تھے — مگر سنگدل تھے وہ سب کورواں — ہم آغوش عشرت سے دل شادمان
کہ ناگاہ نارد بھی آئے وہان — ہوے گلشن بزم مین گلفشان — کہ رہیا نہین تمکو ای کورواں — جداہون وطن سے یہ پانچون جوان
دغابازی اک دن کریگی خراب — کروآشتی اُن گلون سے شتاب — وگرنہ تمھارا یہ سب خاندان — کریگی یہی نامور بے نشان
مگر وہ دغاباز بدکیش تھے — جفا جو نہایت بداندیش تھے — نہ آیا خرابی کا ہرگز خیال — نہ تھا اُنکی پیشانیون پر ملال
سنو شہر سے اب نکلنے کی شکل — قلم لکھا اب اُنکے چلنے کی شکل — جدا شہر کیے اپنی آنکھون کو بند — نہ پہونچے کسی کو نظر سے گزند
جو نظرون مین تھا قدر اُنکی بھرا — رہی دور سب کے سرون سے بلا — مگر بھیم کے بازوون پر نظر — سر دست دیتی تھی سب کو خبر
کہ یہ کار دشمن کریگی تمام — یہی لینگی ہر ایک سے انتقام — روان جب ہوا ارجن پہلوان — اوڑاتا تھا ہاتھون سے ریگ روان
اشارہ تھا وہ تیر باران کرون — کہ ذرات صحرا سے بھی ہون فزون — جو میدان مین لڑنے کو آئین عدو — مٹا دونگا اکبارگی آبرو
نکل اپنے چہرے پہ مٹی ملے — کہ بیگانہ زن حسن پر دل دے — طبیعت تھی سہدیو کی خدا سے تنگ — مبدل تھا غصے سے چہرہ کا رنگ
کسی پر نہو اضطراب آشکار — ملے تھا وہ اسوجہ منہ پر غبار — پریشان کیے دربدی مو بسر — کہین ابر سے بڑھ کے مژگان تر
یہ کہتے تھے رو رو کے وہ طفل اشک — نہ کیون ابر نیسان کو ہو ہمیہ رشک — زن کورواں کا بھی ہوگا یہ حال — ہر اک لاش شوہر پہ کھوینگی بال
اسی طرح روئینگی میدان مین — وہ گھر صاف ہو جائیگا آن مین — رہی دھوم باقی سنو انکا حال — غم و رنج کا جوش دل مین کمال
نہ تھے دستہ خس سے خالی وہ ہاتھ — کچھ انسون پڑے رہتے ہوے انکے ساتھ — کہ تا رفع ہون جلد ایام رنج — ملے زود تر دولت و ملک و گنج
جو دشمن ہین نابود ہون دہر سے — نکالا غریبون کو ہی شہر سے — قلم ہو بیابان کی جانب روان — غریبون پہ کیا کیا ہی گذرا وہان

پڑے داؤ اُسکا تو لے ہمسے پھیر — نہ ہرگز ہو پھر ایک لحظے کی دیر — اگر اُسکا پانسہ پڑے برخلاف — تو یہ شرط ہی درمیان صاف صاف

کہ بارہ برس سیر صحرا کرے — قدم شہر مین پھر نہ ہرگز دھرے — اگر بارھوین سال ہو آشکار — وہ نظرون سے انسان کی ہو دور چار

تو پھر جاے صحرا نوردی کرے — بیابان کا بارہ برس دم بھرے — پدر اُسکا آنکھون سے معذور تھا — مگر دیدۂ دل بھی بے نور تھا

ٹھکانا کب اندھے کے ایمان کا — بھروسا فقط اُسکو یہی کان کا — کیا راستی سے پھر اُسکو طلب — نہ باقی رہے حوصلہ دل کا اب

دغا باز جنگل دکھائین اُسے — چہ خسبتم در بیان شرط صحرا نوردی دوازدہ سال — پہاڑون پہاڑون پھرائین اُسے

قلم ہی یہ ہنگام رنج و محن — کہ چھٹتا ہی پھولون سے صحن چمن — خزان کی ہی آمد گلستان مین — بہار اب رہیگی بیابان مین

ستارہ ہی گردش مین اقبال کا — نہ کس طرح خالی ہو گھر مال کا — یہ تکلیف راحت کا سامان ہی — الم رنج عشرت کا سامان ہی

نہ جب تک گلستان مین آوے خزان — نہ دیکھے بہارون کا منھ بوستان — ملے دامن گل سے جو خار ہین — یہی رنج و عشرت کے آثار ہین

نہو درد دنیا سے انسان ملول — پس رنج ہوتی ہی عشرت حصول — جدشٹر پھر آیا جو اُس بزم مین — بیابان فوردی کے تھا عزم مین

سکن نے وہان کین وہ شرطین بیان — جو پھینکی گئی کعبتین دغل — جدشٹر کی راحت مین آیا خلل

نہ بازی یا بازی سے ہارا وہان — رہا کچھ نہ باقی اجارا وہان — مناسب تھی راجہ کو ایفاے شرط — بھرا سر مین تھا اُسکے غوغاے شرط

جوا کھیلنا راجہ جدشٹر کا جبر جودھن کے ساتھ

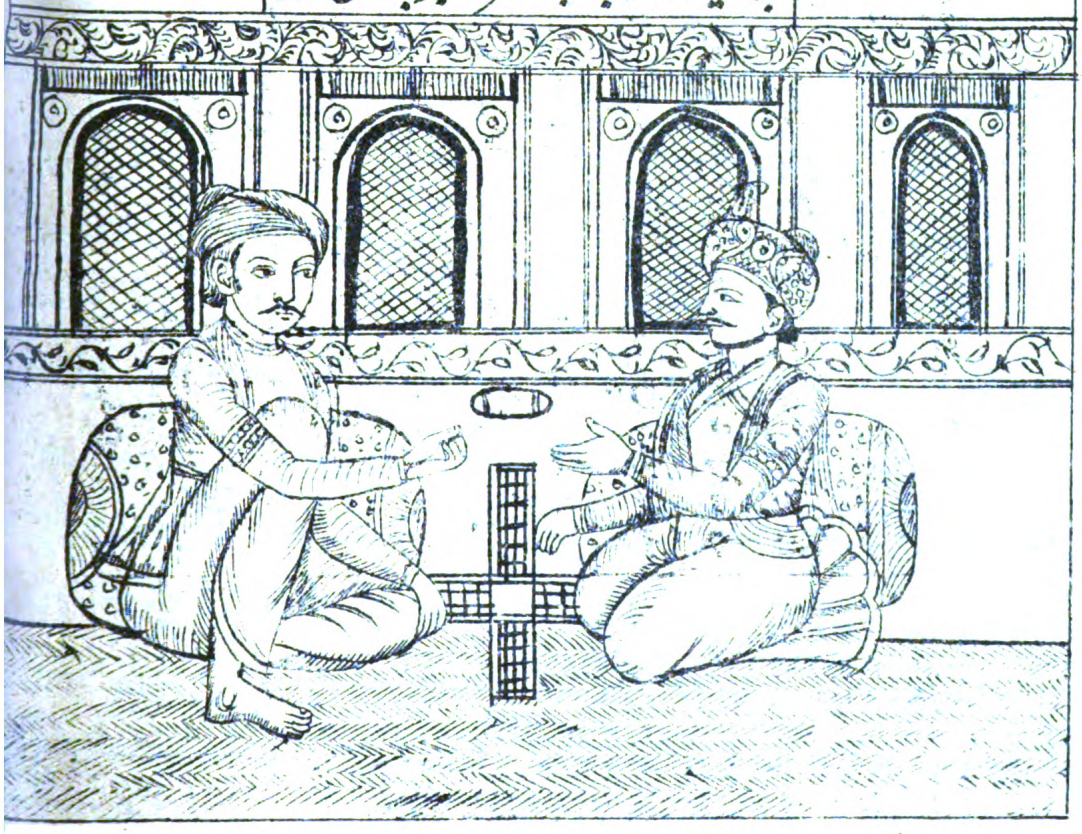

مگر کچھ سمجھتے نہ تھے بیحیا
سروں پہ تھی آموار انکے قضا

قیامت کا اک شور و غوغا ہوا
نیا حشر مجلس مین برپا ہوا

سُنائے ابھی اُنکا نام و نشان
رہے صفحۂ دہر مین داستان

گلستان قدرت کی دیکھو بہار
نیا گل کھلیگا نہو بیقرار

تمھین ہمکسون کے ہو فریادرس
کہ باقی نہین فرصت یکنفس

یہی پردہ پوشی کا ہنگام ہی
یہان دستگیری کا اب کام ہی

عدو در پئے رنج و آزار ہی
سوا آپ کے کون ستّار ہی

یہ گوہر کیے دریدی نے نثار
ہوئی اُنکی قدرت وہان آشکار

تھکے ہاتھ بازو ہر اک شل ہوا
دوسا سن کا سب زور مضمحل ہوا

وہ شامت مین اپنی گرفتار تھے
دغا باز سب ناخبردار تھے

بھری سارے کیرون سے وہ انجمن
کسی کی نظر مین نہ آیا بہن

ضرورت ہی اس دم نہ ہنگام دیر
یہ دیوتا ایک نیرو کبیر

کہ اسوقت کیرا نہین ہی ذرا
جواب اس طرح دیوتا کو ملا

بنائیگا کیرے کا وہ ایک تار
کوئی اسوقت دے سو ہزار

طبیعت ہوئی برق سان بیقرار
مادر یدی کا جو احوال زار

عفیفہ کو ناحق یہ صدمہ دیا
مت کا سامان برپا کیا

سروں پر اُٹھائی ہی ناحق زمین
سکا انجام ہوتا نہین

زر و مال جو کچھ کہ مرغوب ہو
تجکو اسوقت مطلوب ہو

رہے رنگ سے دل کا آئینہ صاف
یہ پانچون جو ہین پانڈ کے نونہال

جدھر چاہین وہ جائین شکل بہار
چلے سوے دہلی بہ رنگ بہار

اسی شرط سے میں کھیا وار

خدا نے کیا انکی آنکھون کو بند
نہ آئی مگر بھیم کے دل کو تاب

جدشٹر نے اُسکو اشارہ کیا
کیا کشن کو دریدی نے جو یاد

یہ ہنگام اب چارہ سازی کا ہی
سر عام حرمت بچاؤ مری

کرو پاس اب ننگ و ناموس کا
دوپٹے نے اقصہ کھینچا وہ طول

جہان مین نہ باقی رہا تار ایک
دل کشن کو تھی جو الفت تمام

رقم ہی کتابون مین یہ داستان
مجھے پارچہ تھوڑا درکار ہی

نہین ہفت کشور مین کپڑے کا نام
جو آنکھون سے معدور تھا بادشاہ

نہ دیکھا مری چشم بے نور نے
نہایت ہوا دل مین وہ خوفناک

در دریدی کو بلایا قریب
طلب کر کہ دون تجکو اسی نیکنام

کہا دریدی نے کہ ای بادشاہ
مناسب ہی کرکون سے اپنے کہو

کہا شاہ نے مجکو ہی یہ قبول
وہان سے چلے جب وہ پانچون جوان

جو ہے مین جواہر اسی وہ ملک و مال

کہان کی نصیحت کہان کی یہ پند
یہ چاہا کہ دے دشمنون کو جواب

تامل کی جا وقت ہی صبر کا
کہ فریاد رس تم ہو دو میری داد

یہی وقت بندہ نوازی کا ہی
کہان ہو یہ عزت بچاؤ مری

ملوگے نہ پھر ہاتھ افسوس کا
کرے عقل انسان نہ ہرگز قبول

لگا صحن مجلس مین انبار ایک
کیا پردہ پوشی کا مجلس مین کام

کہ جسوقت یہ معرکہ تھا وہان
جو بیچو تو بندہ خریدار ہی

گیا ہستنا پور مین اُٹھ تمام
اسی غم سے رنجور تھا بادشاہ

ڈبویا یہ گھر طفل مغرور نے
اوڑائی سر نے یہ کشتی مین خاک

کہا میرے لڑکے ہین سب بدنصیب
خدا اسکا لڑکون کو دے انتقام

نہین ہی کسی چیز کی مجکو چاہ
کوئی اُنسے اصلا مزاحم نہو

ہوئی دریدی کی تمنا حصول
سپر نے کیا باپ سے یون بیان

زر نقد و الماس و یاقوت لعل

ہوا شرم سے جسم تر آب آب — وہ غصہ کہ کھاتا تھا دل پیچ و تاب — خجالت کے دریا مین تھا غوطہ زن — بنا پادر آب سب پیرہن
لباس مکلف ہوا تر بتر — ہنسے بھیم و ارجن اُسے دیکھ کر — ندامت زدہ سخت نادم ہوا — خجالت سے وہ جیتے ہی جی مُوا
وہ تیغ حسد نے کیا اُسکا کام — ہوئی صبح عشرت کی اکبار شام — دکھایا خجالت نے یہ روز بد — ہوا سینہ مجروح تیغ حسد
تڑپنے لگا زخمیون کی طرح — اوڑھا فنا نے چہرے سے رنگ فرح — نہ تھا ایک دم رات دن مین قرار — وطن کو روانہ ہوا شرمسار

چمن پنجم در بیان قمار بازی راجہ جدشٹر و جُوا جودھن

اسی غم سے کُڑھنا اُسے رات دن — چڑھا سر پر اُسکے تھا یہ تازہ جن
جدشٹر کی شوکت کا ہر دم خیال — جدشٹر کی عظمت کا ہر دم خیال — بڑا نا توان ہین وہ مغرور تھا — مدد بھی تو آنکھون سے معذور تھا
سکن خال اسکا دغا باز تھا — شب و روز ہمدرد و ہمراز تھا — چلا عقل مین اُسکی تازہ خلل — نبائی نئی کعبتین دو غل
پڑی اُس جگہ طرح بزم قمار — کرودون کی ہونے لگی جیت ہار — جما صحبت بد مین وہ تازہ رنگ — جدشٹر سے پوشیدہ پانسون کا ڈھنگ
دکھایا جو کلیگ نے اپنا اثر — یہ سب ہار بیٹھا وہان سر بسر — بدی بخت مین تھی مصیبت گری — کسی طرح ہرگز نہ دولت ٹلی
دغا باز کے چڑھ گیا داؤ پر — رہی دشمنی کی نہ اصلا خبر — انھون نے زر و مال حشمت تمام — نچھوڑا خزانے مین بھی کچھ دام
نہ گھوڑا نہ ہاتھی نہ لشکر رہا — نہ گوٹا نہ ٹھپا نہ زیور رہا — گیا ہاتھ سے ملک تاج و نگین — سب اسباب رحمت کے مال آفرین
کیا تنگدستی نے مفلس کمال — نہ باقی رہا پاس مال و منال — پڑی مفلسی مین وہ پانسون کی چوٹ — کہ اس چوٹ سے ہوگیا ان پر دبا
گئے حشمت و جاہ و باغ و مکان — غرض دروپدی کو بھی ہار آوہان — جماعت وہ سب ناخدا ترس تھی — کسی نے جدشٹر کی عزت نہ کی
پھپھولے دلون کے لگے پھوٹنے — محبت کا رشتہ لگے توڑنے — نہ کچھ ننگ و نامون کا پاس تھا — کسی بات کا کچھ نہ وسواس تھا
وہ پکڑے ہوئے ہاتھ مین سر کے بال — عفیفہ کو لائے حرم سے نکال — بہت خوش تھا جودھن پر غرور — شراب تکبر سے حاصل سرور
بٹھایا اُسے اپنے زانو پہ چھیف — زبان مُنھ مین چلتی تھی مانند سیف — ہر بزم اُس گل سے تھا ہمکلام — کہ لونڈی ہے تو میری وہ سب غلام
سُنا دروپدی نے جو اُسکا سخن — کہا اُس سے اے بیحیا بدچلن — ترا مُنھ ہی مجکو بنائے گا نیز — زبان تھام خاموش اے بدتمیز
رہا مجھپہ راجہ کا کیا اختیار — وہ پہلے گیا آپ کو تجھ سے ہار — دوساسن کو یہ حکم تازہ دیا — دغا باز نے کچھ نہ اصغا کیا
دوپدی کو تو دروپدی کے اوتار — کہ ہون دل مین پانچون جوان شوسار — وہ ساسن نہایت بداندیش تھا — بد افعال تھا اور بدکیش تھا
وہ بیٹھا تھا اُٹھا بہت شاد مان — لباس بدن اُسکا کھینچا وہان — قلم دیکھ عبرت کا ہی یہ مقام — زبان روان سے نہ لے بڑھکے نام
نہ دے ہاتھ سے پردہ پوشی کا ڈھنگ — ہر یکتین ہین حافظ نام و ننگ — وہی بیکسون کے مدد گار ہین — بلاشبہہ عیبون کے ستار ہین
جو بھیم دروپد نے دیکھا یہ حال — ہوے آگ کی طرح غصے سے لال — ملامت وہ کرنے لگے بر ملا — کہ سب طرح سے بُرا اور بھلا
نہ کبھی اُٹھا کوئی کہنے کو بات — سمائی دلون مین ہی کیا واہیات — خدا کا بھی کچھ خوف ہی یا نہین — فلک ٹوٹے تم پر نہ شق ہو زمین

اگر وقت چھپیدن ہر دو لخت — ہوئی رعد کی طرح آواز سخت — یہ آواز کانون مین سب کے گئی — دہل اٹھا ہر اک کا قالب مین جی
وہ راجہ وہ رانی وہ محکوم سب — چلے ایک جا ہو کے تھا وقت شب — وہ راجہ جو بستی کے باہر گیا — سنو اک وہان کا نیا ماجرا
پڑی دیو زن کی جو اُنپر نظر — ہوئی شاد دل مین دیا وہ پسر — کہا شاہ سے ہو مبارک تجھے — ترے حال پر رحم آیا مجھے

چمن چہارم در بیان اسباب جسد وعناصر جُرجودھن

یہ آغاز اُسکا وہ انجام تھا — تماشائے فصل بہاری کرے — بخوبی ہوا اچھ کا اختتام — جُراسندھ اسوجہ سے نام تھا
قلم تازہ مطلب نگاری کرے — جوانے تھے راجہ وہ خصت ہوئے — سنو ایک دن کا یہ احوال اب — وہ مہمان خصت ہوئے جب تمام
بڑے بھاری خلعت عنایت ہوئے — عزیزا قربا بست تھا کوئی غیر — وہ کرتے تھے گلگشت گلزار کی — وہ ارجن وہ جُرجودھن وبھیم سب
عمارت کی ہر طرح کرتے تھے سیر — صفائی مین تھا شک متاع حوض — سنو حال جرجودھن بے شعور — صفت تھی مکان طرحدار کی
ملا ایک شیشے کا نایاب حوض — صفائی مین آب اُسکا نایاب ہی — تصور کیا پیرہن تر نہ ہو — کیا عقل نے اُسکی تازہ فتور
وہ سمجھا کہ یہ حوض پُر آب ہی — نہ تھا حوض مین آب کا کچھ نشان — خجالت سے دل مین ہوا آب آب — یہ پوشاک پانی کی چادر نہو
وہ دامن اُٹھا کر ہوا جب روان — جو رکھا قدم بیشتر راہ مین — ہوا دوسرے حوض سے پھر دوچار — بنا پیرہن اُسکا رشک سحاب
وہ ڈوبا ہوا شرم کی چاہ مین — لطافت مین وہ آبِ موتی کی آب — خجالت زدہ تھا جو وہ بے شعور — چڑھی مغز مین اُسکے بوئے غرور
صفا غیرت چشمۂ آفتاب — ہوئی برخلاف اُسکے حالت عیان — کر غوطے وہ پانی مین کھانے لگا — جیا کے عرق مین نہانے لگا

غوطہ کھانا جُرجودھن کا حوض طلسمی مین

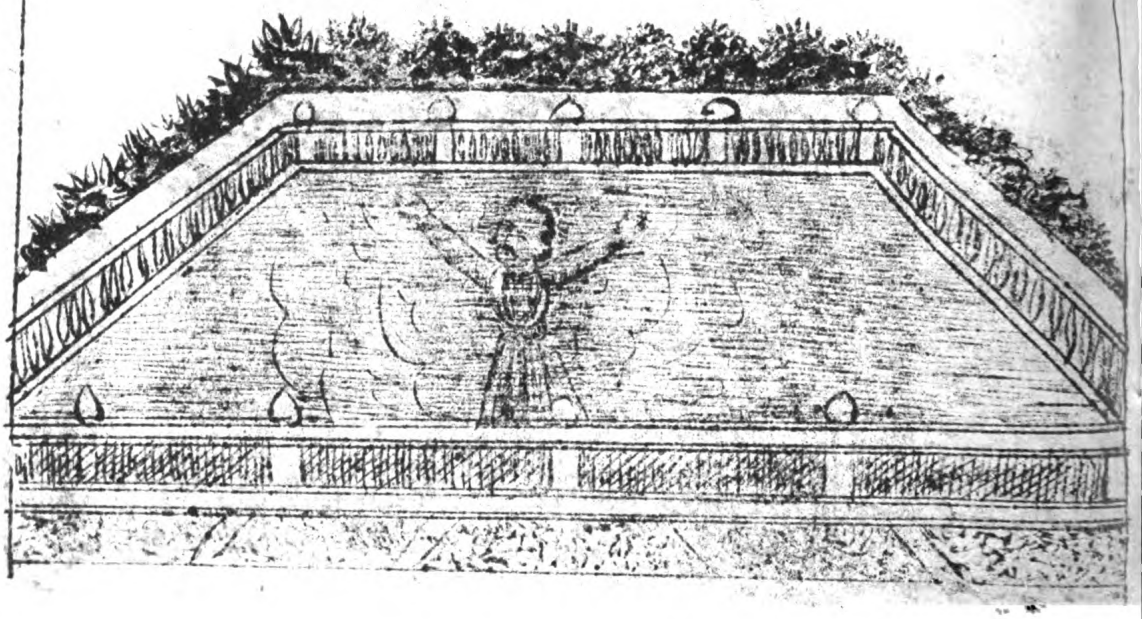

کرشن نے جب سُنا یہ سوال — کہا راجہ جان ہے یہ نونہال — کیے مین نے سو جرم اسکے معاف — نہوگا اس اقرار سے برخلاف
فقط بردباری کا تھا یہ سبب — وگرنہ ہوا اُسپہ نازل غضب — سری کرشن نے شرط کی جو ادا — یہ سسپال خالا کا فرزند تھا

سنواب جُراسندھ کی ابتدا — چہلم سوم در بیان وجہ تسمیہ جُراسندھ — کہ کس طرح دنیا مین پیدا ہوا

کہ اک بھدرتہ نام تھا شہریار — کہ اقلیم مگدھ پر اُسے تھا قرار — یہ شاہ نبارس سے ہے داستان — کہ تو ام تھین اُس شہ کی دو دُختران

وہ اُس شاہ دوران کو تھین محبوب — دل و جان سے کچھ بڑھ کے محبوب تھین — مگر دل مین اولاد کا داغ تھا — کہ بے پھول و پھل شاہ کا باغ تھا

سہی غنچۂ دل مین تھا خار غم — خزان تھی بہار جنان یکقلم — دل و جان سے ہر دم تلاش پسر — ہوا ایک زاہد کا ناگہ گذر

کہا درد دل اپنا درویش سے — نکالے وہ خار الم ریش سے — وہ مرہم دھرے زخم پر درد پر — کہ ہو نخل امید کا بارور

دعا سے جو اُسکی ہوا کُل گلزار — گلستان بیچ آئے مرے نوبہار — وہ درویش بیٹھا تھا زیر شجر — شجر نام سے آم کے نامور

ہوا شاخ سے آم ناگہ جدا — کہ ہو سیب جنت کا جسپر فدا — گرا آکے دہن مین درویش کے — لگا پھل یہ گلشن مین درویش کے

دیا شہ کو اُسنے یہ تازہ ثمر — کہ ہو نخل امید کا بارور — جو راجہ کو زاہد سے وہ پھل ملا — ترا شاہ چھری سے دو پارہ کیا

دیا دونون محلون کو وہ ایکبا — ہوئی حمل کی تشکل کچھ آشکار — جو ایام موعود پورے ہوئے — پسر دو ہوئے پر ادھورے ہوئے

ہر اک شخص کو ایک سکتا ہوا — ثمر کیا ملا یہ نیا گل کھلا — غرض دونون لاشون کو محکوم نے — کفن بہر تدفین لاکر دیے

نہان پھینک آیا جو بستی سے دور — ہوا غم سے دل شاہ کا چور چور — اُنھین دیوزن نے جو پایا وہان — جُرا نام تھا وہ ہوئی شادمان

جو دونون ادھورون کو اک جا کیا — برابر سے آپسمین چپکا دیا — خدا ساز اک گل نمایان ہوا — وہ دونون ادھورون کا انسان ہوا

جُراسندھ کی پیدائش کا بیان

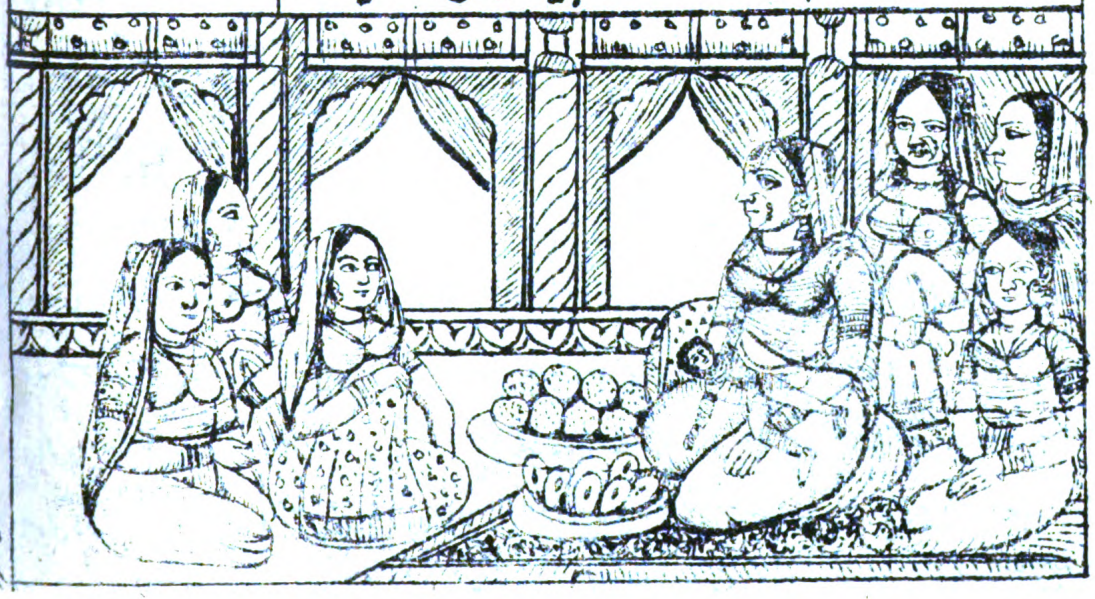

کوئی ہاتھ تلوار کا چھوڑ دیوے
تامل ہی لازم نکر اضطراب

یہ بیہودہ بکتا ہی منہ توڑ دیوے
کہ خود کشن جی اُسکو دینگے جواب

اگر منع بھیکم نے اُسکو کیا
کہ اتنے مین وہین اُسنے سو گالیان

نہین ہی سزا بزم عجلت کی جا
سر کیشن نے تیش کھایا وہان

کشتہ ہونا سسپال کا سر کیشن کے ہاتھ سے

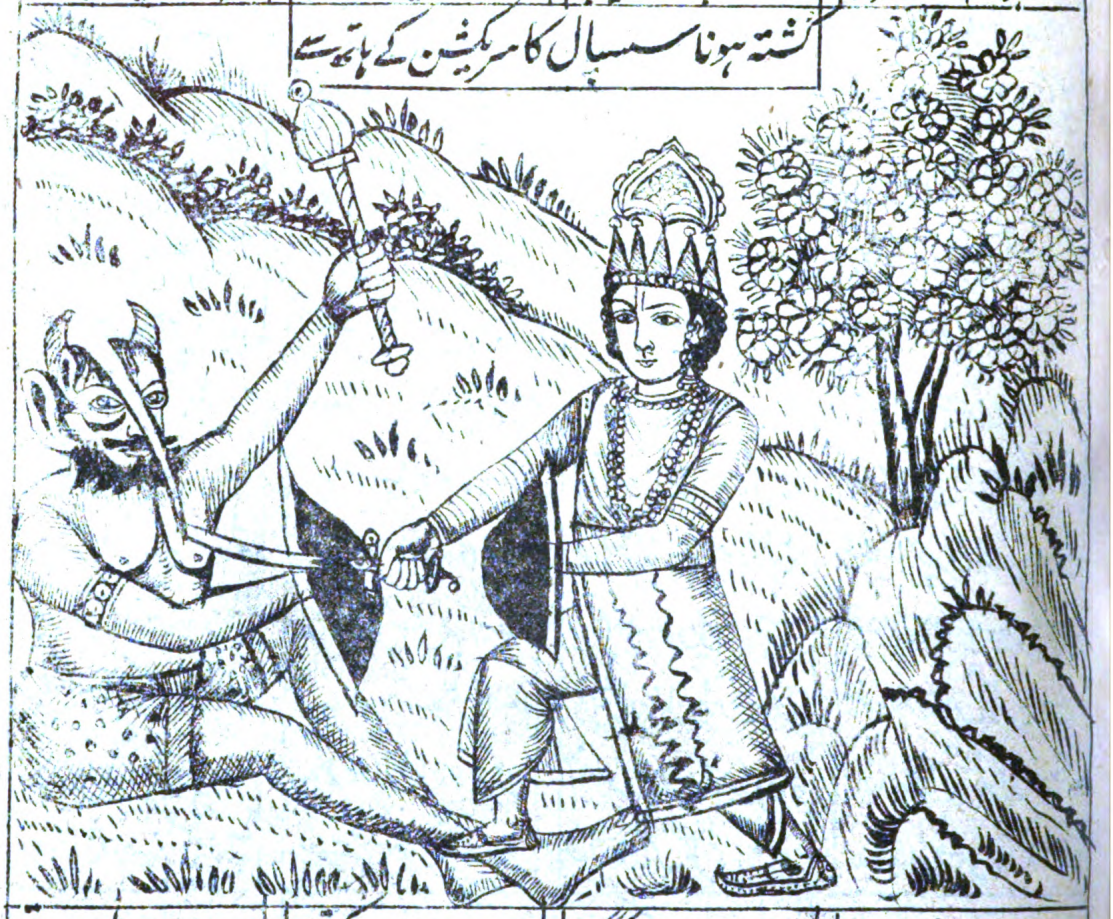

بلایا اُسے آب شمشیر تیز
تن زار سے روح نے کی گریز

کہ سسپال جسوقت پیدا ہوا
نئی شکل سے وہ ہویدا ہوا

کہون کیا کہ ماں باپ پشت مین تھے
وہ ہمشکل آئینہ حیرت مین تھے

سخن میرا ہر دم رہے یادگار
کہ ناگاہ نارد ہوے جلوہ گر

یہ اعضا جو زائد ہین معدوم ہون
تو آثار مرگ اِسکے معلوم ہون

پڑا جب سے دُر سخن گوش مین
کہ جس شخص کی گود مین یہ پسر

دیا گود مین اُنکی وہ نونہال
وہی شخص قاتل ہی اِس طفل کا

ہوئی مادر مہربان ترسناک
سر کیشن اک روز آئے وہان

جو سر زد ہون اِس سے قصور دیر
نمودار ہون گر گناہ ستر گ

سبب اب تامل کا لکھے قلم
یہ احوال ہی اِس طرح سے رقم

سنو صنعت خاص پروردگار
وہ رکھتا تھا سہ دست و بازو جہا

کہی اُسکی ماں سے یہ تازہ خبر
خدا کی عنایت سے ہو جلوہ گر

سمجھنا نہ فرق اِس سخن مین ذرا
وہی شخص قاتل ہی اِس طفل کا

ہوئی شاد وہ مادر مہربان
نشان ہوے بھی عیان ہو گئے

وہ اعضاے زائد نہان ہو گئے
سر عجز قدمون پہ دھرنے لگی

سر کیشن سے عرض کرنے لگی
یہ آئینہ دل رہے اِس سے صاف

بہ لطف و کرم کیجیے گا معاف

ملاقید خانے سے غم کے فراغ — ہوئے سب کے دل مثل گل باغ باغ — سرانجام وہ پیشکش کا لیا — رقم ہو بھلا مجھ سے تفصیل کیا
جڈشٹر کی خدمت مین حاضر ہوئے — نہ خدمتگزاری مین قاصر ہوئے — وہ اسباب نادر مہیا کیا — کہ جسکی صفت کی نہین انتہا
نکل بھیم و سہدیو ارجن یہ چار — چلے چار جانب کو شکل بہار — کہ لائین وہ شاہون کو اطراف سے — بلائین وہ پیرون کو بھی تعاف سے
ہوئے جمع سب راجہائے جہان — جو تھے دور و نزدیک آئے وہان — غریب و قریب و قدیم آشنا — ہوئے طفل و پیر و جوان ایک جا
فلک نے یہ سامان دیکھا نہ تھا — کرون وصف اُس بزم کا کیا رقم — فزون عد سے سامان جاہ و حشم

انتظام دینا جگ راجسو کو راجہ جڈشٹر کا

وہ آراستہ مجلس دل فروز — کہ دیکھے سے ہون دور سینون کے سوز — رقم مختصر مین ہو کیا حال طول — کہ مطلب ہے مطلب ہی باقی فضول
یہ احکام سید ارجن نے تمام — ہوا راجسو جگ کا اختتام — سر کیشن شاہون کے سرتاج تھے — وہ راجاؤن مین بھی مہاراج تھے
زمین و سمان کے وہ مختار ہین — وہ دونون جہان کے خبردار ہین — جڈشٹر نے پہلے پرستش جو کی — حماقت کہ سسپال نے راہ دی
ہوا برق غصے سے جلنے لگا — بنا شمع محفل پگھلنے لگا — ہوئی آتش خشم جب شعلہ زن — یہ گرمی مین منھ سے نکالا سخن
کہ جس جا یہ ہم رونق افروز ہون — جہان بزم مین فرحت اندوز ہون — پرستش سر کیشن کی ہو وہان — کہ ہے اپنے نزدیک وہ گاؤ یان
زبان سے یہی کام لینے لگا — خلاصہ وہ دشنام دینے لگا — جو وہ بدزبانی سنی بھیم نے — جو وہ نترانی سمجھی بھیم نے
وہ غصہ کہ جامے سے باہر ہوا — ہر اک موکھ تن جل کے اخگر ہوا — کہا دیجیے اسکو کیا انتقام — نہین جانور کی زبان مین لجام

کرو کچھ علاج اپنے بیمار کا — شگفتہ ہو غنچہ دل زار کا — کہا کشن نے تو ظفریاب ہی — عبث دل ترا آج بیتاب ہی
تجھے فتح کل ہوگی بیشک نصیب — جراسندھ کی موت آئی قریب — گئی جب وہ روز چہارم کی شب — نہان ہو گئے انجم و ماہ سب
ہوا ماہ پر نور کا منھ سفید — ہوئی شام انجم کی صبح امید — پھر آئے اکھاڑے میں وہ پہلوان — ہوا گرم میدان کشتی وہان
سری کشن جی نے اشارہ کیا — برابر سے خس کو دوپارہ کیا — وقیقہ ہوا بھیم پر آشکار — جراسندھ کی ہو فقط ہیں دو تار
لا ہاتھ پھر بھیم کی پشت پر — اُسے قوت تازہ آئی نظر — اٹھا کر جو بالائے سر لیگیا — بقوت زمین پر جھاڑ کیا

کشتہ ہونا راجہ جراسندھ کا بھیم کے ہاتھ سے

لیا ہاتھ میں ایک پائے جوان — اٹھایا اُسے جانب آسمان — دبایا اودھر پانوں زیر قدم — روانہ ہوئی روح سوئے عدم
جو فیروزی اس طرح حاصل ہوئی — خدا داد آسان مشکل ہوئی — ہوئی صبح عمر جراسندھ شام — وہ رکھتا تھا فرزند سہدیو نام
وہ چرخ شجاعت کا تھا آفتاب — خدا شکل پر صورت ماہتاب — سری کشن نے اُسکو جائے پدر — بٹھایا بلطف و کرم تخت پر
ہوا تاج شاہی سے وہ سرفراز — رعیت کو تھا عدل پر اُسکے ناز — وہ راجہ جو محبوس تھے قید میں — وہ آئے تھے شاہین کی صید میں
رہا سب کو بندِ گران سے کیا — جدا البسلوان کو خوان سے کیا — جو یہ فتح نایاب حاصل ہوئی — چلے شہر سے اور منزل ہوئی
ہوے آکے دہلی میں رونق فزا — برآیا جدستر کا سب مدعا — وہ راجہ بھی اپنے وطن میں گئے — بہار آئی بلبل چمن میں گئے

جو آراستہ وہ عمارت ہوئی — تو راجہ جڈشٹر کو فرحت ہوئی — بنا دیو سرکار کا خیر خواہ — ملا رتبہ و حشمت و مال و جاہ

جڈشٹر کے دل مین کیا اُسنے گھر — دیے نخل محنت نے شیرین ثمر — ہوے جمع شاہانِ خراسان و روس — جڈشٹر نے فرمایا اُنھین جلوس

کھلے اُس عمارت مین ابواب عدل — گشادہ ہوے سب طرف باب عدل — وہ دریاے بخشش ہوا موج زن — بنے آبرو دار ہر مرد و زن

جو محتاج تھا صاحب تاج تھا — عجب طرح کا سنجوگی راج تھا — کسیکو نہ تھا فکر دنیا کا رنج — ہر اک شخص کے پاس قارون کا گنج

چھپن دوم در بیان آمدن نارد نزد جڈشٹر و رسانیدن پیام

جڈشٹر کو نارد نے ایک روز — کہا اے شہنشاہ گیتی فروز

سوے برہم لوک ایک دن تھا گیا — کہ دین راجسو جگ کو انتظام

ملے پانڈ محکو وہان یہ کہا — کہ رتنون سے کہنا یہ میرا پیام

جڈشٹر نے جسدم سُنے یہ کلام — درستی سر دست دشوار ہی

کہا دیجیے جگ کا انتظام — بہت اسمین اسباب درکار ہی

سرکیشن چاہین تو آسان ہو — تعلق اُنھین کے یہ سامان ہو — جو اس مقصد نے اُنکے پایا وزار — کہا بھیم سے جاے وہ برق وار

سرکیشن کو ساتھ لائے یہان — عیان اُنپہ بھی ہو یہ راز نہان — روانہ ہوا اُنکی اقلیم کو

ہوا کی طرح جلد پہونچا وہان — سرکیشن کو ساتھ لایا یہان — سرکیشن کے واسطے بیقرار

قدمبوس کا ہر گھڑی دھیان تھا — جڈشٹر کو ہر وقت تھا انتظار — تصدق کیے اُنپہ لعل و گہر

منور ہوئین آنکھین دیدار سے — کہ ناگہ ہوے آکے وہ جلوہ گر — جگہ بیٹھنے کو سر آنکھون پہ دی

سُنائی وہ نارد کی سب داستان — لیا اُنکو ہر ایک نے پیار سے — نکالا دلون سے ہر اک گل کا خار

جراسندھ اک ملک کا شہریار — کیا پانڈ کے حال کو بھی بیان — فزون حد سے تعظیم و توقیر کی

مقید تھے راجہ وہان بیشمار — یہ سُنکر ہوے آپ مصروف کار — جگہ بیٹھنے کو سر آنکھون پہ دی

بہ مطلب تھا پائین رہائی اسیر — کہ راجاؤن کی ہو جماعت کثیر — نکالا دلون سے ہر اک گل کا خار

اُسی وجہ سے کرشن عالی وقار — کہ محبس سے ہون بادشہ سب رہا — کہ راجاؤن کی ہو جماعت کثیر

ہوے آپ بھی اُسکی جانب سوار — ہزارون ہون تا جگ مین ایک جا

بہت تہدو کد اسمین بیکار ہی — سب اسباب مطلوب ہیں یار ہی — سرکیشن نے کوچ جلدی کیا — فقط بھیم کو ساتھ اپنے لیا

جو پہونچے جراسندھ کے شہر مین — گرفتار تھا آپ وہ قہر مین — خبر بھیم کی جب کہ پہونچی اُسے — اجازت شجاعت نے یہ دی اُسے

ہوا بھیم سے وہ طلبگار جنگ — نکل آیا میدان مین شیر کل نہنگ — ہوا گرم بازار جنگ و جدل — پڑے اُس جگہ سے سپاہون کے دل

نہ تھے بند کشتی مین یہ پہلوان — کہ ہونے لگے زور کے امتحان — کہ مشت و لگد سے ہوے جسم نرم

بیے بھیم کو اس طرح کے جواب — کہ سر پنجگی کی نہ لایا یہ تاب — ہوا بھیم کو اپنے جی کا خطر

اوڑائی وہ میدان کشتی مین گرد — کہ ہو مٹھیون پہ بھی بھیم کے آب سرد — ہر اک بند مین بند اُسکو کیا

رہا تین دن تک لڑائی کا شور — ہوا رائگان بھیم کا جسم و زور — گیا کشن کے پاس یہ دردمند

یہ دیکھی عرض جلدی بیجا و کہین — جراسندھ ہے تاب کشتی نہین — طبیعت گئی اُس دلاور سے ہار

خیابان دوم از چمنستان سوادِ ہندوستان یعنی سبھا پرب از کتاب مہابھارت و درین پرب دو ہزار و پانصد و یازدہ اشلوک است

قلم اب بنائے عمارت کرے — چمن اول در بیان ساختن مے دیو عمارت نادر — معما ہین کی بنیاد تازہ دھرے

جو وہ دیو دہلی مین وارد ہوا — ہنر مین عمارت کے ہشیار تھا — عمارت کی وہ طرح ڈالی وہان — بلندی مین جو غیرتِ آسمان

ہر اک رنگ کے آسمان نقش و نگار — گلستان فردوس جسپر نثار — فلک نے بھی اس لطف و خوبی کا گھر — نہ دیکھا کبھی آنکھ سے عمر بھر

چھتون پر فدا پھول گلزار کے — مہ و مہر روزن تھے دیوار کے — زمین پر مکان رشکِ گلشن بنا — ہزارون روش جان بلبل فدا

کیا دیو نے صرف کار طلسم — عجب گلفشان تھی بہار طلسم — چمن ہر روش کے بنائے وہان — کہ ہر گل تھا رشکِ گلِ گلستان

زمین پر عمارت وہ تعمیر کی — قلم کو نہین تاب تحریر کی — زبان سے ہون اوصاف کیونکر بیان — بجا ہے کہون رشکِ باغِ جنان

تعمیر ہونا عمارت سبھا کا مے نام دیو کی صنعت سے

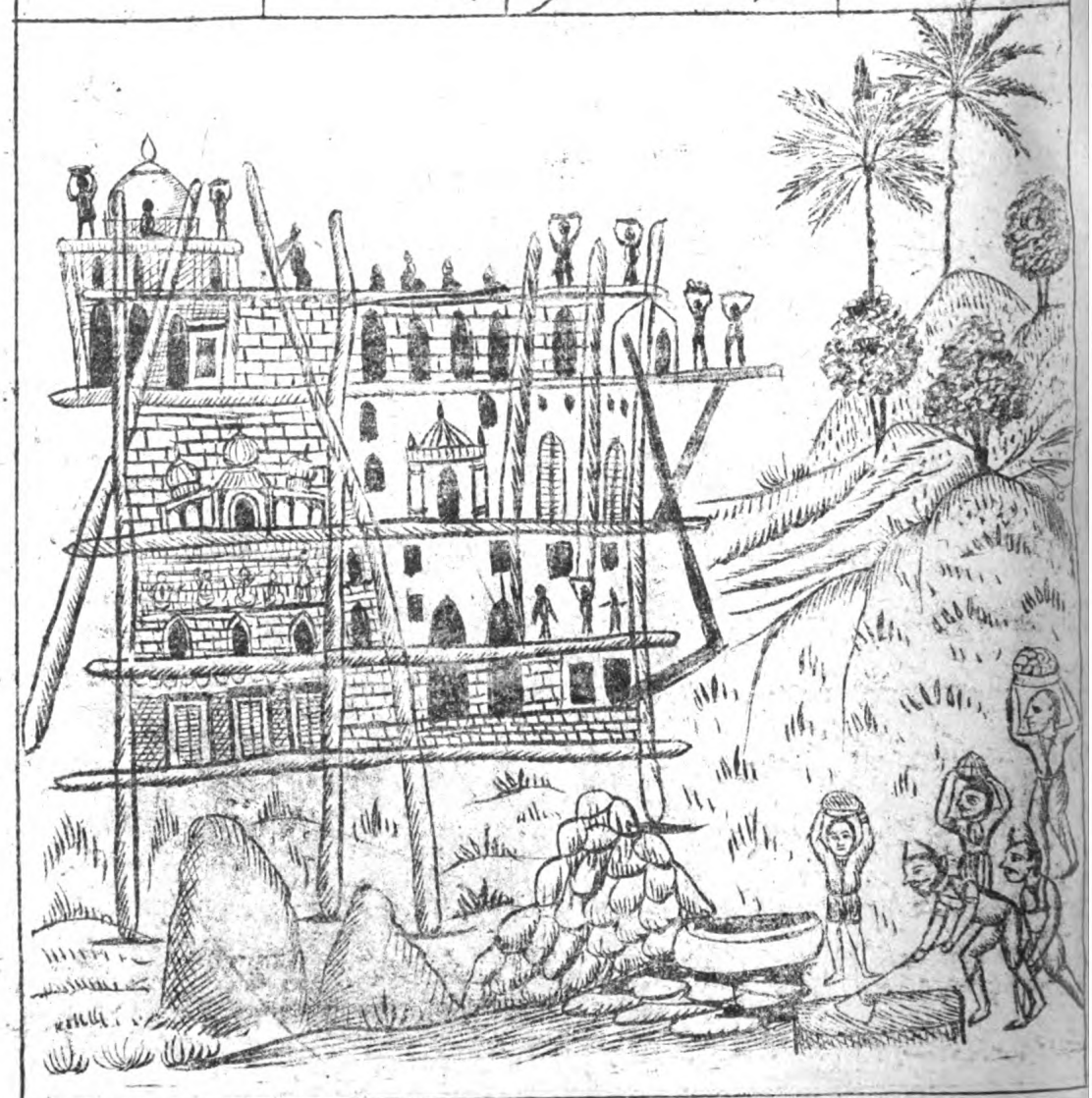

رہے مجھسے ارجن سے الفت مدام — رہے دوستی کا ہمیشہ قیام — کیا اگ نے اس سخن کو قبول — کہ یہ آرزو ہو تمھاری حصول

ہوے اگ سے کشن و ارجن جدا — چلے سوے دہلی برنگ صبا — مگر دیو بھی اُنکے ہمراہ تھا — ہر اک علم سے خوب آگاہ تھا

ہوا آدپرب اب یہان پر تمام — بھرے ہین سمندر ہین گوہر تمام — جو تھے اہل مطلب کیے سب رقم — مضامین عالی ہین زیب قلم

کیا سب کی پیدائشون کا بیان — خلاصہ ہر اک بات کا ہی عیان — لکھا مونہو ہی تولد کا حال — عیان اُس سے ہی قدرت ذوالجلال

کسی کا نہ نطفہ گیا رائگان — ہوا اُس سے انسان گرا یہ جہان — شکم مین جو ماہی کے پایا مقام — ہوے جاوہ افروز ماہ تمام

جو دونی مین قطرے نے پایا قرار — درونہ اچارج ہوے آشکار — دکھایا جہان مترون نے اثر — بشر دیوتون سے ہوے جاوہ گر

طبیعت نے کین ہین جو غواصیان — وہ ہونگی سخن آشنا پر عیان — تواریخ یہ تھی جو عالم پسند — کیا اس سمندر کو کوزے مین بند

ہر اک سطر ہی موج بحر روان — کہ طوفان کا ہی دائرون پر گمان — ورق چادر آب سے آبدار — ہر اک نقطہ ہی گوہر شاہوار

خزانہ ہر اک لفظ ہی آب کا — ہر اک حرف مخزن ہی سیلاب کا — اگر بیت ہی روکش آبشار — تو مصرع ہی فوارۂ آبدار

صفائی گہر حسن بین السطور — خجل جس سے ہی موج دریاے نور — جو تھی اہل پوتھی مین زیب قلم — کیے نام نام اور اُنکے رقم

کیا ہی کہین طبع موزون نے کام — تصرف سے فی الجملہ آیا ہی نام — عنایت سر یکشن کی تھی کمال — جو موزون ہوے نام سب حسب حال

مضامین دشوار آسان ہوے — جو صحرا تھے رشک گلستان ہوے — وہ رنگین قصے ہین اہین لکھے — شگفتہ ہو دل جسکی گلگشت سے

طبیعت ہر انسان کی مسرور ہو — کرے سیر تو خار غم دور ہو — اور ایا ہی جب کشتیون مین غبار — لگے ہاتھ تب یہ دُر شاہوار

سخن پر کرین اب سخندان نظر — کہ کس درجہ کھایا ہی خون جگر — جو ہین ضد اب اُنسے ہی یہ کلام — نہ وہ نکتہ چینی کو فرمائین کام

زبان حرفگیرون کی خالق ہو بند — کہ ہی قول سعدی یہ عالم پسند — جو بیتے پسند آیدت از ہزار — بمردی کہ دست از طمعت بدار

شجر یہ جلے ننگے شعلہ ریز — کمین مہر محشر سے تھی آنچ تیز — شمر جل کے الماس پارہ ہوا — جو غنچہ بھی چٹکا شرارہ ہوا
یہ کانون مین اندر کے پہونچی خبر — ہوا آگ چٹکا برنگ شرر — بدن جل کے شعلہ بھبوکا ہوا — یہ محشر کا سامان مہیّا ہوا
جو آیا مثال ہوا ناگہان — برسنے لگا شکل باران وہان — دیا حکم جلنے نہ پائین درخت — برسنے لگا ایک باران سخت
ہر اک سمت طوفان اُٹھا وہان — نیا قلزم موج زن تھا روان — جو آتش کا ارجن نگہبان تھا — لڑائی ہوئے کام پر جان تھا
بلاشک یہ ناوک فگن بے نظیر — برستا تھا ہر سمت باران تیر — کہ ذرے پر آیا نہ اک قطرہ آب — ہوے جل کے جاندار صحرا کباب
جو اندر نہایت ہوا شرمسار — بنا جسم فوارۂ آب دار — خجالت نے ایسا کیا آب آب — بنا صاف ملبوس رشک سحاب
جو آتش غضب کی ہوئی شعلہ زن — ہوا صاف داغون سے سینۂ چمن — ہوا آپ ہاتھی پر اندر سوار — کیا گرم ہنگامۂ کارزار
یہ چاہا کہ ہو جلد قصہ تمام — لیا بجر سے اپنے میدان مین کام — جو ارجن کو تھی یاد تیر افگنی — ہوئی سرد وہ آتش دشمنی
ہنر کر دیے تیر آبی نے گرد — ہوئی گرمی آتش بجر سرد — جو اندر ہوا بجر حسرت مین غرق — پڑا اور بھی اُسکی عزت مین فرق
کہ ناگاہ آئی فلک سے صدا — بھلا راجہ اندر تجھے کیا ہوا — یہ ثابت ہوا آج کھائی ہے ننگ
یہ نارائن و نر بلی اوتار ہین — پرستش کے دونون سزاوار ہین — وہ تچھک کہ جو تیرا ہی دوستدار — ہوا پہلے اس مرکے سے فرار
بچے تچھک نے پائی امان — بچی ہاتھ سے آگ کے اُسکی جان — مگر زن اُس افعی کی بیشک جلی — چھری تیز ارجن کی اُسپر چلی
یہ محنت مشقت ہے سب رائگان — کہ آتش سے تچھک نے پائی امان — تو اندر نے لی صاف راہ وطن
بیابان ہوا جل کے خاک سیاہ — پر کاہ چھوڑا نہ آتش نے آہ — خدا ساز چھ جانین زندہ بچین
سنو ایک فرزند تچھک بچا — نہ اُس آگ کی آنچ پہونچی ذرا — امان اُسکو ارجن نے دی لاکلام
ہوا گلفشان اِس سے وہ سینہ سوز — ترے کام آوینگا مین ایک روز — بچے چار بچے پرندون کے اور
جو آتش نگہبان بچون کی تھی

چہلم درمیان مراجعت ارجن و سرکشین جی از جنگل کانڈیو

جو بارش پر آئے سحاب قلم — بجھادے اِس آتش کو آب قلم — جلا پندرہ دن مین صحرا تمام — کیا اپنا جی بھر کے آتش نے کام
مٹا عارضا استلا کا اُسے — ہوا شوق تازہ غذا کا اُسے — جو آتش کے چھکے ہوئے تھے نصیب — سرکشین و ارجن کے آئی قریب
کہا دل کی حاصل ہوئی آرزو — تمھاری بدولت ملی آبرو — دیون مین جو ہو آپ کے مدعا — سر و چشم سے اُسکو لاؤن بجا
اشارہ کسی چیز کا مجھسے ہو — زبان مبارک کو تکلیف دو — کیا اُس سے ارجن نے پہلے سوال — نہین چاہیے نقد و اسباب و مال
سلاحون کی ہر دم ہے محکو تلاش — کہ دل دشمنون کا کرے پاش پاش — یہ سُنکر صلاح اُسنے ارجن کو دی — بن آئے جو پوجا مہادیو کی
تو بیشک ہو یہ مطلب دل حصول — کہا مشورہ ہے تمھارا قبول — سرکشین نے آگ سے پھر کہا — مرا ہے فقط ایک یہ مدعا

یہ احسان ارجن پہ تازہ کیے
چمن سبھی و نہم روانہ شدن ارجن و سرکشین جیو بطرف کانڈیو
ارابہ کمان تیر ترکش دیے

قلم کی زبان پر ہی پرسور حال
نہ کیون حرف ہون صورت شعلہ لال
وہ ہتھیار ارجن کو آنے جو ہاتھ
سرکشین کو بھی لیا اپنے ساتھ

ارابہ ملا تھا جو رشک بہار
اُسی پر ہوے کشن و ارجن سوار
روانہ ہوے راہ مقصد کی لی
وہ آتش بھی ہمراہ اُنکے چلی

یہ دونون جو پہونچے بیابان مین
اجازت جلانے کی دی آن مین
یہ سنتے ہی آتش ہوئی شعلہ بار
جلانے لگی خشک و تر ایکبار

بیابان جل جل کے پھکنے لگا
ہر اک نخل آتش کا شعلہ بنا
بیابان کرہ آگ کا بنگیا
کھلے آگ کے پھول گلشن بنا

پھکنا کانڈیو نام صحرا کا ارجن کی قوت سے

عروس ہوا سے ہوون وہ ہمنفس — جو لیضیحین ارابہ مرا مثل خس — یہ دو چیزین ہوجائین گر دستیاب — نہ پہونچے کبھی صدمۂ جوش آب

بڑھا رہنے دو اُسکا دریا کے شور — جمین سی وہشتم آوردن آتش از برہن کمان کانڈیو و اپسان مع ارابہ — گھٹا دونگا باران اندر کا زور

قلم میرا وہ حکم انداز ہی — جدا اک زمانے سے انداز ہی — رحم اب کرے کیون نہ مضمون گرم — اُسے یاد ہین سحر و افسون گرم

جو آتش نے شعلہ زبانی سنی — ولاور کی یہ خوش بیانی سنی — برن نام پانی کے ہین دیوتا — کہا اُنسے آتش نے یہ مدعا

عنایت ہو ہتھیار سرکار سے — کہ صحتے محکو آزار سے — ہر اک طرح ارجن نگہبان ہی — جو دو اسلحہ تم یہ احسان ہی

برن کا تو مشہور ہی فیض عام — عطا کی کمان کانڈیو اُسکا نام — قلم کیا کرے وصف اُسکا بیان

کہ ہر چند ترکش سے ہون صرف تیر — نہ خالی ہون ہرگز یہ تھے بے نظیر — جو گھوڑے دیے بادِ رفتار تھے — ہوا کے وہ گھوڑون پر اسوار تھے

ارابہ ہوا دار حاصل ہوا — سب آسان وہ کار مشکل ہوا — بنی شکل اُسپر ہنومان کی — نہ کیون دشمنون کو پڑے جان کی

یہ سامان جو آتش کو حاصل ہوا — بر آیا دل زار کا مدعا — مری کشن و ارجن جو تھا انتظار — ملی آکے وہ آگ پھر ایکبار

دستیاب ہونا ارجن کو ارابہ گھوڑون سمیت اور کمان کانڈیو نام

چمن سی و ہفتم آمدن آتش بصورت برہمن پیش سہر یکشن جی و ارجن

کیے یاد ہر ایک نے علم جنگ
قلم تازہ آتش فشانی کرے
کہا بھوک کی آگ ہی شعلہ زن
بٹھایا اُسے اپنے پہلو کے پاس
برہمن پھر اس طرح گویا ہوا
سنا جب کہ ارجن نے اسکا سخن
کہ غمخوار ہو مہربانی کرو
اسی فکر مین تھا وہ عالی نسب
کسی سر برہمن نے اجازت نہ دی
تجسس مین پھرتا تھا آٹھون پہر
تبائی یہ آتش پرستی کی راہ
رہی چار سو نہر روغن رواں
اسی طرح اُس شاہ نے بیدرنگ
جو دُرپا سا رکھ اُسکے اوستاد تھے
مگر مجکو اُس دن سے ہی عارضا
جو برہما نے دیکھا بہت بیقرار
جلادے اگر اُس بیابان کو
دوا در د دل کی نہ حاصل ہوئی
مقام اُسکا ہی اُس بیابان مین
تو بانی کی ہوتی ہی باعث عظیم
مین اسواسطے آیا ہون تیرے پاس
مرے عارضے کا یہی ہی علاج
یہ دو چیز ین درکار ہین مہربان

عیان اپنی آتش زبانی کرے
سُلگتا ہی گرمی سے سارا بدن
کہا بھوک سے اب نہو تم اودا س
یہ کھانا نہین مجکو مطلوب ہی
کہا کیا ہی مطلوب ای برہمن
مٹے غم وہ راحت رسانی کرو
کہ ہون مشکلین میری آسان سب
یہ تکلیف و محنت گوارا نہ کی
جو اک دن گیا کوہ کیلاس پر
کہ حاصل ہو وہ مطلب بادشاہ
شب و روز آتش رہی گلفشان
اسی طرح اُس شاہ نے بیدرنگ
گئے کر فرمیاد کے جب گذر
بدل منتظم جگ کے وہ ہوے
بہم پہونچی ہی علت امتلا
دوا کا یہ نسخہ کیا آشکار
تو بے شبہہ یہ امتلا رفع ہو
نہ آسان کسی طرح مشکل ہوئی
وہ رہتا ہی صحرا کے دامان مین
دل زار ہی تیغ غم سے دو نیم
اگر تجھکو منظور ہی میرا یہان
عنایت ذرا مجھپہ مجھپر آج
کہ لائق مرے زور کے ہو کمان

کہ اک ذرا کہ برہمن بدحواس
حکایت برہمن کی جب یہ سنی
منگائے وہان بالتکلف طعام
تمنائے دل کا وہ جویا ہوا
برہمن نے اُسدم دیا یہ جواب
مین آتش ہون ای ارجن خوش کلام
کسی نے کیا ہو نہ جس جگ کو
اسی سے سرانجام سب دور تھا
عبادت ریاضت بہت خوب کی
وہ روشن کری آتش شعلہ بار
جو بارہ برس اس طرح ہون تمام
گئے کر فرمیاد کے جب گذر
کہان تک کہون اسکا قصہ تمام
گیا پیش برھما جو بہر علاج
کہ جو گانڈیو اک بیابان ہی
گذر ایک دن سو ے صحرا ہوا
کہ اندر کا اک سانپ ہی دوستدار
اسی وجہ سے ہی جو اندر کو لاگ
مری عقل کچھ کام کرتی نہین
حفاظت رہے میری مد نظر
سُنا آگ کا قصہ سوز و غم
سوا اسکے گھوڑے بھی ہون بیدم

کہ تھے بادشاہان اطراف تنگ
جو آیا سر یکشن وارجن کے پاس
بہت اُٹھکے ارجن نے تعظیم کی
مہیا تر و خشک میوے تمام
مجھے اَور ہی چیز مرغوب ہی
مین آیا ہون ہو کر پیش جناب
سنو ایک راجہ تھا سوینگ نام
مرے ہاتھون اُسکا سرانجام ہو
دل بادشہ سخت رنجور تھا
مہادیو کو اُس سے راحت ہوئی
کرہ آگ کا جس سے ہو شرمسار
تو آسان ہی اُس جگ کا اتمام
مہادیو کو شاہ نے دی خبر
ہوا کچھ دنون مین وہ جگ اختتام
کہ صحت پر آجائے میرا مزاج
جلانا نہین اُسکا آسان ہی
جلانے کا اُسکے ارادا ہوا
زمانے مین تجھسا ہی نامآشکار
لگاتا ہون صحرا مین جسوقت آگ
خرد یانون جنگل مین وجہ نہین
نہ اندر کے بارا ن سے ہو بچاؤ
کہا کچھ نہ تم لاؤ دل مین الم
نہ چھوڑا جگہ زمین پر قدم

ہر اک شخص مشتاق دیدار تھا — شراب محبت مین سرشار تھا — سرکشین و بلبھدر آئے وہان — کیا لطف تشریف لائے وہان

قدمبوس کی سب کو دولت ملی — سرکشین کیا آئے سروت ملی — جو سامان شوکت دیا ابکی بار — فزون عقل سے وہم سے بے شمار

فقط فیل مست اسمین تھے دس ہزار — عماری بھی جھولین بھی تھین رنگا رنگ — بلندی مین تھا کوہ البرز پست

جو اسباب کے ساتھ تھین لونڈیان — کرون حسن و سیرت کا مین کیا بیان — کوئی غیرت حور کوئی پری — بھری انکی آنکھون مین جادوگری

سراپا وہ بحر جواہر مین غرق — غرق ہر اک پانون سے تا بفرق — ہر اک گلبدن انمین رشک بہار — قلم نے گنا جب ہوئین دو ہزار

اب اوصاف گھوڑون کے لکھے قلم — قدم باز و شایستہ و خوش قدم — کہین برق سے گرم رفتار تھے — صفت ہی پہ تازہ کہ پیدا رتھے

فرشتون سے سیرت مین اچھے کہین — پری سے بھی صورت مین اچھے کہین — وہ تھے نقش سم انکے حیرت فزا — کہ دل داغ ہی جین سے مہتاب کا

کرون انکے سازون کا کیا مین بیان — ہر اک زین زرین جواہر کی کان — مرصع مطلا جواہر نگار — مگر جائزے مین ہوئے سو ہزار

اسی طرح اسباب سب بے حساب — ہر اک چیز تھی بے بہا انتخاب — سرکشین اس جا رہے اسقدر — کہ پیدا ہوئے دریدی کے پسر

جد شسٹر سے پیدا ہوئے برب مید — قمر سے ہویدا ہوئے برب مید — ہویدا ہوا بھیم سے برت سوم — اکھاڑے مین قوت تھی اسکی دھوم

جو ست کرما ارجن سے ظاہر ہوا — لڑائی کے ہر فن سے ماہر ہوا — نکل سے شتانیک تھا خوبرو — ملی فلکرم علم مین آبرو

جو فرزند سہدیو تھا برب سین — ہر اک فن مین یکتا ہوا برب سین — یہ پانچون جو پانچون سے پیدا ہوئے — فنون مین لڑائی کے یکتا ہوئے

پیدا ہونا پانچ فرزندون کا پانچون پانڈون سے

کرای ارجن نیک خو نیک نام — لباس فقیری مین بدہی یہ کام — ترے ہاتھ سے دل کو اس راہ مین — بہت آشنا ڈوبے اس چاہ مین
کہا اُسنے میرا نہین کچھ قصور — بُھلائے گئی دل کو یہ شوخ حور — رقم ہی وہ لڑکی تھی سبدیو کی — دل و جان سے ارجن کو مطیع تھی
جو سبدیو نے یہ سُنا حال عشق — کھلا اُسپہ ارجن کا احوال عشق — بہم عقد کی طے ہوئی گفتگو — عروسی کی شہر مین ہوئی چار سو
بجے بربط و طبنک و عود و چنگ — تماشا ہوا جشن شادی کا رنگ — عروسی کا سامان اکٹھا ہوا — سب اسباب شادی مہیا ہوا
ہوا موج زن قلزم خیر و جود — بآئین شاہان و رسم ہنود — ہوئی شادی اُس گل کی ارجن کے ساتھ — دیا ہاتھ مین اسکے جب اُسکا ہاتھ

شادی ہونا ارجن کی دختر سبدیو کے ساتھ دوارکا مین

تمنائے دل اُنکو حاصل مرام — ہوئے وصل کے جام سے شاد کام — خوشی مین بسر جسنے ایک سال — قلم لکھے اب اُنکی رخصت کا حال
جو بارہ برس مین رہے چند روز — گھٹا جو بڑھا تھا جدائی کا سوز — یہ رخصت ہوئے اپنی سسرال سے — بھرے تھے خزانے زر و مال سے
محافے مین سوار وہ رشک حور — سوارون کے بھی تھے پرے دور دور — جواہر مین ڈوبے ہوئے خاص و عام — ترکی جاہ و حشمت بڑا احتشام
دیا اُسکو سبدیو نے وہ جہیز — کہ تعریف مین کُند ہی عقل تیز — ہوئے شہر سکر مین آکر مقیم — گلستان مین تھے وہ برنگ نسیم
جو میعاد کے دن ہوئے اختتام — ہوئی صبح فرقت کی اکبار شام — ہوئے شہر مین اپنے رونق فزا — ہر اک شخص آکے اُنسے ملا
چمن مین یہ آئی نسیم بہار — ہزارون دل و جان سے گئے نثار — خوشی بھائیون کو بھی حاصل ہوئی — رعیت کمال اُنسے خوشدل ہوئی
مٹا دل سے ہر اک کے داغ فراق — شگفتہ ہوا گلشن اشتیاق — مُوے وصل سے بھائیون کو سرور — ہوے دل سے گنتی کے بھی رنج دور
بیابان نوردی کے دن طے ہوئے — قدم گردش بخت کے پی ہوئے — نہ تھا دل مین نام و نشان فراق — قدمبوس کا گشن کے اشتیاق

اگست اُنکے بانی و معمار تھے — اُنھین کے سبب سے وہ طیار تھے — نہانے کوئی اُسمین پاتا نہ تھا — کوئی درمیان اُسکے جاتا نہ تھا

سخن گو ہوا ارجن تشنہ لب — نہانے نہ دینے کا کیا ہی سبب — کیے ایک نے اسطرح سے کلام — کہ سنسار کا ہی ہر اک مین مقام

سخن گوش زد اسکے جسدم ہوا — تو مانند گیسو کے برہم ہوا — سنین درشتین مجکو اس بات سے — نگہبان خالق ہی آفات سے

در آیا نڈر حوض مین نوجوان — بلا آئی پابوس کو ناگہان — وہ سنسار زنجیر پا ہو گیا — جوان مبتلائے بلا ہو گیا

بزور اُسکو لایا جو وہ کھینچکر — بٹھایا اُٹھا کر لب حوض پر — سنو اور شان خدا کا یہ حال — بنا ناگہان دختر خوش جمال

جو ارجن نے دیکھا وہ حسن و جمال — کہا کون ہی تو بتا اپنا حال — سخن سُنکے اس طرح گویا ہوئی — بدل اپنے مطلب کی جویا ہوئی

کہ سابق مین تھین اپسرا پانچ ہم — گئین پیش عابد کہ دے اُسکو دم — تخلل پڑے عیش و آرام مین — پھنسائین اُسے عشق کے دام مین

دیا اُسکو ہر چند ہمنے فریب — نہ دیکھی کسی طرح شکل نشیب — کسی طرح اُسنے نہ دیکھا ادھر — عبادت مین بیٹھا نہ اٹھی نظر

کیا ہم سبھون نے اُسے سخت تنگ — نہ نکلا مگر کوئی مطلب کا ڈھنگ — ہوے ایگان سارے مکر و فسون — خفا ہوکے دی یہ دعا نے زبون

کیا ہم سبھون پر دعا نے اثر — بنے شکل سنسار ہم یکدگر — اُسی دن سے جوفون مین ہین ہم مقیم — نہ ہمجنس کوئی نہ کوئی ندیم

ہوے آج ایام نکبت تمام — کیے تھے رکھیشر نے یہ بھی کلام — نکالیگا جو کوئی اس آب سے — چھوڑائیگا وہ رنج کی تاب سے

اُسیوقت سب ہوگا آزار دور — کریگی وہی شکل اصلی ظہور — کرم لطف ہمپر سراسر ہوا

بیان کس زبان سے کرین ہم صفات — وہی آج وعدہ برابر ہوا — چھوڑا اُونھین بھی برائے خدا

وہ سنسار سے اپسرا ہون کہین — بلا سے وہ چارون جو ہین مبتلائے بلا — ملی اُنکو بھی اُس بلا سے نجات

قلم تازہ نیرنگ سازی کرے — یہ ارجن کے نزدیک تھی ایک بات — قدم اب وہ دوار کا مین دھرے

بیابان کی سیر کرتے ہوے — دم اُسکی عبادت کا بھرتے ہوے — جو وار دہوے دوار کا کے قریب — تو وہ شہر دیکھا عجیب و غریب

صفت مین زبان قلم لال ہی — گلستان فردوس کیا مال ہی — سرکیشن جی نے جو پائی خبر — یہان آیا ہی ارجن یا ہنر

ہوئی دل کو حاصل نہایت خوشی — سنو عز و تکریم مہمان کی — سنے رنگ باغ ارم راستا

جو ارجن کو لائے بعزت تمام — دیا بیٹھنے کو بھی عالی مقام — وہ مہمان تھے اور یہ میزبان

تماشے کو اک دن گئے کوہ پر — سرکیشن ارجن بہم یکدگر — پری ہور زہرہ ہر اک نوجوان

ستارون مین اک غیرت آفتاب — وہان کوہ پر تھا ہجوم زنان — وہ رخ عکس تھا شعلۂ طور کا

کہون وصف کیا جسم پر نور کے — وہ منہ جسکو دیکھا کرے ماہتاب — سراپا مین انداز تھا نور کا

ہوے دونون آپسمین مفتون حسن — دلون کی کتابون مین مضمون حسن — کھلا کرشن جی پر جو راز نہان — ہر اک دل مین لوکت وہ گر گئی

شگوفہ سوم دربیان رسیدن ارجن دوبارکا و بعقد آوردن سبھدرا خواہر بسدیو و شدن ایشان بھمن — خفا ہوکے دی یہ دعا نے زبون — ظافت کے باعث ہوے فرشتان

عاشق ہونا ارجن کا دختر چترانگدہ پر

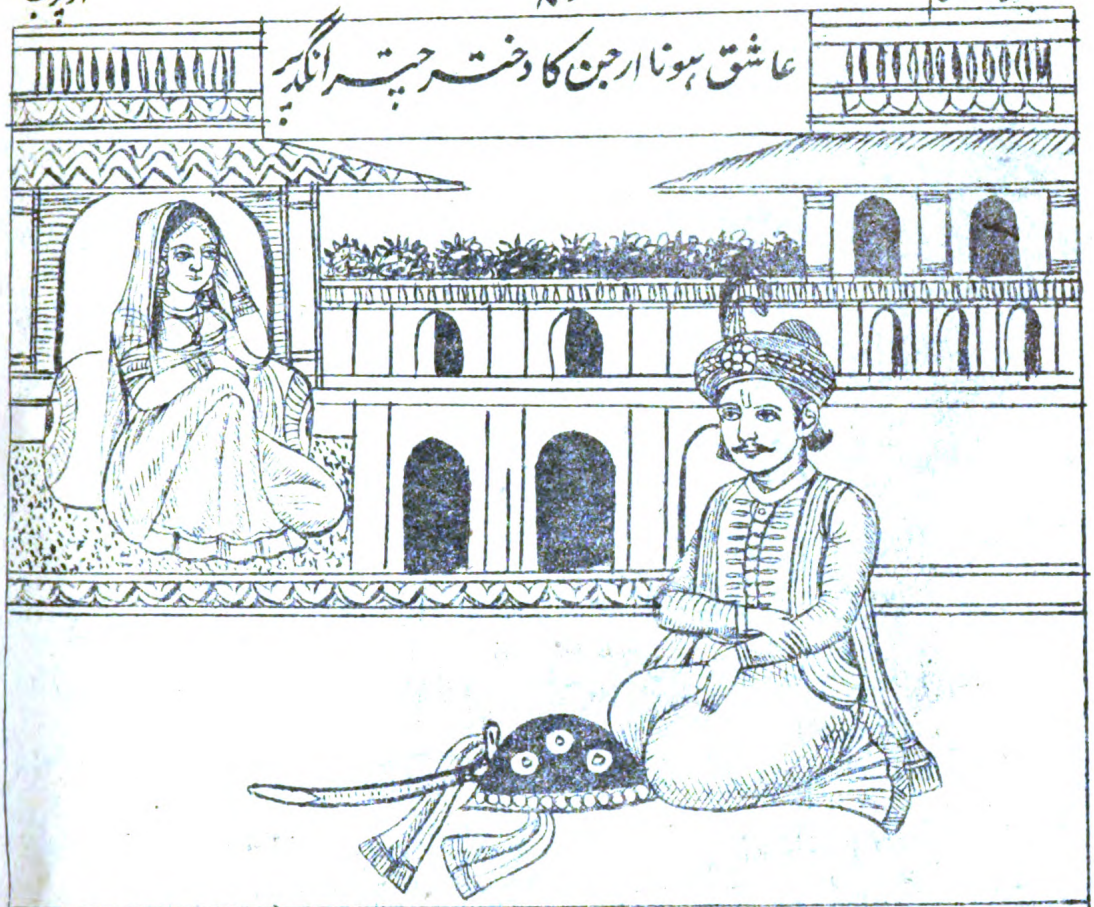

دل جان سے دختر پہ مفتون ہوا — سنا مصرع آہ موزون ہوا
ملاقات راجہ سے ارجن نے کی — مروت کا گھر تھا جگہ اُسکو دی
ہر اک طرح تعظیم کی شاہ نے — دکھایا یہ دن شانِ اللہ نے
کہا میری دختر ہے اک ماہرو — وہ ہے ملزم حسن کی آبرو
مجھے عقد اُس گل کا منظور ہے — مگر شرط یہ عقل سے دور ہے
کہ جو عقد کا اُسکے ہو خواستگار — کرے پہلے تسمیہ مجھسے قرار
کہ فرزند اول مین دونگا تجھے — یہ ارجن تو اُسکا خریدار تھا
یہ کھائے تھا سینے پہ غمگان کلک — گرفتار تھا عاشق زار تھا
بندھا عقد ارجن کا اُس گل کے ساتھ — جو وہ شرط تھی صاف منظور کی
ملاقات حاصل ہوئی حور کی
گئے عیش و عشرت مین جب بیس سال — ہوا دور فرقت کا دل سے غبار
نصیب اُسکو دن رات بوس و کنار
جو راجہ کے دل کی بر آئی مراد — سر یا ہین اُس پور کا نام تھا — پری رو قمر وش گل اندام تھا
وہ راجہ سے اک روز رخصت ہوا — زبان قلم پر ہے ارجن کا حال — کہ من پور مین گذرے جب تین سال
مروت گئی نے مروت ہوا — رہے گھر مین راجہ کے فرزند دو — روانہ ہوا آہ یہ بے وطن
بیابان و صحرا تھا زیر قدم — نہ راحت سے راحت نہ کچھ غم سے غم — ہوا ناگہان اُس جگہ پر گذر — کہ انسان کی جان کا تھا خطر
ملے پانچ حوض ایک دن راہ مین — صفا یہ نہ تھی چہرۂ ماہ مین — مصفا کہین آب گوہر سے آب — خجالت وہ چشمۂ آفتاب

جو رخصت ہوا وہ اداس سے صبر و قرار — نہ باقی رہا عقل پر اختیار — جو اقلیم کا بھگوتی نام تھا — وہان لیگئی اُسکو وہ مہ لقا
کیا عشق صادق کا اظہار حال — مُرادِ وصل کا دمبدم تھا سوال — جو ارجن پہ وہ رازِ الفت کھلا — سرور شرابِ محبت کھلا
دیا سوچ کے یہ ملائم جواب — طبیعت کو اب سخت ہی پیچ و تاب — بیابان نوردی جو منظور ہی — ملاقات صحبت بہت دور ہی
نکال اپنے سر سے یہ سودائے خام — نہوگا ترا مجھسے تا حشر کام — سُنا اُس پری نے جو حرفِ گریز — ہوئی صاف تیغ زبان مُنھ مین تیز
رہ عشق مین نام کر جاؤنگی — ابھی تجھپہ کچھ کھاکے مر جاؤنگی — ترے سر پہ ناحق چڑھیگا یہ خون — نہ کچھ کارگر ہوگا مکر و فسون
زبان آوری کچھ نہ کام آئیگی — عبث جان اِس عشق مین جائیگی — جو بچ جائے تو صاف دشوار ہی — بہت سخت الفت کا آزار ہی
شفا اسکو باتون سے ہوتی نہین — کرونگی بہم آسمان و زمین — یہ ڈر ہی نہ مُنھ کی کہین کھائیے — سنبھل جائیے ہوش مین آئیے
فدا کر چکی تجھپہ یہ نقد جان — مرے ہاتھ سے جائیگا تو کہان — جو ارجن نے مفتون دیکھا اُسے — محبت مین مجنون دیکھا اُسے
ہوا سخت مجبور و بے اختیار — نکالا دلِ گل سے فرقت کا خار — وہین عقد مین اپنے لایا اُسے — عجب دامِ الفت پلایا اُسے
کیے عیش و عشرت مین دن چند روز — مٹا آتشِ ہجر کا دل سے سوز — ہوا الوداع اُس سے یہ خوش نصیب — پھر آیا جو ہمراہیون کے قریب
ہر اک برہمن سے کہا اپنا حال — ہوا دورِ فرقت کا دل سے ملال — لب گنگ سے پھر ہوئے سب روان — دوان صورتِ انجم آسمان
بیابان نوردی سے سر و قت کام — شب و روز در پیش کوچ و مقام — ہوئی طے جو کوہ ہمالچل کی راہ — بیابان و کہسار پیشِ نگاہ
ہوا اندر آشرم مین جب گذر — پرسرام ناگاہ آئے نظر — شگفتہ بہت غنچۂ دل ہوا
پرسرام نے پاس ارجن کیا — اُترنے کو اچھا سا اک گھر دیا — نہ ارجن کو تھی اُن فنون سے خبر
ہر اک فن مین شاطر بنایا اُسے — سکھائے لڑائی کے علم و ہنر — ہوا حکم انداز وہ بر محل
لڑائی کے فن مین ہوا لاجواب — فنِ رزم بالکل سکھایا اُسے — کیا تیر افگن اُسے بے بدل
کتابِ شجاعت مین وہ انتخاب — جو فارغ ہوا ارجن اِس کام سے — مرخص ہوا تب پرسرام سے

شگوفہ دوم در بیان رسیدن ارجن در شہر من پور بعقد آوردن چترانگدہ

قلم طرفہ مضمون پیدا کرے — نیا ایک مطلب ہویدا کرے
کہ من پور اک شہر آباد تھا — ہر انسان وہانکا پریزاد تھا — جو راجہ تھا اُس شہر کا دادگر — فدا اُسکی دختر پہ شمس و قمر
سراپا نیا یا ہوا نور کا — نمونہ تھا رخ شعلۂ طور کا — وہ سوے سیہ غیرتِ مشکناب — کہ سنبل کو خجلت سے تھا پیچ و تاب
وہ آنکھین کہ شاگرد تھا سامری — تصدق نظارے پہ جادوگری — لب سرخ تھے لعل سے بے بہا — کہ مرجان و یاقوت اُسپر فدا
بیان کیا کرون اُسکا وصف مین — وہ طوطی سے تھی بڑھکے شیرین سخن — وہ گردن نبی مشرق آفتاب
کہین گل سے خوش رنگ اندام تھا — مگر اُسکا چترانگدہ نام تھا — جو ارجن ہوا رونق افزائے شہر — کیا عشق نے صاف رسوائے شہر
ہوا ایک کوچے مین اک دن گذر — کھڑی تھی وہ خورشید رو بام پر — ہوئی آنکھ سے آنکھ جسدم دوچار — دکھائی گلِ عشق نے یہ بہار

جو بیٹھا تھا اٹھا وہ عجلت مشعار — جڈشٹر کے گھر مین گیا ایکبار — لیے اپنے ہتھیار آیا نکل — پڑا خلوت دروپدی مین خلل

اُسیدم ہوا اُس برہمن کے ساتھ — ہر اک چھٹے پر کیا صاف ہاتھ — برہمن نے پائی بلا سے نجات — ہوئی صبح اتنے مین گذری وہ رات

ہوا چاک سینہ شب تار کا — خیال آیا ارجن کو اقرار کا — جڈشٹر کی خدمت مین آیا وہ مرد — مگر خوف سے رنگ چہرے کا زرد

کہا کیجیے جرم میرا معاف — ہوا حکم عالی مین مجھسے خلاف — ہوا فرق میعاد مین کل کی شب — رہا دور تر مجھسے پاس ادب

تماشاے صحرا کی فرصت ملے — بیابان نوردی کی خصت ملے — سُنا جب جڈشٹر نے خصت کا حرف — زبان پر یہ لایا محبت کا حرف

جو خلوت مین تو آیا کچھ غم نہین — کہ چھوٹے سے ہوتا ہی پردہ کہین — یہ تھا راہ پیمان پہ ثابت قدم — بیابان نوردی کا بھرتا تھا دم

روانہ ہونا ارجن کا صحرا کی طرف راجہ جڈشٹر سے خصت ہوکر

نہ مانا جڈشٹر سے رخصت ہوا — گیا قطع نخل محبت ہوا — بہت برہمن اُسکے ہمراہ تھے — ہر اک علم سے خوب آگاہ تھے

معابد کا منظور اُنکو طواف — شگوفہ اول در بیان عقد بستن ارجن با ابوئی دختر شاہ پانچال — کدورت سے آئینہ دل تھا صاف

یہ تھا غنچہ دل مین اُس گل کے خار — ہوئی اُس سے جب رونق ہر دوار — نہاتا تھا گنگا مین وہ ایک دن — طبیعت بہر طرح تھی مطمئن

نظر آئی ناگاہ شان خدا — ہوئی دختر شاہ ماران فدا — شراب محبت نے بخشا سرور — کیا شیشۂ دل کو الفت نے چور

طبیعت جو تھی ہر روش باغ باغ
وہان خوب گلچھرے اوڑتے تھے روز
نہ تھا آتش غم کے مانند سوز

جو تھی رشک گلزار وہ دُرپدی
یہ بلبل کی صورت تھے پانچون فدا
نہ کرتے تھے اُس گل کو دم بھر جُدا

بہار رخ رشک گل پر نظر
نہ تھی آخر کار کی کچھ خبر
وہان نارد آئے جڈشٹر کے پاس
کہا تیری عزت کا ہی مجکو پاس

تم اک زن کے شوہر ہو پانچون جوان
رہے ہے دل سے بد نظر حفظ جان
نہو سند آسند کی شکل حال

دیا مفت مین نقد جان ہاتھ سے
وہ زن بھی گئی ناگہان ہاتھ سے
مفصل بیان کیجیے مجھسے حال

یہ گذری ہو کس طرح سے داستان
گئی جان قصہ ہوا وہ کہان
کہ تھے سند آسند دونون جوان

حقیقی برادر تھے دو مہر و ماہ
ملی بحر الفت کی صہبا نہ تھا
نہ تھی رنج دنیا سے ہرگز خبر

عبادت تھی برہما کی مد نظر
اسی بحر مین غرق شام و سحر
ہر اک پر نگاہ عنایت ہوئی

نہان تھے نظر سے ہوے آشکار
کہا اُنسے کس شے کے ہو خواستگار
دلی آرزو کے وہ جویا ہوے

کہا زور و قوت مین ہون بے نظیر
ہر اک پہلوان ہو نظر مین حقیر
کہ تابع ہون جن دیو انسان پری

نہ کشتہ ہون ہم دست اغیار سے
نہ خنجر نہ دشنہ نہ تلوار سے
کہا ایسا ہی ہوگا حاصل کمال

دکھایا جو اُنکی دعا نے اثر
تو وہ ظلم کرنے لگے سر بسر
زمانے کے تھے دشمن نام و ننگ

گئے ایک دن پیش برہما یہ سب
کہ نازل ہوئی یہ بلا ہے غضب
کہ ہاتھون سے ہون ظالمون کے رہا

سنا مستغیثون کا جہانے حال
مقرر ہوئی ایک زن خوش جمال
زمانے کے دیکھے فراز و نشیب

جو آئی یہان صورت دلربا
یہ دونون ہوے دل سے اُسپر فدا
کہون کیا گرفتار مشکل ہوے

ہم تیر الفت کے گھائل ہوے
ملاقات کے زن سے سائل ہوے
رقابت سے جانون پہ پہونچی گزند

ہم گرزبازی مین جان آئی کام
ہوا عشق مین اُن رقیبون کا نام
دیا اپنے آپسمین وعدہ قرار

کہ بعد دو دور روز بے اشتباہ
رہے گھر مین ہر نوجوان کے یہ ماہ
قدم رکھے قصر دلارام مین

وہ بارہ برس سیر صحرا کرے
قدم شہر مین پھر نہ ہرگز دھرے
خوشی عیش و آرام لیل و نہار

چمن سی و ششم روانہ شدن ارجن سوے بیابان از بہا عث آنکہ برا ے گرفتن اسلحہ در ایام نوبت جڈشٹر بخلوت دُرپدی رفتہ بود

روانی مین ہی موج دریا قلم
کرے حال صحرا نوردی رقم
ہوا راتون کو جو ٹھون کا گذر

وہ باندھے تھے غارتگری پر کمر
کیا اُسکا تاراج اسباب و زر
برہمن گریزان ہوا لیکے جان

جو فریاد لایا در شاہ پر
ہوئی پہلے ارجن کو اسکی خبر
بڑا تھا جوانمرد و اللہ وہ

اسی شہر مین اک برہمن کے گھر
غرض خوب سامان مارا وہان
ہوا حال دزدی سے آگاہ وہ

یدھشٹر وغیرہ پانچون بھائیون کا سرکیشن ہمیت ہستناپور مین

اطاعت سے خدمت مین حاضر ہوے — جو دشمن تھے وہ جیتے ہی جی ہوے — جڈشٹر باقبال وحشمت تمام — ہوے گھر مین داخل عجب احتشام
ہر اک خوش ہوا اُنکے دیدار سے — لیا سب بزرگون نے بھی پیار سے — مُدعمل سے جام معمور تھا — ہر اک کار پرداز مسرور تھا
ہوے عیش وعشرت مین کچھ دن بسر — کیا رخ راہ سفر نے سفر — وہ راجہ جو آنکھون سے معذور تھا — مُرحب فرزند سے چور تھا
گئے شب کو بھیکم پتامہ کے گھر — جڈشٹر کی الفت تھی مدنظر — جو تجویز تھا ملک دہلی دیا — وہان کا جڈشٹر کو راجہ کیا
خزانہ دیا گوہر و نقد و زر — کہ باقی رہے تا نہ پھر کوئی شر — جو تھے گلشن پانڈ کے گلعذار — بنے باغ دہلی کے رشک بہار
جمایا وہان بادشاہی کا رنگ — نمایان تھا فضل الٰہی کا رنگ — ملی عدل وانصاف کو آبرو — ملا باغ بخشش کو بھی رنگ وبو
پھلے پھولے سب کے درخت امید — ہوے بار ور فیض وبخشش سے بید — ہوا غم سے آزاد ہر سرو قد — خوشی سے مبدل ہوا رنگ زرد
دھوان دھار اٹھا وہ ابر کرم — فقیرون کے بھی ہو گئے نقش غم — سرکیشن اُس شہر مین چند روز — رہے رونق افزا وہ گیتی فروز
جڈشٹر جو خدمت سے تھا بہرہ ور — فدا اُنکے قدمون پہ شام وسحر — وہ مانند آقا یہ شکل غلام
کیا دانے پانی نے اک دن جدا — چمن سے چہار م تشریف آوردنا — دل وجان سے منظور خدمت تمام — روانہ ہوے وہ سوے دوارکا
قلم اپنا ہے اس روش گلفشان — طبیعت ہے رنگین بیان آج کل — اجارے مین ہے گلستان آج کل
چمن مین جو آئی ہے تازہ بہار — جڈشٹر کے دل مین نہ تھا خار غم — شانقش دور خزان یکقلم

آنا سفیر کا راجہ دروپد کے پاس طلب جدشٹر کے واسطے

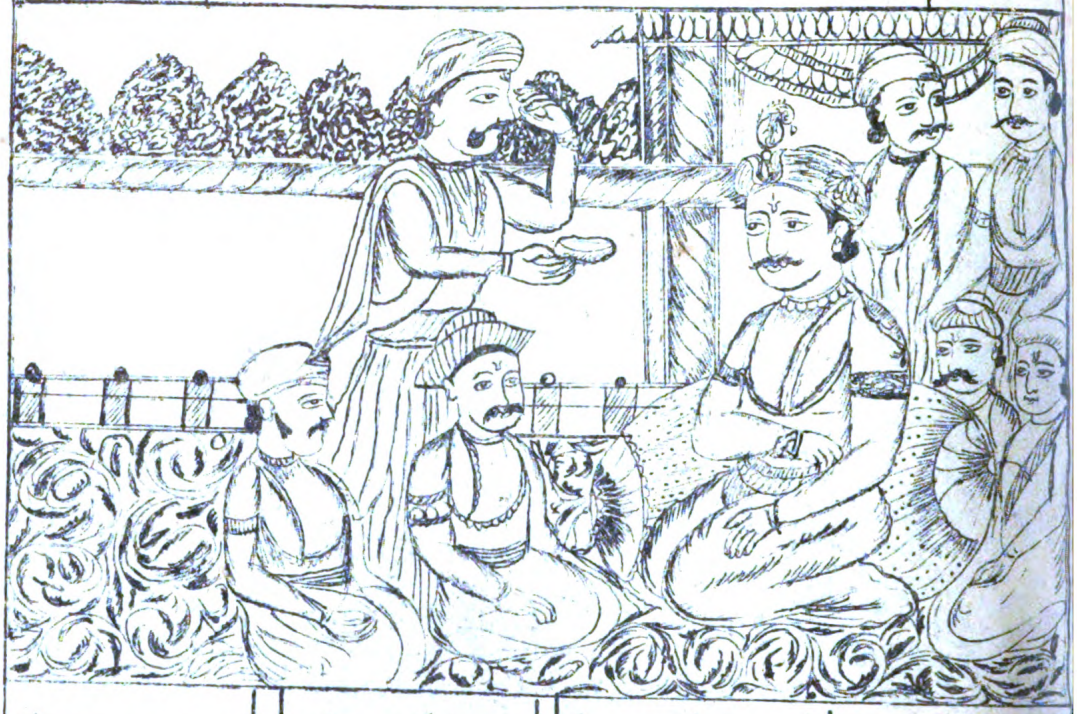

ملاقات دروپد سے حاصل ہوئی — کہ آسان وہ دل کی مشکل ہوئی — مفصل وہان کی سنو داستان — بدر نے کیا ما برا سب بیان

جو مطلب تھا دل مین کیا آشکار — جدشٹر کی خصمت کا ہون خواستگار — طلبگار دیدار ہی بادشاہ — یہ فرزند ہین جاے نورنگاہ

فرستادہ آیا ہون اُنکا یہان — ہوئی ہی یہ تجویز کامل وہان — اُنھین نصف اقلیم اب دیجیے — خزانہ زر و سیم سب دیجیے

دیا شاہ نے یہ جواب سوال — مین خصمت کرون کیا ہی میری مجال — وہ ہین گلشن پانڈ کے گلعذار — اُنھین اپنے جانے مین ہی اختیار

جدشٹر بہرحال مختار ہی — ہمین حکم دینے مین انکار ہی — طبیعت کو پیدا ہوا اضطراب

جدشٹر کے نزدیک آئے بدر — اُنھین پانڈون تشریف لائے بدر — صحیفہ طلب کا دکھایا اُنھین

جھکایا جدشٹر نے قدمون پہ سر — تصدق کیے اُنپہ لال و گہر — بڑے تھے ہر اک شخص نے تذر دی

جدشٹر نے اُنکو دیا یہ جواب — کہ لازم نہین اسقدر اضطراب — چلیگا قد بوسن کو ناگزیر

سرکشین کا ہی مگر انتظار — دل و جان ہین قدمونپہ اُنکے نثار — نہ دینگے کہ وہ جب تک اجازت مجھے

ظہور اس مرتب کا دشوار ہی — نہ اقرار ہی کچھ نہ انکار ہی — برآید بدر کا دلی مدعا

سرکشین نے ساتھ سب کو لیا — غرمیت کا سامان مہیا کیا — سب اسباب شاہانہ ہمراہ تھا

چلے جاہ و حشمت کی سامان سے — سواری تھی آراستہ شان سے — گئے ہستنا پور کے جب قریب

طلوع ہونا آفتاب اقبال جدشٹر کا

ملا اُسکو اسباب وزر سیم و زر — گدا سے بنے سر بسر تاجور — دیے کھنے شاہان اطراف نے — نہ دیکھے تھے جو چشم انصاف نے

غریبون پہ فضل الٰہی ہوا — مہیا سب اسباب شاہی ہوا — ملا حد سے باہر خزانہ سیاہ — زر و گوہر و حشمت و مال و جاہ

گئی ہستناپور مین یہ خبر — چمن سے دبی جس طرح آفتاب — طلوع آفتاب دولت پانڈوان ہستناپور — جدشٹر کو حاصل ہوئی یون ظفر

سُنا جب کہ جشن عروسی کا حال — ہوے دست پاچہ وہ دشمن کمال — کہ رتبے کو پہونچے وہ یا یون جوان

خوشی سے طبیعت ہوئی باغ باغ — مگر دل مین بھبکیم ہوے شادمان — وسد سے ہوئی زندگانی وبال

فراموش ہوا فکر و خور کا قلم — جلائے احبا نے گھی کے چراغ — سنو حال جو جو ہوا بعد ازان

جو اُٹھا تو بیٹھا پھر اک تیر غم — اُٹھایا طبیعت نے تازہ الم — رہا ایک صورت پہ دو دو پہر

کہا باپ سے اپنے جی کا ملال — وہ صدمہ نکل آیا ہونٹھون پہ دم — غرض بیٹھے بیٹھے جو اُٹھا غبار

اب اُسکو کسی شی کی پروا نہین — سُنایا وہ جشن عروسی کا حال — جہان مین جدشٹر ہوا نامور

کسی چیز کی اب تمنا نہین — دیا شاہ درپد نے وہ مال و زر — تزک جاہ و حشمت ہوا اُنپر نثار

ستارے ہین اقبال کے اوج پر — ملا گنج لعل و گہر بے شمار — وہ پیدا کرینگے بلاشک فتور

ستم کچھ دنون مین نہ سر پا کرین — روان حکم ہو ان نو لون فوج پر — جو بھیکم پتامہ کی ہو اُنپر رائے

کرو دل سے تم اپنے اُسکو قبول — لڑائی کے سامان نہ یکجا کرین — ہوے جمع چھوٹے بڑے خاص و عام

وہان مشورے مین یہ پایا قرار — سعادت ہو دارین کی تا حصول — کہ مالک ہین اپنے زر و سیم کے

غریبون پہ فضل الٰہی ہوا — کہ حق دار ہین پانڈ کے گلعذار — جو دم مین یہان تھا تو دم مین وہان

زمین پر روان چرخ پر جیسے ماہ — بدر اُنکے لانے کو راہی ہوا — ہر بزم تشریف لائے بدر

ہوئی طے جو منزل بمنزل وہ راہ — ہوا کی طرح جب ہوا وہ روان — سُنو کپلہ مین جو آئے بدر

ہر اک قطرہ آنسو کا بنتا تھا موتی
نہایت تھی وہ رشک گل دل لبھاتا

بھلا کس گلستان کی تو ہے بہار
فدا تیرے اشکون پہ موتی ہزار

مرے ساتھ آؤ تو معلوم ہو
یہ مطلب جو مشکل ہی مفہوم ہو

ہوا ناگہان اُس جگہ پر گذر
کہ اک شخص تھا جلوہ گر تخت پر

جو اندر نے تسلیم اُسکو نہ کی
ہیبت نہ تھی اُس جوان کی ہوئی

جو عورت نے اندر کا دیکھا جلال
کہا بد کیا تو نے ای خوش خصال

ہوئی اس سخن سے جو تسکین دل
نہایت ہوا دل مین اندر خجل

نیا ماجرا اور آیا نظر
کہ چار آدمی ہین وہان جلوہ گر

قریب اُنکے ٹھہرا جو خستہ جان
مہادیو جی یون ہوئے ترزبان

یہ رتبا ہوا پانچون کو مین نے دعا
کرے بطن انسان سے پیدا خدا

یہ سُنکر سخن اُن سبھون نے کہا
جو ہمکو لبا اس بشر ہو عطا

مہادیو نے سنکے پھر یون کہا
برآئیگا پانچون کا یہ مدعا

وہ پانچون جوان ہین یہ پانچون جوان
کہ پیدا ہوے دیو تون سے یہان

سنی جبکہ دروپد نے یہ داستان
مٹا مٹا چہرے سے غم کا نشان

اگر وصف اُس بزم کا ہو رقم
بنے غیرت شاخ طوبے قلم

نمایان ہو حرفون سے سنبل کا رنگ
صریر قلم مین ہو بلبل کا ڈھنگ

ہر اک نقطہ خال عروس سخن
گل گلشن فکر رنگین سخن

جو مصرع کہون دلکشن بنے
ہر اک صفحہ بھی گل کا دامن بنے

بنے تار سطر رگ گل کے رنگ
کہ ہو قافیہ سرو سوسنون کا تنگ

اگر صوف پر اس مین گل بنے
تو نال قلم تار سنبل بنے

قلم نے چنا یہ گل انتخاب
کہ قصے کے سننے کا ہی مضطراب

ہوا تھا جو اندر سے ہمدرد
ہوا اُسپہ مہربان رسم دی ادا

غریبون کے گھر بنگئے گلستان
جو مطلب تھا دل کا خدا نے دیا

جو اندر نے دیکھا یہ احوال زن
سُنا رشک گل نے جو رنگین سخن

پتا گل کا جو اس روش آیا ہاتھ
مرصع تھا وہ تخت گوہر نگار

بھری تھی جو اُٹھائی نظر
یہ جا ہی بڑی دہشت و بیم کی

پھنسا تھا عجب رنج واندوہ مین
مگر اپنا ہمشکل پایا انھین

انھین بھی تری طرح سے تھا غرور
مگر اُنکے ہاتھون سے ہون کار خیر

تو ہو دیو تون سے ہمارا ظہور
کہا پھر یہ عورت نے ای رشک حور

وہی زن ہی یہ دختر خوش جمال
مہیا کیے جشن شادی کے ساز

ہر اک صفحہ ہمرنگ گلزار ہو
بنے روکش غنچہ گل دوات

ہر اک دائرہ حلقہ چشم حور
بیاض سحر حسن بین السطور

ہر اک سطر گلشن کی ہوا آبشار
مضامین بنے بلبل خوش نوا

سیاہی کو دے چشم بلبل سواد
ہوا جشن شاہانہ ترتیب جب

عجب باغ عشرت کا پھولا پھلا
جہیز لقمہ باد شاہ نے دیا

ہوے گلفشان یون کہ رشک چمن
نبی مثل بلبل وہ غنچہ دہن

پھر اُس جا سے اندر چلے اُسکے ساتھ
زر و لعل و یاقوت و مرجان نثار

ہوا خشک اندر سبز رنگ شجر
مہادیو کو کیون نہ تسلیم کی

جو رکھا قدم دامن کوہ مین
یہ دن کبر نے تھا دکھایا انھین

ہوا تھا یہی انسے سرزد قصور
گلستان و صحرا کی حاصل ہو سیر

سراپا بدن پر ہو پوشاک نور
یہ پانچون ترے ہونگے شوہر ضرور

عبث ہی ترے دل مین رنج و ملال
ہوے باب عشرت ہر اک مت باز

گلستان جنت کو بھی خار ہو
وہ پیدا کرے نکہت گل کی بات

بیاض سحر حسن بین السطور
فدا موج پر اُسکی پھولون کے ہار

کہ طوطے کے ہون شوق حسن سے ہوا
شب قدر سے مرتبہ ہو زیادہ

ہوا جشن شاہانہ ترتیب جب
مہیا تھے شادی کے اسباب سب

جمین زار راحت کا پھولا پھلا
ہوا دست جود اسقدر گلفشان

رخ شاہ کا سنکے چمکا جو رنگ — خوشی سے ہوا تن پہ ملبوس تنگ — روش پھول کی دل ہوا باغ باغ — مٹا تھا جو لالے پہ ہر رنگ داغ

ہوئی دور وہ گاؤش خار فکر — خوشی نے مٹایا وہ آزار فکر — فقط دل مین تھا شاہ کے یہ خیال — کہ ہو گلشن جشن سے دل نہال

کوئی ساعت نیک آئی جو ہاتھ — شگوفہ یازدہم در بیان سمدین بیاہ و عقد بستن و رسیدن بہ پنج برادران — بندھے عقد ہسکل کا ارجن کے ساتھ

عطا فصل گل کی دکھائے مجھے — کہین پھول ساقی پلائے مجھے — بھرے ساغر گل مین جوش رنگ پھول — نہایت ہو اب غنچۂ دل ملول

خجستہ شگن نے سنکر وہ رنگین سخن — کہا شہ سے اے رشک سرو چمن — نہ یہ کام ہوگا کبھی بے بیاس — دل و جان سے منظور ہی اُنکا پاس

وہ سر تاج ہین میرے سردار ہین — بہرحال مالک ہین مختار ہین — ہم اُنسے ہوتی تھی یہ گفتگو — کہ وار د ہوئے جنکی تھی جستجو

بیاس آکے رونق فزا جو ہوئے — لیا اُنکو ہر اک نے تعظیم سے — کہا شاہ دُرپد سے یون روبرو

کہ اس گل کے شوہر ہین پانچون جوان — ہوئی باب شادی ہین جب گفتگو — تحیر مین دُوبا وہ شاہ زمن

گرانوش پر تنکے بیہوش وہ — رہے پاس سب کے وہ سرو روان — ہوا شرم سے پیرہن آب آب

اُنھون نے جو دُرپد کا دیکھا یہ حال — رہا شکل تصویر خاموش وہ — فزون حد سے اُس شاہ کو اضطراب

مفصل سنو اُسکا اب ماجرا — کہا جاکے خلوت مین کیا ہے حال — عبث دل مین تو اپنے دلگیر ہے — جو کہتا ہون مین حکم تقدیر ہے

وہ گل تھے کہ نیلوفر اُنکا ہی نام — لب گنگ اکجا تھے سب دیوتا — وہ کیا دیکھتے ہین کہ بر روے آب — روان گل ہین مثل گل آفتاب

جو اندر بھی تھے اُس جگہ جلوہ گر — شگفتہ و خوش رنگ تھے وہ تمام — ہر اک دیکھ کر گل کو حیران ہوا — کہ دریا بر نگ گلستان ہوا

تجسس مین پھولون کے وہ سو گنگا — کہا جاکے لاتا ہون اسکی خبر — کہ ہے نخل کس باغ کا گلفشان

وہ روتی تھی بیٹھی لب گنگ پر — روان موج کی طرح بر روے گنگ — ہوئی قطع ساحل پہ تھوڑی جو راہ — پڑی ایک عورت پہ جاکر نگاہ

سمندر کا چشمہ ہر اک چشم تر — جو گرتا تھا دریا مین سر دُر اشک — گل مہر کو اُس سے ہوتا تھا شک

جانا اندر کا کنارے کنارے دریا پر تلاش مین گل نیلوفر کے کہ یہ کس نخل کی گل افشانی ہے

لیا مال یا ملک پروا نہ تھی | ہمین سلطنت کی تمنا نہ تھی | مقام اس جگہ ہی یہ افسوس کا | ہوا وہ عدو ننگ و ناموس کا
جو منجھلے نے کانون سنی یہ خبر | کہ ہین گلشن پانڈ کے یہ ثمر | ہوئی بیکلی دل کی اکبار دور | شگفتہ جو آیا پدر کے حضور
تو بلبل کی صورت ہوا گلفشان | کیا پوست کندہ وہ قصہ بیان | ہوے دور دُرپد کے سینے سے خار | طبیعت ہوئی کھل کے باغ و بہار
ہوئی یک بیک غنچگی دل کی دور | دکھایا شراب خوشی نے سرور | گئی شب چھپے انجم و ماہتاب | برآمد ہوا چرخ پر آفتاب
وہ تاریکی فکر غم ہٹ گئی | ترقی تھی اندوہ کی گھٹ گئی | محل سے برآمد ہوا بادشاہ | وہان دست بستہ تھے اقبال و جاہ
ہوا تخت شاہی پہ جب جلوہ گر | وہی بات تھی دل کو مدنظر | مقرر کیا ایک عاقل وکیل | کیا اُسکے تفویض امر جلیل
کیا اُسنے ارجن کا تحقیق حال | یہ گلزار کُنتی کے ہین نونہال | جو آسان دشوار مشکل ہوئی | خوشی شاہ دُرپد کو حاصل ہوئی
جس ایوان مین اُترے تھے یہ بے وطن | طلب کو خود آیا وہ شاہ زمن | بڑے لطف و عشرت سے لایا انھین | تزک جاہ حشمت سے لایا انھین

آنا ایک وزیر کا دریافت حال ارجن کے واسطے مکان فروش پر

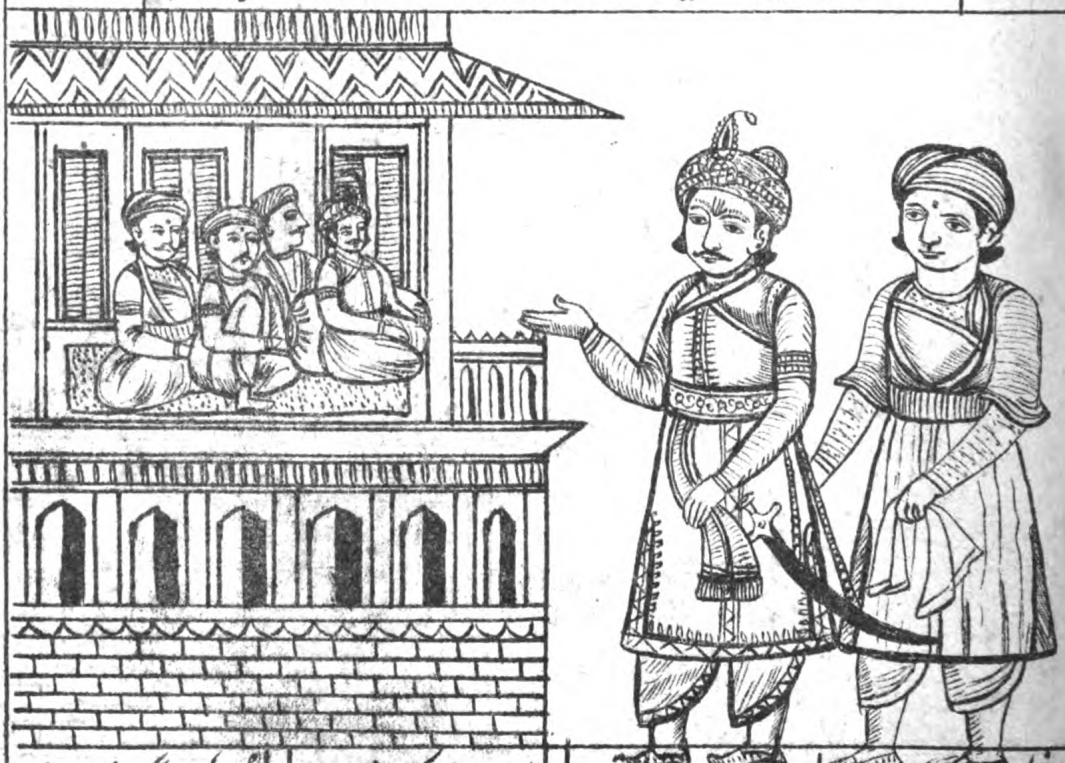

جو ایوان شاہی مین آئے وہ سب | دنون سے ہوا دور رنج و تعب | بٹھایا جدشٹر کو بھی تخت پر | لٹائے بہت گوہر و سیم و زر
زبان مبارک پہ تھا یہ سوال | کہ تم کس گلستان کے ہو نونہال | بتاؤ مجھے جلد نام و نشان | کہ کسواسطے آپ آئے یہان
جدشٹر نے جسدم سنا یہ سوال | کہا اے شہنشاہ نیکو خصال | سنو پانڈ کے ہم ہین پانچون پسر | گلستان کُنتی کے ہین ہم شجر
چچا کے جو لڑکے ہین عالی نژاد | عبث ہمسے رکھتے ہین دل مین عناد | اُنھین کے سبب سے ہین صحرا نورد | چچا کو بھی آیا نہ کچھ دل مین درد

ہین آندر پرستھ رام کوئی نہین — ہین گم نام ہون نام کوئی نہین — مگر آپ سے مجکو کچھ ڈر نہین — ہین خدمتگزاری سے باہر نہین
غرض دل مین اپنے یہ سمجھا کرن — مناسب نہین قتل ہو برہمن — رہی آبرو اُسکی اِس ڈھنگ سے — کنارہ کیا قازم جنگ سے
یہ سُنکر رشی آیا بعزم ستیز — سپر دوش پر ہاتھ مین تیغ تیز — الگ بھیم سے جنگ ہونے لگی — حیا جان سے ہاتھ دھونے لگی
نہ لایا وہ تسلی بھی لڑائی کی تاب — گریزان ہوا رزمگہ سے شتاب — ہوئے حوصلے پہلوانون کے پست — ہوئی جو شاہون کو حاصل ہوئی یہ شکست
کسی کا نہ پکا جو سودائے خام — روانہ ہوئے اہل مجلس تمام — ہوئے بحر خوبی کو لیکر روان — وہان سے ظفریاب پانچون جوان
خوشی دل مین ہر ایک کے بیقیاس — وہانسے جو آئے وہ کُنتی کے پاس — ملا ہمکو ہی ایک تحفہ نہان — کہا اپنی مان سے کہ ای مہربان
نہ آگاہ تھی دُرپدی سے وہ مات — زبان سے کہا یہ بہن ناگہان — نہ ہرگز کسی اَور کو دو اُسے — تم آپسمین تقسیم کر لو اُسے
جدشٹر نے جسدم سُنا یہ سخن — کہا مان سے ای سرور انجمن — نہین اُس سے خورشید کو ہمسری — سیمبر سے لایا ہی ارجن پری
ہم کس طرح اُسکی تقسیم ہو — جواب اُسکا اب سوچ کے ہمکو دو — کہا پھر جدشٹر سے ای خوش کلام — سُنا دُرپدی کا جو کُنتی نے نام
وہ کام اب کرو تا نہو کچھ ضرر — گنہگار ہم تم نہون ای پسر — کہ ہو اِس تفکر سے دل کو نجات — طبیعت سے پیدا کرو کوئی بات
یہ پانچون جوان اُسپہ مفتون تھے — دلون مین محبت کے مضمون تھے — کہ اِس ن کا کس طرح حصہ کرین — مگر سخت حیران تھے کیا کرین
سر کشتین بلعبد پہونچے وہان — وہ کُنتی ہوئی دیکھکر شادمان — ہوئے دُرفشان تب وہ عالی گہر — ادب سے جُھکایا جو قد مونیہ سر
ہر اک طرح ارجن کی تعریف کی — ہنر کی شجاعت کی توصیف کی — غم و رنج کے دن ہوئے سب تمام — کہا پھر یہ کُنتی سے ای نیکنام
ستارہ بھی چمکیگا اقبال کا — بر آئیگا دل کا ہر اک مدعا — وہ اک روز مغلوب ہوگا ضرور — جو دشمن ہی جرجودھن پُرغرور
یہ مہمان ہی چند روزہ خزان — نظر آئیگی زینت بوستان — روانہ ہوئے سوئے راہ وطن — وہ دونون یہ کہکر خوشی کا سخن

شنگوفہ دہم دربیان رسیدن درشٹ ومن برسر تحقیق حال ارجن

قلم حال دُرپد کا لکھتا ہی اب — شُنے دل کے آئینے سے یہ غبار — کُھلے اُسپر ارجن کا نام و نسب
گلستان مین آئے جو فصل بہار — وہ دُرپد بہت دل مین مغموم تھا — نسب اُس برہمن کا معدوم تھا
طبیعت پُری سخت ہیجان مین — تردد تھا اُس شہ کے ایوان مین — گیا شب کو پنہان درشٹ ومن
کُھلے سب پہ احوال نام و نشان — فروکش جہان تھے غریب الوطن — کہ آگاہ ہوا اُسکے اسرار سے
برہمن ہی گندھرب یا دیوتا — لگائے تھا کان اپنے دیوار سے — بہادر دلاور شجاعت شعار
پریرو کو جو بزم سے لیگیا — ہزارون تھے یکجا وہان شہریار — گئی آبرو ننگ و ناموس کی
ہنر تیر کے سب ہوئے رایگان — جگہ ہی بلاشک یہ نسوس کی — سر بزم حاصل ہوئی آبرو
اِسی فکر مین تھا وہ عالی تبار — پڑی کان مین یہ صدا ایکبار — کہ اُس گھر مین ہوتی تھی یہ گفتگو
جو یون ہی ترقی پہ اقبال ہر — وہ دشمن نگاہون مین کیا ل ہی — کرن اور جرجودھن پُرغرور — بھرین دم شجاعت کا ہین بے شعور

ہار پہنانا دروپدی کا ارجن کو بزم سیمبر مین

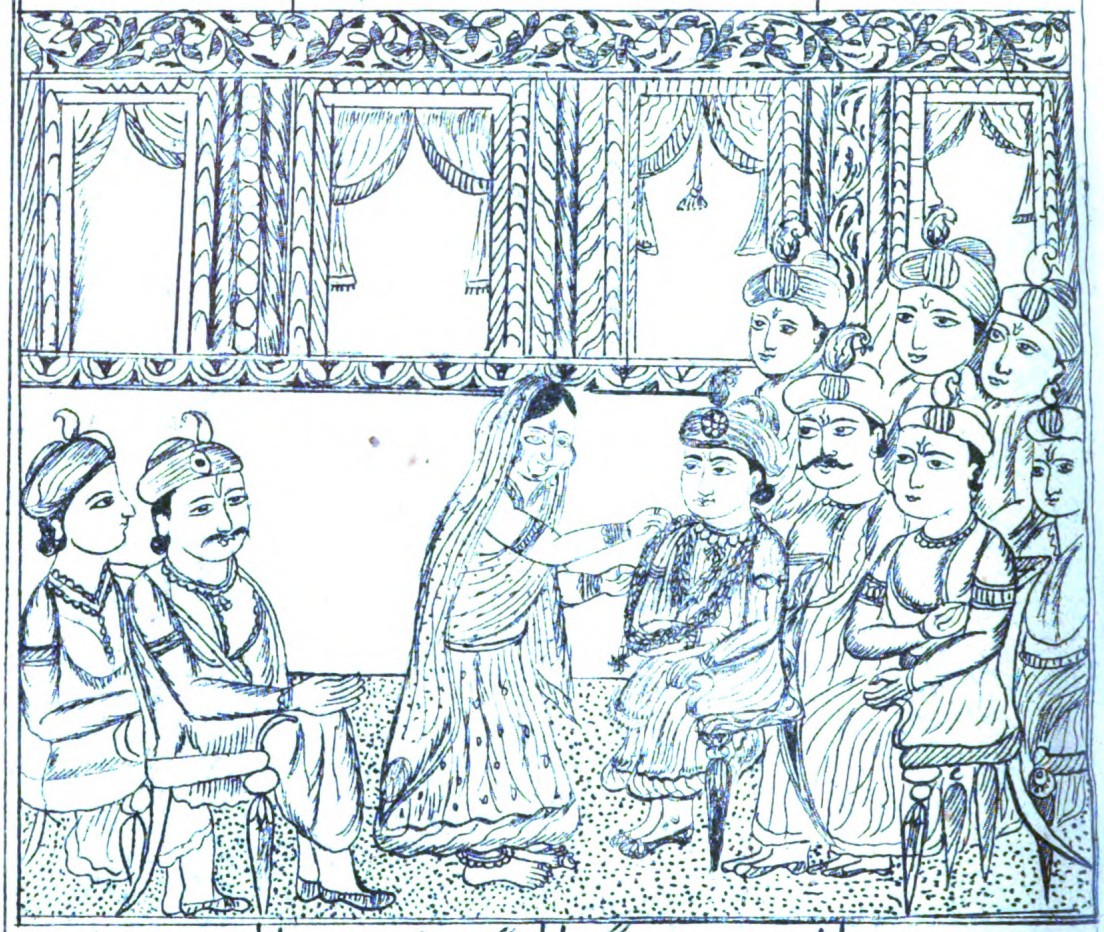

خجالت سے ہر ایک کا زرد رنگ — دلاور سے تھے سب طلبگار جنگ — پے جنگ اٹھا ہر اک نوجوان — لیے ہاتھ مین تیغ و تیر و کمان
ستارون کا گرد قمر اک ہجوم — خجالت نے دون نے مچائی تھی دھوم — الگ بھیم بھی حاضر بزم تھا — ہر اک مرد سے در پے رزم تھا
اکھاڑا زمین سے درخت کلان — کیا حشر کا شور برپا وہان — ہر اک تیغ زن کا سہر رایگان — دلاور کے قبضے مین تیر و کمان
دکھایا وہ علم کمان و خدنگ — ہوا قافیہ پہلوانون کا تنگ — جو دیکھا کرن نے کہ عاجز ہین سب — جواب اُسکو دیتا نہین کوئی اب
نکل آیا جلدی سے میدان مین — نیا گل کھلا اُس گلستان مین — بھری نوجوانی کی دل مین امنگ — لیے ہاتھ مین وہ کمان و خدنگ
لڑی اس سے ارجن کی جب یم نگاہ — ہوا مجلس رزم مین متدراہ — جو تیر افگنی مین یہ تھا بے نظیر — کرن کے حوالے کیے سات تیر
گئے ہوش غافل ہوا پیر غرور — بدن کثرت زخم سے چور چور — دکھایا یہ دن دور افلاک نے — لیا اُسکو آغوش مین خاک نے
ہوا سے ہوے چاک دامان زخم — کھلا جسم پر اک گلستان زخم — لباس زرہ مین جو آیا کرن — گریبان لب سے نکالا سخن
کہا اس طرح کا دلاور ہی تو — پر سرام ارجن کہ اندر ہی تو — کرن کو دیا اس جوان نے جواب — کہ مین اک برہمن ہون فانہ خراب

کسی کا خجالت سے چہرہ تھا زرد — کسی کا ہوا گرم بازار سرد — قریب کمان کوئی ہنڈ تیر — جوآیا نہ اٹھی ہوا وہ حقیر
کرن جب کہ آیا قریب کمان — ہوئی دُروپدی اس طرح دُرفشاں — مین آتش سے پیدا ہوں تو مہ سے — زبان سے نہ تو نام شادی کا لے

نہ اٹھنا کمان کا بزم مین کنتی کے

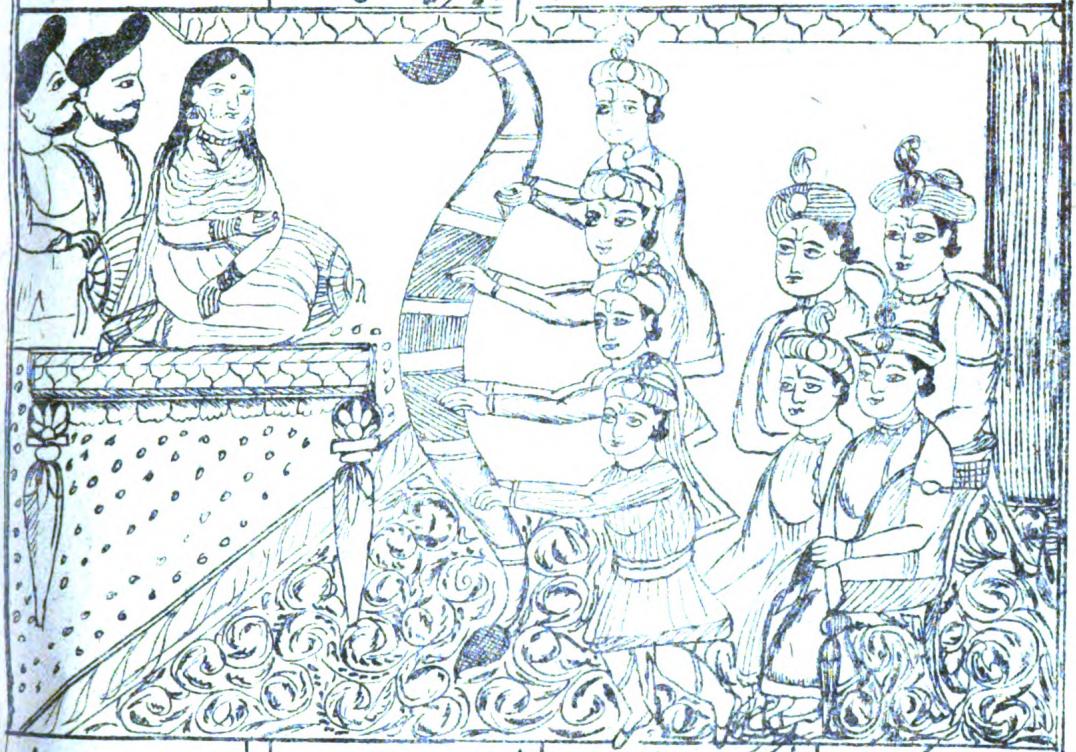

کرن نے نہ اسکا دیا کچھ جواب — مگر دیکھ کر جانب آفتاب — کمان کو اٹھانے لگا وہ بزور — ہوا بزم شادی مین ہر سمت شور
جو زانو سے بڑھ کر نہ مٹھی کمان — شکوفہ ہشتم دربیان شرط جا — اور دن ارجن آ اور دن دُروپدی — پھر اول مین شرمندہ ہو کر جوان
کسی سے نہ ہرگز ملی وہ کمان — ہنر سب طرح کے ہوے ایگان — بڑے جنکے قوت کے تھے زور شور — بنایا خجالت نے مانند مور
ہارہا کی شکستہ ہوئی آرزو — مئی بادشاہون کی سب آبرو — کہ ناگاہ گوشے سے مانند تیر — نمایان ہوا ارجن بے نظیر
صفین بادشاہون کی وہ چیر کر — قریب کمان آیا شکل نظر — لباس برہمن مین وہ نوجوان — نہ تھا اُسکی قوت پر اصلا گمان
ہنسے دیکھ کر دل مین پیر جوان — یہ اُسکا اٹھانیکا تیر و کمان — بظاہر نظر مین ہی مرد حقیر — لباس کثیف اور شکل فقیر
جو ارجن کا جمکے ہوا تھا نصیب — گیا شکل دل کمان کے قریب — زبان سے لیا پہلے نام خدا — تصور کیا دل مین اوستاد کا
اٹھا کر کمان کو لیا اُسنے زہ — ہر اک شخص کے لب پہ تحسین و زہ — وہ تیر افگنی مین جو تھا بے نظیر — روانہ کیے بے پتے پانچ تیر
قضا را جو پہلی نشانہ ہوئی — تو بیچ فنا کو روانہ ہوئی — ہوا ہو گئے ہوش ہر جنگ جو — ملی خاک مین بزم کی آبرو
حسد کی ہوئی آگ زہ شعلہ زن — ہوا خاک شاہون کا جل کر بدن — جو پہنایا اُس گل نے ارجن کو ہار — چوبھا دل مین ہر سرو قامت کے خار

بزم جشن سیمبر کنتی

...ر دیگ پر جوش کے دیکھ کر	اور اُنے نشانے سے مچھلی کا سر	وہ اِس شکنہرہ کا ہو خواستگار	یہی بزم شادی مین ہی جیت ہار
...کر کیے دربدی سے کلام	سُنائے اُسے بادشاہون کے نام	یہ بیٹھا ہی دربار مین خوش جمال	قریب اُسکے رونق فزا ہی وہ سال
...ین یہ رونق افروز ہین	یہ بلبھدر جی فرحت اندوز ہین	یہ دونون ہین بابھدر جی کے پسر	فدا اسپہ خورشید اُسپر قمر
...شاہ بیراٹ صاحب نصیب	پسر اُسکے دونون ہین اُسکے قریب	یہ بھگونت بنگاے کا بادشاہ	یہ مثل فلک کابل مین کنتی پناہ
...چندرتہ راجہ پنجاب کا	چندیری کا سسپال ہی بادشاہ	یہی ہر کو سین اُودہ ہی کرن	یہ سانک بھی ہی رونق انجمن
...اہ اودھ ہی یہ سراج نام	گنایا اسی طرح اُسکو تمام	یہ سب بادشاہ ہین ترے خواستگار	ہر اک اِنمین عالی نسب با وقار
...ئے وہ شرط جو با وقار	یہ مالا گلے کا بنے اُسکے ہار	قلم کو تصور بندھا ایکبار	کدھ گلشن پانڈ کی ہی بہار
...ون کی صورت سب انجمن	کھڑے تھے وہ پانچون غریب الوطن	سری کشن نے اُنکو دیکھا وہان	طبیعت نہایت ہوئی شادمان
...ن غریبون کا اُسدم دیا	یہ بلبھدر جی سے اشارہ کیا	کھڑے ہین جو گھر شے مین پانچون جوان	یہ فرزند ہین پانڈ کے بیگمان
...بدر جی نے یہ مژدہ سُنا	زبان سے کیا شکر خالق ادا	سنو بادشاہون کا اب حال زار	ندا اُٹھی کہان سب ہوے سرنگون سار
...ہاتھ بازو بدن شل ہوے	گئے بل نکل زور محمل ہوے	وہ جوش خجالت سے تھے آب آب	طبیعت کو پیدا عجب پیچ و تاب

جو دیو لعین بے نشان ہو گیا | یہ راجہ بہت شادمان ہو گیا | بششٹ خوش انجام کے پانوں پر | رہِ عجز سے رکھدیا جھک کے سر
کہا اب یہی دل مین ہے آرزو | کہ اولاد کی مجکو ہے جستجو | دعا سے ملا انکے اُسکو پسر | پرا سر ہوا سیدا عابد کے گھر

شکوفۂ ہفتم در بیان رسیدن پانڈوان بہ کنپلہ و رسیمبر در پای

بیاس اِس پرا سر سے پیاسا ہوے | وہ مچھودری سے ہویدا ہوے | سمجھتا تھا گندھرپ دوستدار | بہت ہوشمند ہوا اور عالی گہر
کہا اک برہمن کا ہے دھوم نام | ہنرمند عالی نسب خوش کلام | لب گنگ پر کنپلہ کے قریب | سکونت گزین ہے بشکل غریب
یہ سُنکے گئے وہ غریب الوطن | جہان رونق افزا تھا وہ برہمن | سنو دھوم غربت نشین کا بھی حال | وہ تھا مرد مرتاض و نیکو خصال
کنارہ کیے بحر دنیا سے وہ | کہین وہ قرب تمنا سے وہ | ملاقات باہم جو حاصل ہوئی | تو باتون مین آسان مشکل ہوئی
رضامند ہر طرح اُسکو کیا | وکالت کے عہدے کا خلعت دیا | ہوا اُنکے ہمراہ وہ برہمن | چلے آگے آگے غریب الوطن
جو پہونچے وہ سب کنپلہ کے قریب | کہا دھوم سے اس طرح اے حبیب | اقامت کی جا ایسی تجویز ہو | مہیا ہر اسباب ہر چیز ہو
مکان ایک تھا شہر سے ہمکنار | گلستان جنت بھی اُسپر نثار | وہان برہمن نے اوتارا اُنھین | ملا چین کا کچھ سہارا اُنھین
سیمبر کے جو یا تھے پانچون جوان | چلے آپ کُنتی کو چھوڑا وہان | مکان کا محافظ کیا دھوم کو | چلے آزمانے وہ مقسوم کو
جو گلزار در پد مین پہونچے یہ گل | یہ دیکھا کہ ہے بزم شادی مین غل | بندھا تھا وہ عیش و طرب کا سمان | کہ حیرت مین ہے زہرہ آسمان
وہ گلزار ہے رنگ باغ ارم | صفت مین ہے قاصر زبان قلم | مرتب وہان اک ستون بلند | نہ پہونچے جہان وہم کی بھی کمند
ہر چوب پر ایک مچھلی عیان | طلسم و طلا سے بنی جسم و جان | وہ برق جہندہ سے بھی شعلہ بار | نہ تھا شکل سیماب یکجا قرار
وہ گردش مین تھی اسقدر تند و تیز | کہ مرغ نظر کو تھی جسکے گریز | تلے اُس ستون کے بنا دیگدان | کہ آتش جہنم کی اُس سے عیان
بڑی دیگ مین تیل کھاتا تھا جوش | کہ اوڑتے تھے مرغ سمندر کے ہوش | قریب اُسکے رکھی کمان کلان | خدا توس قربان تھی کہکشان
بچھا گرد تخت مرصع کا فرش | بلندی مین پر پایہ تخت عرش | سجا اس طرح سے وہ عالی مقام | ہر اک سمت عشرت کا تھا اہتمام
بہت کرسیان تھین جواہر نگار | ضیا وہ کہ جسپر شریا نثار | بزرگان اعراف رونق فزا | ہر اک ملک کے جمع تھے بادشا
گڑا اور گندھرپ سب دیوتا | تماشے کے مشتاق رونق فزا | پری حور و غلمان و انسان و جان | تماشے کو حاضر فرشتے وہان
جبا اس طرح جشن شادی کا رنگ | کہ تھی عقل پیر فلک جسپہ دنگ | برآمد ہوئی جیسے مشرق سے م | کہ ناگاہ وہ دختر رشک حور
بدن مین لباس جواہر نگار | کہ تھی اطلس چرخ جسپر نثار | بدن صاف گوہر سے آراستہ | سراپا تھی زیور سے آراستہ
لیے ہاتھ مین موتیون کا وہ ہار | کہ عقد ثریا تھے جسپر نثار | بندھا خوب جشن خوشی کا سما | برہمن تھے یکجا وہان بیشمار
قریب اس پری کے وہ دشت و من | پر تو تھا اس طرح در سخن | کہ جو شخص انمین سے ہو نامدار | اُٹھائے خدنگ و کمان اسکیا

رسن مین کسے ایکدن دست دیا — کہ نخچیر ہو موج بحر قضا — گرا کوہ سے بحر زخار مین — پڑا سخت گرداب دوار مین

تھپیڑون سے پھر موجنے ایکبار — دکھایا اُسے ساحل رودبار — نہ پہونچا سر دست جان پر گزند — رہا ہر طرح موت کو ناپسند

کیے تین تدبیر نے خوب وار — نہ نکلی بدن سے مگر جان زار — جدھر جا کے نکلا بشکل نہنگ — بنے مثل روباہ شیر و پلنگ

نہ دریا نے پوچھا نہ کہسار نے — لکھا یا کسی دیو خونخوار نے — نہ آئی قضا کی دوا ایک راس — طبیعت ہوئی اور غم سے اوداس

ہوا حبس گھڑی موت سے ناامید — بدن سوکھ کر بنگیا شاخ بید — سوا گھر مین صحرا سے اک دن گذر — رخ شکست آئی پریشان نظر

ہو یکجا ہوے دو پراگندہ حال — یہ کہنے لگی وہ زن خوش جمال — کرو دور غم طبع خرسند سے — مجھے حمل ہی تیرے فرزند سے

اس امید کو بارھوان سال ہی — ترقی پہ خورشید اقبال ہی — یہ سُنکے طبیعت ہوئی انکی شاد — کہ لائیگا پھل جلد نخل مراد

سنو اور اک ذکی داستان — شکست و زن شکست شیرین زبان — بیابان کو دونون جو گھر سے چلے — مگر آتش غم مین دل تھے جلے

وہان بید خوانی کی آئی صدا — نشست غم اندوز نے جو سُنا — چپ و راست پھینکا خدنگ نظر — ملی بید خوان کی نہ اصلا خبر

عروس سپہر سے کہا یہ سخن — یہ آواز کسکی ہی اے گلبدن — وہ بولی مرے پیٹ مین ہی پسر — وہ بیدون سے رکھتا ہی بالکل خبر

اُسے باپ سے بھی ہی بڑھکر کمال — ہوا خوش یہ سُنکر وہ نیکو خصال — زبان پر یہ باتین تھین بایکدگر — کہ کلماک یاد آیا انکو نظر

وہ خونخوار جسوقت آیا قریب — ہوا خوف سے حال ن کا عجیب — ہوا اُس سے آگاہ روشن ضمیر — کہا ڈر نہ اے رشک بدر منیر

یہ تیرے ہی شوہر کا ہی سب فساد — نہین ہی یہ دیو لعین بدنہاد — جو دی اُسنے اسکو دعا لے زبون — ہوئی خاصیت دیو کی رنہمون

نہ پہونچیگا کچھ تجکو اس سے گزند — یہ قید بلائے بدن مین ہی بند — یہ کہکر لیا ہاتھ مین آب صاف — زبان بنگئی خنجر خوش غلاف

کچھ افسون پڑھ کر کیا اُسپہ دم — لگایا جو چھینٹا بڑھا کر قدم — ہوئی وہ بلا سر سے راجہ کے دور — گئی بہنگی اور آیا شعور

ملاقات ہونا بششٹ سے شکنت نام عورت سے صحرا مین

بدل جگ کی اُسکو تھی جستجو ۔۔۔ ولیکن نہ حاصل ہوئی آبرو ۔۔۔ برہمن بنا تھا جو وہ شہریار ۔۔۔ کہ حاصل تھا اُس جگ کا اختیار

نشست نکوکار روشن ضمیر ۔۔۔ سمجھتا تھا اُسکو نہایت حقیر ۔۔۔ ہوتا تھا اس جگ کا اہتمام ۔۔۔ کہ متکفل تھا اس کام کا اہتمام

عداوت نے دل مین لیا تھا قرار ۔۔۔ نہ کیون آگ کینے کی شعلہ بار ۔۔۔ غرض ایک دن وہ شہ نامدار ۔۔۔ گیا تھا بیابان مین بہر شکار

نشست نکوکار عالی مقام ۔۔۔ کہ فرزند کا اُسکے تھا شکت نام ۔۔۔ طلا راہ مین شاہ کو ناگہان ۔۔۔ پدر سے پسر کے تھا کینہ نہان

ملاقات سے جو تنفر کیا ۔۔۔ قریب سواری نہ آنے دیا ۔۔۔ ہوا رنج عالی گہر کو کمال ۔۔۔ کیا آگ کی طرح غصے نے لال

زبان سے یہ نکلی دعا سے زبون ۔۔۔ بنائے تجھے دیو گردون دون ۔۔۔ جو راجہ بنا تھا وہان برہمن ۔۔۔ دُر گوش اُسکے ہوا یہ سخن

ہوا دیو کنکر کا اُسدم گذر ۔۔۔ پڑی اس برہمن کی اُسپر نظر ۔۔۔ زبان سے نکلا سخن ایکبار ۔۔۔ نہ دم بھر کی تاخیر ہوز نہار

در آجسم راجہ مین تسکل صبا ۔۔۔ وہ ہو وضع مین دیو کے مبتلا ۔۔۔ بدن کی نہ ہرگز رہی کچھ خبر ۔۔۔ دعائے زبون نے دکھایا اثر

یہ سنتے ہی اُس دیو نے ایکبار ۔۔۔ لیا جسم راجہ مین جا کے قرار ۔۔۔ گئی عقل راجہ بنا بیخبر ۔۔۔ ہر اک سیرت دیو پر تھی نظر

پھرا یا جو گھر مین یہ آفت نصیب ۔۔۔ نہ افشا ہوا ماجرائے غریب ۔۔۔ کسیکو نہ احوال ثابت ہوا ۔۔۔ بنا دیو خونخوار یہ بادشا

ہوا اک برہمن کا اُس جا گذر ۔۔۔ نہ تھی اُسکو اس ماجرے سے خبر ۔۔۔ کیا لحم بریان کا اُسنے سوال ۔۔۔ کہ ہے بھوک سے ضعف اسدم کمال

نہ مطبخ مین موجود تھی یہ غذا ۔۔۔ ہوئی عقل راجہ کی یون رہنما ۔۔۔ کہا مطبخی سے بنا لے کباب ۔۔۔ مہیا کرے لحم انسان شتاب

یہ حکوم جو تابع حکم تھا ۔۔۔ اُسے لحم انسان منگا کے دیا ۔۔۔ برہمن نے دیکھا جو روئے طعام ۔۔۔ کہا لحم انسان ہی سب پر حرام

یہ راجہ بڑا نا سزاوار ہے ۔۔۔ نہ معلوم تھا آدمی خوار ہے ۔۔۔ جو بھیجا مجھے اس طرح کا طعام ۔۔۔ نصیبا اسکو ہو لحم انسان مدام

جو قالب مین راجہ کے تھا دیو زاد ۔۔۔ دکھایا دعا کے اثر نے فساد ۔۔۔ جو کانون سے اُسنے سُنا یہ سخن ۔۔۔ بنا جان سے دشمن برہمن

برآمد ہوا گھر سے جو برق وار ۔۔۔ کیا گرگ کی طرح اُسکو شکار ۔۔۔ زبان جبھی خون انسان سے لال ۔۔۔ وہ سمجھا کہ ہے لحم انسان حلال

بیابان مین پھرتا تھا مانند شیر ۔۔۔ نہ تھا لحم انسان سے دل اُسکا سیر ۔۔۔ ہوا شکت جسوقت اُس سے دوچار ۔۔۔ قضا را بنا طعمۂ خوشگوار

برادر تھے ننانوے شکت کے ۔۔۔ بیابان مین اُسکے طعمہ بنے ۔۔۔ نشست تبہ حال خستہ جگر ۔۔۔ روان چشم گریان سے سلک گہر

گلستان عشرت ہوا پایمال ۔۔۔ ملے خاک مین پھول سے نونہال ۔۔۔ بہار چمن مین خزان آگئی ۔۔۔ اجل پھول پھل باغ کے کھا گئی

دیے نونہالون کو غم نے وہ داغ ۔۔۔ بنا سینہ صاف ہمرنگ باغ ۔۔۔ جنون نے کیا اُسکے سر مین جگہ ۔۔۔ پریشان پھرتا تھا وہ دربدر

بیابان مین اشکون کا دریا رواں ۔۔۔ لیے تھا کف دست پر نقد جان ۔۔۔ ہوئی آگ اس غم کی جب شعلہ بار ۔۔۔ ہوا شکل سیماب دل بیقرار

ہوئی زندگی سخت تر ناگوار ۔۔۔ گرانبار تھی ضعف سے جان زار ۔۔۔ ہوا متعد نقد جان دینے ۔۔۔ تن نزار پر یہ ستم کیجیے

نہ آئی جو اُس رنج سے دل کو تاب ۔۔۔ ہوئی جان شیرین بدن کو عذاب ۔۔۔ بہر حال تھا دل مین قصد ہلاک ۔۔۔ گریبان ہو زندگانی کا چاک

نہ دونگا مین اِس گاے کو زنہار — خرابی کا تو اپنے ہی خواستگار — جو تھا شعلۂ آتش حرص تیز — کیے جمع اسباب جنگ و ستیز

نہ آیا تامل کا یک لحظہ صبر — وہین کا مدعی اُسنے چھینی بجبر — اُسے لیکے ظالم روانہ ہوا — مگر سد باب آب دانہ ہوا

دکھائی جو خالق نے قدرت کی شان — تو گویا ہوئی صاف وہ بیزبان — کہا یون بششٹ نکو کار سے — چھوڑا مجکو دست ستمگار سے

دل و جان سے قدمون پہ ہون مین نثار — یہان سے نہ مین جاونگی زنہار — یہ طاقت ہی مجکو جو لیجائے وہ — حقیقت ہی کیا روبرو آئے وہ

اشارہ ہو گیا دل کو منظور ہی — سزا کا سزاوار مغرور ہی — ہوا پھر جھڑی کی روش گفشان

ترا ہجر مجکو گوارا نہین — ولیکن ستمگر سے چارہ نہین — دکھا فوج ظالم کو راہ عدم

سخن گرم سنکے بھبوکا ہوئی — قیامت بلا خیز برپا ہوئی — ہوئی فوج راجہ کی زیر و زبر

دیا گاے نے دم کو جو بیچ تاب — بنا رزم گہ مشرق آفتاب — بنا عرصۂ جنگ دوزخ نشان

پریشان ہونا لشکر راجہ کا گاے کے ہاتھون سے

جوان بول و سرگین سے پیدا ہوے — سلح پوش لاکھون ہویدا ہوے — ہوا سر بسر اُسپہ نازل غضب — پریشان ہوئی یکقلم فوج سب

جو راجہ کے لشکر نے پائی شکست — ہوا جنگ کا حوصلہ بڑھ کے پست — دیا دل مین راجہ نے اپنے قرار — کرونگا نہ مین سلطنت زنہار

مہیا عبادت کا سامان تھا — برہمن بنے دل کو ارمان تھا — ریاضت غرض اُسنے کی اسقدر — بنا برہمن راجۂ نامور

ملا راجہ اندر کا رتبہ اُسے — کہ ملتا تھا جگون مین حصہ اُسے — اُسی عہد مین ایک تھا بادشا — کہ کلما ک پاد اہم مشہور تھا

کیے راست ارجن پہ تیر و کمان — کہ یکجا کرے وہ زمین آسمان — حوالہ کیے یک بیک سات تیر — تو اُسوقت ارجن نے بھی نا گزیر

کمان پر کیا راست طرفہ خدنگ — ہوا گرم اکبار بازار جنگ — کمان سے جو چھوڑا شرر بار تیر — بنا شعلہ آتش کا اکبار تیر

ارا بہ جلایا جب اُس تیر نے — دکھایا عجب حال تقدیر نے — کہ ارجن نے گندھرپ کے موے سر — پکڑ کر کہا اُس سے اے بے ہنر

جو چاہوں کروں تیری ہستی عدم — مگر جا کیا تجھپہ مین نے کرم — کسی سے نہ یون پھر اُلجھنا کبھی — عبث جائیگا ایسی باتون مین جی

عدو جان کا کوئی ملجا نہ ہوگا — پھر اُسوقت کچھ بھی نہ بن آئیگا — نہ پھر مُنہ کی اس طرح کھانا کبھی — کسی پر نہ ہاتھ اب اُٹھانا کبھی

سنے جب کہ گندھرپ نے یہ کلام — کہا مین اس احسان کا ہون غلام — بتاؤن تجھے جا جگی کا ہنر — کہ کوسون کی چیزین سب آئین نظر

تماشا جہان کا سب آئے نظر — زمانے کے احوال سے ہو خبر — کہا اُس سے ارجن نے مرد خدا — کیا تجکو راہ خدا مین رہا

نہ سیکھونگا اسکی عوض یہ ہنر — نہین ایسے علمون پر اصلا نظر — مجھے اس ہنر کی تمنا نہین — کسی علم کی مجکو پروا نہین

وہ ارجن سے پھر یون ہوا ہم سخن — سکھا دے مجھے تیر سوزان کا فن — وہ تیر افگنی مجکو درکار ہے — کہ یہ آگ جسکی شرر بار ہے

عوض اُسکے مین جا جگی دون بتا — برآئے بہم دونون کا مدعا — سکھایا اُسے اُسنے جو علم تیر — کیا اُسنے ارجن کو بھی بے نظیر

جو دونون مین باہم محبت ہوئی — عداوت گئی درد کلفت ہوئی

شگوفہ ششم در بیان گفتگوے گندھرپ و ارجن در اثنار راہ

کہا اُسنے ارجن سے اک دن یہ حال — تمھارے بزرگون مین اک خوشخصال — وہ ست بُرن کے نام سے بہرہ یاب — بنا عاشق دختر آفتاب

وہ گل نام سے نی کے مشہور تھی — کہین ماہ کامل سے پُر نور تھی — بششٹ نکو کار نے ایک روز — کہا مہر سے مہر گیتی فروز

کہ ست بان اس نی کا ہی خواستگار — خدنگ محبت ہی سینے کے پار — ہوئی رسم شادی کی آخر ادا — یہ اُسپر فدا تھا وہ اُسپر فدا

زمانے مین مشہور ہی دور دور — اسی نسل سے کوروان کا ظہور — یہ ارجن نے سنکر پھر اُس سے کہا — پتا دے بششٹ نکو کار کا

ہوا بسوامتر اُس سے کیون خینجو — قلم لکھے گندھرپ کی گفتگو — ہر اک عدل و بخشش سے دل شاد تھا

وہانکا شہنشاہ ذی حشتام — بت شہر قنوج آباد تھا — بششٹ نکو کار گوشہ نشین — بیابان مین تھا وہ عزلت گزین

زبانون پہ تھا بسوامتر اُسکا نام — بیابان مین لایا جو شوق شکار — مقدر جو راجہ کو لایا وہان — یہان گاے تھی کام دھین اُسکا نام

بیابان مین تھا وہ غرلت گزین — مقدر جو راجہ کو لایا وہان — مع فوج و لشکر بنا میہمان

کہ طرفہ بھی اُسکا ہی ادنے غلام — جو دنیا کی شے دل کو مطلوب ہو — جو کھانا طبیعت کو مرغوب ہو

مہیا ہو دم مین تصور کے ساتھ — سر دست پہونچے نہ جس شے پہ ہاتھ — جو وہ گاے راجہ کو آئی پسند — بدوزد طمع دیدۂ ہوشمند

کہا اُسنے اُس سے بصد زور و شور — کہ اسکی عوض گائین لے دس کرور — تو حاضر ہی تاج و نگین مال و زر

سُنا مرد مرتاض نے یہ سخن — بصد عجز بولا کہ شاہ زمن — اگر امر یہ ہی پسند نظر — تو حاضر ہی تاج و نگین مال و زر

رہے مال دور و ش سے حقراز — نہو مجھپہ دست تعدی دراز — مبارک رہے تیرا جاہ و حشم — مناسب نہین برہمن پر ستم

دل برہمن کو نہ پہونچے ملال — کہ ہوگا عبث سلطنت کا زوال

اِسی فکر مین رات دن تھی ملول — کسی طرح ہو مطلب دل حصول — مہادیو کا دھیان شام و سحر — پرستش بدل اُنکی مدنظر
نظر آئی یہ شان پروردگار — مہادیو اک دن ہوے آشکار — کہا کون شی تجکو مطلوب ہی — تجھے کونسی چیز مرغوب ہی
کہا اُسنے ہی مجکو شوہر کی چاہ — وہ شوہر جو ہو غیرت مہر و ماہ — فقط شوہر خوب کا ہی سوال — محبت کرے مجھسے شوہر کمال
جو طاقت ہی دینے کی شوہر ملے — یہ فرقت کے آئین زبان پر گلے — مہادیو نے جب سُنا یہ سوال — کہا اُس سے سُن اے زن خوش جمال
جو تُونے کہا لفظ شوہر پانچ بار — تجھے پانچ شوہر لیگا پروردگار — زبان مہادیو سے سُنکے بات — پس چند روز اُسنے پائی وفات
وہ زن گھر مین دُرپد کے پیدا ہوئی — بنی دُرپدی وہ ہویدا ہوئی — وہ شوہر ہین جو پانچ وہ تم ہو سب — وطن تمسے مجھوٹیگا اُسکے سبب

شگفتہ پنجم دربیان روانہ شدن راجہ جدشتر برائے سیمبر

بہت دولت و مال ہوگا حصول — عبث ہی طبیعت سفر سے ملول
اُدھر فرد وہ دیکر ہوے وہ نہان — اِدھر کنبلہ کو چلے یہ جوان — شب و روز کرتے تھے وہ قطع راہ — روانہ تھے مانند خورشید و ماہ
سنو ایک دن شب کو گذرا یہ حال — کہ مشعل لیے ارجن خوش خصال — بیابان مین سب کے آگے روان — ہوا تھا گذر گنگ پر ناگہان
وہان ایک گندھرپ عورت کے ساتھ — نہاتا تھا پکڑے ہوے اُسکا ہاتھ — نہین دیکھکر اُسنے فریاد کی — کہ کیسی ہی یہ رسم بیداد کی
نہاتی تھی عورت یہان میرے پاس — نہ تھا ننگ و ناموس کا تمکو پاس — کہا اُسنے ارجن نے کہتے ہو کیا — نہ تھا مجکو معلوم یہ ماجرا
تصور آپ فرمائیے اب معاف — کہ دورت سے ہوا آئینہ دل کا صاف — کہا ننگ کہون قصہ ہی سنکا طول — کیا عذر ارجن نہ اُسنے قبول

لڑنا ارجن کا گندھرپ کے ساتھ ایک چشمۂ آبدار پر

کشتہ ہونا دیو کا دست بھیم سے

تجسس ہین تھے کرنے کشتہ کیا ۔ ہوئی شہر سے دور جو یہ بلا ۔ وہان سے دم صبح پانچون جوان ۔ ستارون کی صورت ہوے تھے نہان
کیا ترک اُس برہمن کا مکان ۔ کھلے تا کسی پر نہ راز نہان ۔ چھپانا اُنھین اپنا منظور تھا ۔ کسی پر یہ پردہ نہ ہرگز کھلا
وہان سے الگ اور تھا ایک گھر ۔ اوتارا غریبون نے رخت سفر ۔ مکان منیف مقدم سے رشک جنان ۔ شب و روز رہتے تھے پانچون جوان
مکین اُس مکان کا نہایت غریب ۔ سُنا تا تھا ورانکو قصے عجیب ۔ زبان زد ہوا ایک دن یہ سخن ۔ کہ پیدا ہوا ہی دُرشت و من
وہ دُرپدی کی آنکھون کا اک نور ہی ۔ وہ قاتل درونہ کا مشہور ہی ۔ بہن اُس پر کی جو ہی رشک ماہ ۔ وہ ہی کشور حسن کی بادشاہ
سراپا ہی اُس ماہ کا لاجواب ۔ فدا رخ پہ ہی ذرہ سان آفتاب ۔ کوئی حسن مین اُسکا ثانی نہین ۔ یہ سچی ہی جھوٹی کہانی نہین
جو دُرپد کا عقد اُسکا منظور ہی ۔ خبر یہ زمانے مین مشہور ہی ۔ سیمبر کا دن ہی نہایت قریب ۔ دکھائے یہ دن دیکھیں کیا کو نصیب
بنا گوہر گوش جب یہ سخن ۔ ہوے دل سے مشتاق وہ بے وطن ۔ کیا عزم چلنے کا اُس بزم مین ۔ تامل نہ تھا کچھ بھی اِس عزم مین
بیاس اپنے وعدے پر آئے وہان ۔ شگوفہ چہارم در مژدہ دادن بیاس کہ شما دُرپدی را از سیمبر خواہند آورد ۔ جدا شدن کی عرض ہی مہربان
سُنا یہ کہ دُرپد کی ہی گلعذار ۔ دیا ہی سیمبر کا اُسنے قرار ۔ وہ مہ غیرت مہر پرنور ہی ۔ ہمین دیکھنا اُسکا منظور ہی
وہ بولے سنو گوش دل سے یہ حال ۔ حسین تھی بہت اک زن خوش جمال ۔ مگر اُس سے شوہر کو رغبت نہ تھی ۔ خدا جانے کیا تھا محبت نہ تھی

قیامت کی اُسپر تھی نازل بلا
بُرے رنج واندوہ مین مبتلا

قیامت کی اُسپر تھی نازل بلا
بُرے رنج واندوہ مین مبتلا

تو آتش مین دانے کی صورت بھنی
جو کنتی نے آواز زاری سُنی

مجھے رنج وغم سے خبردار کر
سبب آہ وزاری کا اظہار کر

اک انسان بھی لقمہ ہی اسکے سوا
بقدر ارابہ ہی اُسکی غذا

غریبی مین ال اُس سخنور سند ہی
کہون کیا مرے ایک فرزند ہی

کہا دور کر دل سے رنج ومحن
سُنا جبکہ کنتی نے اُسکا سخن

کہا آہ اے کنتی نیکنام
جو اُس غمزدہ نے سُنا وہ کلام

قضا اُسکی ہی کوئی چارا نہین
جو کہتی ہو تم وہ گوارا نہین

وہ اندوہ غم کی کہانی سُنی
جو کنتی نے یہ دُرفشانی سُنی

عبث دل کو اپنے نہ کر دردمند
نہ پہونچیگا گر کون کو میرے گزند

لیا ہاتھ دل مین عنایات کی
بہر حال کنتی نے تسکین دی

تناول اُسے اِس جبری نے کیا
جو کھانے کا اُس جابر انبار تھا

تو وہ دیو آیا بشکل غضب
رہا منتظر جو گئی نصف شب

رخ زرد آتش کے مانند لال
ہوا خشمگین دیکھ کر تازہ حال

بدل جان لینے کو طیار تھی
قضا دیو کی سر پہ اسوار تھی

ہوا مشت زن وہ لعین پشت پر
جو بیٹھا تھا وہ بھیم زیر شجر

کہا دل مین کیسا یہ انسان ہی
بنی تھی مگر دیو کی جان پر

بُری سخت اِس شخص کی جان ہی
جو آتی اُسے تاب اِس ضرب کی

عبث آبرو کا خریدار ہی
یہان جان کی خیر دشوار ہی

اُکھاڑا اُسے دیو نے ایکبار
تنا ور درخت ایک تھا سایہ دار

لڑے خوب باہم ہوئی ضرب حرب
درختون کی باہم ہوئی ضرب ضرب

لگائے وہ مشت ولکد بھیم نے
لڑے اسقدر دل پریشان ہوے

دکھایا اُسے رعد بد بھیم نے
بدن رگیا کیسہ استخوان

ہر اک عضو زخمون سے تھا پاش پاش
در شہر پر لاکے پھینکی وہ لاش

چلے جانب خانہ برہمن
بہت خوش ہوے شہر کے مرد وزن

سمجھ کر یہ دل مین ہوے وہ روان — چھپائے ہوے آپ کو شکل جان — بہن دیوکشتہ کی ہمراہ تھی — بدل بھیم سے وصل کی چاہ تھی

یہی بھیم سے ہر دم اُسکا سخن — بنا محبوز وجہ بنا محبوز زن — وگرنہ مری جان پر حرف ہی — یہ دل کیا ہی ایمان پر حرف ہی

کیا اسنے اُسکو نہ ہرگز قبول — ہوا ہر نہ کانہ مطلب حصول — ہوئی ہر طرح اُس سے نومید جب — جدائی کے صدمون سے تھی جان بلب

یہ کام آخر اُس دیوی نے کیا — کہ پانون پہ کنتی کے سر رکھدیا — رہ عشق مین جان کھونے لگی — وہ سر رکھ کے قدمون پہ رونے لگی

جو کنتی کو ظاہر ہوا حال عشق — سُنا ہر نہ سے سب احوال عشق — کہا بھیم سے اِسکا دل شاد کر — غم و رنج فرقت سے آزاد کر

پسر کو جہان سے اجازت ملی — برآئی سب اُسکی مراد دلی — گئی دل سے سب کاوش خار ہجر — کیا وصل نے سرد بازار ہجر

سنو خواہر دیو کی داستان — فدا بھیم پر وہ کیے اپنی جان — دکھاتی تھی کوہ و بیان کی سیر — کبھی اُسکو صحن گلستان کی سیر

مزے عیش و عشرت کے اوڑنے لگے — دھوئین رنج و فرقت کے اوڑنے لگے — ہوا البطن سے اُسکے پیدا پسر — شجاعت تصدق ہوئی زور پر

بڑھی دسبدم اُسکی تاب و توان — ہوا چند ساعت مین جو نوجوان — برابر ہوا بھیم کے قد سے قد — کہ کرنے لگے دیو اُسپر حسد

اُسے زور بازو خداداد تھا — ہر اک استخوان مثل فولاد تھا — سکھائے اُسے مان نے وہ ہنر — کہ جلتے تھے دیوون کے جس سے جگر

کیے شعبدے خوب دیوون کے یاد — ہنر مین ہوا غیرت میگھناد — کہا مادر بھیم نے دیکھ کر — جوانمرد ہوگا یہ صاحب ہنر

جو راون کا فرزند تھا میگھناد — اُسی طرح ہوگا یہ عالی نژاد — مگر یہ بھی ہی حال دل پر کھلا — کہ دست کرن سے ہوا اُسکا فنا

سناؤن مین اب اُن غریبون کا حال — چلے جو گرفتار رنج و ملال — سعادت کی کرتے تھے ہر سمت سیر — مسیر تھا اُنکو تماشا دہر

بیاس ان غریبون کو اک دن ملے — بیان یون کیا اِس طرح لب ہلے — کہ ہوتے ہین کمراب یہ ایام رنج — ملیگا تمھین آخر کار گنج

کہ عسرت سے پیدا ہی عشرت کی شکل — یہ محنت دکھاتی ہی راحت کی شکل — نہ رکھتا کسی وقت دل کو ملول — تمھین ہوگا اسباب بے بنا حصول

دوبارہ یہ کنتی سے بولے بیاس — نہو رنج دنیا سے دل مین اداس — مطیع اُسکا ہوگا ہر اک تاجور — جو راجہ جدشٹر ہی تیرا پسر

شہنشاہ دوران یہ ہوگا ضرور — سلاطین سب آئینگے اُسکے حضور — ترے دشمنون کو کریگے فنا — جو یہ بھیم وارجن ہین زور آزما

قریب جمن شہر آباد ہی — رعیت وہان کی بہت شاد ہی — کرو جاکے اُس شہر مین تم مقام — نہین اُس سے بہتر ہی جاے قیام

نہ اُونچ مین جب تک وہان جاؤ گے — وہان سے نہ بستر اُٹھانا کہین — نہ آؤ گے جب تک یہ کہکر سخن — وہ ہوئے نہان ہر سے

چلے اُس جگہ سے غریب الوطن — شکوہ سوم در بیان رسیدن در شہر ے کہ کنار جمن بود

ہوے رونق افزاے روے جمن — وہان شہر تھا ایک رشک ارم — زمین پر نہ تھا باغ جنت سے کم

نہ مونس کوئی تھا نہ کوئی حبیب — پیو بچتا تھا اُنکو بہم جو طعام — اُسے لیکے وہ کنتی نیکنام — مکان برہمن مین اُترے غریب — عطا نصف کرتی تھی اُس بھیم کو

کہ کچھ کھائے فی الجملہ تسکین ہو — جو رہتا تھا نصف اُسمین تا شام طعام — وہ کرتی تھی پانچ اُسکے حصے مدام — سنو ایک دن کا یہ حال شگرف — اِسی طرح ہوتی تھی اوقات صرف

پریشان تھی وہ خواہر نابکار
ہوئی بھیم سے آکے ناگہ دوچار
گئی بھول آئی تھی جس کام کو
خدا دادہی نور حسن وجمال
نہیں پاس کچھ اُسکو ایمان کا
یہی بات ہی مجکو مدنظر
مرے گھر میں صلا نہیں خوف جان
اُنھیں اپنے بھائی کو دینگی بھلا
کہا سامنے سے مرے دور ہو
جو صحرا میں باتوں نے کھینچا یہ طول
بھرا تھا جو قوت کا سر میں غرور

نظر آئی اُس جا یہ شان خدا
ہوا تیر الفت جو سینے کے پار
سُنا کر یہ مضمون وہ مطلب کہا
مگر میں تری عاشق زار ہوں
مری پشت پر آکے اسوار ہو
مگر اور جو لوگ ہمراہ ہیں
سُنا خواہر دیو کا جب سوال
یہ بھائی ہیں میرے یہ ہی میری مان
خود آیا وہاں دوڑ کر نابکار
ہوا گرم بازار پیکار وجنگ

ہوئی جان ودل سے وہ اسپر فدا
کہا بھیم سے جان تیر نثار
جو بھائی کا تھا مدعا سب کہا
بدل نقد جان سے خریدار ہوں
جو ساتھی ہیں اُن سب سے تو ہاتھ دھو
گرفتار دام قضا آہ ہیں
نہایت ہوا بھیم غصّے سے لال
جو مجکو امان ہی تو انکو امان
ہوئیں بھیم سے پہلے آنکھیں دوچار
گرا دیو کے شیشۂ جان پہ سنگ

قتل ہونا دیو کا دست بھیم سے

کیا دیو کو بھیم نے جب ہلاک
ہوا وہ بیابان آفت سے پاک
جد شتر نے دیکھا جو یہ زور بھیم
کیا تیغ دہشت نے دل کو دونیم

نہ پہونچے وطن میں کہیں یہ خبر
بہت دشمنوں کی بری ہی نظر
جسد کے سبب رشک وہ کھائینگے
اِس آتش میں ہیں جو جل جائینگے

دلون مین نہ آیا خیال زوال — کہ اس رنج کو بھی ہو اک دن زوال — مٹیگا اسی طرح اندوہ رنج

شگوفۂ اول در بیان رسیدن خبر سوختہ شدن پانڈوان

زبان قلم پر ہو رودِ جگر — نہ کیون حرف پیدا ہون شکل شرر
جو نفتے کی آتش ہوئی شعلہ زن — غم تازہ مین شہر کے مرد و زن — کیا اُن غریبون کا آتش نے کام
جو پہونچی خبر ہستنا پور مین — یہ روتے تھے وہ شہر والے تمام — ہوا آہ کُنتی کا برباد گھر
ہوے شق جگر ہستنا پور مین — جلے آگ مین پانڈ کے سب پسر
دھوان سا بھرا تھا آتش رنج و غم — ہر اک شخص کے دل مین درد و الم — کہ ظاہر ہوا ماجرائے شگرف
کسی کی زبان پر تاسف کے حرف
کوئی اشک حسرت کے روتا تھا آہ — کوئی جان اس غم سے کھوتا تھا آہ — ہر اک دوست روتا تھا اُنکا وہان — مگر شاد تھی خاطر دشمنان
بہت خوش تھا جو دھن بد شعار — کہ باغ جہان سے ہوے دور خار — موافق جو تدبیر بد خو ہوئی — طبیعت پریشان تھی کیوں ہوئی
سنو حال بھیم پیامہ کا اب — غم و رنج واندوہ سے جان لب — بہاتے تھے اشکون کے بدلے وہ خون — طپان تھے مین پر بجاے نیون
لبون پر جو نالہ زبان پر فغان — گیا آہ کا آسمان تک دھوان — اُنھین رنج واندوہ و غم کا گمان
بُدر نے جو بھیم کا دیکھا یہ حال
کہا کان مین جھک کے آہستہ راز — فراموش ہی قدرت بے نیاز — نہ پہونچا گزند آگ کا جان پر
بچے آگ سے پانڈ کے سب پسر
بفضل خدا وہ سلامت ہین سب — کرو دور تم دل سے رنج و تعب — وہ سمجھے کہ اچھا ہی انجام کچھ
ہوا دل کو بھیم کے آرام کچھ
بڑھا تھا جو دریاے غم گھٹ گیا — بُدر کو کیا وقت شب پاس یاد — مفصل کہے حال تا دل ہو شاد
وہ دن رنج واندوہ مین کٹ گیا
بُدر نے جو بھیم کی تسکین کی — تو قالب کو اک جان تازہ ملی — دعا خیر کی اُنکو دینے لگے
بلائین بُدر کی وہ لینے لگے

شگوفۂ دوم در بیان عقد بستن سر نبہ با بھیم سین

زبان پر بہر حال شکر خدا — کرے کلک حال بیابان رقم — وہانکا سناؤن مین حال حزین
کہ راحت ملیگی اُنھین بعد غم — جہان خاک پر تھے وہ مسند نشین — حفاظت مین پر بھیم مشغول تھا
بیابان مین تھا اقامت کا ڈھنگ — نہایت زمانے کے ہاتھون سے تنگ — طبیعت مگر فارغ البال تھی
وہان فوج غم لشکر غول تھا
غذا کی جگہ پھل بیابان کے — نئے رنگ اللہ کی شان کے — دکھاتا ہی خالق عجب اپنی شان
نظر سے نہان شکل اقبال کی
فقیرانہ سامان سب پاس تھا — شب و روز ہمدوش افلاس تھا — کھلا دل کا غنچہ ہوا باغ بار
سنو ایک دن کی نئی داستان
بیابان مین ہر نب اک دیو تھا — صد و آدمی زاد کی جان کا — کئی دن سے بندہ تھا اس تاک مین
بھرا ہوے انسان سے اُسکا دماغ
کہا اپنی خواہر سے ناپاک نے — سنا یا سخن اُسکو بیباک نے — کہان ہی وہ حیوان کے گوشت تے
کہ آتی ہی انسان کی بو ناک مین
اگر اس گھڑی اُسکو پاجاؤن مین — مٹھائی کے مانند کھا جاؤن مین — کہ ہونٹھون پر اب بھوک سے جا
جو لذت ہی انسان کے گوشت مین
کہان کی حیا ہی کہان کی یہ شرم — بہت دن کے بعد آج ہو دار و گرم — جو لادے اُسے تیرا احسان ہی
وہ اُٹھی برادر کا سنکر کلام — ہو اسر مین نخچہ جو سودا ے خام — تجسس مین پھرتی تھی ہر چار سو — کہان سے یہ آتی ہی انسان کی

اسی فکر و غم مین ہوا دن تمام — کیا اُن غریبون نے شب کو یہ کام — اُس ایوان جان سوز مین دیکے آگ — ہوا کی طرح سے گئے دم مین بھاگ
وہ گھر تھا جو باروت کا جل گیا — جو اسباب چاندی کا تھا گل گیا — ہوا خاک ترو چین بہ شعار — مکان اُسکا بھی جل گیا یکبار
جدشٹر سے جس طرح تھی چال کی — سزا پائی اُسنے بھی اعمال کی — سنیے یہ معین اُن غریبون کا حال — خدا کی عنایت تھی جنکے کمال
ملی آگ سے اُنکو جس دم امان — بلا مل گئی دل ہوا شاد مان — کیا ملزم گنگ سے جب عبور — رہی آتش کینہ قوت سے دور
ہوا ایک صحرا مین ناگہ گذر — مکان آفتون کا بلاؤن کا گھر — وہ گرمی کہ دوزخ کہے الامان — سس تفتہ سے بڑھ کر ریگ روان
جو پہونچے بیابان مین یہ غریب — نہ پانی کا چشمہ نہ کھانا نصیب — ہوئی دل کو گنتی کے پانی کی چاہ — نہ تھا دور تک نام دریا و چاہ
تجسس مین پانی کے سب بدحواس — نہ تھا پاس لوٹہ کٹورہ گلاس — مصیبت مین مفلس گرفتار تھے — مسافر تھے محتاج و نادار تھے
پھرا بھیم جنگل مین ہر چار سو — کہ حاصل کرے آب سے آبرو — روان سہ طرف آب کی چاہ مین — ملا حوض پُر آب اُس راہ مین
نہ کیون آتش غم سے دل ہو کباب — سفال شکستہ مین لایا وہ آب — ہوئی رفع گنتی کی پانی سے پیاس — طبیعت غم و رنج سے تھی اداس

تصویر جدشٹر وغیرہ بھائیون کی گنتی سمیت اور پانی دینا گنتی کو پیالہ سفالی مین لاکر بھیم کا

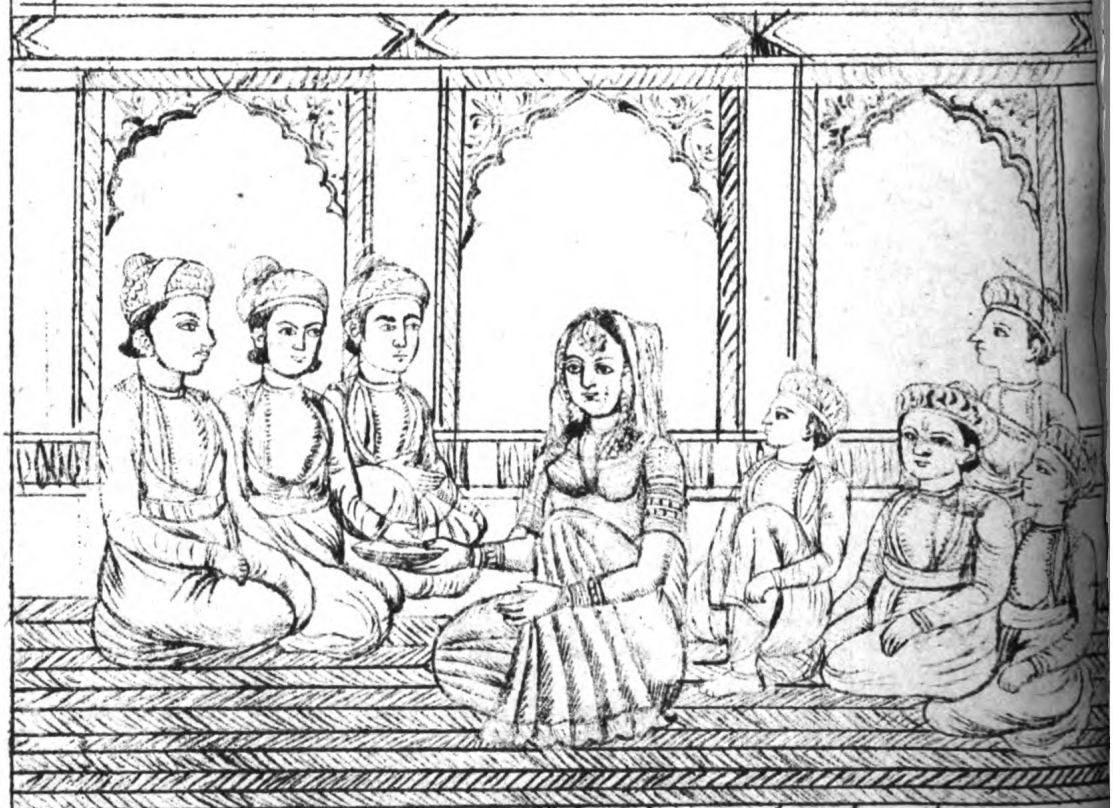

زمین پر وہ بے فرش بیٹھے وہان — نہ مسند نہ تکیہ نہ شکل مکان — فقط رنگ صحرا تھی قالین اُنھین — سر خاک تو دم تھا بالین اُنھین
سب اسباب آرام و راحت جدا — مگر دمبدم لب پہ شکر خدا — مقام اس جگہ سخت عبرت کا ہے — عجب کھیل خالق کی قدرت کا ہے

بُرائی مقدر کی جاتی نہین — کسی سے بلا کہہ کے آتی نہین — جو اس امر نے دل مین پایا قرار — ہوا شاد جرجودھن نامدار
نیا سانحہ ایک پیدا کیا — جو کینہ زمان تھا ہویدا کیا — دیا حکم برناوھ مین اک مکان — بنے جلد تر عشرت گلستان
بہار ارم دل سے قربان ہو — مگر لاکھ گندھک کا سامان ہو — نہو پھر جدشٹر کو اسکی خبر — کہ بارود کا ہی بنایا ہے گھر
سنو حال تر یودھن بے وفا — بنا گھر کیا جیسا تجویز تھا — مگر حق تعالےٰ نگہبان ہو — عدو دشمن جان ہو کیا جان ہے
جدشٹر کو اسکی نہ تھی کچھ خبر — کیا دشمنون نے بنا ایسا گھر — جو برفاستہ آب و دانہ ہوا — جدشٹر وہان سے روانہ ہوا
رکل بھیم سہدیو ارجن تھے ساتھ — لیے ہاتھ مین اپنے کنتی کا ہاتھ — مگر وقت رخصت بدر نے کہا — کہ ہی ان دنون خوف آتش ذرا
حذر آگ سے تمکو ہی پر ضرور — نگہبان ہی ہر جگہ پر غفور — خدا کا کرم خلق پر عام ہی — بخیر اسکا بے شبہ انجام ہی
ہوے وہ بزرگون سے اپنے جدا — نگہبان غریبون کا ہی اب خدا — جو پہونچے اس اقلیم مین یہ غریب — وہان کی بلا دشمنون کے نصیب
وہان تھا جو تر یودھن کا رساز — کھلا اسپہ ہر ایک پر دے کا راز — اسی گھر مین لاکر اتارا انھین — یہی جانتا تھا کہ مارا انھین
مکان وہ کہ برج محل تھا نثار — سب آراستہ اسمین نقش و نگار — مسافر ہوے اس مکان مین مکین — عدو جان کا تھا بدل دو جہان
کہون کیا صفت مین کی اس ایوان کی — فدا جان جسپر گلستان کی — مگر جان کا خوف تھا بیگمان — تہ خاک و خاشاک آتش نہان
وہ بدذات خدمت مین مشغول تھا — ضلالت کے میدان مین غول تھا — مگر تھا غریبون پہ فضل خدا — جدشٹر نے جانا کہ ہی کچھ دغا
کہ ام بدر اسکو آیا جو یاد — ہوا دل کو باور کہ ہی کچھ فساد — یقین تھا کہ ہی کچھ فریب عدو — کہ آتی ہی لاکھ اور گندھک کی بو

پہونچنا پانچون برادر کا مکان مین گندھک کے

زبان مبارک سے یہ بھی کہا — بہت چھتری ہونگے اسپر فدا — جو آتش سے نکلا تھا وہ جلتین — ہوا اسم اسکا درشت دمن
برائی جو درپد کی وہ آرزو — فرون حد سے کی جاج کی آبرو — جواہر گہر نقد زر سب دیا — جو دل خوش ہوا اسکو بھی خوش کیا
دیا اور بھی سب فقیرون کو زر — کسی کو جواہر کسی کو گہر — وہ گلزار درپد کا سرو روان — خدا کے کرم سے ہوا جب جوان
درونہ کے پاس آیا وہ نامور — کہ سیکھے لڑائی کے اُنسے ہنر — درون قضا سے ہوا یہ کنار — سکھایا اُسے ہر فن کارزار
لڑائی کے وہ وہ بتائے ہنر — چمپن سہی چہارم رفتن پانڈوان در ملک برناوہ مع یازدہ شگوفہ — کہ سب مین ہوا وہ جوان مور
علم اب جدشتر کا لکھتا ہون حال — کہ عالی نسب تھا وہ نیکو خصال — سخن سنج صاحب ہنر خوش کلام — عیان رخ سے آثار شاہی تمام
پسر جانتا تھا اُسے دخترا شت — بہت مانتا تھا اُسے دخترا شت — یہی قصد تھا دل مین شام و پگاہ — اسی کو کیا چاہیے بادشاہ
سب ہی سکوٹ تخت و تاج — اُسی نام سے سکہ پائے رواج — سنو حال جو جو دھن پر غرور — یہ سُنکر ہوا حد دانش سے دور
حسد کی وہ آتش نے پھونکا بدن — کہ جلکر ہوا خاک سارا بدن — نہ لایا جو دل مین تامل کی تاب — وہ غصہ کہ کھانے لگا پیچ و تاب
پدر سے یہ خلوت مین جاکر کہا — کہ سو جان سے دل ہی تیر فدا — جدشٹر کو تجویز ہی تخت و تاج — بنا گل کھلا باغ شاہی مین آج
دل کیا پانڈو بادشاہ — پڑی کور چشمی سے اُسپر نگاہ — وہ بے نوری چشم کا تھا سبب — خدا نے دیے تمکو فرزند اب
پوچھا ہی اب مجکو تخت و تاج — اُسے جانشینی سے کیا کام ہی — اِس آغاز کا زشت انجام ہی
پدر نے کہ ہی نور عین — مرے دل کا آرام سینے کا چین — ہنر اُسکے تیر ہویدا ہین سب — سعادت کے آثار پیدا ہین سب
رعیت بھی اُس سے رضامند ہی — خلائق کا دل شاد و خرسند ہی — سوا اسکے ہی دہشت روز بیم — مناسب ہی رحم اُسپہ وہ ہی یتیم
دل اُسپہ حکیم بھی ہین مہربان — وہ بھیکم کہ جو مالک خاندان — پدر نے جو خمون پہ چھڑکا نمک — طبیعت مین پیدا ہوا اور شک
گریبان کیا صبر کا تار تار — دل آتش مین کینے کے جلنے لگا — بدن شمع بنکر پگھلنے لگا
بلا ہوا شعلہ رنج و غم — اور تجھنے لگا اور سینے مین دم — کیے جلکے پھر باپ سے یہ کلام — ہوا مجکو اب آب و دانہ حرام
جاؤنگا گھر مین یہ نخل فساد — کہ ناحق کو آپسمین ہو کا عناد — مناسب ہی انجام کا بھی خیال — اِس آغاز کا بد ہی آخر مآل
پر یاگ کے راج جو پائینگے — تو ہم گھر سے بیشک نکل جائینگے — نہوگا جو چھاتی پہ کودون دلین — کف حیف ہم فرط غم سے ملین
تھے ہین دشمن سے اُسکو زیاد — نظر آئیگی گھر مین شکل فساد — شراکت مین کب لطف کا ہی خیال — گھٹیگی مروت بڑھیگا ملال
ایسی باتون مین ہوگا ضرور — مناسب ہی اب وہ ہین ہمسے دور — خلاصہ وہ تجویز بر ہم ہوئی — پسر کی رعایت مقدم ہوئی
جو چاہو دل مین انجام کار — خزان ہوگی میرے چمن کی بہار — پسند آئی فرزند کی دل کو بات — حقیقت مین وہ امر ہی واہیات
بھید فرزند کو کیجیے — اُنھین ملک برناوہ اب دیجیے — جو آتے ہین انسان کے دن زبون — تو ہو جاتی ہی عقل بھی اژگون

چھپن سی سوم در بیان پیدا شدن درشٹ دمن و دُرپدی نجا نہ راجہ دُرپد

یہ احوال دُرپد کا ہے مختصر — جو قابض ہوا نصف اقلیم پر
یہی فکر تھی دل مین ہر صبح و شام — کہ میدان مین کاٹے درونہ کا سر
اسی فکر مین تھا کہ نے ہتھ کام — کہا سر سے پا تک مفصل وہ حال
جو حاصل تھی یہ دست قدرت سے — دکھاؤنگا مین صورت مدعا
کروں دور یہ کاوش خار غم — کہ حاصل ہو جلدی دلی آرزو
دیا اُس جگہ جگ کو انتظام — برآمد ہوا خوبصورت جوان
لیے ہاتھ مین ایک تیر و کمان — اصیل ایک شمشیر زیب کمر
جو مانند رعد اُسنے آواز کی — کہ قاتل درونہ کا پیدا ہوا
عیان پھر اُس آتش سے دختر ہوئی — خدا داد وہ حسن عالم پسند
عیان مو بمشکین سے قدرت کے کھیل — صنوبر مین بادام کے دو ثمر
وہ گل کشور حسن مین بادشاہ — کیا جاج نے کشتہ دختر کا نام

سُنا اُون نشان درونہ تمام — دعا سے رکھیشور کی ہو وہ پسر

ملا ایک عابد اُسے جاج نام — سنایا اُسے اپنے جی کا ملال
خدا نے عطا کی مروت اُسے — کیا اُسنے اقبال اِس بات کا
دکھاؤن درونہ کو ملک عدم — بہر حال منظور تھی جسکو وجہ
کیا زور افسون عابد نے کام — کہ اُس آگ سے ہوم کی ناگہان
سراپا مین تھا صورت پہلوان — بدن مین زرہ پست پر اک سپر
دہل اُٹھا بجلی کا دہشت سے جی — اُسیوقت آئی فلک سے ندا
کہین قد مین رشک صنوبر ہوئی — رخ مہر تابان سے عارض دمکتے
نمایان صنوبر سے سنبل کی بیل — وہ چشم سیہ عین جادو کا گھر
فدا جسکی صورت پہ خورشید و ماہ — رخ و زلف تھے غیرت صبح و شام

پیدا ہونا درشٹ دمن کا آتش ہوم سے اسلحہ پہنے ہوئے

کرن نے بہت اُسکی تعظیم کی — جو کرشن کو لازم تھی تکریم کی — اِس احوال کو بھیم نے دیکھکر — کہا اے کرن یہ ہی تیرا پدر
اسی بات سے تجکو ہی افتخار — جو ارجن سے ہی دعوی کارزار — یہ سنتے ہی جرجودھن پُرغرور — ہوا دُرفشان سر سے تا پا ضرور
ہنر مین کسی طرح کمتر نہین — کوئی اسکا میدان مین ہمسر نہین — درونہ جو ہم سب کا اوستاد ہی — فقط اُسکی دوندی سے ایجاد ہی
ہنر کے سبب سب مین ممتاز ہی — ہنر ہی سے حاصل یہ اعجاز ہی — سخن سخت ایسے نہ مُنھ سے نکال — اِسی طرح حال کرن کر خیال
چلے گھر کی جانب یہ کہکر سخن — لیے ہاتھ مین اپنے دست کرن — جو اُسوقت خورشید کا تھا زوال — ہوے گھر مین داخل وہ دونون نہال

چھٹی ہی و دوم در بیان حال گرفتاری راجہ دُرپد

کچھ ارجن و بھیم کا خوف تھا — اُسے نقض پیمان درپد کا غم — ہوے ایک دن جمع شاگرد سب — دل زار اِس غم سے فارغ ہوا
درونہ کا احوال یون ہی رقم — جو ارشاد ہو سبکو لائین بجا — درونہ کو دُرپد سے تھا ہی ملال — درونہ کا ہر طرح پاس ادب
کہا اک شخص نے دست بستہ کہا — گرفتار دُرپد کو لاؤ یہان — پھر اقبال سے ہی وہ پیمان شکن — کہا اے جوانان فرخندہ فال
ہنر کا تمھارے یہ ہی امتحان — پسر پانڈکے اور وہ کوروان — ہوا کے وہ گھوڑون پہ سوار تھے — نہ کس طرح ہو دل کو رنج و محن
یہ سُنکر سخن اُٹھے سب نوجوان — گئی راہ جسوقت پہونچے وہان — بہرحال جو یاے پیکار تھے
بڑی شان و شوکت سے لشکر روان — جو اقلیم دُرپد مین آئے جوان — بڑھا فوج کا سب کے آگے نشان
ہوا دُرپد آگاہ اِس حال سے — نہ تھا اتصال اسکو اقبال سے — شارہ تھا گردش مین جو اوج کا — بڑھا یا فتان اُنسے بھی فوج کا
ہوا ایک جا جب پیادے سوار — کیا گرم ہنگامۂ کارزار — موافق نہ تھی گردش آسمان — لڑے پہلے دُرپد سے سب کوروان
ہوا داب سے جرجودھن تند خو — ہوا شاہ درپد سے پیکار جو — لڑے دو دلاور خدا کا غضب — لگے زخم ایسے کہ تھے جان بلب
درپد نے دی داد مردانگی — نہ کچھ کوروان کی شجاعت چلی — قدم اُٹھ گئے صاف میدان سے — لڑے ایسے عاری ہو جان سے
جو میدان مین کی نہ سر سوت اُونے — تو ارجن نے رد کا وہ میدان جنگ — لیا اسقدر گرز سے بڑھ کے کام — عجب کیا کہ ہو صبح درپد کی شام
درونہ برسایا ارجن نے باران تیر — چمکتی تھی بجلی سی پیکان تیر — رہی دیر تک نرم پیکار گرم — ہوا تازہ زخمون کا بازار گرم
ستارہ ترقی پہ اقبال کا — قوی تھا ہر اک طرح گھر مال کا — خدا نے دکھائی جو شکل ظفر — تو ادبار دُرپد کا آیا نظر
لیے ہاتھ مین اپنے تیر و کمان — ارادے یہ دُرپد کے پہونچا جوان — بقوت لیے ہاتھ مین سر کے بال — وہ لایا ارادے سے باہر نکال
ملک نے زمین پر گرایا اُسے — درونہ کے نزدیک لایا اُسے — یہ کی عرض اوستاد سے یہ بجے — سزا اِس گنہگار کو دیجیے
وہ قیدی جو آیا درونہ کے پاس — خوشی دل کو حاصل ہوئی بیقیاس — کہا یون کہ اے راجہ بیحیا — ملی نقض پیمان کی تجکو سزا
کیا نوجوانون نے دم ناک مین — وہ سب آبرو ملگئی خاک مین — خلاصہ جو اقرار تھا لے لیا — دیا نصف ملک اُسکو رخصت کیا
اِدھر گنگ کے اُسکا قبضہ رہا — درونہ اودھر کا ہوا بادشا — ہوے دور اکبار ایام سنج — خدا نے عنایت کیا ملک و گنج

طلائی زرہ تھی بدن مین پڑی — ضیا مین فزون ماہ سے ہر کڑی — عجب گوشوارہ پڑا گوش مین — لطافت کا دریا بڑے جوش مین

لیے دونون ہاتھون مین تیر و کمان — فدا جسپہ تیر فلک کہکشان — زبردست نظرون مین تھے زیردست — وہ طاقت کہ پامال ہون پیل مست

درآیا جو میدان مین وہ شیر نر — بنے چار آئینے حیرت کے گھر — ستارون مین خورشید تابان ہوا — ہر اک دیکھ کر اسکو حیران ہوا

کرن نے درونہ کی تعظیم کی — ادب سے بہت جھک کے تسلیم کی — دکھاؤن تجھے اب لڑائی کے فن — کہا پھر یہ ارجن سے ای تیرزن

دکھائے تھے ارجن نے جو جوہر — کرن نے کیے صرف وہ بیشتر — قلم ہی صفت مین قلم کی زبان — دکھائین بہت ناوک اندازیان

وہ ارجن سے بڑھکے ہنرمند تھا — کہین زور و قوت مین وہ چند تھا — حیا وہ کہ آب خجالت مین غرق — مقابل تھا بحر ندامت مین غرق

مگر خوش تھا جو جو دھن پر غرور — نغل مین لیا اسکو سب کے حضور — خدا ایسے بھائی پہ یہ نقد جان — کہا میرا بھائی ہی تو ای جوان

کرن نے کہا اس سے ای خوش خصال — مجھے اس گھڑی تم سے ہین دو سوال — رہ دوستی سے نہ پھر جاؤ تم — قسم پہلے اس بات کی کھاؤ تم

یہ ہی دوسری آرزو کی امنگ — اکیلا کرونگا مین ارجن سے جنگ — کرن کا ہوا مطلب دل حصول — جو کہین اسنے یہ دونون باتین قبول

سنے گرم ارجن نے جب یہ سخن — تو غصے کی آتش ہوئی شعلہ زن — خدا نے عطا کی وہ قوت تجھے — کہا ہمسری کا ہی دعوے تجھے

جو بارش پہ آجاے ابر غضب — ابھی غرق حیرت ہو یہ بزم سب — سزا ئین بلاشبہہ وہ پائیگا — جہان بے طلب آدمی آئیگا

کرن نے کہا جب سنا یہ کلام — نکلتا نہین ایسی باتون سے کام — ابھی گیند چوگان طیار ہی — یہ طعنہ زنی تیری بیکار ہی

جو لڑنے کو آئے مرے روبرو — ملا دون ابھی خاک مین آبرو — بنے تیروان ناوکون سے جگر — فراموش ہون یاد مین جو ہنر

کرون قتل اوستاد کے روبرو — سلا دون ابھی رزم مین آبرو — بنے آئینہ یہ صفت خاص و عام — اگر دون دم تیغ بران سے کام

جو اسوقت نکلیگا منہ سے کلام — بلاشبہہ جھک کر کرونگا سلام — نہ کم ہو کبھی دل سے اسکے شکوہ — نہ اونچے آئے جسوقت تک نیزکوہ

ہوے دونون آمادہ کارزار — نکل آئے میدان مین ایکبار — ادھر پانڈ کے پور پانچون جوان — کرن کے تو بازو یہ تھے کوروان

کہ اتنے مین وہ کرب صاحب ہنر — کرن سے یہ بولا کہ کچھ ہی خبر — مناسب نہین دعوی ہمسری — ہر اک طرح ارجن کو ہی برتری

ولاور ہی عالی نسب باوقار — یہ ہی گلشن پانڈ مین نوبہار — سکھائے درونہ نے ہین علم و فن — یہ فرزند کنتی کا ہی بے نظیر

عیان ہو ترا ابھی تو نام و نشان — کہ کس باغ کا تو ہی سرو روان — اوڑایا خجالت نے رنگ بدن — ہوا گوش زد جس گھڑی یہ سخن

ہوائی سی چہرے پہ اوڑنے لگی — خبر اسکو اس بات سے کچھ نہ تھی — کرن کی حمایت تھی بدنظر — سنو حال جو جو دھن پر ہنر

دیا کرپ کی بات کا یہ جواب — فدا اسکی صورت پہ ہی آفتاب — فقط جاہ و حشمت سے ہی اعتبار — زمانے مین انسان کا کیا وقار

یہ ہی کشور رنگ کا بادشاہ — زیا مین نے اسکو یہ رتبہ و جاہ — وہین تخت اور تاج زرین و — سب اسباب شاہی مہیا کیا

کہ ناگاہ آ درت لاغر بدن — ہوا اس گھڑی وارد انجمن — عصا ہاتھ مین اور زار و نحیف — وہ پہنے بدن مین لباس کثیف

بزم امتحان سنر جنگی کوروان اور پانڈوان کی

ل آئے میدان مین ناگہان	بندھا گرز بازی کا طرفہ سمان	نمایان ہوئے اسقدر علم رزم	کہ تحسین کہتے تھے سب اہل بزم
ہ باہم ہوئین ناوک انداز یان	کہ ہر شخص کے دل مین تھا خوف جان	درونہ نے دیکھا جو یہ ماجرا	کہ انکو نہین خوف کچھ جان کا
ہ اپنے ہاتھون مین دونون کے ہاتھ	جہان آپ بیٹھا تھا لایا وہ ساتھ	قلم لکھے ارجن کا حال ہنر	کہ ہے نوجوانون کی اسپر نظر
آیا جو میدان مین اندر صفت	درونہ کی مد نظر منزلت	لڑائی کے آتے تھے جتنے ہنر	دکھائے ہر اک شخص کو سر بسر
ہ اک جا کیے آسمان و زمین	ہوا خلق کا مورد آفرین	ہنر ایسے جنگی کیے آشکار	تماشائیون کا ہوا دل نثار
کھائین عجب ناوک انداز یان	کہ مداح تھے طفل و پیر و جوان	کمان سے جو چھوڑا سر بزم تیر	بنا طفل گاہے جوان گاہ پیر
ھی شکل لاغر ہوا وہ عیان	تنومند فربہ کبھی ناتوان	نظر سے کبھی آدمی کے نہان	کبھی تیر گردون کی صورت عیان
لے کے نیچے کبھی تھا خدنگ	کبھی اسکی چوٹی پہ شکل نہنگ	دکھائے عجائب طرح کے ہنر	کہ ٹکڑے ہوا حاسدون کا جگر
اس کار مشکل سے فارغ ہوا	درونہ کے قدمون پہ سر رکھدیا	شراب محبت جو تھی جوش مین	لیا اسنے خوش ہوکے آغوش مین

چمن سی و یکم در بیان عزت دادن جرجودھن کرن را

ب دکھائے کرن کے ہنر			کہ مانند خورشید تھا جلوہ گر
ر جب ہوا شور و غوغا ے خلق	نمایان عجائب تماشائے خلق	کرن اور جانب سے پیدا ہوا	عجب نور خلق ہویدا ہوا
فون سے وہ اس طرح آیا نکل	کہ بدلی سے خورشید برج حمل	جو بازو پہ مارا دلاور نے ہاتھ	تو آواز رعد آئی اک اسکے ساتھ

کھینچ لانا دریا مین درونہ کو خشکی سے ایک نہنگ کا اور تیر ارجن سے نشانہ ہونا اُسکا

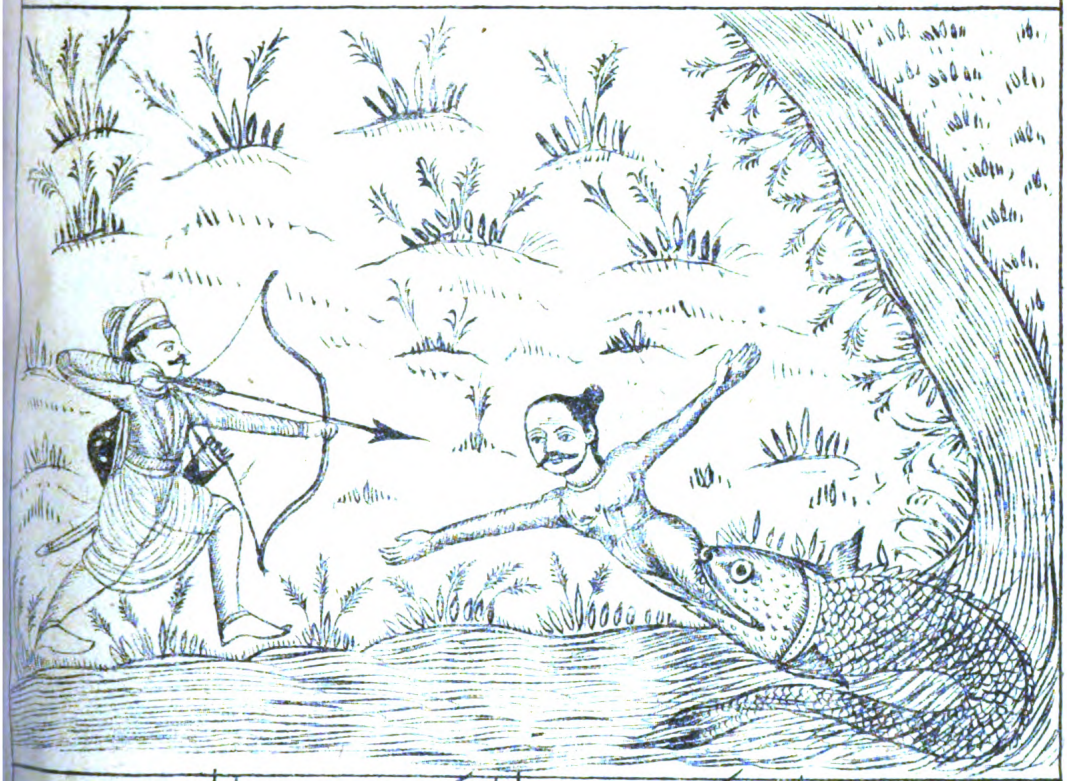

کہا اُسنے ہی کون انمین جوان — جو دے مجکو اسدم بلا سے امان — جدا ہوکے لی سب سے ارجن نے راہ — برآمد ستارون سے ہو جیسے ا
پیا پی جو پھینکے کمان سے خدنگ — ہوا آب مین پارہ پارہ نہنگ — جو یہ کام اُس سے نمایان ہوا — عدو اور بھی دشمن جان ہوا
جو حاسد تھا جو جو دھن پر غرور — چمن سی ام دہنان اظہار ہمکنان ہنر ہاے خود پیش راجہ — ہوا اور دل مین حسد کا ظہور
مقرر ہوا ایک عالی مکان — لڑائی کے علمون کا تھا امتحان — غرض ایک دن بھیشم و دھرتراشت — بیاس و بدر اور سب وقت جاشت
ہوے رونق افروز آکر وہان — خلائق کا انبوہ پیر و جوان — مرتب تھا اک اور عالی مقام — کیا اُس جگہ راجون نے قیا
درونہ جو ہر فن کا اوستاد تھا — مکان مقرر مین رونق فزا — درونہ کے جتنے وہ شاگرد تھے — ستارے بنے ماہ کے گرد
وہ پہنے ہوے جامۂ زرنگار — جواہر گہر لعل جن پر نثار — وہ آئے تھے میدان مین اُس سے آن — کہ شیر نیستان نیستان
شجاع و دلاور سراک پہلوان — تہور شعار اور روئین بدن — کہون کیا شجاعت کی مین داستان — لڑائی مین آگے ہی اُنکا بیا
سر بزم ہر نوجوان ایک ایک — در آیا دم امتحان ایک ایک — دکھاتا تھا میدان مین اپنا ہنر — لیے ہاتھ مین گرز و تیر و
لیے اسلحہ سے وہ دشوار کام — رہے غرق حیرت مین سب خاص عام — یہ ٹھہری کہ اب اسکا ہو امتحان — نکل آئین میدان مین دو جو
اودھر سے وہ جرجودھن سینہ زور — بڑا گرز بازی کا جسکے تھا شور — اودھر سے طلبگار پیکار بھیم — شجاعت کے دریا کا دُر یتیم

کیونکر نہ اعلا ہوئی یہ خبر — مگر نوجوانون کو آیا نظر
کہ تو کون ہی تیرا کیا کام ہی — نشان دے مجھے تیرا کیا نام ہی
ہوے گوہر گوش جب یہ سخن — کشادہ کیا قفل درج دہن
سکھائے درونہ نے یہ سب ہنر — وہ اس راہ مین ہی مرا راہ بر
وہ غیرت کی آنکھین نہ کین روبرو — ہوئی اسکے احوال کی جستجو
بان پر جو آیا حکایت کا حرف — سنایا وہ سب ماجرا شگرف
یا اوستاد نے یہ جواب — مناسب نہین اسقدر اضطراب
دا آئینۂ دل کو حیرت ہوئی — تو منظور اسکی صداقت ہوئی
رونہ نے اس سے کیا یہ سوال — کہ حاصل کیا کس سے تونے کمال
ہ صاف اظہار حال — کہ ہی آپ ہی سے یہ حاصل کمال
نمنے نہ شاگرد اپنا کیا — ہوا نا امیدی مین مین مبتلا
ے دل مین تھا مستقل اعتقاد — کیے علم تیر اسکے صدقے سے یاد
پھر درونہ نے اسی خوش نہاد — جو ہی اسقدر راسخ الاعتقاد
گر تھا مستقل اعتقاد — طبیعت مین ہرگز نہ تھا کچھ فساد
وستاد نے ہاتھ رکھا دہان — کہا ہو چکا اب ترا امتحان
جہ سیہ پوش سے یہ سوال — کمان کھینچ دیکھون تو تیر اکمال
ین بہتناوک انداز یان — ہدف تیر حیرت کے پیر و جوان
ت اوسط سے لیتے ہین کام — اسی راہ پر آج تک ہی قیام
ئے وہ علم خدنگ طلسم — جسے جس سے میدان مین رنگ طلسم
ل تیر فلک ہو عیان — نظر سے کبھی دوربین کے نہان
نگ پر آج ہوا امتحان — کر آب مین ناوک انداز یان
ین کا بھی تھا اک یہ ہجوم — ہر اک فن کے یکجا تھے اہل علوم
ے قوی نے کیا زور و شور — کہ پائے درونہ کو کھینچا نبرور

جو دیکھی یہ چالاکی تیر زن — کیے بڑھکے اس طرح اس سے سخن
کس اوستاد سے تونے سیکھا یہ فن — بلاشبہ یکتا ہی ناوک فگن
سنو اسکی اب درفشانی کا حال — کہ ہی سلک تقریر کا یہ مآل
سنے صاف ارجن نے جب یہ کلام — کیا تیغ موج خجالت نے کام
درونہ سے دل صاف بدظن ہوا — کہ مجھسے عزیز اسکو یہ فن ہوا
سیہ پوش نے جو کہا تھا کہا — سنا تھا جو کانون کیا وہ ادا
خدا جانتا ہی مین واقف نہین — فرشتہ ہی یا دیو صحرا نشین
وہ ارجن سے سنکر یہ حال غریب — گئے دونون ناوک فگن کے قریب
دیا اس سیہ پوش نے یہ جواب — نہ تحقیق مین کیجیے اضطراب
مین اک دن گیا تھا تمھارے قریب — ولیکن تھے برگشتہ میرے نصیب
بنائی وہان آپ کی شکل پاک — نبائی وہان آپ کی شکل پاک
خداداد درجہ یہ حاصل ہوا — سب آسان وہ علم مشکل ہوا
نر انگشت کو کاٹ دے تو مجھے — نوجانون مین شاگرد صادق مجھے
یہ چاہا نر انگشت کو کاٹ کے — اسی وقت اوستاد کو ندر دے
دعائین زبان مبارک سے دین — سنائین جو لازم تھین سب طرح کین
سخن سنکے ناوک فگن نے وہان — جو انگشت اوسط سے کھینچی کمان
اسی دم سے بھیلان کے درمیان — اسی طرح سے کھینچتے ہین کمان
یہان سے سنو اب نئی داستان — درونہ تھا ارجن پہ جو مہربان
نہو تیر کو اک جگہ پر قرار — پھرے صورت برق آشفتہ وار
بتائے درونہ نے وہ علم و فن — جو دل اس طرف سے ہوا مطمئن
بہم اس سخن نے جو پایا قرار — ہوے جانب گنگ باہم سوار
لگاتے تھے پانی مین شاگرد تیر — کہ ناگہ ہوا حکم رب قدیر
جو خشکی سے پانی مین لایا اسے — تماشا حضور کا دکھایا اسے

قلم لکھے اب داستانِ ہنر — کہ اب ہی دمِ امتحانِ ہنر — درونہ نے ہر ایک شاگرد سے — کہا کوئی پانی مجھے لاکے دے

کنواں ایک بھی تھا نہ اُس راہ مین — گئے کوروان آب کی چاہ مین — جو ارجن کا مشہور ہی علم تیر — نہ رکھتا تھا تیر افگنی مین نظیر

کمان پر کیے راست اُسنے وہ تیر — کہ جسکے ثنا خوان تھے برنا و پیر — زمین پر لگاکے نکالا جو آب — نشانہ بنا چشمۂ آفتاب

دیا لاکے اوستاد کو جامِ آب — ہوا خوش وہ شاگرد سے بیحساب — سکھائین نئی ناوک انداز یان — قلم اب کرے وصف اُسکا بیان

کبھی جس سے پیدا ہو طوفانِ آب — نمایان ہوا تش کبھی بیحساب — کبھی گرد و باد اُس سے اظہار ہو — کبھی کوہ بنکے نمودار ہو

سکھائین وہ گھوڑون کی سواریان — کہ ارجن بنا شہسوارِ زمان — فن گرز بھی وہ بتایا اُسے — کہ عالم نے مشاق پایا اُسے

بتائے ہزارون ہی علم کمند — نہ تھا معرکے مین کسی طرح بند — بتا کر یہ ارجن کو سب علم تیر — کہا اِس طرح سے کہ ایسے نظیر

سکھائے ہین جو کچھ کہ تجکو ہنر — سیکھو نہین اِسکی اصلا خبر — ہنر دوسرے کو بتائے نہین — کسی اَور کو یہ سکھائے نہین

ہوا دل مین اک روز شوقِ شکار — گئے سمت صحرا وہ پانچون سوار — شکاری تھا رتھ سے آگاہ تھا — مگر ایک کتا بھی ہمراہ تھا

سیہ پوش پیدا ہوا ایک مرد — ہوا رے وہ سگ خوف و دہشت سے زرد — جو اُسوقت کتے نے فریاد کی — نئی جان پر اپنے بیداد کی

سیہ پوش ناوک فگن بے نظیر — دہن پر حوالے کیے پانچ تیر — ہوا تیر کھاکے جو خاموش وہ — نہ عف عف کا باقی رہا ہوش وہ

تصویر ارجن کی تیر و ترکش لیے اور نشانہ ہونا کتے کا تیر سے ایک شخص سیہ پوش کے

پیدا ہونا کرن کا کنتی سے زرہ طلائی پہنے ہوے

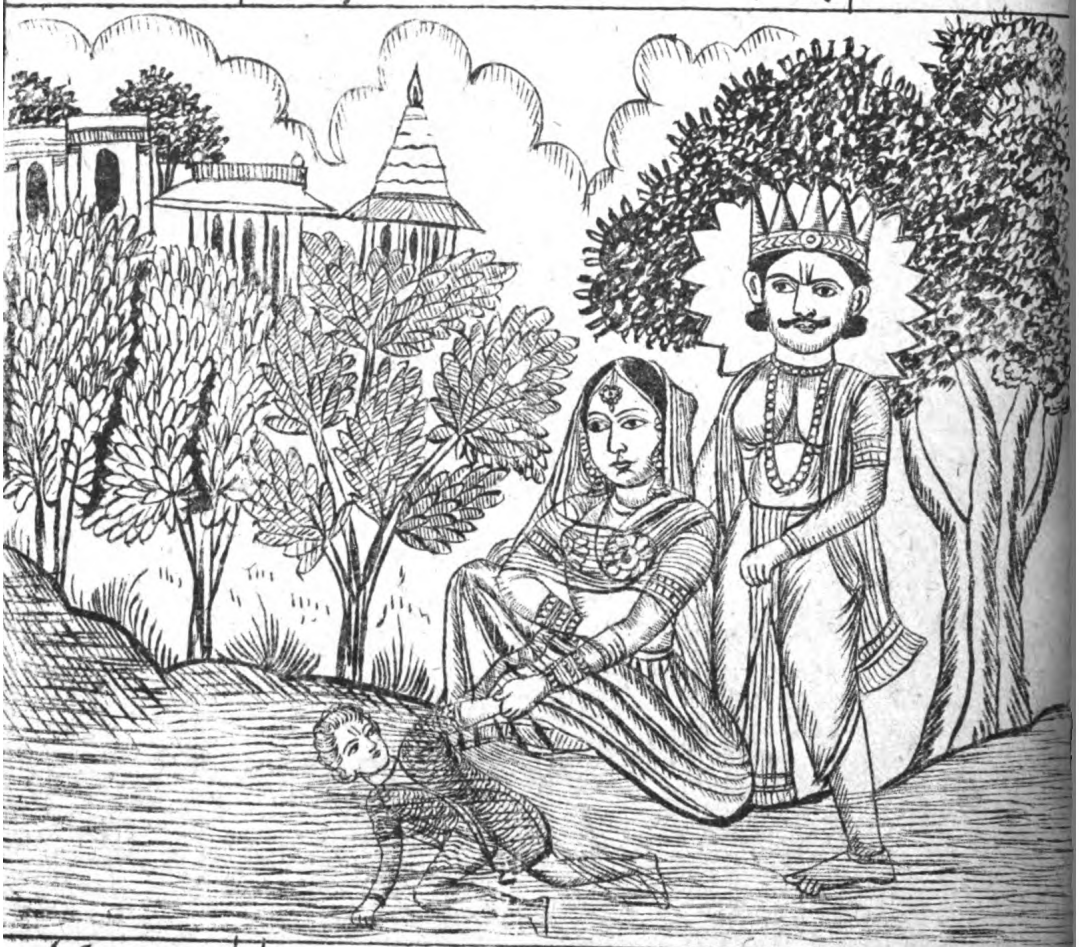

آقارب کی دہشت سے دل آب آب | ہوا سخت کنتی کو پیدا حجاب | اُسی دم کیا اُسکو پانی مین غرق | کہ ناموس و عزت مین کرے نہ
پرا دست آدرت مین یہ گہر | نہ تھا اُسکے گلشن مین کوئی ثمر | سنوا اُسکی زوجہ کا ارادہ تھا نام | دیا پرورش کا اُسے اہتما
جوان جب ہوا غیرت ماہتاب | معلم ہوا خواب مین آفتاب | کہ آئیگا اندر برہمن کی شکل | مگر دوستی مین ہو دشمن کی
رہے اس نصیحت کا سیر خیال | کریگا فقیرانہ تجھسے سوال | زرہ گوشوارہ ہو مد نظر | نہ دنیا جو دینا تو اس شرط
عوض مین سلح اُس سے لینا ضرور | کہ ہون دشمنون کے جگر چور چور | ہوئی صبح خواب پریشان کی شب | سنین حال اندر کا مشتاق
سوال آکے جسوقت اُسنے کیا | کرن نے زرہ گوشوارہ دیا | حوض مین لیا نیزہ برق دم | جو سیدھی بتاتا تھا راہ
جو نزدیک جرجودھن آیا کرن | بنا شمع سان رونق انجمن | بہت بڑھ کے توقیر پائی یہان | فدا اُسپہ تھے جان سے کور
شب و روز گردش مین لیفت کے جام | ملے مثل شیر و شکر صبح و شام | محبت کا باہم وہ بھرتے تھے دم | نہ اندیشہ دل مین نہ فکر
کرن اور جرجودھن جنگ جو | چمن بست و نہم در بیان حال تعلیم درونہ اچارج | بنے ارجن نوجوان کے ع

کہا اے جوانان اہلِ ہنر — کہ تم کیسے راجاؤن کے ہو پسر — تعجب ہی تدبیر چلتی نہین — کنوئین سے انگوٹھی نکلتی نہین

سُنا شاہزادون نے جبیہ کلام — ہوے پانی پانی حیا سے تمام — درونہ سے بولے کہ اے باہنر — قریب آؤ دیکھین تمھارا ہنر

یہان عقل ہم سب کی حیران ہی — طبیعت نہایت پریشان ہی — یہ سُنکر وہ آئے کنوین کے قریب — چمکتا تھا خورشید برج نصیب

بھرے سینہ و دل مین جوہر تمام — کیا نی کمان سے لیا اُسنے کام — خس چند جا روب سے کھینچکر — نشانہ کیا ایک کو ایک پر

جو آیا سرِ خس لبِ چاہ پر — ہوا سب پر اظہار علم و ہنر — نکالا درونہ نے گیند آب سے — کہ مشکل تھا یہ کام سہراب سے

نکالی اُسی طرح انگشتری — ہوے دل سے سب نوجوان مشتری — درونہ کو لائے جو بھیکم کے پاس — کیا اُسنے بھی اس دلاور کا پاس

فزون حد سے تعظیم و تکریم کی — مناسب جو عزت تھی وہ سبکو دی — بھیکم نے کی دل سے عزت کمال — سُنایا درونہ نے سب احوال

مجھے اوگرسین و پرسرام نے — دلاور رہا در نکو نام نے — سکھائی ہین یہ ناوک انداز یان — نہین ہی کوئی علم مجھسے نہان

طبیعت ہوئی شاد مان سُنکے حال — کہ ہاتھ آیا یہ مرد اہل کمال — وہ لڑکے جو تھے جمع سب خوش نہاد — کیا اپنے نزدیک اُن سبکو یاد

سپرد اُنکے سب کو کیا بیخطر — سکھائین لڑائی کے علم و ہنر — بتائین اُنھین ناوک انداز یان — نہ رکھین کوئی عقدہ اُنسے نہان

سکھائے درونہ نے وہ علم تیر — ہوے قادر انداز وہ بے نظیر — جو شائع ہوئی دور تک یہ خبر — سب آئے یہان جا بجا دور کے

ہنر کی شب و روز رکھتے تھے دھوم — بہم سیکھتے تھے وہ جنگی علوم — مگر سب مین ارجن خردمند تھا — درونہ کا دل اُس سے خورسند تھا

ہمیشہ محبت کی اُسپر نظر — سکھائے لڑائی کے نادر ہنر — بتائین نئی ناوک انداز یان — کہ یکتاے دوران تھا وہ نوجوان

کرن بھی درونہ کا شاگرد تھا — ہنر سیکھنے کے لیے گرد تھا — دلاور بہت تھا یہ اہل ہنر — ستارون مین جسطرح روشن سحر

مگر کوروان کا بدل یار تھا — محبت مین اُنکے گرفتار تھا — نہ کچھ دشمن و دوست مین بھی تمیز — کہ جُز جودھن اُسکو تھا جانتا

نہایت تھا ارجن سے دونون کو رشک — اور آیا عون آنکھ مین جا بجا اشک — ہنر مین کہین اُنسے یہ تیز تھا — وہ بُزدل تھے یہ تیز خونریز تھا

چمن بست و ہشتم در بیان تولد کرن از کنتی

ہنر جنگ کے اُنکو بھی یاد تھے — یہ کسکے چمن کا ہی سرو رواں — جد شنتر کی مان کنتی نیک خو — مگر اسکو حاصل خداداد تھا

کرن کے تولد کا سنیے بیان — دل اُسکا کہین موم سے بڑھکے نرم — پدر نے یہ دختر کو سونپا تھا کام — پدر کنت بھوج اُسکا باآ

وہ خدمت مین تھا ہر گھڑی سیر کے — کہ دُریا سا وارد ہوے اُسکے گھر — کرے ہر گھڑی کی خدمت

یہی کام درپیش شام و سحر — ہوے حُسن خدمت سے جو شادمان — نہایت طبیعت ہوئی

اک افسون تازہ بتایا اُسے — خدا نے یہ افسون مین بخشا اثر — کہ روحانیون سے ہون

جگنتی کو منظور تھا امتحان — وہ افسون پڑھا ایک دن ناگہان — لباس اُسکا نورانی و لا

رقم ہی کرن جب ہویدا ہوا — طلائی زرہ پہنے پیدا ہوا — کہ حجرے مین وارد ہوا آفتاب — زرِ خالص ایسا کہان

چمپین بست و ہفتم درمیان رسیدن درونہ بخدمت کوروان

درونہ تھا اوستاد ہر علم و فن
جو ماہر ہوئی فکر سے مطمئن
بہم شغل چوگان مین مصروف تھے

نہون وصف پیر فلک سے بیان
وہان جمع جر جودھن و بھیم سب
جوانمرد اہل ہنر جنگ جو

جوانمرد زور آور و پیلتن
یہ اوستاد شاگرد تھا ہر شجاع
نہ تشویش انکو نہ رنج و تعب

نئی یاد تھین ناوک انداز یان
گئے تھے وہ بیرون شہر ایک دن
ہنر مین لڑائی کے موصوف تھے

نبرد آزمودہ دلاور شجاع
جوانمرد زور آور و پیلتن
شجاعت مین پائے ہوے آبرو

میدان چوگان بازی کا حسن کے ساتھ اور اکجا ہونا کوروان اور پانڈوان کا اور گرنا ایک گیند کا کوئین مین

گیند اک چاہ مین ناگہان	سر اک علم و فن اُنکا بھولا وہان	کیا چاہ پر مل کے سب نے ہجوم	ہوئی گیند کے واسطے ایک دھوم
کی عقل و تدبیر لڑتی نہ تھی	کوئی ذہن مین بات گڑتی نہ تھی	ہوئی کشمکش اس طرح کی عیان	انکا ہین پھنسین ناظرون کی وہان
راجہ جدشٹر کی انگشتری	نگینے پہ جسکے فدا مشتری	چھٹی ہاتھ سے گر پڑی چاہ مین	ہوے ہوش گم سب کے اس راہ مین
چاہ پر ایک غل ایک شور	دکھائے بہت عقل کامل نے زور	نہ بیٹھا نگینے پہ نقش مراد	رہے اُس سے محروم عالی نژاد
ہاتھ آئی بیہات انگشتری	دل و جان سے تھے جسکے سب مشتری	درونہ نے دیکھا جو یہ انتشار	ہنسا صورت گل وہان یکبار

بھردواج ہر فن مین اوستاد تھا — تعلق سے دنیا کے آزاد تھا — پسر کو جو بکرم نے بھیجا وہان — سکھاتے تھے ہر علم وہ مہربان

وہ دُرپد درونہ بہم دوست تھے — کہون کیا کہ دو مغز اک پوست تھے — محبت کے مکتب مین تھی آنی دھوم — شب و روز شغل حصول علوم

درونہ سے دُرپد یہ ہار اسخن — اگر ہونگا مین بادشاہ زمن — یہ مضبوط اقرار کرتا ہون آج — بلاشبہہ دونگا تجھے نصف راج

قضا کار سلطان بکرم مُوا — تو راجہ وہان کا وہ دُرپد ہوا — درونہ رہا اپنے گھر جلوہ گر — بھردواج کا تھا یہ نورِ نظر

چہین بست و ششم در بیان تولد استوتھامان از کرپی

بھردواج وہ عابد نامدار — عروس قضا سے ہوا ہمکنار

جو اس رنج و غم کو ہوئے چند روز — درونہ کے فرزند پیدا ہوا

بنا ماہ پارہ وہ رشک ہلال — ترقی نے کچھ اور بخشا کمال — کہین بدر سے بڑھ کے تابان ہوا

پدر نے سکھائے اُسے سب علوم — شجاعت کی اقلیم مین اُسکی دھوم — ہوا تیغ افلاس سے دل دونیم

گذرتی تھی اوقات تکلیف مین — نہایت تھا حال درونہ سقیم — گذرتی نہین ہے اب آرام سے

کچھ اسباب دنیا عطا کیجیے — غم و رنج دن رات تکلیف مین — کہا جاکے اک دن پرسرام سے

دیا اس طرح سے جواب سوال — زر و مال و حشمت مجھے دیجیے — اُنھون نے درونہ کی تعظیم کی

سوا اسلحہ کے نہ تھا اُنکے پاس — زر نقد و اسباب و مال و منال — بجا لائے ہر شرط تکریم کی

ہوئین یاد وہ ناوک انداز یان — دیا مین نے زنہار داروں کو سب — نہین ہے مرے پاس کچھ نقد و اب

کبھی کوہ دریا کبھی گرد باد — قلم سے ہے دشوار جنکا بیان — ہوا قادر انداز وہ بے نظیر

وہان سے درونہ پھر آیا جو گھر — کبھی آگ کے ہون نمایان فساد — وہ پہونچے نشانے پہ شکل نہنگ

سہ دست تھا تنگدستی کا غم — وہی شکل افلاس پیش نظر — ہوا طفل اک دن طلبگار شیر

نہ پہونچا کہین شیر اسکو بہم — طبیعت تھی دام بلا مین اسیر — ہوا پانی پانی الم سے لہو

بہت تنگدستی سے تھا دل کو رنج — سنو قصہ مادر نیک خو — طبیعت درونہ کی غمگین ہوئی

دیے پیسکر آب مین جب برنج — تو کچھ استوتھامان کو تسکین ہوئی — وہ دے نصف اقلیم یہ تھا سوال

ہوا رنج واندوہ غم بقیاس — گیا ایک دن شاہ دُرپد کے پاس — کہ ہو آج اقرار ماضی بحال

ادا شاہ نے شرط یاری نہ کی — ذرا قول کی پاسداری نہ کی — نہ نکلا محبت کا مُنھ سے سخن

نہ اُٹھا ملاقات مین کچھ مزا — وہ گویا کبھی کا نہ تھا آشنا — نہایت ہوا دل کو حاصل ملال

طبیعت ہوئی رنج سے خشمناک — کیا خنجر غم نے سینے کو چاک — خفا ہوکے اُٹھا وہ نازک مزاج

وہان سے وہ نومید راہی ہوا — بہرحال فضل الٰہی ہوا — ضیا چاند کی روے پر نور مین

کیا خانہ کرپ کو سرفراز — کہ حاصل تھی رسم سلام و نیاز — بہن کرپ کی اسکو منسوب تھی — محبت اسی وجہ سے خوب تھی

آنا گوتم رکھیشر کا بزم مین راجہ سنتن کے اور دیکھنا اپنے فرزند اور دختر کو راجہ کے پاس

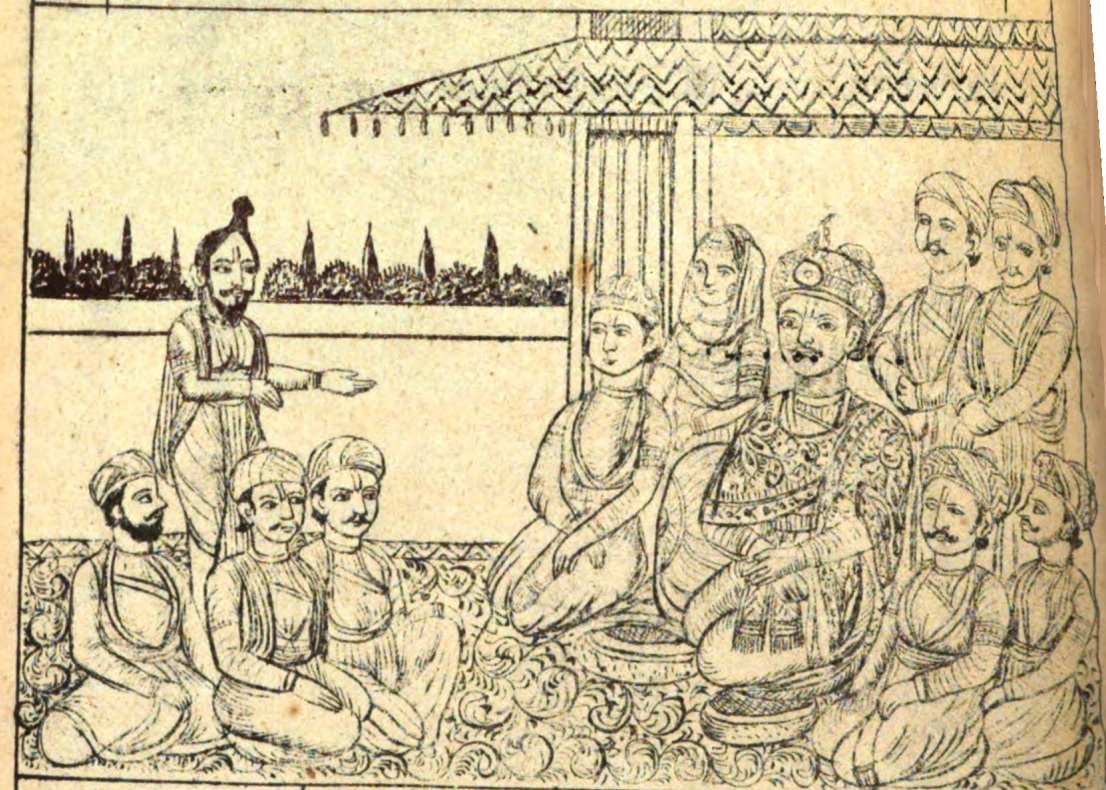

فن جنگ سے خوب بہرا ہوا | زمانے مین اپنے وہ یکتا ہوا | وہ لڑکی بھی جو غیرت حور تھی | فقط نام کرپی سے مشہور تھی

دلِ شاہ سنتن کو محبوب تھی | چمن بسبت و پنجم در بیان حال درونہ اچارج بسر بھردواج | درونہ سے وہ دخت منسوب تھی

سنو اک رکھیشر بھردواج نام | پیے شاہ بکرم کی الفت کا جام | بہر حال دنیا مین خرسند تھے | مگر دونون جو یاے فرزند تھے

رکھیشر گیا غسل کو سوے گنگ | فلک نے جمایا یہ عشرت کا رنگ | ہوا اُس جگہ ابسرا کا گذر | وہ گھرنا جی کے نام سے نامور

پڑی جو رکھیشر کی اُس پر نظر | پہ ندا آئی وہ شکل رشک قمر | کیا اسقدر آب انسان نے جوش | اوڑا عقل کے ہاتھ سے مزع ہوش

جو دونی مین وہ جوش کھاکے گرا | تو پیدا اُسی دم درونہ ہوا | جو بکرم بھی جو یاے فرزند تھا | خدا کی عبادت مین خرسند تھا

عبادت کئی سال تک خوب کی | خدا نے اُسے بھی اک اولاد دی | کرے کلک شکل تولد بیان | موافق ہوئی گردش آسمان

وہ بکرم عبادت مین مشغول تھا | نظر آئی اک مینکا ابسرا | ہوا یہ شہنشاہ محو جمال | کیا خواہش دل نے حاصل کمال

ملک کر صراحی سے قطرہ گرا | چھپایا اُسے شاہ نے زیر پا | جو اس سانحے کو ہوا ایک دم | تو راجہ نے اپنا اُٹھایا قدم

ہوا اُس سے ناگاہ دُر پدنمود | عدم سے نمایان ہوا وہ وجود | درونہ و درپد ہوے ایک روز | خجالت وہ مہر گیتی فروز

جو یہ نور رسیدہ ہوا با تمیز | دل و جان سے بکرم کو تھا وہ عزیز | یہی بات ہر وقت مد نظر | کہ حاصل ہو لڑکے کو علم و ہنر

ہوا اُس سے آگاہ پھر کینہ ور — نہ تھا بھیم کے قتل مین کچھ خطر — دیا اپنے لوگون کو زر بیقیاس — کہ چھوڑ آئین اریہ اُسکے پاس

جو سانپون کو لائے وہ افعی نژاد — نمایان ہوئی اور شکل فساد — ہوا بھیم پیدا اُس خواب سے — نظر آئے یہ لوگ بیتاب سے

ہر افعی کا سر خوب کچلا وہان — جلائے تھے اُنکو کیا بے نشان — ترقی ہوئی تازہ تر لاگ مین

وہ شعلہ حسد کا دوبالا ہوا — بلند اُسکے سینے سے نالا ہوا — بھبوکا ہوا چہرۂ بد دماغ — حسد نے دیا دل کو اک اور داغ

عدو اُسکی جان کا سہ پارہ ہوا — یہ پھر چاکرون کو اشارہ ہوا — کرین بھیم کا آج قصہ تمام

سر مو نہو بات مین میری فرق — کرین قعر دریا مین لیجا کے غرق — نمایان ہوئی قدرت ذوالجلال

کہ باسک جو سانپون کا ہے تاجدار — پی غسل اُس بحر سے ہمکنار — دیا حکم سانپون کو اُس شاہ نے

نکالو بلا سے ابھی بھیم کو — تن زار سے زہر سب کھینچ لو — ملے جلد دست قضا سے نجات

وہ افعی بہت چست و چالاک تھے — اُسے اپنے گھر مین اُٹھا لیگئے — وہان بھیم نے آب حیوان پیا

وہ قوت ملی بھیم کو بے شمار — فدا جسپہ ہاتھی ہوے دس ہزار — نہ دیکھا کئی دن رخ آفتاب

بروز نہم سو کے اُٹھا جوان — کیے شاہ باسک نے موتی نثار — دیا ایک خلعت جواہر نگار

جو داخل ہوا گھر مین وہ نوجوان — بہت خوش ہوئی خاطر دوستان — عدو جان کے جیتے ہی جی سوے

سنو حال جو جودھن خودپسند — ہوئی اور کینے کی آتش بلند — حسد دل مین کم تھا جو افزون ہوا

سُنی جب کہ راجہ نے یہ داستان — کہ فرزند ہین دشمن دودمان — سکھائے سرا ک نوجوان کو ادب

وہ تعلیم آداب شاہان کرے — کہ ہر ایک کار نمایان کرے — کہ لطف اُٹھے باہم ملاقات سے

چہین بست و چہارم در بیان حال کرپ اچارج پسر گوتم

سنو اک کھیشر کا گوتم تھا نام — کرے منع بیہودہ ہر بات سے — عبادت مین مشغول ہر صبح و شام

جو اندر کو خوف اُس سے پیدا ہوا — تو بھیجی قریب اُسکے اک اپسرا — ہوئی آکے گوتم کے پیش نگاہ

کیے دلفریب ایسے ناز و ادا — فرستادہ اندر کی وہ رشک ماہ — زمین پر اُسی وقت رکھے وہان

کرے گوتم کا دل اُسپہ مائل ہوا — لیے تھے جو ہاتھون مین تیر و کمان — ڈھلک کر رہا کچھ ادھر کچھ اُدھر

کیا خوب جو اُسکی خواہش نے زور — جو وہ آب انسان گرا تیر پر — وہ دختر تھی رشک خ ماہتاب

ہوے دونون حصون سے دو مہ لقا — پسر روشن صورت آفتاب — بدل پرورش کی جلایا انھین

گذر شاہ سنتن کا اُسے جا ہوا — جو ایوان شاہی مین لایا انھین — طبیعت نہایت ہوئی شاد ما

خوشی دل مین گوتم کے تھی بیقیاس — گیا ایک دن شاہ سنتن کے پاس — بنا حکم انداز وہ سے نظ

کیا اپنے فرزند کا کرپ نام — سکھائے اُسے علم شاہی تمام — ہوے نقش سینے پہ سب علم تیر

پیدا ہونا رانی گاندھاری سے جرجودھن وغیرہ سو فرزندون اور ایک لڑکی کا

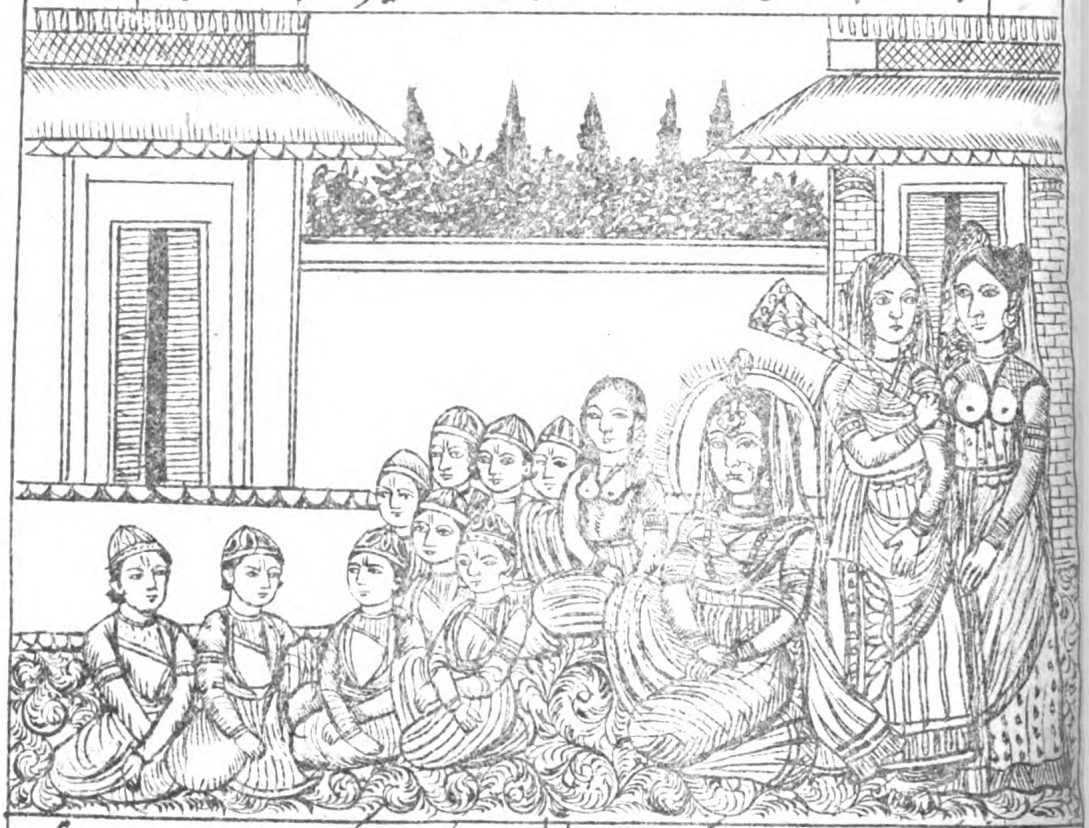

انھین خلق کہتی تھی سب کورووان — یہی نام تھا سب کے وردِ زبان — شہنشاہ کا ایک سچی وکیل — زبان آور و خوش بیان و عقیل

چمپن بست و ہشتم در بیان بہرسیدن فسادمیان برادران عم زاد

خوش آغاز تھا نیک انجام تھا — ہوے شاد سب ہستناپور مین — دل و جان سے بھیم کو پانچون عزیز — اطاعت سے شہ کے فقط کام تھا

وہ گل آئی جب ہستناپور مین — نہایت بھتیجون سے مسرور تھا — یہ آغوش رحمت مین پلنے لگے — اطاعت مین حاضر غلام و کنیز

وہ راجہ جو آنکھون سے معذور تھا — مگر بھیم اُن سب مین پرزور تھا — وہ فرزند عم اُنسے جلنے لگے

بہم ایکجا اُنکو رہنا مدام — فقط شغل لہو و لعب صبح و شام — شجاعت کا اُسکی بڑا شور تھا

کراتا تھا کشتی مین انکو مدام — یہی چھیڑ منظور تھی صبح و شام — وہ کس دن خجالت اُٹھاتے نہ تھے

نہایت وہ ہاتھون سے تھے اُسکے تنگ — کوئی داؤ چلتا نہ تھا وقت جنگ — وہ سب گیے وے وچوگان مین ہار کیے — لڑائی کے میدان مین ہار کیے

اسی سے وہ جرجودھن نیکنام — حسد دل مین رکھتا تھا اپنے مدام — اُٹھایا بوکنتی کی آتش نے سر — جلے طائر عقل کے بال و پر

دیا بھیم کو زہر کھانے کے ساتھ — کسے پانون رسّی مین اور اُسکے ہاتھ — کیا غرق پانی مین اپنے حضور

دبوکر اُسے گھر مین آئے عدو — مٹائے ہوئے غیرت و آبرو — ملے عاقبت ہاتھ افسوس کے

ہوا بھیم پانی مین جو ہوشیار — گسستہ کیے بند سب ایکبار — ہوا ہم بغل شاہد خواب سے

وطن مین جو داخل ہوئے تو مذل
سپرد اُنکے فرزند پانچون کیے

سمجھتے تھے وہ اُنکو بخت جگر
کہا اُنمین سے یہ سخن ایک نے

کہ ہین دیوتون سے یہ فرزند پانچ
نگہبان ہون اِن غریبون کا حق

کہا ابتدا سے سراپا وہ حال
رکھیشر نظر سے ہوئے سب نہان

محل مین وہ کنتی جو داخل ہوئی
زن و مرد اندوہ مین مبتلا

جو بیکم پتامہ تھے عالیمقام
کسی کو جدا ہر کسی کو گمہ

در رسم عزاداری بادشا
فرو کچھ ہوا وارثون کو کمی غم

ہوئے رونق افروز اک دن بیاس
بہت بد ہی اِن کوروان کا چلن

جو گھر مین ہی جُرجودھن بے حجاب
بلاشبہہ برپا کریگا فتور

مناسب ہی اب ترک دنیا کرو
یہ کوچہ کیا دیوتون نے پسند

اب آرام مہرانتینی مین ہی
بڑا چین گوشہ گزینی مین ہی

چمن بست دوم درمیان تولد فرزندان دھرتراشت

وہ راجہ جو آنکھون سے تھا بے نصیب
ہر اک غیرت مہر برج حمل

سنو گاندھاری تھا اُن کا نام
یہ تھی گلشن شاہ قندھار سے

دعا سے بیاس اُسکو تھی یہ عطا
خدا دیگا دل ہوگا جس سے نہال

تولد کا یون ہی مفصل بیان
جنی گوشت پارہ وہ بے شک تمر

بیاس اُس گھڑی پھر ہوئے آشکار
ہوے ایک سو ایک ٹکڑے جدا

گھڑے ایک سو ایک یکجا کیے
ہر اک گوشت پارے نے پایا مقام

جدا اس بات کو بھی ہوے دو برس
ہوے سو پسر اور اک دختر

بڑا اب مین جُرجودھن نامدار
فدا اُسپہ شمس و قمر صبح و شام

مگر چندر تھا راجہ پنجاب کا
لڑائی مین آئیگا یہ نام کام

مگر گاندھاری تھی شوہر پرست
وہ رکھتی تھی بند اپنی آنکھین مدام

نظر تا نہ آئے جہان کی فرح
یہ بنیے کی تھی دختر خوش جمال

بجس اس قمر وش سے پیدا ہوا
بڑا اب مین جُرجودھن پُر غرور

سنو ہستنا پور کا اب یہ حال
یہان دھرتراشت اور بھیکم جو تھے

بہر حال تھی پرورش پر لطف
رکھیشر جو کوروں کے ہمراہ تھے

نہ پہونچے انھین آتش غم کی آنچ
ضائع ہوان خوش نصیبون کا حق

ہوا پانڈ کا جس طرح انتقال
سُنا کے مفصل سراسر داستان

مرتب عجب غم کی محفل ہوئی
ہوئی شہر مین بزم ماتم بپا

دیا پانڈ کے نام آب و طعام
ملا خوب زنار داروں کو زر

ہوئی بادشاہون کی صورت ادا
وہان ہو چکی جب وہ بزم الم

کہ سب کو تھا مد نظر اُن کا پاس
سُنایا یہ مجھ دیدی کو سنجن

کریگا وہ اس خاندان کو خراب
بھرا اُسکے سر مین ہی جوش غرور

چلو پانڈون راہ خدا مین دھرو
خدا کی عبادت سے ہو بہرہ مند

سنو اُسکا اب ماجرائے غریب
کہ ایوان شاہی مین تھے دو محل

فدا اُسکی صورت پہ ماہ تمام
نکلتا تھا قد سرو گلزار سے

سوا اُنکے اک دختر خوش جمال
گئے دو برس حمل کو جب گذر

دکھایا یہ افسون نے رنگ بہار
اُسی گوشت کو پارہ پارہ کیا

اُسی وقت سب تیل سے بھر دیے
جدا ہر گھڑے کا ہوا انتظام

تولد ہوے کوروان بیش و کم
غرض اس طرح سے بحکم خدا

بہادر شجاع اور سنجارت شعار
سلامان نے دختر کا رکھا تھا نام

بنا شوہر اس رشک مہتاب کا
شکن گاندھاری کے بھائی کا نام

شراب اطاعت مین سرشار و مست
شب و روز خدمتگزاری سے کام

بنی کوروؤن بادشہ کی طرح
جو رانی تھی کانی سنو اُسکا حال

وہ صورت کہ خورشید رشید ہوا
پسر ایک سے ایک سب شرمگین

ہوا سب کو اس بات سے آشکار | یہ فرزند ہی آفتِ روزگار | مگر تیسری بار اسنی کمار | اُس افسون کے باعث ہوئے آشکار
نکل اور مہدیو پیدا ہوئے | یہ گل مادری سے ہویدا ہوئے | جو اس طرح پیدا ہوئے پانچ تن | بہت خوش ہوا دل مین شاہ مدرمن

پیدا ہونا راجہ جا شستر وغیرہ پانچ بھائیون کا رانی کنتی سے

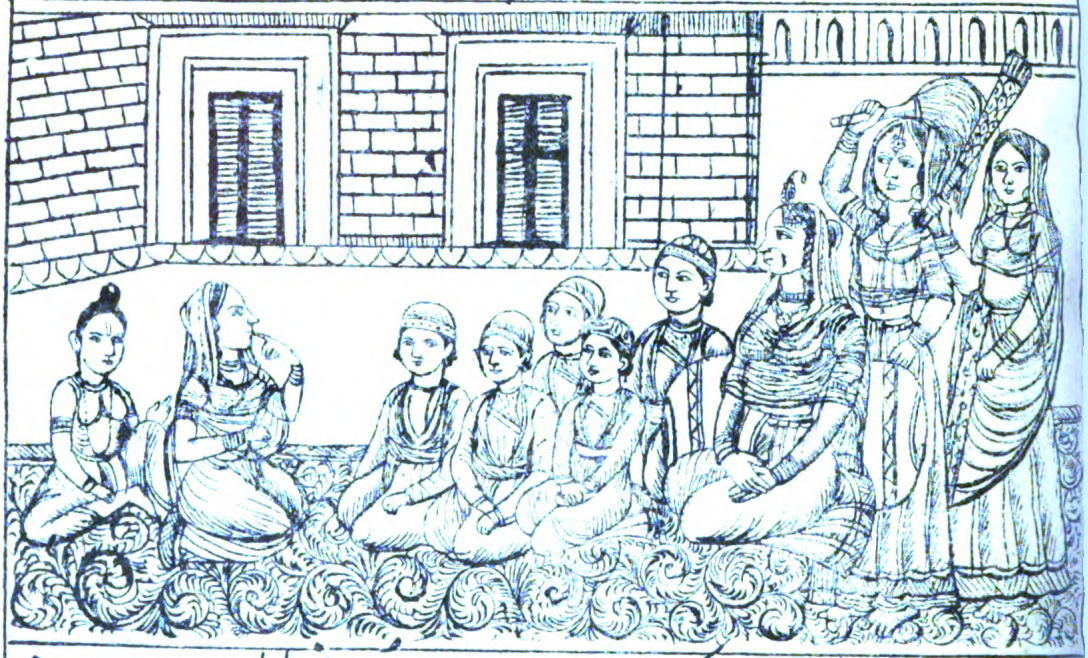

مین بست و یکم در بیان وفات راجہ پانڈو و سیدن جا شستر وغیرہ

ہوے پاس سے دور رنج و الم | مٹے دل سے راجہ کے جب حرص غم | ہوا آئینہ دل کا جسوقت صاف | فراموش بالکل ہوئی یاد غم
یہ گویا ہی اس دم زبان قلم | وہ نبدہ تھا بتخانہ و دیر کا | پسند آگیا تیر تھون کا طواف
وہ کشادہ تھا دروازہ ہر خیر کا | عبادت پر اُسکی نظر صبح و شام | اسی بات کا ہر گھڑی اہتمام
ہر کوہ ہمالچل مین پہونچا وہ شاہ | پسند آئی دل کو وہ آرامگاہ | عبادت کے لائق جو پایا مقام | کیا شاہ نے اُس جگہ پر قیام
عبادت مین کچھ دن ہوے جب بسر | تو کی پانڈ نے مادری پر نظر | کیا دل پہ غلبے کا خواہش نے کام | ہوئی صبح عمر شہنشاہ شام
جو لبریز تھا شہ کا جام حیات | بجکم دعا اُسنے پائی وفات | ہوا کنتی و مادری کو جو غم | قلم کیا کرے حال اُن کا رقم
یہ وہ درد ہی جسکا چارہ نہین | یہان آدمی کا اجارا نہین | مگر مادری نے وہ دونون پسر | خجالت دہ آفتاب و قمر
ہمالچل پہ کنتی کو سونپا انھین | ملی سایہ لطف مین جا انھین | ہوا نونہالون کا بھی دل ملول | لگے نخل ماتم مین یہ غم کے پھول
چلی مادری لاش شوہر کے ساتھ | اُٹھایا سر زندگانی سے ہاتھ | رکھیشر جو رہتے تھے اُس کوہ پر | عنایت کی لڑکون پہ ہر دم نظر
ہوا چوب صندل سے طیار تخت | کہ پھولون سے تھا رشک گلزار تخت | وہ لاشین جو جلنے سے باقی رہین | اُنھین رکھ کے اُس تخت پر لی انھین
طرف ہستنا پور کے لیچلے | غم تازہ اُس کوہ کو دے چلے | یہ کنتی بھی راہی ہوئی اُنکے ساتھ | لیے ہاتھ مین اپنے لڑکون کے ہاتھ

بدن مین چبھی اسقدر نوک خار — درائی تہ انگشت مانند خار — دلون مین ہوئی سب کے حیرت کمال — عجائب نظر آیا انکو یہ حال

کہ پہونچا وہان زاہدون کا ہجوم — کہا اس جگہ پر ہی یہ کیا ہجوم — جو احوال اُسپر ہوا آشکار — کہا کیا ہی راجہ پرشامت سوار

رکھیشہ ہی یہ چور ہرگز نہین — نشان سب کیے خوب خاطر نشین — جو راجہ کے کانون مین پہونچی خبر — تو نادم ہوا اپنی تقصیر پر

کہا جلد اوتار و ابھی دار سے — چھٹا صید شاہین ونخوار سے — دھرم راج عابد کو اک دن ملا — کیا اُسنے اِس طرح اِس سے گلا

جو کھینچا سردار پر بیقصور — کہا اُسنے اے عابد نیکنام — تو کہن مین تونے کیا تھا یہ کام

ملخ کو گرفتار تونے کیا — سر خار سے دُم کو صدمہ دیا — جو اتنی خطا پر ملی یہ سزا

ہوا بے شعوری مین مجھسے قصور — دھرم سے کہا ہی یہ میری دعا — بدر بنکے نوندی سے پیدا ہوا

نہ کیون دور ہون دل سے ہر گل کے غم — شکم سے ہو نوندی کے تیر نظر — دعا کا اثر یہ ہو پیدا ہوا — نواسنج ہی عندلیب قلم

چمپو بستم دربیان بہم رسیدن اولاد راجہ پانڈ از دیوتا

دل شاہ مین تھی بسر کی جو چاہ — کہا شب کو ای کنتی شیک ماہ — شب و روز دل مین یہی فکر ہی — کہا بون مین اِس بات کا ذکر ہی

بنائے جگہ خلد مین وہ غریب — جو ہو نقد اولاد سے بے نصیب — دل غمزدہ میرا غمزدہ ہو — بنے جس طرح تیرے فرزند ہو

سخن سنکے گویا ہوئی شیک ماہ — نہو گا کرون غیر پر جو نگاہ — ترکیب کا ذکر یا سے اوستاد ہی — اک افسون بتایا ہی سو یاد ہی

دکھائے وہ افسون گر اپنا اثر — تو پیدا ہو روحانیون سے پسر — حصول اسکا کچھ فعل بد سے نہین — توجہ سے باطن کی کر یہ یقین

سُنے شاہ نے جب یہ شیرین کلام — دل غم رسیدہ ہوا شاد کام — نہا دھو کے اک روز وہ گلعذار — پہنکر نیا جامۂ زرنگار

گزشتہ نبی رو کش ماہتاب — کہ تھا رو بر و رخ کے زر آفتاب — یہ راجہ بھی حجرے کے در پر مقیم — کرے فضل اپنا خدائے کریم

نہو خار کا دخل اُس گل کے پاس — نہ گل جا سکے اُٹھکے بلبل کے پاس — کہون کیا خدا کی بڑی شان ہی — یہان عقل اول بھی حیران ہی

وہان با طہارت جو افسون پڑھا — اسے یاد تھا جو وہ مضمون پڑھا — نمایان ہوے دھرم کنتی کے پاس — برآئی بفضل خدا دل کی آس

جو گذرے وہ دل حمل موعود کے — درخت تمنا نے یہ پھل دیے — سہار گل مہر رخ پر نثار

وہ رخسار پر نور تھے آفتاب — خجل رو برو چہرۂ ماہتاب — وہ فرزند جسوقت پیدا ہوا — سخن غیب سے یہ ہویدا ہوا

کہ یہ کودک رشک سرو چمن — بفضل خدا ہو گا شاہ زمن — نکوکار ہو گا یہ فرخندہ فال — جوان بخت اہل ہنر خوش خصال

بہت خوش ہوا راجہ مین وہ بادشاہ — بلا روکش و بد تھی جسکی چاہ — وہ اسم جیشٹھر سے مشہور تھا — دل پانڈ عشرت سے مسرور تھا

جو اِس ماجرے کو ہوے چند سال — کیا شہ نے کنتی سے پھر یہ سوال — طبیعت مری تو نے فرزند کی — تمنا ہی اب اور فرزند کی

یہ سُنکر جو کنتی کا دل پھر بڑھا — بدستور سابق وہ افسون پڑھا — غرض باد سے بھیم پیدا ہوا

سنو بھیم کے زور و قوت کا حال — تو اندر سے ارجن ہویدا ہوا — کہ ادنے ہی یہ قدرت ذوالجلال — دو پارہ ہوا وہ وہین سر بسر — گر اگو دسے مان کی جو سنگ پر

نہین ہی گلستان مین میرے ثمر — نہین میرے دریا مین کوئی گہر — شبستان مین میرے نہین ہی چراغ — نہ کیون غم سے روشن ہو سینہ مین داغ
مجھے ایسے جینے سے مرنا قبول — دل زار ہی اس الم سے ملول — جو باقی ہی یہ چند روزہ حیات — بسر ہو عبادت مین تا ہو نجات
یہ دنیاے دون نقش بر آب ہی — کرون کیا خیال اسکا سب خواب ہی — جو اقلیم کے کارپرداز تھے — بڑے معتمد اور ممتاز تھے
بنایا اُنھین کو مدار المہام — کہ اسباب شاہی کو دین انتظام — دیا زیور و زر براہ خدا — بدن سے کیا رخت شاہی جدا
فقیرون کے مانند پہنا لباس — سب اسباب سنماس کا اُنکے پاس — مُنڈائے شہنشہ نے پھر سر کے بال — دیا سب فقیرون کو اسباب و مال

نکلنا گھر سے راجہ پانڈ کا لباس فقیری مین اور ساتھ ہونا دو رانیون کا

ہوا سوے کوہ ہمالی روان — فقط ساتھ تھین دونون رانیان — وہ کوہ ہمالی تھا ایوان برف — برستا تھا ہر لحظہ باران برف
عراق و دق اک بیابان تھا — مہیا عبادت کا سامان تھا — ہر اک سمت تھا عابدون کا ہجوم — وہان جمع مرتاض و اہل علوم
بیابان مین وہ شاہ گیتی پناہ — عبادت مین مشغول شام و پگاہ — وہ سامان عیش و طرب دور تھا — بہر حال دل شاد و مسرور تھا
بیان سوت کرتے ہین یہ داستان — چمین نوز دہم دریان حال دعاے بدر کھیشری بہ دھرم راج — کہ چورون کا ہی حال اُسمین بیان
وہ سب دزد چالاک تھے سینہ زور — زمانے مین ہمت چوری کا شور — ہوے جمع اک رات کو وہ تمام — گھرون سے روانہ ہوے وقت شام
بہت ہاتھ آیا اُنھین مال و زر — پھرے گھر کی جانب وہ سب بدگہر — ملا اک کھیشر اُنھین راہ مین — بدل غرق تھا یاد اللہ مین
حمائل کیا اُسکی گردن مین ہار — گران قیمت اُسمین درشاہوار — روانہ ہوے چور سب اپنے گھر — ہوئی پر نہ زاہد کو اصلا خبر
کرنا گہ دم صبح جاسوس شاہ — تجسس مین چورون کے ہر سو تباہ — ہوا پاس عابد کے اُنکا گذر — پڑی سوتیون کی حمائل نظر
کہا ہی کہان اور چوری کا مال — نہ پایا جو اُس سے جواب سوال — وہانکا جو راجہ تھا اُسکو دیا
وہ راجہ بھی سمجھا نہ انجام کار — کہا بیگمان ہی سزاوار دار — رکھیشر کو رکھا سر دار پر — خدا کی عجب شان آئی نظر

بزم تخت نشینی راجہ پانڈ کی حسن تکلف کے ساتھ

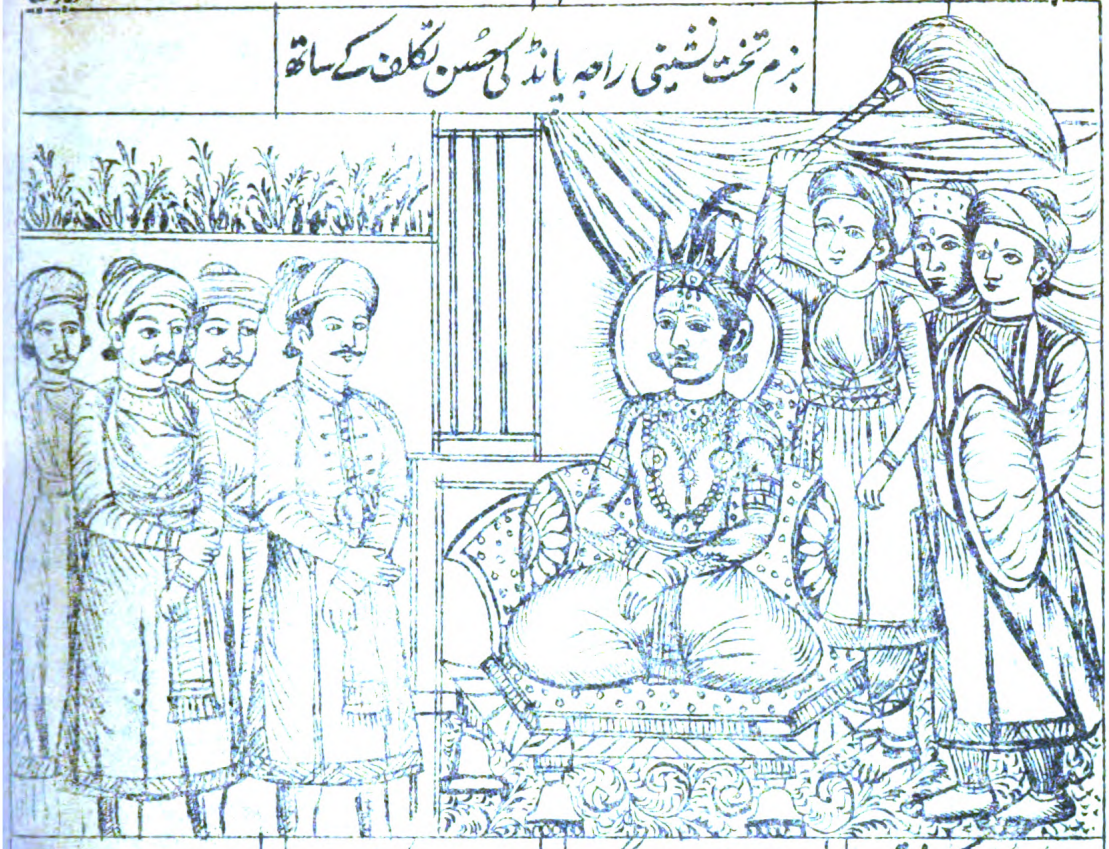

جو لولاد اکبر کی آنکھین نہ تھین — نہ پہونچا اُسے تخت و تاج و نگین — بٹھایا غرض پانڈ کو تخت پر — تو بالا تخت شاہی وہ برج قمر

یہ بحر سخاوت کا یکتا گہر — یہ باغ شجاعت کا تازہ ثمر — مناسب تھا جو اُس سے بھی تقیا — شب و روز منظور بھائی کا پاس

کیا ملک کا اِس طرح انتظام — کہ محفوظ تھی خاطر خاص و عام — ستارون سے افواج تھی بیشمار — سخاوت کرم عدل اُسپر نثار

زمانے مین اِسکے رفیع و شریف — خوشی تھے نہ تھا کوئی اِسکا حریف — وجود اِسکا اک مخزن جود تھا — نشان ستم صاف نابود تھا

اگر خبر و مین وصف کُل ہو رقم — تو وہ ہر ہر ہین نشان ہین اُسکے قلم — مجھے انتخاب اِسکا منظور ہی — وگرنہ سب احوال مسطور ہی

زبان قلم سے وہ لینا ہی کام — کہ مشتاق ہین جسکے خاص و عام — شکار افگنی کا اُسے شوق تھا — بیابان نوردی کا بھی فوق تھا

ہوا ایک جنگل مین اک دن گذر — نشانے پہ پہونچا جو تیر نظر — یہ دیکھا کہ فاعل ہی مفعول ہی — ہرن ساتھ ہرنی کے مشغول ہی

اُٹھایا جو تیر و کمان ایکبار — ہرن کا کیا بادشہ نے شکار — وہ آہو تھا اک عابد زندہ دل — بنا صورت آدمی پر مخجل

بدن جل بجھا آتش خشم سے — شرارے مپکنے لگے چشم سے — دعاے زبون شہ کو دی بر محل — اسی عیش مین آئے تیری اجل

یہ سنکر سخن دل مین شہ نے کہا — کہ پہونچا نشانے پہ تیر دعا — محل مین جو آیا وہ اندوہگین — خیال دعا تھا وہی دلنشین

ہوے اِس سے آگاہ برنا و پیر — گرفتار غم سب صغیر و کبیر — محل مین تھین جو کنتی و مادری — خجالت زدہ شکل حور و پری

اُنھین سب سے افزون تھا اندوہ و غم — لب شہ پہ یہ حرف تھے دمبدم — کہ فرزند سے غم رسیدہ ہون مین — کہون کیا کہ بے نور دیدہ ہون مین

جو سنتن نے کہا یا خدنگ اجل — گئی جسم سے جان شیرین نکل — یہ تھا دل مین بھیکم کے اندوہ و غم — ہوا اک قلم نخل شاہی قلم
بہرحال اُس قول پر دھیان تھا — نہ کچھ راج کا دل مین ارمان تھا — جو ملاح سے عہد تھا وہ کیا — نگین تاج چتر انگد کو دیا
ہوا بعد سنتن کے یہ بادشاہ — چلا پہلے ہی سے لڑائی کی راہ — وہان ایک گندھرپ خود کام تھا — کہ اُسکا بھی چتر انگد نام تھا
اسی وجہ سے تھی بہم شکل جنگ — وہ ہمنام دونون لڑے تین سال — ہوئی فوج دونون طرف پائمال
رقم ہو اگر وصف ساماں جنگ — شراب اجل نوش کی شاہ نے — دیا تخت چھوٹے کو اللہ نے
بچتر اس طرح کار رعیت نواز — کہانتک ہون اوصاف اُسکے رقم — روانہ ہوا وہ بھی سوے عدم
شبستان مین تھا نہ کوئی چراغ — وہ فرزند سے لے گیا دل مین داغ — محل مین رہین اُسکی دو رانیان
یہ گلشن مین تھا اُن گلون کے ثمر — جو بستان شاہی مین ہو جلوہ گر — غرض ایکا اُنکا نام تھا
یہ شاہ بنارس کی تھین لڑکیان — کرون حال مجھودری کا بیان — یہ بولی کہ اے بھیکم سنکنام
نہ کیون سینہ و دل مین ہو اُسکا داغ — کوئی وارث تخت شاہی نہین
ترے ہجر مین ہو ترا یہ دماغ — بہو نچتا ہو اب تجکو تخت و تاج — مبارک کرے حق تعالے یہ راج
وہ بھیکم جو پورا تھا اقرار کا — زبان سے کہا حرف انکار کا — نہ کی سلطنت اُسنے ہرگز قبول
مجھودری نے یہ پایا جواب — ہوا دل کو پیدا نیا اضطراب — بلایا بیاس سنکو کار کو — کرے دور تا دل کے آزار کو
ہوئی نونہالون کی وہ خواستگار — کہ آئے گلستان مین پھر نوبہار — تو حاصل ہوا اس طرح مدعا
ادھر ہر اشت انکا سے نمود — کہ تھا مخزن عدل اُسکا وجود — فزون حد سے تھا شور جاہ و حشم — کہ عاجز ہو جسکی صفت مین قلم
دونون آنکھون سے معذور تھا — ہر اک مرد دیدہ بے نور تھا — ہوا پانڈ انکا سے پیدا — خدا اُسپہ ماہ شب نور عید
سر سے پا تک سراپا وہ زرد — سخاوت مین یکتا شجاعت مین فرد — سبب دونون شکلون کا لکھے قلم — کتابون مین مضمون یہ ہی رقم
دیوان شاہی مین آئے بیاس — گئے خوف سے رانیون کے حواس — کہ وارد ہوے تھے شکل مہیب — نہ کیون خوف ہوتا گلون کو نصیب
ایک نے ڈر سے آنکھون کو بند — ہوئی زرد ثانی جو تھی دردمند — تو اُسکا پسر کور دیدہ ہوا
رانیون کے یہ دونون پسر — پسر اُس سے پیدا ہوا تیسرا — رقم ہو وہ اوتار تھا دھرم کا
اسطرح تین نخت جگر — سخاوت شجاعت سب اُنپر نثار — مروت فتوت سب اُنپر نثار
ان دونون وہ نور دیدہ ہوے — تو رشک گل نو رسیدہ ہوے — نہ تھا کوئی بھی جل مشکل مین بند
اس ملک کے کارپرداز تھے — جو بھیکم پتامہ کے ہمراز تھے — ہوے متفق وہ سب اس بات پر — کوئی تخت شاہی پہ ہو جلوہ گر

پدر کی اطاعت تھی مدنظر — گیا پاس ملاح کے جلد تر — نکالا وہ کانٹا دل زار سے — کیا پاک دامن کو اُس خار سے

یہی عہد و پیمان کیا صاف صاف — نہوگا سر مو کبھی برخلاف — مجھے تخت شاہی کی پروا نہین — مجھے سلطنت کی تمنا نہین

نہین چاہیے مجکو یہ تخت و تاج — نواسون کو تیرے مبارک ہو راج — رضاے پدر کی مجھے چاہ ہی — یہی سلطنت ہی یہی جاہ ہی

مُسلے جب کہ ملاح نے یہ کلام — کہا اسنے مکو کار فرخندہ نام — مجھے قول و پیمان کا ہی اعتبار — صداقت ہی قدموسے تیرے نثار

یہ مانا کہ تمکو نہین اسکی چاہ — نہ فرماؤگے سلطنت پر نگاہ — مگر آپ کے طفل فرخندہ بخت — کرینگے نواسون سے دعوے تخت

یہ محروم شاہی سے رہجائینگے — زمین ہاتھ بھر بھی نہ یہ پائینگے — کہا سُنکے ہی راست اسکا کلام — مناسب ہی انجام کا اہتمام

وہ کچھ دیر سر در گریبان رہا — تفکر کا بھی دل پہ سامان رہا — ہوا بیچ سے قطع نخل فساد — اس اقرار سے پھر کیا دل کو شاد

مجھے عہد و پیمان کا ہی دل سے پاس — نہ مین جاؤنگا اپنی شادی کے پاس — نہ دیکھونگا مین روے زن عمر بھر — کہان سے نمودار ہونگے پسر

نواسے ہی ہونگے ترے کامیاب — یہ سُنکر نہ آیا پھر اُسکو جواب — برائی جو ملاح کی آرزو — تو سنتن کے پاس آئی وہ ماہرو

جدائی کا غم سب ہوا دل سے دور — دکھایا مئی وصل نے بھی سرور — مزے دل کو حاصل ہوے وصل سے — جدائی ہوئی کلفت فصل سے

رہے دور سینے سے فرقت کے خار — ہوے دفع اکبار دل کے بخار — بہت طول لازم نہین گفتگو — ہوئی حاملہ ناگہان ماہرو

وہ فرزند دو اُس سے پیدا ہوے — کہ شمس و قمر جسپہ شیدا ہوے — ہوا نام چیترانگد ایک کا — دل و جان سے زہر تھی اسپہ فدا

سنو نام ثانی سزاوار چیتر — چمن مقتدہم درمیان تول راجہ دختر سراست وراجہ پانڈو پدر ارجناس — جو تھا بیرج آخر تو اول بچتر

بٹھانا بھیکم پتامہ کا چیترانگد کو تخت سلطنت پر

شب تار پیدا وہان ہو گئی | سیاہی مین کشتی نہان ہو گئی | برائی پراسر کی جو آرزو | ہوئی صاف کافور مچھلی کی بو
گئی چار کوس اُسکی بوے بدن | کہ پہونچے ہی جس طرح بوے چمن | بنی مخزن بوے خوش گلعذار | شمیم گلستان بدن پر نثار
پسر حمل سے اُسکے پیدا ہوا | بیاس اُس پری سے ہویدا ہوا | کہا ماں سے مین تیرا فرزند ہون | ترے حکم محکم کا پابند ہون

پیدا ہونا بیاس جی کا شکم سے جو جن گندھا کے نطفہ پراسر سے اور موجود ہونا پراسر کا اس جگہ صحرا مین

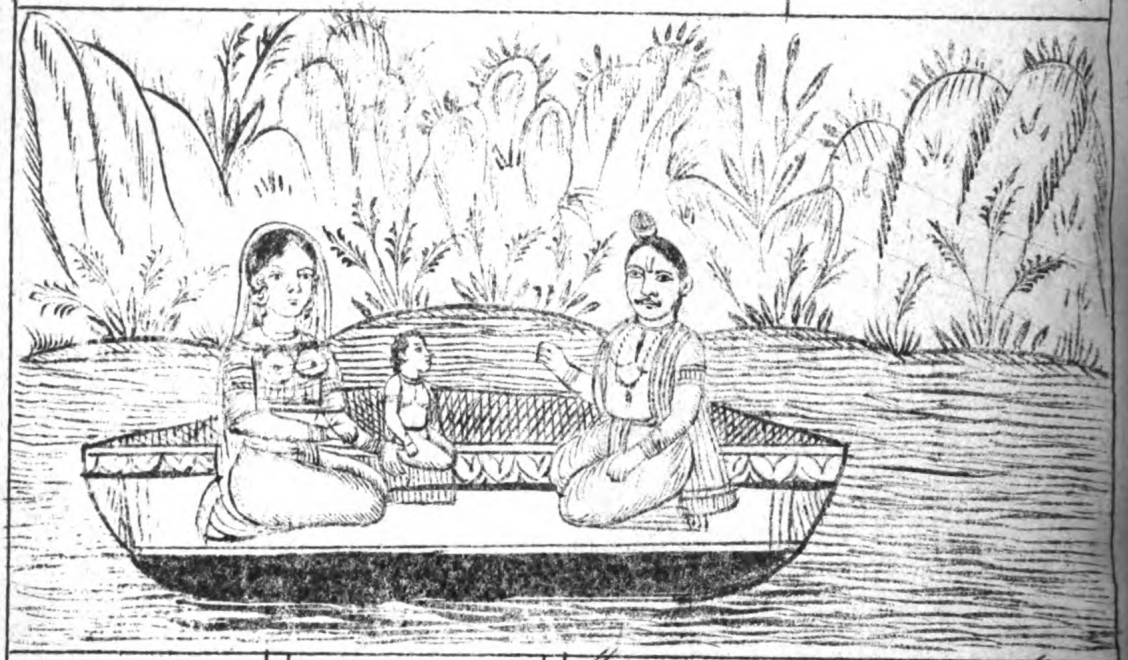

مجھے جس گھڑی یاد فرماؤ گی | اُسی دم قریب اپنے تم پاؤ گی | ہوئی الغرض روشنی جب عیان | ہوا نور دیدہ نظر سے نہان
نئی داستان اور لکھے قلم | چمن شان نزد ہم دریان آوردن بھیکم پیامہ مچھودری را از خانہ ملاح برآید | دل شاہ سنتن کا ہو دور غم
بھیکم پیامہ ہوا باشعور | چمکتا تھا خ صورت ماہ دہور | پدر کی اطاعت پہ ہر دم نثار | سمجھتا تھا اس بات کو افتخار
سنو شاہ سنتن کا اب طرفہ حال | پڑا اُسپہ اک دن محبت کا جال | یہ نکلا تھا گھر سے جو بہر شکار | نظر آئی دریا پہ وہ گلعذار
کہ تھی جسکی بوے بدن گلفشان | مہکتا تھا دامان صحرا وہان | اُس ابرو کمان کا خدنگ نگاہ | لگا سینہ شاہ سنتن پر آہ
دل و جان سے القصہ مفتون ہوا | وہ تھی مشک لیلی یہ مجنون ہوا | جو ملاح سے یہ ہوا خواستگار | کہا اُسنے اے شاہ عالی وقار
جو مطبوع یہ غیرت بدر ہی | مری آبرو ہی مری قدر ہی | مگر میرے دل مین ہی اتنا خیال | کہ پہلے محل سے جو ہی نونہال
وہ اکلیل شاہی کا حقدار ہی | وہی سلطنت کا سزاوار ہی | یہ غم ہی دل دوبیدہ کے قریب | نواسے رہینگے مرے بے نصیب
جو سنتن نے معقول پایا جواب | پھرا سوے خانہ وہ عالیجناب | نہ تھا کچھ دل زار پر اختیار | خدنگ محبت سے سینہ فگار
جو بھیکم پیامہ نے دیکھا یہ حال | پڑا شاہ سنتن پر الفت کا جال | وہ ملاح سے بھی سنے سب کلام | کہا سلطنت سے نہین محکو کام

ہوئی صورت کشمکش آشکار | وہ تپا دوپارہ ہوا ایکبار | نمایان ہوا معرکہ یہ جہان | وہان قازم موجزن تھا روان
وہ آب لال آکے اسمین گرا | وہان ایک مچھلی نے اسکو پیا | وہ مچھلی حقیقت مین تھی اپسرا | دیا ہے رکھیشر سے یہ حال تھا
وہ مچھلی تھی جو پورے ایام مین | پھنسی ایک ملاح کے دام مین | کیا چاک اسنے جو اسکا شکم | ہوئے دختر و پور پیدا بہم
نثار انکی صورت پہ شمس و قمر | گلستان عشرت کے تازہ ثمر | شکاری کو تھا اپنی غرت کا پاس | وہ لے آیا دونون کو حاکم کے پاس

پیدا ہونا شکم ماہی سے ایک لڑکی اور لڑکے کا نہایت خوبصورت

جو حاکم تھا اس شہر کا دادگر | کیا مانگ ملاح سے وہ پسر | وہ ملاح جسنے کیا تھا شکار | ملی اسکو وہ دختر گلعذار
بدل پہ رضا اسکی ہونے لگی | وہ آغوش راحت مین سونے لگی | بنی کچھ نون مین وہ گل ٹہنک حور | رخ پر ضیا غیرت شکل حور
سراپا بناے حسن کے نو سے | کہین خوبصورت تھی وہ حور سے | جمایا جو کچھ نوجوانی نے رنگ | نکالا نیا حسن نے اپنا ڈھنگ
اسے کار کشتی سے دن رات کام | یہی شغل درپیش ہر صبح و شام | ہوا اک رکھیشر کا اس جا گذر | کہ اسم اپسرا سے تھا نامور
نظر آئی دریا پہ وہ گلعذار | کیا مانہ الفت نے دل کو شکار | پسند خوبشمت محبت مین دل | ہوا غوطہ زن بحر الفت مین دل
جو وہ زلف زنجیر پا ہو گئی | محبت بھی کالی بلا ہو گئی | ہوئی عقل بد کی جو کچھ آرزو | تو بولی پراسر سے وہ ماہرو
اگر تین شرطین ہون تمسے ادا | برآئے ابھی دل کا یہ مدعا | یہان اس طرح کا ہو حائل حجاب | نہ دیکھے مجھے دیدہ آفتاب
سنو اور یہ دوسری آرزو | مرے جسم سے جاے مچھلی کی بو | معطر ہو خوشبو سے سارا بدن | نئے جامہ گل مرا پیرہن
یہ ہے تیسرا اے پراسر سوال | بکارت رہے جسم کی بھی بحال | پراسر نے جسدم سنے یہ سخن | کہا ہوگا بیشک معطر بدن
ابھی لے یہ جسکی طلبگار ہے | سب آسان ہر کون دشوار ہے | کہ ناگاہ اٹھا وہ ابر سیاہ | ہوئی گرد کشتی کی تاریک راہ

عروس جدائی سے ہو ہمکنار | گئی گلشن وصل کی وہ بہار | جو پیدا ہوا آٹھوان یہ پسر | ہر اقلیم مین ہوگا یہ نامور
ہر اک علم و فن مین ہی یہ لاجواب | سپہر شجاعت کا ہی آفتاب | یہ ہی زور و قوت مین بھی بیمثال | ہر اک فن کا حاصل ہی اسکو کمال
سنو اسکا بھیکم پتامہ ہی نام | بہت بادشا ہونگے اسکے غلام | جو ڈوبے ہین دریا مین ساتون گہر | تو نعم البدل اُن کا ہی یہ پسر
سب اوصاف ساتون کے ہین اسمین جمع | شبستان ہر علم مین ہی یہ شمع | خدائی سے قوت مین ہی بے نظیر | ستارون مین جس طرح ماہ منیر

بیان کرنا رانی کا مخاطب ہوکر راجہ سے کہ اس لڑکے کا بھیکم پتامہ نام ہی

یہ کہکر سخن جب روانہ ہوئی | چمن بان نزدیم دریان ہو حوجن بند ھا کہ از مجھو دری گویند و او رو جہ آتھین شد | کہانی ہوئی وہ فسانہ ہوئی
کہون اس بیگہ اک نئی داستان | ایر چہتھا اک شاہ عالی نسب | حضور نظر دست بستہ ادب
گیا سوے صحرا وہ سیر شکار | تصور نے پیدا کیا رنگ اور | ہوا خواہش وصل کا ڈھنگ اور
بصیت مزے سے بھری جوش پر | لیا جلد برگ شجر پر وہان | کہ دولت نہو مفت مین رائگان
وہ تیا دیا شاہ نے باز کو | یہ سوغات بھیجا دے رانی کے پاس | برآئیگی اولاد کی اس سے آس
اڑا باز لیکر جو برگ شجر | ملا راہ مین ناگہان اور باز | شکار افگنی پر اسے اپنی ناز
جو وہ آب انسان کو سمجھا طعام | بلا کی طرح سے ہوا وہ دو چار | کیا صاف برگ شجر کو شکار

خوش اُسکے زمانے مین کنجشک و باز — خدا ترس تھا وہ رعیت نواز — روان حکم شاہ عدالت قرین — بزیادہ و شیر نر ہمنشین

ہوا اُس سے اک روز سرزد گناہ — دکھائی جو شیطان نے اُسکو راہ — کہ تھا بزم اندر مین رقص فزا — نظر آئی اکبار شان خدا

ہوا سے جو زانو مرا کھل گیا — بدن غیرت و شرم سے گھل گیا — پڑی آکے زانو پر اُسکی نظر — کیا خانۂ دل مین الفت نے گھر

عوض اِس خطا کے چھٹا وہ مقام — ہوئی عمر کی صبح جسوقت شام — تو پھر آکے دنیا مین پیدا ہوا — وہی بنکے سنتن ہویدا ہوا

چمن چہار دہم در بیان پیدائش بھیکم پتامہ از گنگا

جو راجہ سے باہم ہوے یہ سخن — فدا جسکی خوبی پہ باغ جنان — بلا شبہہ ہندوستان کا چراغ — دل باغ خلد برین جس سے داغ

گرون ہستناپور کا اب بیان — وہ رفعت کہ پہونچے نہ مرغ نظر — لطافت سرشت اُسکی گلیان تمام — شمیم عروس چمن کا مقام

عمارت صفائی مین برج قمر — بہشتی چھڑکتے تھے عطر و گلاب — ہر اک طفل و پیر و جوان شاد کام — خوشی عیش و عشرت وہان صبح و شام

وہ سڑکین کہ شام و سحر جا بجا آب — سطیح اُسکے ہر ملک کے بادشاہ — زن شاہ سنتن کا گنگا تھا نام — فدا حسن پر اُسکے ماہ تمام

یہ اقلیم سنتن کی تھی تختگاہ — نکرتا تھا پہلو سے دم بھر جدا — محبت کے تیرون سے سینہ فگار — کسیطرح دل پر نہ تھا اختیار

شہ دادگر جان و دل سے فدا — پھنسا تھا کمند محبت مین دل — وصال اُسکا تھا مایۂ زندگی — جدائی سے دل کو پراگندگی

گرفتار تھا دام الفت مین دل — یہ اقرار اُس سے یہ پیمان تھا — مرا حکم نہون تیرے کردار سے — پھرون مین نہ اِس قول و اقرار سے

کمان پر وہ ابرو کے قربان تھا — پڑے تفرقہ پھر ملاقات مین — خوشی اور عیش و طرب رات دن — بہر حال تھین خاطر مطمئن

سر مو جو فرق آئے اِس بات مین — ہوئی حاملہ وہ صنم ناگہان — جو اِس بات کو نو مہینے ہوے — خوشی کے نمایان قرینے ہوے

قلم اب کرے اصل مطلب بیان — قمر برج سہ سے ہویدا ہوا — وہ گل اپنے دل کی جو خنتار تھی — ہر اک بات اُسکی دل آزار تھی

گل اندام اُس گل سے پیدا ہوا — اُسی لحظہ اُس ماہ رخسار کو — کیا غرق دریا مین مثل گہر — ہوا شاہ کا پانی پانی جگر

اِسی طرح گنگا نے بہر نجات — کیے غرق دریا مین فرزند سات — یہان عقل راجہ کی حیران تھی — لبون پر غم و رنج سے جان تھی

دل اِس غم کے داغون سے گلزار تھا — بدن زرد و ہمرنگ بیمار تھا — زبان کو نہ تھی گفتگو کی مجال — مگر کثرت غم سے دل پائمال

جو پیدا ہوا آٹھوان نونہال — کیا اُس سے ناچار شہ نے سوال — ڈبوے گئی گوہر شاہوار — کیا میرے سینے کو تو نے فگار

نہ کیون ہو دل زار کو اضطراب — ہوا آتش غم سے بھنکر کباب — کہان تک کوئی خار پر خار کھاے — رہے دم بخود کچھ زبان پر نہ لاے

مرے دل مین اِس بات کا ہے الم — تجھے کچھ نہین نونہالون کا غم — ڈبوتیکا اُنکے سبب ہو بیان — گلستان عشرت ہوا سب خزان

کیا سات لڑکون سے اِس دل نے صبر — نیے پردۂ چشم تر رشک ابر — اٹھایا ہے کر یکون نے طوفان اشک — بڑے زور پر ہے یہ عمان اشک

وہ گلرو ہوئی شہ سے یون ہمکلام — مرا حکم ہو میرے کردار سے — پھر آج تو اپنے اقرار سے

کہا اُنسے لیجاؤ دونون کو تم — حزین جہان سے نہو نام گم — پہونچ جائین جسوقت راجہ کے پاس — ترکشنا کہ خاطر کرے بیقیاس
وہ شاگرد دونون کے ہمراہ تھے — بموجب یکے گفت کے لے گئے — جو راجہ نے دیکھے وہ سرو روان — کیا صاف ہمراہیون سے بیان
مین اِن صورتون سے ہون نا آشنا — یہ دشمن ہین یا دوست یا آشنا — نہ فرزند ہی وہ نہ یہ میری زن — مین کیا جانون اِسکا کہان ہی وطن
جو اُس ماہرو نے سُنے یہ کلام — تو بولی کہ اے راجہ منیکنام — ذرا ہوش مین اپنے تو آئیے — زبان پر نہ ایسے سخن لائیے
مین زوجہ ہون اے شوہر نامدار — تجھی سے ہی یہ گوہر شاہوار — مجھے زوجہ اپنی بنایا نہین — مجھے عقد مین اپنے لایا نہین
زبان پر نہ لا حرف انکار کا — پڑھایا سبق کسنے تکرار کا — مگر عقل کامل تھی جو رہنمون
لیا دل کو پہلو مین اُس گل نے تھام — کہ آخر ہی اِس شخص سے مجکو کام — جو راجہ نے دیکھی زبان اُسکی تیز — کیا اور بھی حد سے افزون گریز
سخن دھیان مین زن کا لایا نہ وہ — اُس انکار سے باز آیا نہ وہ — نکر اپنی قربت سے انکو جدا
بنا گوہر گوش جب یہ سخن — ہوا گوہر افشان لو وہ شاہ زمن — نہین اِسمین ہرگز ذرا قیل وقال
یہ فرزند میرا ہی تو میری زن — فقط اسلیے تھے یہ باہم سخن — نہ پکڑے گریبان کوئی عیب سے
محل مین دیا اپنے اُنکو مقام — ہوا شہ کے فرزند کا بھرت نام — ہوا اُس سے ہستن پھر اُس سے کرن — ہوا کرو ال اُس سے پھر پولتین
پھر پچھت ہوا اُس سے پھر پادشاہ — ہوا بھیم سین اُس سے عالم پناہ — ہوا اُسکا برتیب نور نگاہ — مہیا اُسے حشمت و ملک و جاہ
وہان راجہ دست کی تھی اک گلعذار — وہ رانی بنی اور ہوئی ہمکنار — پس اُن سے جو پیدا ہوئے — قمر مشتری شمس شید اہوئے
پسر دوسرے کا جو سنتن تھا نام — ملا مرتبہ اور عالی مقام — ملی کشورون کی حکومت اُسے — خدا نے دیا دست قدرت اُسے
کہ جس پیر پر ہاتھ کو دھر دیا — جہان اُسکو اعجاز نے کر دیا — ہوے برطرف اُسکے اندوہ و غم — لکھے حاصل داستان اب قلم

یہ جمن سیز دہم در بیان آمدن گنگا بصورت زن پیش راجہ برتیب و درخواست زوجیت

سخن سنج ہین یہ شیرین زبان — بہت خوب و لچسپ ہی داستان — عبادت کو گنگا پہ جا کر رہا
کہ اک روز گنگا سے اک گلعذار — کنارے پر آئی ہوئی آشکار — پدر راجہ سنتن کا مرتاض تھا — ہوا اُس سے راجہ نہ ہرگز خبر — پر آ بیٹھی وہ زانوے راست پر
ہوئی دُرفشان یون کہ گنگا ہو مین — ترے حُسن پر دل سے شیدا ہون مین — دیا اُسکو راجہ نے پھر یہ جواب — کہ اے رشک طرز غیرت ماہتاب
جو بیٹھی ہی تو زانوے راست پر — کرون گا نہ مین تیری جانب نظر — مرا ایک فرزند ہی نوجوان — وہ شوہر بنے گا ترا بیگمان
تجھے عقد مین اُسکے لاؤن گا مین — تجھے اُسکی زوجہ بناؤن گا مین — سُنا اُسنے جسدم یہ رنگین سخن — ہوئی دُرفشان یون وہ غنچہ دہن
دل اِس بات سے میرا مسرور ہی — پسر بھی ترا ایک اوتار ہی — عیان رخ سے دولت کا آثار ہی
مین زوجہ ہون اُسکی یہ منظور ہی — فزون حد سے شوکت خزانہ سیاہ — جہان مین نہ رکھتا تھا اپنا جواب — ستارون مین جس طرح سے ماہتاب
اُسی وقت مین تھا برا بادشاہ

کہ وار ہوا اک کھیشر وان
کیا اُسنے یہ قصہ مجھسے بیان
کہ تھا بسوامتر ایک عابد کا نام

ریاضت مین حاصل کیا وہ کمال
کہ مشہور تھا اک زمانے مین حال
جو اندر نے شور عبادت سُنا

نیا دل مین اک ہول پیدا ہوا
یہ سمجھا کوئی حشر برپا ہوا
عبادت ہوئی جو قبول خدا

دل اِس رنج و غم سے ہوا جب نشان
ہوا اور پُر فکر وہ خستہ جان
یہ تدبیر اندر کو آئی پسند

وہان ایک تھی مینکا البشرا
سراپا مین تھا حسن اُسکے بھرا
روانہ کیا اُسکو عابد کے پاس

یہ ناز و کرشمہ دکھائے اُسے
بدل عاشق اپنا بنائے اُسے
جو بحرِ تعشق مین عابد ہو غرق

قریب رکھیشر جو آئی پری
خدا دونون آنکھون پہ جادو کری
بچھایا نیا آکے دامِ فریب

چلی اِس طرح دلربائی کی چال
پڑا طائرِ دل پر الفت کا جال
بھنا آہ زلفِ مسلسل مین دل

ہوا سینہ جب تیرِ غرگان سے چور
پڑا اُس عبادت مین طرفہ فتور
دل و جان سے بیمار مفتون ہوا

چڑھا نشہ جسدم پیا جامِ عشق
کہ ہر دم تھا ورد زبان نام عشق
دم اُسکی محبت کا بھرنے لگا

وہ دونون جو کھیل کھیلے انجام کار
دکھائے یہ صحبت نے سیل و نہار
مین اِس طرح عابد سے پیدا ہوئی

وہان قلزم مالنی تھا روان
مجھے چھوڑ آئے وہ دونون وہان
پرندون چرندون نے کی پرورش

ہوا گال کا اُس جگہ پھر گذر
پڑی اُسکی ناگاہ مجھ پر نظر
مجھے بیکس و زار پایا وہان

اُٹھالائی مجکو بشوق تمام
کیا پھر شکن باتلا میر انام
سنایا جو راجہ کو دختر نے حال

کھلی خوب کیفیت احوال کی
یہ سمجھا کہ لڑکی نہین گال کی
ہوا عقد کا اُس سے وہ خواستگار

فقط وصل کی لی کو اب چاہ ہی
گھڑی ہجر کی مجکو اک ماہ ہی
ہوئی دُرفشان اُس پہ گلرخسار

وہ آئے تو یہ بات کیا دور ہی
مجھے بھی یہی بات منظور ہی
نہایت طبیعت مین تھا اضطراب

وہین عقد مین اپنے لایا اُسے
جو فارغ ہوا اُسکی صحبت سے وہ
زبانپر یہ لایا محبت سے وہ

یہ پیمان ہی تجھسے اے گلعذار
لیگا حسوقت پروردگار
پڑیگا نہ اِس بات مین کچھ فتور

عنایت کرونگا اُسے تخت و تاج
اُسی کی ہی حشمت اُسکی ہی راج
تو کچھ دیر مین گال آیا وہان

سنایا اُسے عابدون نے یہ حال
بہت خوش ہوا دل مین اُنکے گال
کہ فرزند اِس گل کا ہو بادشاہ

جو گذرے اس احوال کو تین سال
تو اُس گل سے پیدا ہوا ونہال
جو کچھ روز گذرے تو چلنے لگا

جو بارہ برس کا ہوا وہ پسر
خدا چودھوین شب کا اُسپر قمر
کہ تھے جمع شاگرد اُسکے تمام

کیا اُس رکھیشر نے اک اور کام

اسارت بھوم اوس سے ناگہ نمود	ہر اک سمت مواج تھا بحر جود	ہوا اوس سے پیدا جو جت سین نام	حکومت تھی روئے زمین پر تمام
ی نام اوسکا ہوا جانشین	عروس حکومت سے تھا ہمقرین	پھر اُس سے ہوا کرتمان جسکا نام	مہیا نشاط و طرب صبح و شام
راد اوسکے ہر نام پیدا ہوا	تو اوج نام اوس سے ہویدا ہوا	ہوا دخت تچھک سے جو ہمکنار	برش نام پیدا ہوئی گلعذار
ادشاہ جو بجاے پدر	ہوا رونق افروز وہ تخت پر	آنک نام تھا اُسکے فرزند کا	بجاے پدر بادشاہ جو ہوا
اوس سے فرزند پیدا ہوے	مہ و مہر و ناہید شیدا ہوے	بڑا تھا جو سب سے سنو اُسکا نام	کہ قبضے مین ملک پدر تھا تمام
ین وہ دکھنت مشہور تھا	شراب حکومت سے مسرور تھا	جو تھا لبسوا متر اک کھشتر کا نام	عبادت مین مصروف ہر صبح و شام
تا تھا اک دختر گلعذار	شکن بالا نام تھا آشکار	جو دکھنت کے عقد مین آئی ماہ	ہوا راجہ بھرت اُسکا نورنگاہ
وت نے جس طرح سے بیان	چمن دوازدہم در ترزدیج شکن بالا با راجہ دکھنت و تولد بھرت ازو		مفصل قلم لکھے وہ داستان
تا تھا دکھنت شوق شکار	ہوا اسپ چالاک پر وہ سوار	رکھیشر تھا مرتاض اک گال نام	سکان رشک خلد برین تھا تمام
عابدون کا وہان تھا ہجوم	عیان ہر طرف تھی ریاضت کی دھوم	خلاصہ وہ راجہ بشوق شکار	خدا سار پہونچا وہان ایکبار

پہونچنا راجہ دکھنت کا کٹی پر گال نام رکھیشر کے صحرا مین بشوق شکار اور عاشق ہونا ایک لڑکی پر

دم منڈھی مین تھا	ملی آکے راجہ سے اک مہ لقا	تواضع سے پیش آئی جو بر محل	کیے نذر کچھ جنگلی پھول پھل
ی غیرت سرو باغ	بتا کس شبستان کی تو ہی چراغ	کیے شمع رو نے یہ روشن کلام	مین ہون گال کی دختر نیکنام
راجہ نے پھر یہ سوال	رکھیشر کا روشن ہی سب مجھپہ حال	نہ کی آج تک زن پہ اُسنے نگاہ	ہوئی کس طرح اُس سے تو رشک ماہ
تیرا سراپا دروغ	بھلا جھوٹ کو کب ہی حاصل فروغ	دیا شمع رو نے پھر اسکا جواب	کہون اپنا قصہ نکر اضطراب
ے احوال سب بیش و کم	کہ مان کون ہی کون میرا پدر	مین اِس بات سے محض تھی بیخبر	سمجھتی تھی اِس گال کو ہی پدر

کرے پھر جوان پیر کو اب قلم — دلِ زار راجہ سے ہو دور غم — طبیعت مین راجہ کے تھا وہ ملال — کہ زلفون کی صورت پریشان تھا حال
کیا نونہالون کو اک دن طلب — دعائے زبون کا کہا حال سب — کہا پھر کرے جو یہ پیری قبول — ابھی تخت شاہی ہوا اسکو حصول
سراک کو یہ سنکے ہوا کچھ ملال — رہی تسکل غنچہ زبان منھ مین لال — مگر ایک فرزند تھا پورو نام — کہ چھوٹا تھا سب سے یہ ماہ تمام
یہ فرزند بوندی کا تھا نور عین — کیون اسکو حاصل ہو دنیا کے چین — کیا دور دل سے پدر کے وہ رنج — بنا جانشین اور ملا ملک و گنج
جوانی کی مدت جو تھی الف سال — ہوا غنچہ دل پدر کا نہال — عبادت پہ معبود کے تھی نظر — کیا ترک دنیا کا سب مال و زر
ہوا گھر سے صحرا کی جانب روان — فقط اسکے ہمراہ تھین رانیان — عبادت سے ہر دم سروکار تھا — اسی نشۂ مے مین سرشار تھا
ہوئی عمر جب طے تو پائی وفات — گیا بزم اندر مین راجہ حجات — اس اندر نے راجہ کی تعظیم کی — جگہ بیٹھنے کو قریب اپنے دی
زبان مبارک سے پوچھی یہ بات — کہو مجھسے یہ بات راجہ حجات — کہ تجھسا کوئی تمسے امکان مین ہے — ترا مثل کیا وہ بیابان مین ہے
کہا اسنے اندر سے عالی جناب — نہین کوئی مخلوق میرا جواب — سخن راست ہے لن ترانی نہین — جہان مین کوئی میرا ثانی نہین
سنا جبکہ اندر نے اسکا کلام — کہا صاف اے راجۂ نیک نام — بھری ہے تکبر کی سر مین شراب — ہوا آج باطل ترا سب ثواب
کرے وصف اپنا جو منھ سے بیان — جگہ اسکو ملتی نہین ہے یہان — عبث بیٹھے ہین آپ اٹھ جایئے — زمین کو سرافراز فرمایئے
ہوا دل مین راجہ کے تازہ الم — جما پھر نہ اک لحظہ اس جا قدم — یہ امید ہے تمسے اے مہربان — کہ جسوقت ہو عمر کی صبح شام
دکھائے تمھاری دعا کچھ اثر — مرا نخل امید لائے ثمر — ملے مجکو رہنے کو پھر یہ مقام — بچرا آ یہان کا ہو مجکو نصیب — یہ صورت مقدر دکھائے قریب — جو اندر نے دیکھا اسے بیقرار — عنایت سے گویا ہوا ایکبار
کھلیگا ترا غنچۂ آرزو — جگہ باغ رضوان مین پائیگا تو — دل زار سے خار غم دور کر — اس امید سے دل کو مسرور کر
جو راجہ ہوا اس جگہ سے روان — خدا کی عنایت سے پہونچا وہان — جہان پر نوا سے تھے راجہ کے چار — سخاوت و شجاعت مین سب نامدار
بدل جگ کرنے مین مشغول تھے — جو سامان تھے سب وہ معقول تھے — نواسون نے راجہ کو دیکھا وہان — سنی حال و ماضی کی سب داستان
رہین دیر تک گفتگو مین بہم — کردن اصل مطلب کو اس جا رقم — نواسے جو اس جگ کو کر چکے — نوابون سے وا مین وہ سب بچ
دیا کچھ کچھ انکو بھی اپنا ثواب — ہوا راجہ پھر فیض سے کامیاب — ارادے غرض پانچ آئے وہان — ہوئے سوئے جنت جہانجون ر
بہشت برین مین ملا پھر مقام — رہا کچھ بھی باقی نہ دنیا سے کام — اب آگے ہے اس بات کا یون بیان — ہوئے نسل سے پورو کے کور
برہدرتھ جانی کا جو تھا پسر — ہوے جادوان اس سے سب جلوہ گر — زن اسکی تھی کوسلیا جسکا نام — مجل رو پر وا اسکے ماہ تم
ہوا اسکے فرزند جنمیجہ نام — کیے تین اسمید جسنے تمام — جورانی تھی امبہ تو بنس اسکا پور — سخاوت مین مشہور تھا د
پسر اسکا سنت نام عالم پناہ — بزیر قدم تھی سخاوت کی راہ — ہوا انتجات اسکا پھر جانشین — ملا باپ کا تخت و تاج و

منعقد ہونا دیوجانی کا راجہ ججات کے ساتھ

تقدیر مین وہ کیا — وہین دیوجانی کو اُسکو دیا — ہوئی داخل عقد غنچہ دہان — پھر الیکر اُسکو یہ سرور وان
ے ہمراہ تھی وہ کنیز — دل شاہ دیوان کو جو تھی عزیز — مگر شکر نے وقت رخصت کہا — رہے پاس ہر وقت اس بات کا
تش نہ دل مین تیز — رہے دل کو لونڈی سے کوسون گریز — ملوث نہ صحبت سے ہونا کبھی — نہ تم ساتھ لونڈی کے سونا کبھی
اخل ہوا اپنے گھر — فدا دیوجانی پر آٹھون پہر — نہوتی تھی وہ گل کوئی دم جدا — یہ اُسپر فدا تھی وہ اسپر فدا
م لکھے یہ طول حال — ہوے دیوجانی سے دونون نہال — یہان سے مین لکھتا ہون حال کنیز — بہت خوبصورت تھی وہ باتمیز
ل روز تنہا ملا — کیا الفت آمیز اُس سے گلا — کہ مرتی ہون مین تجھپہ سو جان سے — سمجھتی ہون بڑھکر کچھ ایمان سے
حبت سے ہر دم گریز — یہان آتش شوق الفت ہی تیز — مگر یاد راجہ کو تھا وہ کلام — کیا شکر نے اُسکو مجھپر حرام
حبت سے پرہیز تھا — مگر شعلۂ شوق کچھ تیز تھا — یہ سنکر کہا شہ نے اے خوش جمال — نہین مین نے ٹالا کسی کا سوال
ل کا ترے دور ہو — طلب کر وہ مجھسے جو منظور ہو — کہا اُسنے بس ہی یہی دل کو چاہ — کہ پیدا ہون تمسے مرے شکر ماہ
ہ نے کہنا قبول — ہوے تین فرزند اُسکو حصول — سنی دیوجانی نے جب یہ خبر — کہ راجہ سے اُسکے ہوے ہین پسر
مر تھا ناگوار — کیا نشتر غم نے سینہ فگار — نہ آئی دل غم رسیدہ کو تاب — ہوا جل کے اس آگ مین دل کباب
یاس اندوہگین — سنایا سراسر وہ حال حزین — کہا شکر نے ماہ رخسار سے — وہ راجہ پھرا اپنے اقرار سے
ہاہون اسلئے طلب — جوانی مبدل ہو پیری سے اب — مگر یہ بھی ہی ساتھ اسکے کلام — جو راجہ کے فرزند ہین نیکنام
ین سے جو قبول — تو راجہ کو ہو پھر جوانی حصول — دعا کا جو ہو نیچا نشانے یہ تیر — وہ راجہ جوان تھا بنا صاف پیر
ے جاتے رہے — چمن یازدہم در بیان دادن راجہ ججات سلطنت خود بہ پور پسر خود — مرے زندگانی کے جاتے رہے

دل اُسکا جدائی سے تھا پاش پاش — بدل دیوجانی کی ہر سو تلاش — پریشان بو کی روش چار سو — تجسس مین حیران تھی کو بکو

کہ اُس گل سے ناگہ ہوئی جو دوچار — فدا جوش زاری پہ ابر بہار — روان چشم سے اشک کی فوج تھی — گریبان بھنور آستین موج تھی

یہ بیکل پریشان جو آئی نظر — اوتر آیا آنکھون مین خون جگر — روانہ ہوئین دونون سے سو مکان — یہ تھی سخت غمگین وہ تھی خستہ جان

جو گھر آئی وہ دختر خستہ حال — پدر کو محبت تھی اُس سے کمال — وہ احوال سنکر نہ آئی جو تاب — ہوا آتش غم سے جلکر کباب

بھرا تھا طبیعت مین غصہ کمال — کہا شاہ دیوان سے جاکر یہ حال — وہ سلطان نہایت ہراسان ہوا — جو دل مطمئن تھا پریشان ہوا

گرا پانؤن پر سنکر کے ایکبار — کہا جان و مال اپنا تم پہ نثار — بدل سنکر کا پاس منظور تھا — مگر کیا کرے سخت مجبور تھا

پسند آئی اُسکو خوش آمدکی راہ — یہ گویا ہوا سنکر سے بادشاہ — سزاوار ہون ہو عنایت سزا — بہت عذر تقصیر لایا بجا

سنے سنکر نے جو ملائم کلام — ہوا دور دل سے وہ غصہ تمام — کہا خیر لازم ہی اب جست وجو — رضامند ہو جس سے وہ ماہرو

وگرنہ ترے حق مین ہوگا زبون — نہ کام آئیگا کوئی مکر و فسون — سنو اسطرح اُسکو راضی کیا — کنیزی مین دختر کو اپنی دیا

ہزار اور دس لونڈیان اُسکے ساتھ — لیا دیوجانی کا دل اپنے ہاتھ — ہوا دور اُس گل کے سینے سے خار — گلستان کی گلگشت پر دل نثار

طبیعت جو اکثر پریشان ہوئی — خرامان وہ کبک خرامان ہوئی — ہوا شہر کے باہر اُسکا گذر — قریب چمن چاہ آیا نظر

لب چاہ وہ رونق افزا ہوئی — گئی سیر کو خود تماشا ہوئی — کہ ناگاہ آیا وہ راجہ حجات — کنوئین سے لائی تھی جسنے نجات

ہوئین آنکھین آپس مین جسدم دوچار — لگا تیر الفت ہوا دل کے پار — وہ صورت تھی ہر لحظہ پیش نظر — کیا عشق نے آہ جب دل مین گھر

پھنسا دام مین زلف کے مرغ دل — تو آہین بھرنے لگین متصل — کہ کس باغ کی تو ہی سرو رواں — ہوا اُس گل اندام سے تر زبان

بتا کس گلستان کی تو ہی بہار — دل و جان ہی بلبل کی صورت نثار — کہ مین سنکر کی ہون بہار چمن — ہوئی گلفشان اس سے وہ گلبدن

سنا جبکہ راجہ نے رنگین کلام — چبھا خار غم پر لیا دل کو تھام — نظر آئی فصل بہاری خزان — رہی کاوش خار الفت نہان

ہوا رنگ زعفران وار زرد — رہا دل کا پہلو مین ہو شیدہ درد — لگے تیر مژگان تو دل شق ہوا — نظر کیا پھری رنگ رخ فق ہوا

کھلا دیوجانی پہ کچھ وہ رنگ — کہے بلبل یہ رنگین کلام — تردد کا ای شہ نہین ہی مقام

نہ اس غم سے ہو غنچہ دل ملول — کہ میوہ ہی کھانے کو خوشبو کو پھول — ہوے گوہر گوش جب یہ سخن — کہا اس رو روشن نے ای گلبدن

حقیقت مین ہی درست تیرا کلام — جو کہتی ہی تو حق ہی وہ لاکلام — مگر تو برہمن مین ہون چھتری — تنزل مجھے ہی تجھے برتری

وہ دونون جو باہم رضامند تھے — تو آپسمین دل اُنکے خرسند تھے — گئے سنکر کے پاس وہ شاد شاد — کہ ہوگا اُنھین سے یہ رفع فساد

کہ ہی دیوجانی پہ راجہ نثار — مقدر کا روشن تھا جو اُنپہ حال — ہوا شاد اس بات سے وہ کمال

ہوا یون سخن سنج وہ ای حجات — مقدر سے ممکن نہین ہی نجات — مقدر مین اسکے یہی ہی رقم — ہوا ہی روان روز اول قلم

تصویر ایک صحرا کی اور پہونچنا راجہ حجات کا ایک کنوئین پر اور نکالنا کنوئین سے
دیو جانی کو اور تیر جگر دوز عشق کا کھانا سینہ پر

ین گلشن سکر کی سہون بہار	وہ بلبل کی صورت ہی مجبر نثار	یہ سنکر وہ راجہ تو راہی ہوا	پر اس گل پہ فضل الٰہی ہوا
شان وہ گریان وہاں سے چلی	بنی نہر اشکون سے ہر اک گلی	اسی دیو جانی کی تھی اک کنیہ	نہایت وہ کہتی تھی عقل و تمیز

ہوا شکر مجبور بے اختیار — سکھایا وہ افسون اُسے ایکبار — کہا تھا جو شاگرد نے وہ کیا — سبھی حال افسون بکلمت کہا

کیا پھر نہ لب نے کبھی مُکر کا نام — اُسی دن سے ہے برہمن پر حرام — کہا شکر سے کچ نے یہ ایک روز — غم ہجر دل میں ہے آتش فروز

اسی وجہ سے طبع ناشاد ہے — شب و روز مان باپ کی یاد ہے — عنایت نوازش کرم کیجیے — اجازت مجھے گھر کی اب دیجیے

سنا دیوجانی نے جو یہ سخن — کہا گر تو نے راہ وطن — محبت سے تیری ہے سینہ فگار — جدائی سے ہوگا یہ دل بیقرار

ذرا مجھکو تاب جدائی نہیں — اگر تو نہیں تو خدائی نہیں — پھنسے ہیں مرے دل میں اُلفت کے خار — نہ لے نام رخصت کا تو زینہار

تصدق ہوں تجھپر ابھی جان و دل — محبت سے تیری بنے آب و گل — مجھے جان سے وصل عزیز ہے — جو ہو عقد باہم تو کیا خوب ہے

نہ مانا جواب اسکو کچ نے دیا — سبھر حال انکار کل کیا — نظر مہر و الفت پہ اصلا نہ کی — وطن کی قدم چوم کر راہ لی

جو کچ سے نہ حاصل ہوا مدعا — یہی دیوجانی نے مانگی دعا — وہ افسون نہ کام آئے انجام کار — فراموش ہو یاد سے ایکبار

کہا کچ نے پھر یوں نہ اسکی پیا — کہ تو عقد میں چھتری کے در آئے — وطن کی طرف کو روانہ ہوا — وداع لغرض وہ یگانہ ہوا

جو آیا وہ گھر میں ہر اک خوش ہوا — جدائی کا غم سب فراموش کیا — ہوا راجہ اندر کا دل اس سے شاد — کہ کچ نے کیا سکر سے سحر یاد

عیاں جب یہ راز نہفتہ ہوا — چمن میں ہم دربیان بہم رسیدن شرمشٹھا و دیوجانی با راجہ جہانگیر چھتری — ہر اک دیوتا دل شگفتہ ہوا

زبان قلم ہے جو اسدم رواں — کروں اور احوال تازہ بیان — جو دیوؤں کا راجہ تھا ذی احتشام — کہ دختر کا اُسکی تھا شرمشٹھا نام

نظر اُسپہ تھی مہربانی کے ساتھ — کہ رہتی تھی وہ دیوجانی کے ساتھ — نہ دل پر الم تھا نہ اندوہ و غم — نہاتی تھیں دریا میں دونوں بہم

وہ مہ رشک خورشید برج حمل — نہاکے جو دریا سے آئی نکل — کیا زینت جسم اُسکا لباس — کہ پہنا برہمن کا تو نے لباس

کہا دیوجانی نے اے بدخصال — نہ اسطرح سے کھائیے پیچ و تاب — مرے باپ کے پاس صبح و شام — دیا تو نے استوقت مجکو ملال — رہا دور اس بات کا دل سے پاس — پدر تیرا جو سکر ہے نیک نام

دیا دیوجانی کو اُسنے جواب — پدر تیرا جو سکر ہے نیک نام — مرے باپ کے پاس صبح و شام

دل و جان سے رہتا ہے خدمتگزار — مرے روبرو کیا ہے تیرا وقار — ہو سینہ بھی خنجر غم سے چاک

نہایت وہ مشرٹھ مغرور تھی — بہت دیوجانی ہوئی خشمناک — کہیں بڑھکے ظلمات سے تھا سیاہ

کہانتک کہوں قصہ بدخصال — وہاں سب میں بدذات مشہور تھی — اُسی راہ میں تھا جو بے آب چاہ — طرف اپنے گھر کے روانہ ہوئی

خدا ساز تھا جب جگہ وہ کنوان — کنوئیں میں دیا دیوجانی کو ڈال — ملامت کی بیشک نشانہ ہوئی — تجسس میں پانی کے وہ تشنہ کام

سر چاہ تھا آب کا خواستگار — جہانگیر چھتری سے ہوئیں دیوجانی سے دوچار — جو آیا کیا اُس کنوئیں پر مقام — وہ تشنہ کام

جو آنکھوں کو جلوہ نظر آگیا — کہ آنکھیں ہوئیں دیوجانی سے چار — نظر آیا جو چاہ بے آب کا — دنیا وہ رخ شمس بھی جس سے

دل زار پر ابر غم چھا گیا — اُسی دم کنوئیں سے نکالا اُسے — بہت ناتوان تھی سنبھالا اُسے

کہا اُس سے اے غیرت مہر و ماہ — کنوئیں میں گری کیونکر اے نیکخواہ — یہ کہکر کس جنس کی ہے تو نہال — ہوئی دُر فشاں اشک وہ خوش جمال

ج نے اسدم کلام	یہان فکر کا کچھ نہین ہی مقام	وہ افسون جو اسدم بتادو مجھے	بہرحال زندہ ابھی لو مجھے
رکے تمھارا شکم	نکل آؤن زندہ یہ ہو دور غم	جو تاثیر افسون دکھائے مجھے	کرے پھر وہ افسون زندہ تجھے

باہر آنا شکم سکر سے گج کا

الانام اُس سے ہوئی ماہر و — خدا نے اُسے دی بڑی آبرو — ہوا اُس سے پھر اک پسر ارجمند
ہوا اُس سے اہی نام پھر نور عین — کہ دنیا کا حاصل تھا سب سکو چین — مُہک اُسکے فرزند کا نام تھا
حجات اُس سے جسو قت پیدا ہوا — تو وہ دیو جانی پہ شیدا ہوا — یہ زن دختر شکر تھی خوش جمال
سنی عابدون نے جو یہ داستان — کہا سوت سے کیجیے اب بیان — جو تھا چھتری قوم راجہ حجات
بنا شوہر دختر برہمن — بیان ہو یہ کس شہر کا ہی جلین — دلون کو ہی سکے یہ حیرت کمال

چمن نہم در بیان حال دیو جانی دختر شکر کہ پیروہت دیوان بود

پیروہت ہی دیوون کا اک شکر نام — اُسے یاد تھے علم دنیا تمام — اک افسون تازہ اُسے یاد تھا
نہ تھا فرق اُسکی کرامات مین — جلاتا تھا مردے کو اک بات مین — قوی دل تھے وہ دیو اس بات سے
مگر دیوتاؤن کو تھا ہیچ و تاب — نہوتے تھے اُنپر کبھی فتحیاب — غرض کچ برہسپت کا فرزند تھا
فریب اک کیا چاہیے شکر سے — وہ افسون لیا چاہیے شکر سے — یہ لڑکا نہایت ہی چالاک تھا
تجسس جو افسون کا تھا ہر نفس — رہا شکر کے پاس دس سو برس — بنا اُسکا شاگرد سو جان سے
وہان دیو جانی تھی صاحب جمال — محبت وہ کرتی تھی اُس سے کمال — یہ دیون کو اک روز آیا خیال
سوا اُسکے وہ شکر بھی ہی فدا — کہ رہتا نہین اُس سے دم بھر جدا — نہو یہ وہ افسون بتا دین اُسے
یہ اندیشہ دل پیر جو نازل ہوا — پریشان سب طرح سے دل ہوا — کیا قتل مجرا مین جاکر اُسے
جو کچ سے تھی اُس گل کو الفت کمال — رہا دل مین دن بھر اُسی کا خیال — تصور سے تھین اُسکی آنکھین دوچار
نہ آیا جو کچ دل مین حیران ہوئی — وہ گیسو کی صورت پریشان ہوئی — کیا باپ سے اُسنے اپنے سوال
جو کچ آئے تو زندگی ہی مری — بہر حال وہ دل لگی ہی مری — یہ شکر بدر نے جو افسون پڑھا
جو اس امر سے دیوتا گہ ہوئے — کہ جادو نے زندہ کیا ہی اُسے — کیا قتل پھر اُسکو یجا کے دور
عدو جانتے تھے ستمگر اُسے — کیا راکھ آخر جلا کر اُسے — یہ سمجھا کیا خانہ شکر پاک
پلائی غرض شکر کو وہ شراب — نہ تھی دیو جانی کو فرقت کی تاب — کیا باپ سے پھر دوبارہ سوال
بلا مین پھنسا ہی جو آیا نہین — اُسے کھا گیا آسمان یا زمین — بنے جس طرح زندہ پیدا کرو
پڑھا شکر نے پھر وہ افسون ولہ — ہوا صاف راز نہان یون عیان — اُنھین کے شکم سے یہ آئی صدا
تن و جان پہ گذرا تھا جو حال زار — کیا شکر سے کچ نے سب آشکار — وہ اوستاد تھا سخت حیران ہوا

قیامت کے اقلیم مین نامور
مہیا سب اسباب آرام تھا
اُسی ماہ کامل کو حاصل کمال
بھرے اُسمین عدل کرم کے صفات
مفصل بیان کیجیے اسکا حال
کتابون مین لکھا ہی اسکا بیان
کہ مردون کا بھی جس سے دل شاد تھا
مُبرا تھے دنیا کی آفات سے
ہوے ملتجی اُس سے سب دیوتا
جوانمرد تھا اور بیباک تھا
سمجھتا تھا تہمہ وہ ایمان سے
کہ اُس گل کو ہی کچ سے الفت کمال
کہین اپنا ثانی بنا لین اُسے
وہ چھوڑ آئے قیمہ بنا کر اُسے
کیا آنے کا شام تک انتظار
مرے دل کو پیدا ہی تازہ ملال
اُسی دم وہ بیجان زندہ ہوئی
فروتا کسی طرح ہو یہ فتنہ
ملائی مئی لعل گون مین وہ
خبر کچھ نہین کیا ہوا اُسکا حال
نہان چشم سے ہی ہوا کیا
کہ یہ حال دیوون نے میرا
وہ زلفون سے بکھر کر پریشان

ابھی کھینچے اندر کو لاتا ہوں میں | اس آتش میں بیشک جلاتا ہوں میں | لب برہمن پر یہ تھی داستان | کہ اندر کا آیہو بچا تخت روان
وہ اندر جو آتش کے آیا قریب | یہ سمجھا نہیں کوئی اس جا حبیب | لیٹے تھا چادر میں اپنی دھسا | بدن خوف آتش سے اٹھا جو کانپ

آراستہ ہونا جگ کا اور روشن ہونا ایک مقام پر آتش شعلہ زن کا اور پہونچنا راجہ اندر کا ہوا پر سنگاسن سمیت

دل و جان سے تھی جو عزیز اپنے جان | شعاع اٹھا لفت کا دل سے نشان | دیا پھینک آتش میں غمخوار کو | لیا گھیر شعلے نے اس مار کو
جو اندر نے جلنے سے پائی امان | روانہ ہوا جلد سوئے مکان | جو حاصل پر بھیت کا مطلب ہوا | فراموش اندوہ و غم سب ہوا
برہمن جو آیا تھا بہر سوال | کیا اس سے راجہ نے اے خوش خصال | تمنا ہو جو کچھ بیان کیجیے | مہیا ہی ہر شے یہاں لیجیے
کہا اس نے اے راجۂ نامدار | نہیں مال دولت کا میں خواستگار | فقط تم سے ہی اس گھڑی یہ سوال | کہ سانپوں کو ایذا جان ہی کمال
برہمن پر احسان اب کیجیے | جو باقی ہیں انکو امان دیجیے | کیا گوش راجہ نے جو یہ سخن | بہر حال کی خاطر برہمن

چمن ہشتم دربیان نسبت کوروان از برہما

ہوا آج سانپوں کا قصہ تمام | مہابھارت کو اب سنیں خاص و عام | یہ قصہ زمانے میں مشہور ہی | ولی انکو آتش سے اسدم امان
کہ برہما سے دنیا کی ہی ابتدا | وہ باعث ہی پیدائش خلق کا | یہاں پر ہی بعضوں کا ایسا بیان | یہ احوال اس طرح مذکور ہی
زبان پر ہی بعضوں کی یہ بھی کلام | ہزار و یکم سے ہی یہ سنکنام | بہر حال برہما سے ہی ابتدا | یہ برہما بلاشبہ ہی ساتوان
ہوا وجھ پر جایت انکے نمود | روان اسکا عالم میں تھا بے جمود | عدم سے ہوئی پھر ولادت آشکار | کہ پہلے وہ ہر شی سے پیدا ہوا
نمایاں ہوا سورج اس ماہ سے | ہم آغوش تھا حشمت و جاہ سے | پسر سونام اس سے پیدا ہوا | بنا کشپ اس ماہ کا خواستگار

اُجینی کا ملے گوشوارہ مجھے — فقط چار دن کی ہی مہلت تجھے — نہ لایا اگر چار دن مین وہ تو — ملا دونگی مین خاک مین آبرو
دعائے زبون دونگی وہ برمحل — کہ عیش و طرب مین پڑیگا خلل — نہایت وہ شاگرد چالاک تھا — مُبرا تھا عیبون سے دل پاک تھا
ہوا وہ صبا کی طرح سے روان — مجل جسکی سرعت سے تیر کمان — سخی تھا جو وہ راجۂ نامور — گیا اُسکے نزدیک یہ بیخطر
طلب جس گھڑی گوشوارہ کیا — سخی تھا اُسی وقت اُسنے دیا — جو شاگرد لیکے وہان سے پھرا — سرِ راہ طرفہ بلا مین گھرا
کہ ناگاہ تچھک چور آ لیگیا — نیا داغ شاگرد کو دیگیا — طبیعت کو پیدا ہوا اضطراب — وہ غصہ کہ کھاتا تحمل پیچ و تاب
اوتر آیا آنکھون مین اُس دم لہو — بنا جان تچھک کا دل سے عدو — اُسی جا نظر آیا سوراخ مار — لگا کھودنے اُسکو یہ بیقرار
مشقت نہایت تھی مدِ نظر — زمین کا کیا پارہ پارہ جگر — جو اندر کو تھی پیر سے اُسکے راہ — محبت کی حال تبہ پر نگاہ
سرِ دست پہونچا مدد کے لیے — وہ کارنمایان وہان پر کیے — بلا جان تچھک پہ نازل ہوئی — شکست صریح اُسکو حاصل ہوئی
ہوئی آتش جنگ جب شعلہ بار — ہوے سرد لاکھون دم کارزار — یہ ہی مختصر گوشوارہ ملا — جو فضل خدا تھا دوبارہ ملا
جو لایا یہان وہ سعادت بشعار — زمین پر کے دل سے کھویا غبار — بدل وقت کا ہر گھڑی انتظار — مگر دل مین کھایا تھا تچھک سے خار

چہن ہفتم در بیان سوختن ماران در آتش جنگ راجہ جنمیجہ

اسی جا تھا جان کا وہ عدو — بنا ہر طرح دشمن آبرو
برہمن کو تچھک سے جو لاگ تھی — نہان دل مین کینے کی اک آگ تھی — کیے جل کے جنمیجہ سے یہ سخن
کہ تچھک سے خونِ پدر لیجیے — اُسے سوختہ آگ مین کیجیے — نہایت تعجب کا یہ ہی مقام
خدا نے دیا ہی بڑا مرتبا — دکھاؤن نہ تچھک کو راہ فنا — اُٹھا دو زمانے سے سانپون کا راج
سُنی برہمن کی جو یہ گفتگو — بنا جان تچھک کا راجہ عدو — سٹا دیجیے صاف تچھک کا نام
بنا برہمن جگ کا پیشوا — مہیا تھا سامان سب ہوم کا — بنے جل کے خاکستر افعی ہزار
ہوا منتروں کا وہ بازار گرم — کہ آہن بھی تھا موم سے سخت نرم — اُنھون نے کہان کی جگہ اُسکو دی
ہوئی دیر تچھک کے آنے مین جب — کہا اُس برہمن سے راجہ نے تب — یقین ہی کسینے چھپایا کہین
کہا یون برہمن نے اے بادشاہ — کہ تچھک کو اندر نے دی ہی پناہ — ہوا دل کو اک تازہ رنج و محن
کہا دی جو اندر نے اُسکو پناہ — ہوا بے سبب مجھسے وہ کینہ خواہ — مرے سامنے کھینچ لاؤ اُسے
جلا دو اُسے آتش مین اندر کو آج — ملا دو ابھی خاک مین اُسکا راج — ہوا نا کہان جگ مین آشکار
وہ افعی لباس برہمن مین تھا — چھپائے دل زار مین مدعا — کہا تو ہی کس چیز کا خواستگار
برہمن تھا جو جگ کا پیشوا — کہا اُسنے خاموش اے بادشا — نہ فرمائیے اتنی عجلت کو کام

سامان جگ ماران

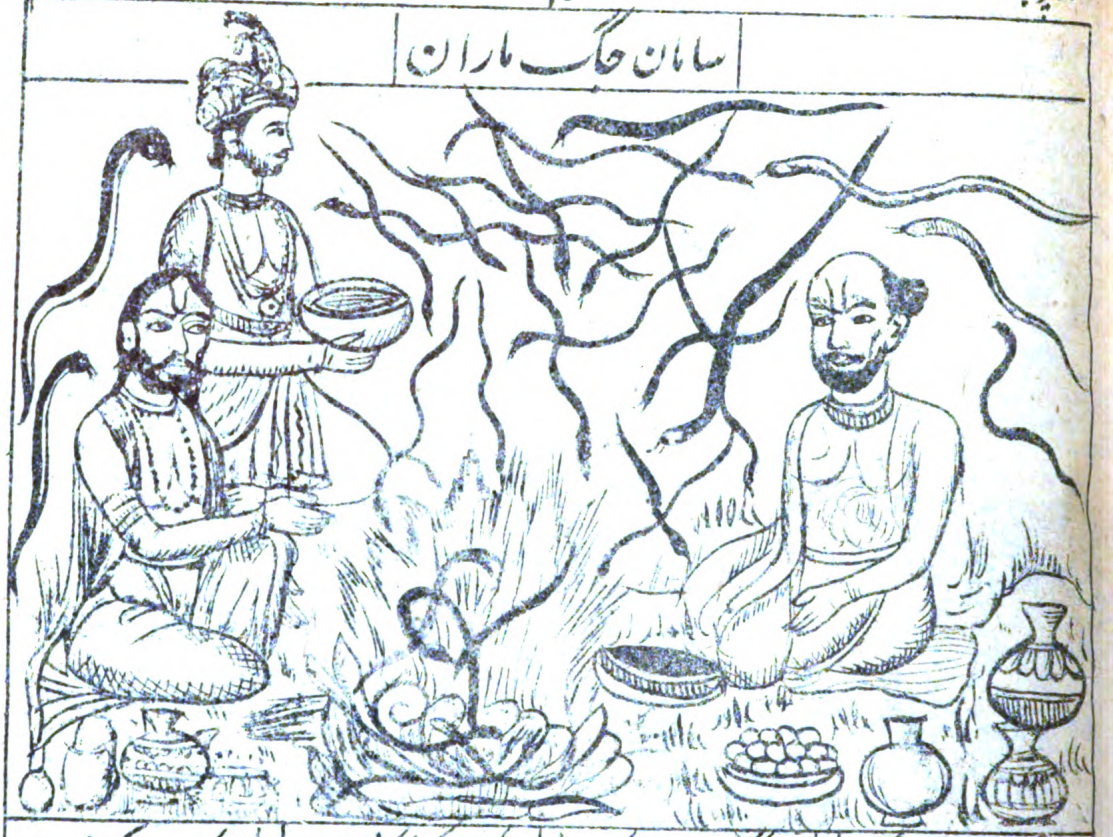

بنا باپ کے خون کا خونخوار — ہوا جنگ پر مستعد ایکبار
پسر دخت باسک کا انجام کار — امان کا ہوا شاہ سے غمگسار
کیے موت سے عابدون نے کلام — وہان جس برہمن کا تھا اہتمام
دکھن مین جو عابد تھا اک دھوم ہم — مرید اُسکے تھے تین عالی مقام
وہ بیدنکو کار گوشہ نشین — معزز تھے اُسکے بھی شاگرد تین
سنو حال جنمیجہ نامدار — بہت اُسکے محکوم تھے شہریار
اُدنگ اُنکا شاگرد تھا نوجوان — اُسے گھر مین چھوڑ آئے تھے ناگہان
جو گھر مین تھا شاگرد عالی وقار — ہوئی اُس سے صحبت کی وہ خواستگار
جو اُستاد نے یہ سنا حال زار — ہوا شاد شاگرد سے بیشمار
کہا اُسنے اے پیر روشن ضمیر — یہ خواہش ہے لاؤن بجا حکم پیر
جہان مین ملے خلعت آبرو — خدا کے بھی ہون سامنے سرخرو
وہ رکھتی تھی شاگرد سے کچھ ملال — نکالا زبان سے یہ حرف سوال

بنے خاک جل جل کے اُسی وہان
ملی آتش شعلہ زن سے پناہ
ہوا رنگ غنچہ شگفتہ وہین
عبادت سے دل اُنکے مسرور تھے
عبادت پر اپنے بڑا ناز تھا
بناتا تھا یہ جگ کے کام کو
ہوئی حیض سے پاک وہ خوش جمال
یہ گٹھری گنہ کی نہ سر پر دھری
نہ زر و زیور و گوہر و مال و جاہ
جو دشوار ہو کام وہ کیجیے
کرو وہ کہے جو زن نیک نام
جہان اُسکی بخشش سے معمور ہے

ہوئی ہوم کی آگ شعلہ فشان
جو باقی تھے اُسی بحال تباہ
سنا سوت نے عابدون کا سخن
اُن بندہ امین وہ مشہور تھے
اُدنگ ایک اُنمین سرافراز تھا
وہ لائے تھے بیدنکو نام کو
زن پیر کا اب سنو مجھسے حال
وہ شاگرد اس عیب سے تھا بری
کہا مانگ مجھسے جو ہو دل مین چاہ
کوئی حکم محکم مجھے دیجیے
کیے اُس سے اُستاد نے یہ کلام
بہت نام راجہ جو مشہور ہے

سرراہ غافل اسے دیکھکر ۔۔۔ ہوئی آتش کینہ پھر شعلہ ور ۔۔۔ لیا بجر سے اپنے اندر نے کام ۔۔۔ یہ چاہا کرے اُسکا قصہ تمام

شکستہ ہوا ضرب سے ایک پر ۔۔۔ گرژ نے کہا ہنسکے کیا ہے ضرر ۔۔۔ جو تیغ دعا سے ابھی کام لوں ۔۔۔ سنا تیرے کردار کی تجکو دوں

مگر اس خطا پر نہیں ہے نظر ۔۔۔ کہا راجہ اندر نے اے نامور ۔۔۔ بیان مجھسے ہو زور و قوت کا حال ۔۔۔ کہ کس درجہ حاصل ہے اسمین کمال

گرژ مثل بلبل ہے گلفشان ۔۔۔ زبان سے مین کیا اپنا ہون مدح خوان ۔۔۔ بیابان زمین کوہ دریا تمام ۔۔۔ کرین ایک بازو پہ میرے مقام

اُٹھالون تجھے بھی مین اِن سب کے ساتھ ۔۔۔ عدو بھی بڑھائے گر اسوقت ہاتھ ۔۔۔ نہ اُنمین سے لڑائی سے ہرگز قدم ۔۔۔ دکھاؤن ہزارون کو راہ عدم

یہ سنتے ہی اندر ہراساں ہوا ۔۔۔ بڑھا خوف یہ دل پہ لرزان ہوا ۔۔۔ ہوئی صلح الفصہ دونون مِلے ۔۔۔ کیے دور جنگ و جدل کے گلے

ہوا صورت آشتی کا ظہور ۔۔۔ دلون سے کدورت ہوئی صاف دور ۔۔۔ جو اندر نے دیکھا کہ ہے صلح اب ۔۔۔ گرژ سے کیا انجیوان طلب

گرژ نے کیا حال اپنا بیان ۔۔۔ نہ دونگا مین اک قطرہ اے مہربان ۔۔۔ جو سانپون کو دونگا یہ آب حیات ۔۔۔ ملیگی کنیزی سے مان کو نجات

مگر اُس گھڑی تمکو ہے اختیار ۔۔۔ مزاحم نہ مین ہونگا کچھ زنہار ۔۔۔ کیا راجہ اندر نے کہنا قبول ۔۔۔ گرژ کا ہوا مطلب دل حصول

سوا اسکے اندر نے یہ بھی کہا ۔۔۔ کہ سانپون کو بھی تو کریگا غذا ۔۔۔ نہ اصلا کبھی ہوگا سم کارگر ۔۔۔ ہوے پھر وداع الغرض یکدگر

دیا لاکے سانپون کو آب حیات ۔۔۔ کنیزی سے بنتانے پائی نجات ۔۔۔ مگر اُس سے محروم افعی رہے ۔۔۔ کہ اندر وہ پانی اُٹھا لیگئے

دکھایا دعا نے جو اپنا اثر ۔۔۔ تو سانپون کو آتش سے پہونچا ضرر ۔۔۔ کروروں ہوے جلکے خاک سیاہ ۔۔۔ بنا استیک اُنکا پشت پناہ

سنا عابدون نے جو یہ حال زار ۔۔۔ کہا سب نے اے سوت عالی وقار ۔۔۔ بچی جسکے باعث سے سانپون کی جان ۔۔۔ دیا چاہیے اُنکا ہمکو نشان

چمن پنجم در بیان پیدائش استیک کہ جان بختی ماران از و بظہور آمد

کہ تھا ایک زاہد جو نام ۔۔۔ نہ رکھتا تھا دنیا سے دون سے کام

شبے روز سیر بیابان رسید ۔۔۔ غم و رنج کا کچھ نہ دل پر گزند ۔۔۔ کہ ناگہ ہوا ایک جا پر گذر ۔۔۔ کنوئین مین کئی شخص آئے نظر

لٹکتے تھے اسمین بحال تباہ ۔۔۔ کوئی مخلصی کی نہ تھی اُنکی راہ ۔۔۔ کیے اُنسے عابد نے بڑھکر کلام ۔۔۔ کہ تم کون ہو کیا تمھارا ہے نام

اُنھون نے کہا ہم گنہگار ہین ۔۔۔ ہر اک ہم بزرگ چرنکار ہین ۔۔۔ نہین ہے جو فرزند کی اُسکو چاہ ۔۔۔ یہ ثابت ہوا ہمپہ ناحق گناہ

چرنکار دامن ہوا شرمگین ۔۔۔ کہا اب کرو نکا زن مہ جبین ۔۔۔ مگر شرط یہ ہے کہ ہم نام ہو ۔۔۔ پر پر و سخن جو گل اندام ہو

دیا قیدیون نے پھر اسکا جواب ۔۔۔ دعا تیری خالق کرے مستجاب ۔۔۔ یہ سُنکر چرنکار نے راہ لی ۔۔۔ بدل تھی تلاش اک گل اندام کی

لبون پر یہی دم بدم تھا کلام ۔۔۔ چرنکاری ہے جسکی دختر کا نام ۔۔۔ وہ دے مجکو مین اُس سے شادی کرون ۔۔۔ مُئے لطف سے جام عشرت بھرون

چرنکار کا سُنکے طرفہ سخن ۔۔۔ ہر اک سمت ہنستے تھے سب مرد زن ۔۔۔ خدا ساز سانپون کا اک بادشاہ ۔۔۔ کہ بامک تھا نام اُسکا بے اشتباہ

چرنکاری تھا اُسکی دختر کا نام ۔۔۔ نجالت دہ حسن ماہ تمام ۔۔۔ ہوے رنج و غم سب تجسس کے دور ۔۔۔ بعقد چرنکار آئی وہ حور

نمودار استیک اُسکے پیدا ہوا ۔۔۔ وہ کار نمایان ہویدا ہوا ۔۔۔ پر یکھیت کا فرزند جمیجہ نام ۔۔۔ مہیا نشاط و خوشی صبح و شام

ہوئی صبح اکبارہ وہ غم کی شام — گرڑ نے بھرا آبخیوان سے جام — ہوا صورت باد صرصر روان — ملے راہ مین کشن جی ناگہان

گرڑ جھک کے تعظیم لایا بجا — دل اُنکا بہت شاد و خرم ہوا — کہا مانگ جو تجکو درکار ہوا — زبان سوال اب گہربار ہو

گرڑ نے کہا مین یہ ہون خواستگار — ارادے یہ ہون آپ جسدم سوار — ملے مجکو بالائے بیرق مقام — کہا سنکے مقبول ہی یہ کلام

سوا اسکے جو اور ہو آرزو — طلب کرلے تجکو بے جست وجو — کہا ہان جو یہ قول و اقرار ہی — تو یہ پشت پر یہ طلبگار ہی

زبان سے نہ لون آبخیوان کا نام — بغیر اسکے برآئے مطلب تمام — نہون حشر تک پیر زندہ رہون — جوانون کی صورت توانا رہون

گرڑ کی برآئی مراد دلی — بصد عجز بولا کہ اے کشن جی — کوئی چیز مجھسے طلب کیجیے — مناسب ہی کچھ نذر مین کیجیے

زبان کشن کی یون ہوئی گلفشان — تصور ہی کے ساتھ آنا یہان — تری پشت پر ہو کے اسوار مین — کرون سیر صحرا و گلزار مین

جہان چاہون پہونچون بشکل نظر — تصور کو بھی ہو نہ اُس جا گذر — گرڑ نے کہا حکم ہی یہ قبول — سر ہو نہ اب آہین ہوگا عدول

یہ کہکر وداع اُس جگہ سے ہوا — گرڑ کا سنین سامعین اور حال — عدو کی طرف سے تھی غفلت کمال

لڑائی راجہ اندر کی گرڑ کے ساتھ گرڑ بصورت طائر سفید قوی

عبادت مین بیٹھا تھا کشب جہان — اسی شکل اوڑ کے وہ آیا وہان — زمین پر جو رکھدی وہ شاخ بلند — نہ پہونچا ذرا عابدون کو گزند

گرڑ کو ملی عابدون سے امان — ہمالچل کو عابد ہوے سب روان — کہا ای پدر اب یہ ارشاد ہو — کہان پھینکون لیجاکے اس شاخ کو

کہا اُس جگہ ہے وہ کوہ عظیم — کہ میدان محشر کا دل ہے دونیم — وہان تو ہے انسان بھی کافور ہے — بلاؤن سے ہر طرح معمور ہے

وہان پھینک دے جاکے شاخ شجر — دکھاتے درخت مشقت ثمر — یہ سُنکے بجا لایا حکم پدر — ہوا رونق افزا اُسی کوہ پر

دبے تھے جو پیڑون مین دو نون شکار — گرڑ کے بنے طعمۂ خوشگوار — ہوا سیر کھانے سے اُسکا شکم — رہا بھوک سے پھر نہ کچھ دل کو غم

گئی اشتہا آئی آسودگی — اوڑا راہ لی اپنے مقصود کی — برسیت نے اندر سے ظاہر کیا — کہ آتی ہے اِس شہر پر کچھ بلا

گرڑ کو ہے اس آب حیوان کی چاہ — وہ آتا ہے لیگا بلا اشتباہ — نظر آئے اندر کو بھی بدشگون — بدن کا ہوا خشک اِس غم سے خون

اوڑا رنگ رخسار مانند دود — ہوئی بجر سے اوسکے آتش نمود — شگون اِس طرح کے ہوے شعلہ بار — کہ اندر نہایت ہوا بیقرار

کیا یون برسیت سے اُس دم سوال — کہ کس وجہ سے ہے یہ شکل ملال — وہ بولی کہ اسکا عجب کچھ نہین — اُٹھائی تکبر نے سر بر زمین

ریاضت پہ تو عابدونکی ہنسا — اسی سے ہوئی کچھ نازل بلا — جو اندر نے آمد گرڑ کی سُنی — اجازت جوانان میدان کو دی

رہو دل سے آمادۂ کارزار — خبردار غفلت نہو زینہار — مسلح رہین دیوتا سب یہان — کہ پہونچا گرڑ بھی یکایک وہان

نمایان ہوے ساز و سامان جنگ — بنا عرصۂ حشر میدان جنگ — بنے وہ پر و بال و منقار تیغ — کیا صاف میدان کو بیدریغ

وہ جرار میدان تھے جو انتخاب — ہوے چور زخمون سے جب جسم خوب — گئے بھاگ گندھرپ سو جو بوب

رقم بازدہ رور کا یون ہے حال — گئے کچھ پریشان مشرق کی راہ — خدنگ عدم کے نشانہ ہوے

نظر آئی ہرگز نہ جاے پناہ — روانہ ہوے وہ بھی سو شمال — طبیعت گئی جنگ سے اُنکی ہار

کیا سحر و افسون سے سرکنے کام — دہن اُسنے پیدا کیے نو بنو — بڑھایا لڑائی کا آگے علم

وہ برسا یا آتش یہ باران آب — ہوا دیوتون پر گرڑ فتحیاب — گرڑ کی طبیعت ہوئی بیقرار

کہ تھا آب حیوان کا جو خواستگار — ملے سے بھی چھوٹا بنا جسم زار — گرڑ نے اُسے پی لیا ایکبار

نہایت وہان راہ باریک تھی — گرفتار جنبش اُسمین تھی انگشت کی — سب آسان وہ کار مشکل ہوا

گرڑ نے کیا مرحلہ وہ بھی طے — روانہ ہوا آکے وہ نیک پے — وہان تند و تیز ایک چرخی رواں — جہان آب حیوان تھا آیا وہان

نہ کچھ جان کا غم نہ خوف ہلاک — اُٹھائی گرڑ نے جو انگشت خاک — یہ گردون گردان مین عبرت کہان

کہ ناگاہ دو سانپ آئے نظر — سم ایسا کہ پتھر کا پانی جگر — کیا دونون سانپون کو اندھا وہان

ہر افعی کی آنکھون مین جھونکا وہان

گذرنا گہان اُس سے پیدا ہوا — وہ سردار غان ہو پیدا ہوا — یہ فرزند تھا اپنی ماں پر فدا — مگر دل غم و رنج مین مبتلا
اسی فکر مین تھا کہ کیا کیجیے — کنیزی سے ماں کو رہا کیجیے — نکالی فلک نے رہائی کی راہ — ہوئی آب حیوان کی سانپون کو چاہ
تجسس تھا لی اُسنے راہ سفر — کہ ہے چشمۂ آب حیوان کدھر — ہوئی مشتعل آتش اشتہا — جماعت کو چورون کی طعمہ کیا
جو صیاد و ملاح آئے نظر — وہ طعمہ بنے اسکے سب یکدگر — مگر برہمن کو نہ کھاتا تھا وہ — برنگ ہوا صاف جاتا تھا وہ
ہوائے پر و بال سے کوہسار — زمین پر نہ پاتے تھے دم بھر قرار — بنے طعمہ صیاد و ملاح و چور — عدم کو روانہ تھے لاکھون کرور
گذر کا پدر کو شب نامدار — نظر آیا ناگہ لب جویبار — وہ دریا کہ طوفان موج رواں — ہر اک سمت تھا مجمع عابدان
گذر آیا جسدم قریب پدر — جھکایا بصد عجز قد مونبہ سر — ہوا دیکھ کر خوش وہ فرزند کو — بغل مین لیا دل کے پیوند کو
پسر نے کہا باپ سے اپنا حال — ستاتی ہے اب بھوک مجکو کمال — غذا مجکو ملتی نہین اسقدر — شکم سیر ہوا ایک دن اے پدر
سنایا وہ سب مار کا بھی جہاں زار — ملا خاک مین رتبہ و افتخار — بہن کی کنیزی مین ہے مبتلا — مصیبت کی نازل ہے اُسپر بلا
رہائی کی سانپون سے ہے گفتگو — مجھے آب حیوان کی ہے جستجو — پدر نے کہا جو وہ تالاب ہے — کنارہ عدم تھا نایاب ہے
مقیم اسمین ہے سنگ پشت کلان — کرون عرض و طول اُسکا تجھسے بیان — وہ رفعت مین ہے چار جو جن بلند — وہان اک مرغ نظر کی ہے بند
بدن عرض مین اُسکا جالیس کوس — کہ ہے فیل ابر سیہ پائے بوس — قریب اُس جگہ سے بیابان ہے — عجب وحشت انگیز سنسان ہے
وہان دشمن جان انسان ہے فیل — زمین پر روان صورت رود نیل — بلندی مین چوبیس کوس اُسکا طول — ستم سے ہین انسان دانے کے ملول
ہما پنجل سرد ست ہے پائے بوس — بھرا اُس سے چالیس او ساٹھ توس — ہر انسان کی بخ مین جان ہے — قضا ہے بلا ہے وہ شیطان ہے
اگر ہاتھ آئے تجھے وہ غذا — شکم سیر ہو دور ہو یہ بلا — گذر یہ سخن سنکے آیا وہان — دیا تھا پدر نے جہان کا نشان
یہ تھا منتظر دونون آئے نظر — نہ اس حال سے تھے وہ اصلا خبر — گذر نے کیا اپنے پنجون مین قید — بنے صاف بازار جل کے وہ صید
اوڑا لیکے دونون کو شکل صبا — سر راہ ناگاہ دریا ملا — درخت ایک آیا وہان پر نظر — پھلا پھولا سرسبز تھا بارور
ہوا طول اور عرض کل یون شمار — کہ تھا چار سو کوس تک سایہ دار — گذر نے کیا شاخ پر جو قرار — شکستہ ہوئی ناگہان یکبار
فقط شصت لاکھ اُسپہ تر افتہ تھے — کہ دنیا کے قصون سے نارفتہ تھے — ہر اک اُسمین لٹکا تھا اوندھا وہان — زمین پر جو سر یا سوے آسمان
ثقب بال کھل اُنکا مشہور تھا — ریاضت کا شہرہ بڑی دور تھا — گذر نے جو دیکھا نہ آیا قرار — کہ مجھسے خطا یہ ہوئی آشکار
زمین پر نہون گر کے عابد ہلاک — طبیعت اسی غم سے اندوہناک — زمین پر گرے آکے کیا اسکا دخل — وہین صورت کاہ وہ شاخ بخل
دبی رہ گئی اُسکی منقار مین — ملا اوج قوت کو ادبار مین — گذر جو اوڑا لیکے شاخ شجر — نہ اصلا ہوئی عابدون کو خبر
بیابان و کہسار چھانے تمام — نہ پایا کہین اس طرح کا مقام — کہ رکھدے وہان پر وہ شاخ شجر — نہ پہونچے ذرا عابدون کو ضرر

لیا زہر آلودہ دندان سے کام — کیا دم زدن مین وہ قصہ تمام — مکین نے کیا ترک اپنا مکان — روانہ ہوئی صاف قالب سے جان

جو جنمیجہ اُسکا تھا فور نگاہ — چمن چہارم در بیان دعاے کدرو و مادران و حق پسران خود — ملا تخت شاہی بنا بادشاہ

سنا عابدون نے جو یہ حال زار — ہوا مثل سیماب دل بیقرار — کہا سوت سے کیجیے یہ بیان — گیا کاٹ کر پھر وہ تجھک کمان

کہا ایک عابد تھا عالیمقام — عیان دیچھ پر جاپت اُسکا تھا نام — جو تیرہ اُس عابد کی تھین لڑکیان — ہر اک روکش بدھ تھی بیگمان

وہ کشپ جو فرزند برہما سے تھا — ہر اک ماہ طلعت کا شوہر بنا — غرض دل سے وہ دو کو کرتا تھا پیار — ہزارون کنیزین تھین خدمتگزار

جو کدرو و بنتا تھا دونون کا نام — کیا اُنسے کشپ نے اک دن کلام — دلون کو تمھارے جو مرغوب ہو — جو دنیا کا اسباب مطلوب ہو

وہ مجھسے کرو تم خوشی سے طلب — منگا دونگا مین شیع حق سے تمکو سب — کہا ہنسکے کدرو نے ای شہریار — بس تمسے مین چاہتی ہون ہزار

وہ بنتا جو تھی دوسری گلعذار — کہا اُسنے ای شوہر نامدار — مجھے دو پسر چاہین خوش جمال — بھری بازوون مین ہو قوت کمال

جو شوہر نے دونون کا مطلب سُنا — اُٹھایا وہان ہاتھ بہر دعا — نشانے پہ ناوک جو پہونچا شتاب — اُسی دم ہوئی وہ دعا مستجاب

ہوئی آئنہ شان پروردگار — دیے ایک عورت کو فی ہزار — ہوے دو سری زن سے بیضے نمود — شمار اُنکا دو سے نہ تھا کچھ فزود

قلم اب کرے حال اُنکا بیان — کیے کام قدرت نے کیسے عیان — نہ بنتا کو تھی طاقت انتظار — کیا ایک بیضے کو اُسنے فگار

ہوا اُس سے اک نصف انسان پدید — ضیا مین وہ رخ غیرت ماہ عید — نہایت حسین اور تھا سرخ رنگ — ہوئی دیکھ کر عقل بنتا کی دنگ

کرون وصف کیا نیم قد کا بیان — روانہ ہوا وہ سو آسمان — ہوا خوش جو اُس سے دل آفتاب — ارن نام رکھا دیا یہ خطاب

ارا بے کے آگے بٹھایا اُسے — ہکانے کا رستا بتایا اُسے — مگر اُسنے دی اپنی مان کو دعا — جو بیوقت بیضہ شکستہ کیا

دعاے زبون ہو ندیرا قریب — غرض ایک جا دونون تھین جلوہ گر — کہ اسپ اوچے سروا آیا نظر

کہا ایک سے ایک نے یہ سخن — کہ گھوڑے کا کیسا ہی رنگ بدن — ملا جسکا ہو راستی سے کلام — وہ بیشک ہو مخدومۂ نیکنام

سخن جسکا دونون مین ہو کچھ دروغ — وہ پاے کنیزی مین بیشک فروغ — وہ بنتا ہوئی اس طرح تر زبان — کہ ہی رنگ رہوا سب پہ عیان

سفیدی مین شک اُسکے اصلا نہین — چھپا خاک مین مہر تابان کہین — کدورت سے کدرو کا دل تھا سیاہ — چلی صاف نا راستی کی وہ راہ

کہا اُسنے بنتا سے یون بید زنگ — وہ گھوڑا سفیدی مین تھا بے نظیر — سراپا صفائی مین ماہ منیر

تو اب مین کرتا ہون سانپون کا حال — کیا مان کا آدھون نے کہنا قبول — ہوا دل کا اس طرح مطلب حصول

دم و یال مین جا کے چسپان ہوے — رہی کچھ بھی باقی نہ اصلا تمیز — بنی آہ کدرو کی بنتا کنیز

قلم لکھے اب نصف سانپون کا حال — کہ تھا اُنسے کدرو کے دل مین ملال — نہ کی حکم مادر پہ حبس دم نگاہ — دعاے زبون دی یہ بے اشتباہ

کہ پرسوز آتش مین جل جائین یہ — جو بنتا کے بیضہ رہا دوسرا — برابر ہوا وعدہ ایام کا

مگر ہان جو سرسبز ہی یہ شجر — مرا زہر کرتا ہی اسمین اثر — دوا تیری جو حکم انداز ہی — تجھے سحر و تدبیر پر ناز ہی

یہ بچتا نہین ہی مرے قہر سے — بچا تو اُسے آتش زہر سے — کہا زہر تچھک نے نظرون مین بھینچ — مجھے یاد چوٹی کے بین مار پیچ

تجھے امتحان ہی جو مد نظر — کرے زہر اس نخل پر کارگر — زبان سے لیا بڑھکے تچھک نے کام — ہوا خاک وہ نخل جلکر تمام

جلا آتش زہر سے سر بسر — ہوئی صاف معدوم شکل شجر — جو کشپ نے دیکھا یہ حال شجر — کیا ڈھیر اُس خاک کو خاک پر

کف دست مین لیکے تھوڑا سا آب — بڑھا اکینتر نہایت شتاب — اُسیوقت چھڑکا رخ خاک پر — ہوا صاف سرسبز پھر وہ شجر

جو افسون کشپ سے وہ گل کھلا — درخت ہنر سے عجب پھل ملا — ہوا دل مین تچھک کے پیدا ہراس — کہ ہی بخشوانا اُسے خلاف قیاس

کہا اُس سے ثابت ہوا یہ مجھے — دوا یاد ہی خوب کامل تجھے — اُٹھایا جو سر پر ہی بار سفر — یہ مطلب ہی حاصل ہو کچھ نقد زر

تمنا ہی راجہ کو اچھا کرون — زر و سیم سے اپنا دامن بھرون — دیا بیش قیمت جواہر کہا — برآئیگا اس سے ہر اک مدعا

تجھے ہوگی جس چیز کی آرزو — ملیگی جواہر سے بے جستجو — جواہر جو کشپ نے پایا وہان — پھرا اپنے گھر کی طرف شادمان

یہ تچھک ادھر کو روانہ ہوا — پر بچھت قضا کا نشانہ ہوا — یہ دیکھا جو آیا در شاہ پر — کہ مسدود ہی راہ مرغ نظر

نہایت ہی تاکید و قدغن وہان — کوئی غیر انسان نہ آئے میان — مگر خاطر برہمن ہی کمال — وہان کا جو تچھک نے دیکھا یہ حال

کیا اپنے بچون کو اُسنے طلب — برہمن کی صورت بنے ملکے سب — فقیرون کیا برہمن کا لباس — لئے تن پھل پھول تحفے سکے پاس

یہ تچھک بنا کر یک ناتوان — ہوا داخل برگ گل مین نہان — جو اس طرح پہونچا بچھت کے پاس — نہ تھی زندگانی کی کچھ اُسکو آس

مرتب ہونا مکان کا ایک ستون پہ دریا کے اندر اور قضا نصیب ہونا راجہ بچھت کا تچھک کے سبب سے

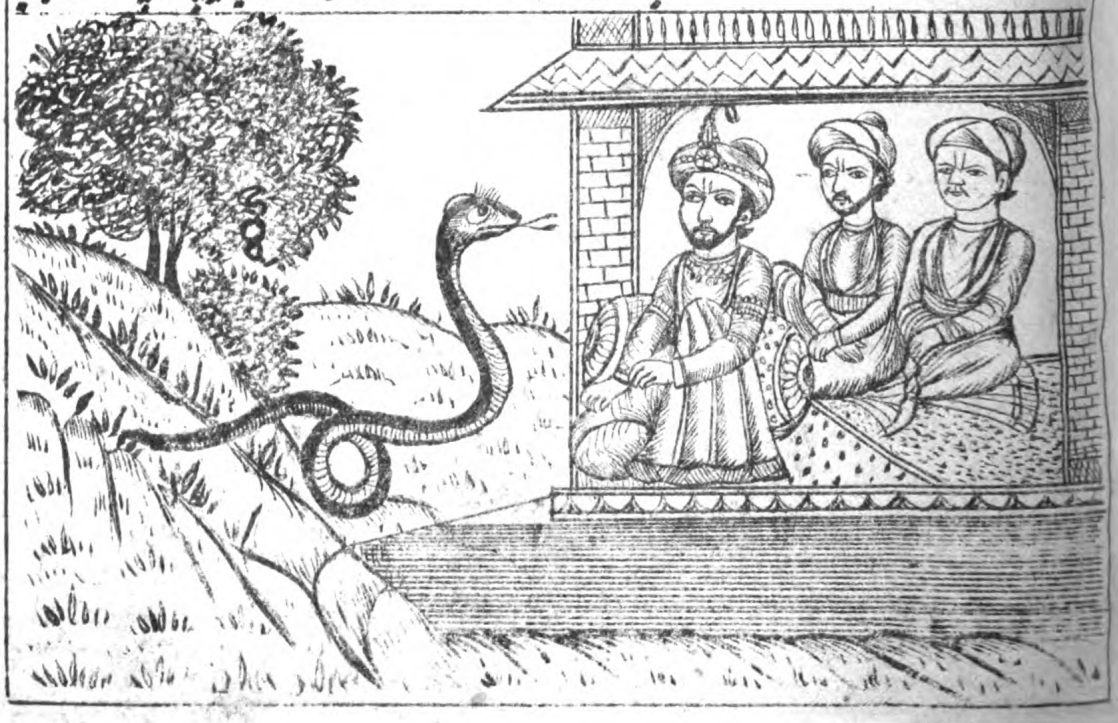

طبیعت نہ تھی فکر سے مطمئن | تصور تھا معبود کا رات دن | سناتے تھے سہدیو شیرین زبان | فقط ذکر تھا بھاگوت کا وہان

مرتب ہونا مکان کا ایک ستون پر دریا کے اندر اور سُننا بھاگوت کا زبان سہدیو سے راجہ جنجات کا

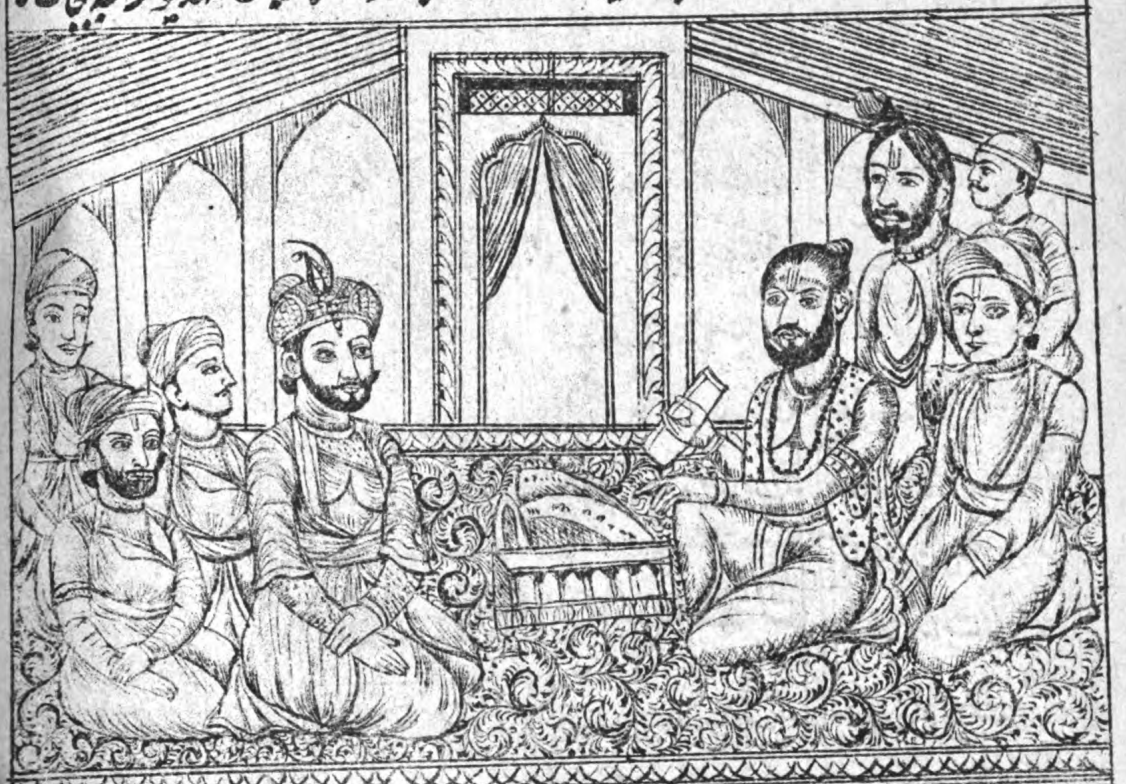

طبیب ایک تھا کتب نامدار | پر یچھت کا سُنکے وہ حال زار | عجب غم کا صدمہ اُٹھائے یہ تھا | بہت زہر تچھک پہ کھائے یہ تھا

مگر یہ تصور تھا پیش نظر | دعا کچھ دکھائیگی بیشک اثر | پر یچھت تھا تقدیر مین گرفتار ہی

جو وہ ساتوان روز موعود تھا | وہ موذی بلا شبہہ خونخوار ہی | ملے راستے مین بہم ناگہان

کہا اُس سے تچھک نے اے غمگسار | طبیعت ہی اسوقت کیون بیقرار | سنایا اُسے دل کا یہ مدعا

پر یچھت جو ہی راجہ نامدار | سنی ہی بڑا وہ عدالت شعار | کہ ہو زہر تچھک کی نازل بلا

وہی آج ہی روز روز سیاہ | دعا پھل دکھائیگی بے اشتباہ | نہ ہونچے پر یچھت پر اصلا ضرر

سنے جبکہ تچھک نے اُسکے کلام | کہا ہی یہ دشوار اے نیکنام | نچھوڑیگا زندہ اُسے زینہار

یہ تکلیف و تدبیر بیکار ہی | پر یچھت رہے زندہ دشوار ہی | نہین مجکو اِس بات کا اعتبار

نہایت تھی آنے کی دل مین امنگ — مگر اس سبب سے ہوا وقت تنگ — رکھیشر تھے اک اور عالی مقام — کہ مشہور اُنکا وہان ہے سو نک نام
مقام اُنکے رہنے کا وہ نیمکھار — عبادت پہ ہر وقت اُنکا مدار — کہان وہ مضمون ہے آبدار — تصنیف ہین جنپر دُرشا ہوار
وہان اور عابد بھی تھے جلوہ گر — وہ بولے کہ اے سوت عالی گہر — زبان مبارک سے ارشاد ہو — سنین ہم بھی وہ قصہ دلشاد ہو

چمن دوم در شمار اشلوک و فائدہ شنیدن این کتاب

سناتے ہین تب اُنکو یہ داستان — کل اشلوک فرمائے ہین شصت لک — کہ اُسمین سے سٹھی لاکھ ہین پیشتر لک
بیاس نکو کار سے ہے کلام — مصنف ہین اسکے یہ عالیمقام — ہے چاردہ لک نظر سے نہان — وہ ہین قوم گندھرب مین جگمگان
رقم پانزدہ لاک کی مشہور ہے — فقط پیر نوک اُس سے پر نور ہے — سنوا سکے سننے مین مطلب ہین چار — قلم لکھے اُن فائدون کا شمار
اہٹ لاکھ انسان کے پیش نظر — کتابون مین اس بات کی ہے خبر — ترقی پہ ہو دوسرے جاہ و مال — نظر آئے ہرگز نہ مشکل ملال
کھلے پہلے انسان کا باب عقل — مہیا ہو سب طرح اسباب عقل — چہارم رہے دور تر حرص و آز — عبادت سے خالق کے ہو دل کو ساز
سوم آرزوؤن سے ہو کامیاب — دکھائے ترقی کے دن آفتاب — اُٹھایا ہرن کی طرف راہ کو

چمن سوم در بیان رسیدن اسباب جگ ماران

پرچھیت نے اک روز بہر شکار — ہرن کا پرچھیت نے پوچھا نشان — پرچھیت نہایت پریشان ہوا
ہرن چوکڑی بھر کے پنہان ہوا — نہ باقی رہا دل مین کچھ جون جان — نہ بولا کہ ہوگا ریاضت مین فرق
سمیک ایک عابد تھا بیٹھا وہان — قریب اُس رکھیشر کے لایا اُسے — نہ تھی پر اُسے عاقبت کی خبر
پرچھیت کو فرط غضب سے وہان — جو اُسکی کمان سے اُٹھایا اُسے — کیا اپنی گردن پہ بار گناہ
جو نوک کمان سے اُٹھایا اُسے — حمائل کیا اُسکی گردن مین آہ — گلوے پدر مین ہے افعی کا ہار
رکھیشر کا فرزند عالیمقام — جو آنکھون سے دیکھا یہ احوال زار — نہ کوئی چلے اُسکا مکر و فسون
طبیعت نہایت ہوئی خشمناک — ہوا جس سے سرزد یہ کار زبون — وہ اُسے اُسکو ہستا فنا کا دکھائے
جو تچھک بڑا سانپ ہے زہردار — شش و پنج کچھ دل مین اصلا نہ لائے — بنی موج شمشیر چین جبین
رکھیشر عبادت سے خالی ہوا — پسر پر نہایت ہوا خشمگین — وہ سمجھا بلا ہے دعا کا یہ تیر
کہا اپنے فرزند کو سخت سست — رکھیشر جو تھا صاف روشن ضمیر — کہ فرزند نے داغ دل کو دیا
وہ راجہ ہرف ہوگا اسکا ضرور — پر پرچھیت کو آگاہ اُسنے کیا — دل اس غم کے داغون سے گلشن ہوا
پڑا زندگانی مین اسکے فتور — جو راجہ کو یہ حال روشن ہوا — منہ جسمین تچھک کا ہرگز نہ دیکھ
تجھے زندہ چھوڑے قضا ہے محال — کیا جلد تیار دریا مین گھر — کیا اُسمین راجہ نے جاکر مقام
نشانے پر آئیگا یہ بیخطا — جو دریا مین گھر بن چکا وہ تمام
قضا کی یہ دل ہر گھڑی یاد تھی
جو وہ ایک ہفتے کی میعاد تھی

سند شاعرون مین ہی شیرین کلام — مطیع سخن کیون نہون خاص و عام — غرض دل ہی کچھ اندنون مین ملول — نہایت تعطل نے کھینچا ہی طول

مجھے بیٹھے بیٹھے یہ آیا خیال — کہ اُٹھے کہین دل سے نقش ملال — وہ احوال ہون در روزگار — کہ پڑھنے سے ٹھہرے دل بیقرار

عیان ہون جہان کے نشیب و فراز — نمایان ہون سارے مشیت کے راز — کوئی بات مطلب سے خالی نہو — کوئی مدعا لاابالی نہو

تجسس تھا اس بات کا رات دن — پریشان تھی خاطر مطمئن — تصور مین تھا ایک ان ناگہان — جُدشٹر کی یاد آگئی داستان

تصدق گلستان کی اُس پر بہار — نمایان ہی سب شاخسان پروردگار — کرے خار غم اُسکی گلگشت دور — خزان تفکر نہ آئے حضور

ہر اک بات ہی اُسکی رشک چمن — پڑھے جو ہو خوشبو سے غنچہ دہن — کیا ترجمہ خوب فیضی نے صاف — کوئی حال لکھا نہین بیخلاف

جو پوتھی مین تھا ہی رقم حرف حرف — بیان نثر مین ہی وہ حال شگرف — وہ پشتارہ دفتر ہی انبار ہی — مہینون مین سیر اسکی دشوار ہی

تو اشا ہی اُس بوستان کا محال — کہ درکار ہی اُسکو فرصت کمال — ہزارون مین ہوگا کوئی نیکنام — پڑھا ہوگا جسنے یہ قصہ تمام

فقط جانتے دل مین ہین وہ غریب — مہابھارت اک ہی کتاب عجیب — ستارون مین تا ہی مہتاب ہی

ہزارون ہوئے ناظم باہنر — سوا اسکے قیمت سے کمیاب ہی — رہے یون ہی ناسفتہ پر یہ گہر — مرے قلزم دل مین اُٹھی ترنگ — کہ ہو اب صف آرائے نظم جنگ

یہ قصہ جو ہی نثر منظوم ہو — کہ زور طبیعت بھی معلوم ہو — لٹاؤن وہ مین گوہر آبدار — کہ ہو نقد جان سے ہر اک خواستگار

دعا ہی یہ معبود سے صبح و شام — کہ مطبوع عالم ہو اپنا کلام — قلم ہو روان جانب داستان — کہ مشتاق ہین دل سے اہل جہان

خیابان اول یعنی آدیپرب متضمن احوال کوروان و پانڈوان کہ بست ہزار و ہشتصد و چہار اشلوک ست مشتمل بر چند چمن چمن اول در ظہور کتاب مہابھارت

یہ ہر اد یون کی زبان پر کلام — سنین دل سے اب اسکو خاص و عام — اودھی کی قلمرو مین ہی نیکبھار — نثار اسپہ باغ ارم کی بہار

وہان ایک عابد تھا عالیمقام — کیا جاگ کا اُس جگہ اہتمام — جو بارہ برس کی وہ تعداد تھی — مرتب عجب بزم در پا تھی

رکھیشر وہان آئے سو اُنکا نام — ہوئی زاہدون کو نہایت خوشی — سر بزم تعظیم و تکریم کی

غرض سو سے یون ہوے تر زبان — کہان رونق افزا تھے اے مہربان — سبب دیر آنے کا ہو آشکار

سناسوت نے زاہدون کا سخن — ہوے گلفشان یون وہ غنچہ دہن — نبندھا جلد آنے کا ہرگز نہ ڈھنگ

کہ پرماتما کا ارجن نیک نام — ہوا اُس سے پھر اہمن خوش کلام — تو جنمیجہ اُس سے ہویدا ہوا

یہ جنمیجہ بانی تھا اُس جاگ کا — بہت جمع تھے زاہد و پادشا — وہان اُنسے راجہ نے کی التماس

مہابھارت اب ہو زبان سے بیان — جو تکلیف فرمائیے اے جناب — تو ہم منتظر ہین سے اُسکے ہون سہرہ یاب

بیاس اُنکو کار دیرینہ سال — بجا نی یہ وہ ضعف پیری کمال — کیا اُسنے اس داستان کو بیان

مہینا تھا ذیقعدہ کا تمام — کہ تاریخ تھی آٹھوین وقت شام — بلا خیر وہ پنجشنبے کا دن — پریشان ہوئی خاطر مطمئن

ملا فصل کا سال ہجری مین پنج — ہزار و دو صد ۱۲۷۵ اور ہفتاد و پنج — یہ سایہ تھا جو رشک ظل ہما — رہا عہد بھر اُنکے مین بادشا

سب اسباب عشرت کے موجود تھے — غم و رنج و اندوہ نابود تھے — پتا جد اعلے کا لکھے قلم — کہ مسکہ سے تھا اے آخر بہم

زمانے مین تجھے جنکے یہ نور عین — مہیا اُنھین عیش و آرام و چین — کرون اطلاع اُنکے بھی نام سے — کہ تلسی کو پیوند تھا رام سے

یہان آصف الدولہ عالیجناب — شجاعت کا چمکا ہوا آفتاب — رعیت نواز اور تھے دادگر — ترحّم غریبون کے احوال پر

یہ نواب امجد سرافراز تھے — وہ سرکار عالی مین ممتاز تھے — نگین منقش عنایت کیا — خطاب اُنکو رائی کا اعلے دیا

ہوئے دوست خوش اور حاسد جلے — ملین عزتین بڑھ کے رتبے ہوئے — ہوے جب یہ نواب جنت نشین — ہوا لکھنؤ غم سے اندوہگین

سعادت علیخان عدالت شعار — ہوے مسند آرا بعز و وقار — رعیت کو حاصل رہا مین چین — نتھا کاوش ظلم سے شور و شین

یہی لکھنؤ خوب آباد تھا — دل پیر و طفل و جوان شاد تھا — صفت کے جو مد نظر ہون بیان — نہ کیون طول ہو مختصر داستان

شجاعت مین وہ نادر روزگار — ملازم ہزارون پیادے سوار — یہی رائے بخشی بنے فوج کے — ستارے چمکتے رہے اوج کے

جو نواب لائے بنارس سے فیل — روانی مین غیرت دہ رود نیل — عنایت کیا پھر دیا یہ وقار — ہوے فیل پر اُنکے آگے سوار

رقم کیا کرون خلعتون کا حساب — بدل رائے سے خوش وہ عالیجناب — جو باتین ہون اسوقت کی شب بیان — تو منظوم ہو اک مئی داستان

مین اُس بحر کا دُر شہوار ہون — ملے آبرو جو سزاوار ہون — خدا نے کیا علم سے بہرہ ور — بنا فیض سے اسکے صاحب ہنر

کیا کشور نظم مین انتظام — رہے جس سے زیر نگین خاص و عام — قلم نے کیے روز مرّے رقم — کہ مداح ہین جنکے اہل قلم

فن شاعری مین بھی ہون نامور — نہ کیون نظم پر ہون تصدق گہر — کیے ہین نئے طبع موزون نے کام — کہ دلچسپ شیرین ہی اپنا کلام

پسند زبان دان ہی اپنی زبان — سند جانتے ہین اُسے نکتہ دان — قلم نے کیے چار قصے رقم — کہ وہ نظم عالی کا بھرتے ہین دم

رقم دو مین حال ہین طبع زاد — عیان حسن اور عشق کے اتحاد — ستی کا ہی اک مثنوی مین بیان — اسی لکھنؤ کی ہی وہ داستان

چہارم ہی اس داستان سے کلام — فدا جسپہ ہون سنکے سب خاص و عام — نجوم اور علمون سے بھی ہون خبر — مگر مبدم ہی خدا پر نظر

بزرگون کا جاری تھا وہ فیض عام — کہ آگاہ جسپہ ہی عالم تمام — زبانون پہ عالم کی ہی واہ وا — کیے ہین بنا معبد و باغ و چاہ

بنائے ہین عالی بہت سے مکان — بلندی مین ہمرتبہ آسمان — جو مندر ہی سندر وہ جی کا نشان — بنایا اُسے رائے نے بیگمان

پرستش کو آتے ہین سب خاص و عام — نہ کیون نامور ہون وہ عالی مقام — جو ہی مورت اسمین دلارام ہی — سری راج راجیشوری نام ہی

ورق نظم سے رشک تصویر ہون — ہی منشی مظفر علی اُنکا نام — دیا سخن مین رواں حکم عام

نہین اُنکا ہندوستان مین نظیر — سخن کی ہی اقلیم زیر نگین — نہ کس طرح قبضے مین ہو ہر زمین

نقص ہی مشہور عالم اسیر

سر اسمون بدر کے نکس طرح بھاگ — کیا نوشجان آپنے شب کو ساگ — وہی شان قدرت عیان کیجیے — خبر جلد شایان کی بھی لیجے
ہوا بودھ اوتار جب دلفریب — دیتیون نے دیکھے فراز و نشیب — کلنکی کی انجام کو ہی خبر — کہ ہی قتل اشرار مد نظر

سبب طبع کتاب مشتمل بر مدح منشی نولکشور صاحب

غرض ہو چکی مثنوی جب تمام — ہوا یہ سخن شہرہ خاص و عام
سماعت کا سب کو ہوا اشتیاق — ہوئے طالب طبع اہل مذاق — کتابین جہان چھپتی ہین بیشتر — یہان ہی جو مطبع بہت معتبر
وہ مطبع ہی اُس مرد دیجاہ کا — بہت فضل حسبر ہی اللہ کا — عیان نام منشی کا ہو تا ثمر — جو لفظ نول سے بہم ہو کشور
نہایت ہین وہ قدردان سخن — تر و تازہ ہی اُنسے جان سخن — بہر حال ہی پاس مد نظر — یہ ہین ابر و بخش اہل ہنر
جو اوصاف کل اُنکے تحریر ہون — تو اوراق ہر جزو تصویر ہون — بھرے روح قارون نہ کیون آہ سرد — سخاوت مین حاتم مروت مین فرد
طلب قدر دانی سے مجکو کیا — سخی تھے زر نقد بھی کچھ دیا — دیا طبع کا حکم بہر ثواب — جو ملت کی مذہب کی تھی یہ کتاب
یقین ہی کہ چھپ جائے جب یہ کلام — یہ شایان بھی عالم مین مشہور ہو — جو کلفت ہی اُنکے سبب دور ہو
سخاوت سے اُنکی نہین ہی عجب — کہ مسلوک ہون ہر طرح بے طلب — خدایا وہ دائم سلامت رہین — سلامت باقبال و حشمت رہین

سبب تالیف مہابھارت منظوم

طبیعت جو ہی زور پر آج کل — کہ نظرون مین ہون ان سوا ہیچ — نکالون جہانان مضمون کے بل
قلم بھی لکھائے نئے داؤ پیچ — کرے کام نیزہ کا نوک قلم — دم تیغ و خنجر بھرے دمبدم
فضائے قلم رشک میدان جنگ — وہ وسعت تصور کا عرصہ ہو تنگ — ہر اک شعر ہو تیغ سان آبدار
دکھائے وہ شفاف جوہر زبان — چمک برق شمشیر کی ہو عیان — صف آرائیے لفظ ہو آشکار — تصنع ہو جسپر گلستان نثار
سُنین پہلے اشتاق نیشکا نام — فقط سات حرفون کا ہی انتظام — کھلائے وہ گل قصۂ نوبہار — رہا واو ساکن ہی وہ دو مین
سوم طا کا پھر حرف ہی بے نقط — جو اول ہی طا اسپہ نقطہ نہین — کیا میم ساکن نے نام آشکار
فن شاعری مین سرافراز ہون — یون ہی رے الف کا ہی لازم شعار — ہر اک گوہر علم اُنپر نثار
وہ نثار بے شبہہ تھے بیمثال — پدر آتمارام عالی وقار — سمجھتے تھے ترکی کی وہ راہ خوب
شہنشاہ تھا چند رہاس اُسکا نام — زبان عرب سے بھی آگاہ خوب — کیا اُسکو ترکی زبان مین بیان
بنائی کتاب ریاض اللغات — نہایت جو دلچسپ تھی داستان — گرا ہاتھ سے منشیون کے قلم
وہ دی گوہر نظم کو آب و تاب — وہ کی طبع رنگین نے انشا رقم — کہ ہی نا یکا بھید کا سب بیان
کہت چھند دوہے وہ موزون کیے — بنائی ہین بھاکھا مین بھی پوتھیان — تصوف کی باتین زبان پر تمام
قناعت مین یکتا زبان بے سوال — محقق تھے بیدانت کے لاکلام — دل شاد کو رنج و غم دیگئے
سمجھتے نہ تھے سیم و زر کو وہ مال — وہ تشریف جنت کو اب لیگئے

حمد

چراغ اُسکے ایوان عالی کے ہین — مطیع اُسکے فرمان عالی کے ہین — وہاری ہی فرمان پروردگار — زمین کو ہی آب و ان پر قرار

ہزارون اطبائے حاذق ہوئے — نہ مطلب کو پہونچے بہت دق ہوئے — ثناخوان صنعت ہون کیا ہو ثمند — ہوا ناطقہ ہین سبحان کا بند

کروڑون نے اس در کی چھانی ہی خاک — نہ آیا نظر جلوۂ حسن پاک — یہان مرغ ادراک ہی نارسا — پیمبر نے بھی ما عرفنا کہا

یہی ہفتخوان ہی کہ جاتا ہی سہم — کہانتک ہے لطف و کرم کا حساب — ہر اک ذرّہ قدرت سے ہی آفتاب

دل رستم عقل و سہراب ضم — مشیت سے پیدا ہوئی شکل عزم — نظر آئی آراستہ بزم رزم

دیا ہاتھ قد نا توانون کو زور — سکھائین عجب ناوک انداز یان — کہ ہین آگے جنکے عجائب بیان

دیے تیغ کو جوہر آبدار — کسی سے دکھایا وہ طوفان کا زور — ہوا پانی پانی سمندر کا شور

وہ دی تیر کو آتش شعلہ بار — کسی سے کیے وہ پہاڑ آشکار — ہوا لخلخل دل جہان سے جسپر نثار

بیان کس سے ہو شان رب قدیر — جو ناوک فگن ہو کوئی ایکبار — تو ہون زخم پیدا بدن پر ہزار

دیے خشک و کوہیا تک کمال — جو زیر زمین سانپ ہی تا جدار — وہ رکھتا ہی منھ مین زبانین ہزار

شب و روز ورد زبان اُسکا نام — نہین ذکر تکرار کا بالتمام — کہنے دوسری بات مہلت نہین

جہان مین یہ مشہور ہین اُسکے نام — خدا تنگدی دیں بجز اور رام — کہ نمرود و فرعون تجھے تاجور

نہین ہی کسی پر در رزق بند — تو تنگدست ہو محتاج یا خود پسند — بس اب ہو چکا امتحان قلم

ذکر اوتار ہاے سری بھگوان

مصیبت جو اسون پر آکر پڑی — ہوے آپ ظاہر بشکل بشر — ہوا دفع سنکھا سر بدنہاد

دیا آدمی کو شرف اسقدر — مٹا مچھ اوتار سے یہ فساد — ملا خاک مین اوج جاہ و حشم

جو چھپ کا اوتار آیا پسند — ہوا یکقلم حرف ہستی عدم — مٹا نام ہرناکس بدشعار

جو ہرناچھ نے ظلم کی راہ لی — جو نرسنگھ بنکے ہوے آشکار — بنے آپ باون پے امتحان

بچایا ہر آفت سے پہلاد کو — ہوئی بل کی جسدم سخاوت عیان — دیا صفحۂ دہر سے نام کھو

جو ہارے محبت مین بل سے کلام — پرسرام بنکے سہسبا ہو کو — ہوا نیست و نابود دشمن کا نام

سری رام بنکے ہوے جب عیان — لیا رزم مین بندروں سے وہ کام — تو اندر نے قدمون پہ سر رکھدیا

کیا کنس نے کنس کو بے نشان — جو خسر پہ کوہ گوبردھن لیا — تو اوکا دم مین طرکی وہ ہر سون کی راہ

کیا درپدی نے جو مجلس مین دہیان — جو ہاتھی کی پیش آئی جنگ گراہ — تو سیسون کی جانب سے کیا دل بھرا

جو ارجن پہ دل سے ہوے مہربان — جو جیر جودھن اُنکی نظر سے گرا — مہابھارت مین خود بنے پہلوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زبان قلم گلفشانی پہ ہی
بہار مضامین جوانی پہ ہی
دکھائے ورق تختہ گل کا رنگ
صریر قلم بانگ بلبل کا رنگ

مہک اُٹھے نافہ کی صورت دوات
نہو جس سے سرسبز غنچہ کی بات
ہمائے سخن کے کھلین بال و پر
لکھون وصف فرماندہ بحر و بر

نگارندہ نقش لوح و قلم
خداوند ملک حدوث و قدم
علیم و خبیر و سمیع و بصیر
کریم و رحیم و غفور و قدیر

وہ رتبہ دیا قطرہ آب کو
خجالت سے ہی داغ مہتاب کو
دکھائی خدا نے وہ قدرت کی شان
کہ مٹی کے پتلے کو بخشی ہی جان

جہان مین وہ پیدا کیے گلعذار
فرشتے پری حور جنیر نثار
لب و چشم و رخسار و بینی و گوش
جگر دل و ہین جان و حلقوم و دوش

کف دست ساعد شکم سینہ سر
ذقن دانت بھون ناف پستان کمر
بنایا سراپا مین ہر عضو خوب
نہین اُسکی صنعت مین دخل عیوب

عنایت کیے دیدہ دور بین
کہ آئینہ ہو حال دُور زمین
جو ہی خاک سے چرخ تک جلوہ گر
وہ سب ہی ان آنکھون کے پیش نظر

ہوے کھیل قدرت کے اس سے عیان
کتابون مین کچھ کچھ ہی اُسکا بیان
نہین کچھ سماعت پہ دار و مدار
جو آنکھون نے دیکھا وہ ہی آشکار

عیان ہاتھ سے شکل صنعت گری
نگیون اور عضا سے ہو برتری
جو صنعت ہی جو علم ہی جو ہنر
ہوے چشم و انگشت سے جلوہ گر

عنایت کیے فضل سے وہ کمال
نمایان ہوئی قدرت ذوالجلال
عطا کی وہ مٹی کو عقل و تمیز
ہوئی شکل یوسف جو ہر در عزیز

وہ بخشا ہی قدرت نے ذرون کو نور
زمین پر چمکتے ہین مانند ہور
ضیا بخش خورشید و ماہ
جلا ساز رنگ سفید و سیاہ

مشیت کو اسباب ہی نا پسند
ہوئی بے ستون سقف گردون بلند
کیے برج گردون پہ آراستہ
نئی صورتون سے ہین پیراستہ

کوئی برج آبی بصد دلکشی
عطارد زحل راس زہرہ دنب
یہ جلاد گردون یہ جرجیس شب

به عون صناع مکین و مکان فضل خلاق زمان و زمان

کتاب

مہابھارت منظوم

باتصاویر

مطبع نامی منشی نول کشور مین بہ طبع مزین مطبوع ہوئی

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہو جسکے معاینہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین انمین بعض کتب مذہب ہنود اردو بھاشا وغیرہ کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہو اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب مذہب ہنود اردو بھاشا

دیوی بھاگوت - کاپورا ترجمہ موسوم بہ بھگوتی اتہاس ترجمہ پنڈت پیارے لال۔

دشنو بھاگوت - کاپورا ترجمہ بموجب ترجمہ رائے مکھن لال بناری مع ترجمہ سکھ ساگر مرتبہ منشی رگھبر دیال۔

بھاگوت منظوم - از منشی جگناتھ خوشتر۔

گنیش پران منظوم - منشی شنکر دیال فرحت۔

شیو پران منظوم - " "

سورج پران منظوم - غریب نادر مؤلفہ لالہ خدا بخش۔

گیا ماہاتم - مترجمہ منشی لالجی۔

ایکادشی ماہاتم - مؤلفہ لالہ رام پرساد۔

گیتا ماہاتم - وگنیش چوتھ - مؤلفہ منشی رام سہائے تمنا۔

مہابھارت منظوم - مصنفہ منشی بلوطارام شایان۔

رامائن تاشی کرت بھاشا - مع تصاویر۔

رامائن منظوم - منشی شنکر دیال فرحت۔

ایضاً - منشی جگناتھ خوشتر مع تصاویر۔

ادبھت رامائن منظوم - " "

جانکی بیاہ منظوم - " "

سیتا سویمبر منظوم - بابو گردھر نارائن۔

برج بلاس - شری کرشن لیلا۔

پریم ساگر - یعنے دسم سکندھ بھاگوت مترجمہ لالہ سوامی دیال۔

ایضاً منظوم - منشی شنکر دیال فرحت۔

کتھاست نارائن - مسمّی بہ دافع عذاب۔

ایضاً منظوم - جگناتھ سہائے۔

کتھاست نارائن - مؤلفہ بخاور سنگھ باشاعت بھولو نیپالی۔

کتھا چترگیت منظوم۔

امرت کتھا - مصنفہ منشی رام تل تخلص مبارک۔

پرہلاد چرتر منظوم - مترجمہ لالہ گردھاری لال کھتری۔

سدامان چرتر مع فرہنگ الفاظ بھاشا مصنفہ لالہ سوہن لال ایس جوہری۔

ایضاً - مُردہ - " موسوم بہ منظوم فرحت۔

ایضاً - مؤلفہ جگناتھ سہائے۔

بھگت مال - مؤلفہ منشی تلسی رام۔

مجموعہ صفات انسانی - تبذکرہ روایات مندرجہ پران مترجمہ لالہ لالجی شری واستویہ کاکوروی۔

گنجینہ رموکشن - منظوم منشی جگناتھ۔

شیو سہسر نام مصنفہ منشی شنکر دیال فرحت۔

ست نام بھاکھا - مصنفہ منشی جوکرن۔

سکھ چالیسی - مصنفہ منشی شنکر دیال فرحت۔

کاشی استتی - مصنفہ منشی چھتن لال۔

سور ساگر - بھجن گیت۔

Mah Bharat Irunzoom

به عون صناع مکین و مکان فضیل خلایق زوزمان

کتاب

مہابھارت نظم

باتصاویر

INDIAN INSTITUTE

مطبع نامی منشی نول کشور مین یہ طبع مزین مطبوع ہوئی

Mahābhārata manẓūm

16.E.82.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.